نحمدہ و نصلی علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم

تقویۃ الایمان

مع

تذکیر الاخوان

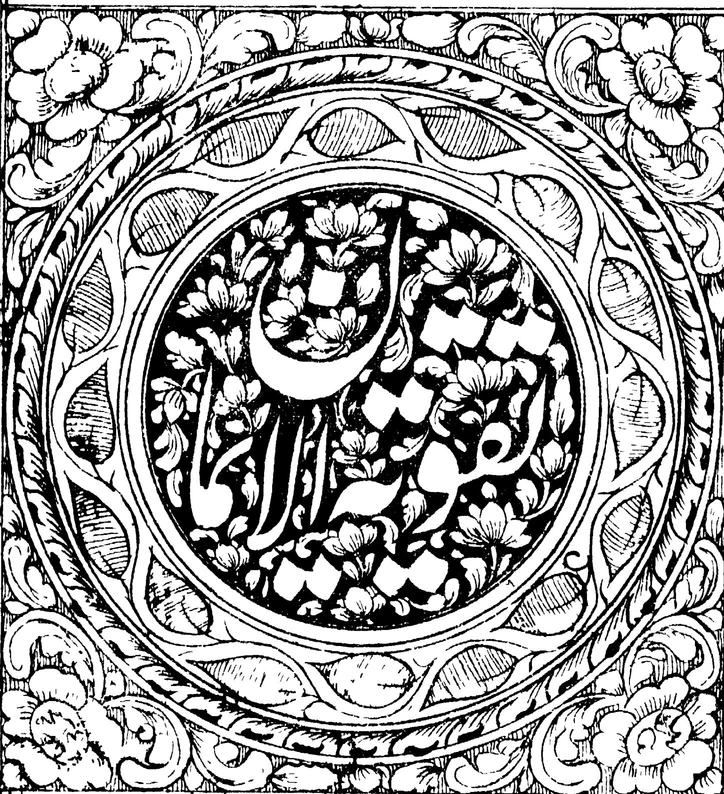
وبرحاشیہ جامع الاسرار

راہ سنت

در مطبع افتخار دہلی باہتمام منشی محمد ابراہیم طبع شد

لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم

الحمد للہ حمدا کثیرا والشکر للہ شکرا کبیرا کہ درین ایام ہدایت انضمام کتاب مستطاب رہبر دین متین و راہ نماے طالبان حق الیقین یعنی نسخہ جلا بخش نور عرفان الموسوم بہ



از افادات عالم جزیل مقبول بارگاہ رب جلیل متبحر بے عدیل حبر نبیل مروج سنن نبویہ قامع بدعات سیئہ حاجی الحرمین حافظ کلام رب المشرقین جناب مولانا محمد اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۱۸۹۳

در مطبع افتخار دہلی باہتمام منشی محمد ابراہیم طبع شد

فہرست کتب حکمت موجودہ دوکان نراین داس جنگلی مل تاجر کتب دہلی دریبہ کلاں

(۱) **گلشن شہرت حصہ اول باتصویر**۔ علم مسمریزم میں سیکڑوں کتابیں آپ کی نظر سے گزری ہونگی لیکن یہ کتاب جسکو علم مسمریزم میں بےمثل و لاجواب کہنا کسیطرح مبالغہ نہیں بصرف زر کثیر چھپکر تیار ہوئی ہے اپنے طرز کی ایک عجیب و غریب کتاب ہے۔ اسکے تین حصے ہیں۔ حصہ اول معروف بہ **آئینہ مسمریزم** اسمیں ترکیب مکان توجہ و نشست و تجربہ متفرقات مسمریزم۔ حال فراموشی مع چھ کمروں کے بخار کا آئینہ پر آتارنا وغیرہ اِس خوبی سے بیان کیا ہے کہ جسقدر تعریف کی جائے کم ہے صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ مصنف نے جہاں جہاں مثل دہلی اجمیر جیپور وغیرہ میں بذریعہ مسمریزم تجربات دکھلائے ہیں اُنکے نام اس غرض سے لکھے ہیں کہ اگر شک ہو تو تحقیق کرلیں قیمت عہ ہے +

(۲) **گلشن شہرت حصہ دوم باتصویر** معروف بہ دیدہ نہ شنیدہ۔ اِسمیں ترکیب سلب امراض۔ ترکیب نشست اُستادان سابق تجربہ منتقل امراض جو بگواہی ایک بکرے کے ہوا۔ مجربات چیدہ مسمریزم۔ بیان نیلے آسمانی وغیرہ درج ہیں۔ اور اس میں صاحت سے لکھا ہے کہ چند روز میں ہر شخص بذریعہ مسمریزم آدمی کا بخار درخت یا جانور پر اُتار سکتا ہے۔ اسی طرح دیگر امراض کو بھی مریض سے سلب کرکے دوسری جگہ پر اُتار سکتا ہے۔ سو دو سو کوس کے مریض کو گھر بیٹھے تندرست بنا دیتا ہے قیمت عہ

(۳) **گلشن شہرت حصہ سوم باتصویر** معروف بہ عجیب الحسنات۔ اِس حصہ میں ترکیب عمل ہمزاد و تجربات ہمزاد نقلہائے چیدہ اُستادان سابق۔ سو کوس سے باتیں کرنے کی ترکیب۔ خیال سے درخت وغیرہ کا بڑھانا گھٹانا اور پیشین گوئی کرنے کا قاعدہ۔ میز بنانا اور اُس سے گفتگو کرانے کا بیان۔ دیوار قہقہہ کا حال دریافت کرنا اور بخار۔ کھانسی۔ ہر قسم کے زخموں بذریعہ مسمریزم دفع کرنے کے قاعدے تحریر کئے ہیں۔ اِن حصوں کی خوبیاں اگر بیان کی جائیں تو ایک دفتر ہو جائے لہذا مختصراً بیان لکھدیا ہے قیمت عہ۔ جو صاحب تینوں حصے اکھٹے خریدینگے اُنسے صرف تین روپے لئے جائینگے +

(۴) **فرس نامہ نثر باتصویر اُردو**۔ کتاب کیا ہے گھوڑوں کے امورات کی بیاض انتخاب ہے۔ سر سے پا تک تمام اعضا کے تناسب کا حال آئینہ کرکے دکھلایا گیا ہے۔ خریدتے وقت جلت بھرت۔ دوڑ۔ دلکی۔ پوئیا۔ فرد ٹے۔ جو باتیں دیکھنے کے قابل ہیں سب لکھدی گئی ہیں۔ خال اور گل کے سعد اور نحس ہونے کی تاثیرات اور رنگوں کا اختلاف اور معائب و محامد پورے معرض تحریر میں آئے ہیں۔ اُسکے بعد گھوڑے کی ملائی۔ کھلائی وغیرہ کا حال و جملہ امراض کا علاج جسکے لئے علاوہ زر کثیر صرف کرنے کے سلوتریوں کی ناز برداری بھی کرنی پڑتی تھی مرقوم ہے۔ طرفہ یہ کہ سب نسخہ جات مجربات سے ہیں۔ عمر۔ قد۔ علامات کبرسنی۔ مختلف ممالک کے گھوڑوں کی عادات و مزاج۔ غرضکہ کوئی بات نہیں چھوڑی۔ ہر قسم کے گھوڑوں کی سو سے زیادہ تصویریں بھی درج ہیں۔ یہ گوہر نایاب بنا آپ ہی نظیر ہے باایںہمہ یہ دعویٰ کہ اگر پسند نہو تو محصول ڈاک اور کتاب بدل لو قیمت اِس خوبی پر عہ سفید ہے +

(۵) **کیمیائے عشرت** معروف بہ تریاق باہ۔ اس میں اول سے آخر تک باہ کے ہزاروں نسخے درج ہیں۔ یہ اپنی خوبی کے باعث ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے قیمت فی جلد ۸ مقرر ہے +

(۶) **شربت وصال**۔ یہ کتاب اسم بامسمّٰی ہے اسکے نسخوں اور ترکیبوں پر عمل کرو اور جام وصلت کے مزے لو قیمت ۴

(۷) **تدبیر احسن**۔ بچوں اور عورتوں کے علاج کے لئے یہ کتاب کامل طبیب ہے۔ ہر شخص صاحب اولاد کو چاہئے کہ اس کتاب کو اپنے گھر میں ضرور رکھے۔ اور بوقت ضرورت اِس کے نسخوں کا استعمال کرے عجیب و غریب فوائد ظاہر ہونگے باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲ فی جلد مقرر ہے +

علاوہ کتب مندرجہ بالا کے سب قسم کی کتابیں صرف پوسٹ کارڈ آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل بکفایت ملتی ہیں +

قصے بزرگون کے دیکھتے ہین اور کوئی مولویون کی باتون کو جو اُنہون نے اپنے ذہن کی تیزی سے
نکالی ہین سند پکڑتے ہین اور کوئی اپنی عقل کو دخل دیتے ہین اور ان سب سے بہتر راہ یہ ہے
کہ اللہ و رسول کے کلام کو اصل دیکھیے اور اُسی کی سند پکڑیے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجیے
اور جو قصہ بزرگون کا یا کلام مولویون کا اُسکے موافق ہو سو قبول کیجیے اور جو موافق نہو اُسکی
سند نہ پکڑیے اور جو رسم اُسکے موافق نہو اُسکو چھوڑ دیجیے اور یہ جو عوام الناس مین مشہور ہے
کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اُسکو بڑا علم چاہیے ہم کو وہ طاقت کہان کہ
اُنکا کلام سمجھین اور اُس راہ پر چلنا بڑے بزرگون کا کام ہے سو ہماری کیا طاقت کہ اُسکے
موافق چلین بلکہ ہمکو یہی باتین کفایت کرتی ہین سو یہ بات بہت غلط ہے اسواسطے کہ اللہ صاحب نے
فرمایا ہے کہ قرآن مجید مین باتین بہت صاف صریح ہین اُنکا سمجھنا مشکل نہین چنانچہ سورۂ بقر
مین فرمایا ہے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ○
ترجمہ اور بیشک اُتارین ہم نے تیری طرف باتین کھلی اور منکر اُس سے وہی ہوتے ہین جو
لوگ بےحکم ہین ف یعنی اِن باتون کا سمجھنا کچھ مشکل نہین بلکہ اُسپر چلنا نفس پر مشکل ہے
اسواسطے کہ نفس کو حکم برداری کسی کی بُری لگتی ہے سو اس لیے جو لوگ بےحکم ہین
وہ اُن سے انکار رکھتے ہین اور اللہ و رسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہین چاہیے کہ پیغمبر تو
نادانون کے راہ بتانے کو اور جاہلون کے سمجھانے کو اور بےعلمون کے علم سکھانے کو آئے تھے
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ جمعہ مین فرمایا ہے هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا
مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ ترجمہ وہ اللہ ایسا ہے کہ جس نے کھڑا کیا نادانون مین ایک
رسول اُنہین سے کہ پڑھتا ہے اُسپر آیتین اُسکی اور پاک کرتا ہے اُنکو اور سکھاتا ہے اُن کو
کتاب اور عقل کی باتین اور بیشک تھے وہ پہلے سے گمراہی صریح مین ف یعنی یہ اللہ کی بڑی
نعمت ہے کہ اُسنے ایسا رسول بھیجا کہ اوسنے بےخبرون کو خبردار کیا اور ناپاکون کو پاک اور جاہلون کو
علم اور احمقون کو عقلمند اور راہ بھٹکتے ہوؤن کو سیدھی راہ پر سو جو کوئی یہ آیت سُنکر
پھر یہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی راہ سوائے عالمون کے کوئی سمجھ نہین سکتا اور اُنکی راہ پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آلہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہمکو تونے ہزارون نعمتین دین اور اپنا سچّا دین بتایا
اور سیدھی راہ چلایا اور اصل توحید سکھائی اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اُمت مین بنایا اور اُنکی راہ سیکھنے کا شوق دیا اور اُنکے نائبون کی کہ جو اُنکی راہ بتاتے ہین
اور اُن کے طریقہ پر چلاتے ہین اُن کی محبت دے سواے پروردگار ہمارے تو اپنے
حبیب پر اور اُس کے آل و اصحاب پر اور اُس کے سب نائبون پر ہزار ہزار درود اور
سلام بھیج اور اُس کی پیروی کرنے والون کو رحمت کر اور ہمکو اُنمین شریک کر اور
ہمکو اُسی کی راہ پر جیتے اور موے قائم رکھ اور اُسی کے تابعون مین گن رکھ آمین
رب العالمین **اما بعد** سُنا چاہیے کہ آدمی سارے اللہ کے بندے ہین اور بندے کا
کام بندگی ہے جو بندہ بندگی نہ کرے وہ بندہ نہین اور اصل بندگی ایمان کا درست کرنا ہے
کہ جسکے ایمان مین کچھ خلل ہے اُسکی کوئی بندگی قبول نہین اور جسکا ایمان سیدھا ہے
اُسکی تھوڑی بندگی بھی بہت ہے سو ہر آدمی کو چاہیے کہ ایمان کے درست کرنے مین
بڑی کوشش کرے اور اُسکے حاصل کرنے کو سب چیزون سے مقدم رکھے اور اس
زمانہ مین دین کی بات مین لوگ کتنی راہین چلتے ہین کوئی پہلون کی رسمونکو پکڑتے ہین کوئی

تا عوام اور خاص اُس سے فائدہ برابر اُٹھاوین جنکو اللہ توفیق دیوے وہ سیدھی راہ پر ہو جاوین
اور بتانے والے کو وسیلہ نجات کا ہووے آمین یا الٰہ العالمین اور اِس رسالہ کا نام
تقویۃ الایمان رکھا اور اسمین دو باب ٹھیرائے پہلے باب مین بیان توحید کا اور بُرائی
شرک کی دوسرے باب مین اتباع سنت کا اور بُرائی بدعت کی **باب پہلا توحید و
شرک کے بیان مین** اول سُننا چاہیئے کہ شرک لوگون مین بہت پھیل رہا ہے
اور اصل توحید نایاب لیکن اکثر لوگ شرک و توحید کے معنی نہین سمجھتے اور ایمان کا دعوے رکھتے
ہین حالانکہ شرک مین گرفتار ہین سو اول معنی شرک و توحید کے سمجھنا چاہیئے تا بُرائی اور
بھلائی اُن کی قرآن و حدیث سے معلوم ہو سو سُننا چاہیئے کہ اکثر لوگ پیرون کو اور
پیغمبرون کو اور امامون کو اور شہیدون کو اور فرشتون اور پریون کو مشکل کے وقت پکارتے
ہین اور اُن سے مُرادین مانگتے ہین اور اُن کی منتین ملنتے ہین اور حاجت برائی کے لئے
اُن کی نذر و نیاز کرتے ہین اور بلا کے ٹلنے کے لئے اپنے بیٹون کو اُنکی طرف نسبت کرتے
ہین کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش
کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین اور اُن کے
جینے کے لئے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا ہے کوئی کسی کے نام کی بدھی پہناتا ہے
کوئی کسی کے نام کے کپڑے پہناتا ہے کوئی کسی کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے کوئی کسی کے
نام کے جانور کرتا ہے کوئی مشکل کے وقت کسی کی دہائی دیتا ہے کوئی اپنے باتون مین کسی کے
نام کی قسم کھاتا ہے غرضکہ جو کچھ ہندو اپنے بتون سے کرتے ہین سو وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان
اولیا اور انبیا سے اور امامون اور شہیدون سے اور فرشتون سے اور پریون سے
کر گزرتے ہین اور دعوے مسلمانی کے کیئے جاتے ہین سبحان اللہ یہ منہہ اور یہ دعوی
سچ فرمایا اللہ صاحب نے سورہ یوسف مین وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ
اِلَّا وَهُمْ مُشْرِکُوْنَ ٥ **ترجمہ** اور نہین مسلمان ہین اکثر لوگ مگر شرک کرتے ہین
یعنے اکثر لوگ جو دعوے ایمان کا رکھتے ہین سو وہ شرک مین گرفتار ہین پھر
اگر کوئی سمجھانے والا ان لوگون سے کہے کہ تم دعوے ایمان کا رکھتے ہو - اور

سوائے بزرگوں کے کوئی چل نہیں سکتا سو اُس نے اِس آیت کا انکار کیا اور اِس نعمت کی
قدر نہ سمجھی بلکہ یون کہا چاہیے کہ جاہل لوگ اُنکا کلام سمجھکر عالم ہو جاتے ہین اور گمراہ لوگ اُنکی راہ پر
چلکر بزرگ بنجاتے ہین اِس بات کی مثال یہ کہ جیسے ایک بڑا حکیم ہو اور ایک بہت بیمار پھر
کوئی شخص اُس بیمار سے کہے کہ فلانے حکیم کے پاس جا اور اُسکا علاج کرا اور وہ بیمار یہ جواب
دیوے کہ اُس کے پاس جانا اور اُس کا علاج کروانا بڑے بڑے تندرستون کا کام ہے مجھ سے
کیونکر ہو سکے کہ مین سخت بیمار ہون سو بڑا احمق ہے اور اُس حکیم کی حکمت کا انکار رکھتا ہے
اسواسطے کہ حکیم تو بیمارون ہی کے علاج کیواسطے ہے جو تندرستون ہی کا علاج کرے اور
انہین کو اُسکی دوا سے فائدہ ہو اور بیمارون کو کچھ فائدہ نہ ہو تو وہ حکیم کاہیکا غرض
جو کوئی بہت جاہل ہے اُسکو اللہ اور رسول کے کلام سمجھنے مین زیادہ رغبت چاہیے اور
جو بہت گنہگار ہو اُسکو اللہ اور رسول کی راہ چلنے مین زیادہ کوشش چاہیے سو ہر خاص
و عام کو چاہیے کہ اللہ و رسول ہی کی کلام کو تحقیق کرین اور اِسی کو سمجھین اور اِسی پر چلین اور
اُسی کے موافق اپنے ایمان کو ٹھیک کرین سو سُننا چاہیے کہ ایمان کے دو جزو ہین -
خدا کو خدا جاننا اور رسول کو رسول سمجھنا اور خدا کو خدا سمجھنا اِسی طرح ہوتا ہے کہ اُسکا
شریک کسی کو نہ سمجھے اور رسول کو رسول سمجھنا اسی طرح ہوتا ہے کہ اُس کے سوائے
کسی کی راہ نہ پکڑے اُس پہلی بات کو توحید کہتے ہین اور اُسکے خلاف کو شرک -
اور دوسری بات کو اتباع سنت کہتے ہین اور اُس کے خلاف کو بدعت سو ہر
کسی کو چاہیے کہ توحید اور اتباع سنت کو خوب پکڑے اور شرک و بدعت سے بہت بچے
کہ یہ دونون چیزین اصل ایمان مین خلل ڈالتی ہین اور باقی گناہ اِن سے پیچھے ہین کہ وہ
اعمال مین خلل ڈالتے ہین اور چاہیے کہ جو کوئی توحید اور اتباع سنت مین بڑا کامل ہو اور
شرک اور بدعت سے بہت دور اور لوگون کو اُسکی صحبت سے یہی بات حاصل ہوتی ہو
اُسی کو اپنا پیر و اُستاد سمجھے سو اِس لیے کئی آیتین اور حدیثین کہ جنمین بیان توحید کا
اتباع سنت کا ہے اور بُرائی شرک و بدعت کی اِس رسالہ مین جمع کین اور اُن آیتون
اور حدیثون کا ترجمہ اُس کے حاصل معنی کا بیان زبان ہندی سلیس مین کر دیا

مین ہی انکے پکارنے نہ پکارنے سے کچھ نہین ہوتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو سفارشی بھی سمجھکر پوجے وہ بھی مشرک ہوجاتا ہے اور اللہ صاحب نے سورۂ زمر مین فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ

ترجمہ اور جو لوگ کہ ٹھراتے ہین ورے اللہ سے اور حمایتی کہتے ہین پوجتے ہین ہم انکو سو اسی لئے کہ نزدیک کردین ہمکو اللہ کی طرف مرتبہ مین بیشک اللہ حکم کریگا انمین اُس چیز مین کہ اُسمین اختلاف ڈالتے ہین بیشک اللہ راہ نہین دیتا جھوٹے ناشکر کو ف یعنی جو بات سچی تھی کہ اللہ بندے کی طرف سب سے زیادہ نزدیک ہے سو اُسکو چھوڑکر جھوٹی بات بنائی کہ اوروں کو حمایتی ٹھیرایا اور یہ جو اللہ کی نعمت تھی کہ وہ محض اپنے فضل سے بغیر واسطے کسی کے سب مرادین پوری کرتا ہے اور سب بلائین ٹال دیتا ہے سو اسکا حق نہ پہچانا اور اسکا شکر نہ ادا کیا بلکہ یہ بات اوروں سے چاہنے لگے پھر اُس اُلٹی راہ مین اللہ کی نزدیکی ڈھونڈھتے ہین سو اللہ ہرگز انکو راہ نہین دیگا اور اِس راہ سے ہرگز اُسکی نزدیکی نپاوینگے بلکہ جون جون اس راہ مین چلین گے سو اُس سے دور ہوتے جاوینگے اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو اپنا حمایتی سمجھے گو کہ یہی جانکر کہ اُسکے پوجنے کے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو وہ بھی مشرک ہے اور جھوٹا اور اللہ کا ناشکر اور اللہ صاحب نے سورۂ مومنون مین فرمایا ہے قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ترجمہ کہہ کون ہے وہ شخص کہ اُسی کے ہاتھ مین ہے تصرف ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اُسکے مقابل کوئی حمایت نہین کرسکتا جو تم جانتے ہو سو وہین کہدینگے کہ اللہ ہے کہہ پھر کہان سے خبطی ہوجاتے ہو ف یعنے جب کافرون سے بھی پوچھیے کہ سارے عالم مین تصرف کسکا ہے اور اُسکے مقابل کوئی حمایتی کھڑا نہ ہوسکے تو وہ بھی یہی کہین گے کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے پھر اوروں کو ماننا محض خبط ہے ف اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم مین تصرف کرنے کی قدرت نہین دی اور کوئی کسی کی حمایت نہین کرسکتا

افعال شرک کے کرتے ہو سو یہ دونون راہین کیون ملائے دیتے ہو اُس کو جواب دیتے ہین کہ ہم تو شرک نہین کرتے بلکہ اپنا عقیدہ انبیاؑ و اولیا کی جناب مین ظاہر کرتے ہین شرک جب ہوتا کہ ہم اُن انبیا و اولیا کو پیرون و شہیدون کو اللہ کی برابر سمجھتے سو یون تو ہم نہین سمجھتے بلکہ اُنکو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہین اور اُسی کا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی اُسی نے اُنکو بخشی ہے اُسکی مرضی سے عالم مین تصرف کرتے ہین اور اُنکا پکارنا عین اللہ ہی کا پکارنا ہے اور اُنسے مدد مانگنی عین اُسی سے مدد مانگنی ہے اور وہ لوگ اللہ کے پیارے ہین جو چاہین سو کرین اور اُسکی جناب مین ہمارے سفارشی ہین اور وکیل اور اُنکے ملنے سے خدا ملتا ہے اور اُنکے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا ہم اُنکو مانتے ہین اتنا اللہ سے نزدیک ہوتے ہین اور اسی طرح کی خرافاتین بکتے ہین اور اِن باتون کا سبب یہ ہے کہ خدا اور رسول کے کلام کو چھوڑ کر اپنی عقل کو دخل دیا اور جھوٹی کہانیون کے پیچھے پڑے اور غلط غلط رسمون کی سند پکڑے اور اگر اللہ رسول کا کلام تحقیق کرتے تو سمجھ لیتے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے تھے اللہ صاحب نے اُنکی ایک نہ مانی اور اُنپر غصہ کیا اور اُنکو جھوٹا بتایا چنانچہ سورہ یونس مین اللہ صاحب نے فرمایا ہے۔ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ **ترجمہ** اور پوجتے ہین ورے اللہ کے ایسی چیز کو کہ نہ کچھ فائدہ دیوے اُنکو نہ کچھ نقصان اور کہتے ہین یہ لوگ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس کہہ کیا بتاتے ہو تم اللہ کو جو نہین جانتا وہ آسمانون مین اور نہ زمین مین سو وہ نرالا ہے اُنسے جنکو یہ شریک بتاتے ہین **ف** یعنی جنکو لوگ پکارتے ہین اُنکو اللہ نے کچھ قدرت نہین دی نہ فائدہ پہونچانے کی نہ نقصان کردینے کی اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس سو یہ بات اللہ نے نہین بتائی پھر کیا تم اللہ سے زیادہ خبردار ہو سو اُسکو بتاتے ہو جو وہ نہین جانتا اِس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام آسمان و زمین مین کوئی کسی کا ایسا سفارشی نہین ہے کہ اُسکو مانیے اور اُسکو پکاریے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہنچے بلکہ انبیا و اولیا کی سفارش جو ہے سو اللہ کے حکم

سورۂ مریم مین فرمایا ہے إِن كُلُّ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا لَقَدْ أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ترجمہ جتنے لوگ ہین آسمان و زمین مین سو آنے والے ہین رحمان کے سامنے بندے ہوکر اور بیشک قابو مین کر رکھا ہے انکو اور گن رکھا ہے انکو ایک ایک اور ہر کوئی ان مین سے آنیوالا ہے اُس کے سامنے قیامت کے دن اکیلا اکیلا ف یعنی کوئی فرشتہ اور آدمی غلامی سے زیادہ رتبہ نہین رکھتا اور اُسکے قبضہ مین عاجز ہے کچھہ قدرت نہین رکھتا اور وہ ایک ایک مین آپ ہی تصرف کرتا ہے کسی کو کسی کے قابو مین نہین دیتا اور ہر کوئی عالم مین اُسکے روبرو اکیلا اکیلا حاضر ہونیوالا ہے کوئی کسی کا وکیل حمایتی نہین بننے والا ان مضمونون کی آیتین قران مین اور بھی سینکڑون ہین جن نے ان دو چار آیتون کے معنے سمجھہ لئے وہ بھی شرک و توحید کے مضمون سے خبردار ہوگیا اب یہ بات تحقیق کی چاہیے کہ اللہ صاحب نے کون کون سی چیزین اپنے واسطے خاص کر رکھی ہین کہ اُس مین کسی کو شریک نہ کیا چاہیے سو وہ باتین بہت ساری ہین مگر کئی باتون کا ذکر کر دینا اور انکو قران و حدیث سے ثابت کر دینا ضرور ہے تا اور باقی باتین اُن سے لوگ سمجھہ لین سو اول بات یہ کہ ہر جگہہ حاضر و ناظر رہنا اور ہر چیز کی خبر ہر وقت برابر رکھنی دور ہو یا نزدیک ہو چھپی ہو یا کھلی اندھیرے مین ہو یا اجالے مین آسمانون مین ہو یا زمینون مین پہاڑون کی چوٹی پر ہو یا سمندر کی تہ مین یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی یہ شان نہین سو جو کوئی کسی کا نام اُٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلے مین اُسکی دہائی دیوے اور دشمن پر اُسکا نام لیکر حملہ کرے اور اُسکے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے یا اُسکی صورت کا خیال باندھے اور یون سمجھے کہ جب مین اُسکا نام لیتا ہون زبان یا دل سے یا اُسکی صورت کا یا اُسکی قبر کا خیال باندھتا ہون تو وہین اُسکو خبر ہو جاتی ہے اور اُس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھہ پر احوال گذرتے ہین جیسے بیماری و تندرستی و کشایش و تنگی مرنا و جینا غم و خوشی سب کی ہر وقت اُسے خبر ہے اور جو بات میرے مونہہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل مین گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتون سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتین سب شرک ہین اسکو اشراک فی العلم

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت مین کافر بھی اپنے بتون کو اللہ کے برابر نہین جانتے تھے
بلکہ اُسی کا مخلوق اور اُسی کا بندہ سمجھتے تھے اور اُنکو اُسکے مقابل کی طاقت ثابت نہین کرتے
تھے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی اُنکا کفر
و شرک تھا سو جو کوئی کسو سے یہ معاملہ کرے گو کہ اُسکو اللہ کا بندہ مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور
وہ شرک مین برابر ہے سو سمجھنا چاہیئے کہ شرک اسی پر موقوف نہین کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور
اُسکے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ کہ جو چیزین اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہین اور
اپنے بندے کے ذمہ پر نشان بندگی کے ٹھہرائے ہین وہ چیزین اور کسی کیواسطے کرنی -
جیسے سجدہ کرنا اور اُسکے نام کا جانور کرنا اور اُسکی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا -
اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتون سے شرک
ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اُسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اُسی کا مخلوق اور اُسی کا بندہ
اور اس بات مین اولیا و انبیا مین اور جن و شیطان مین اور بھوت اور پری مین
کچھ فرق نہین یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کریگا وہ مشرک ہو جاویگا خواہ انبیا و اولیا سے
کرے خواہ پیرون و شہیدون سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے
جیسا بت پوجنے والون پر غصہ کیا ہے ویسا ہی یہود و نصارٰی پر حالانکہ وہ لوگ اولیا و انبیا
سے یہ معاملہ کرتے تھے چنانچہ سورۂ برات مین فرمایا ہے اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ترجمہ ٹھیرایا اُنہون نے
مولویون کو درویشون کو اپنا رب اللہ سے اور مسیح بیٹے مریم کو اور حالانکہ اُن کو تو حکم
یہی ہوا ہے کہ بندگی کرین مالک ایک کی نہین کوئی مالک سوائے اُسکے سو وہ نرالا ہی
اُنکے شریک بتانے سے **ف** یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہین اور اُس سے چھوٹے
اور مالک ٹھیراتے ہین مولویون اور درویشون کو سو اس بات کا اُنکو حکم نہین ہوا
اور اُس سے اُنپر شرک ثابت ہوتا ہے اور وہ نرالا ہے اُسکا شریک کوئی نہین ہوسکتا
نہ چھوٹا نہ برابر کا بلکہ چھوٹے بڑے سب اُسکے بندہ عاجز ہین عجز مین برابر چنانچہ

پانی کو تبرک سمجھکر پینا بدن پر ڈالنا اور آپس مین بانٹنا غائبون کیواسطے لیجانا رخصت ہوتے وقت
اُلٹے پاؤن چلنا اور اُسکے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنے وہان شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا
گھاس نہ اُکھاڑنا مواشی نہ چُگانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندون کو
بتائے ہین پھر جو کوئی کسی پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے
تھان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو یا کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ
کرے یا رکوع کرے یا اُسکے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا جانور کو چڑھاوے
یا ایسے مکانون مین دور دور سے قصد کرکے جاوے یا وہان روشنی کرے غلاف ڈالے
چادر چڑھاوے اُنکے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤن چلے -
انکی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اُسپر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ
باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بنکر بیٹھ رہے وہان کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرے
اور ایسی قسم کی باتین کرے سو اُسپر شرک ثابت ہوتا ہے اُسکو اشراک فی العبادت کہتے ہین یعنی
اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لایق ہین یا یون سمجھے کہ
انکی اسطرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ مشکلین
کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہی چوتھے بات یہ کہ اللہ صاحب نے اپنے بندون کو
سکھایا ہے کہ اپنے دنیا کے کامون مین اللہ کو یاد رکھین اور اُسکی کچھ تعظیم کرتے رہین تاکہ
ایمان بھی درست رہے اور اُن کامون مین بھی برکت ہووے جیسے اڑے کام پر
اللہ کی نذر ماننی اور مشکل کے وقت اُسکو پکارنا اور ہر کام کا شروع اُسکے نام سے کرنا اور جب
اولاد ہو تو اُسکے شکر مین اُسکے نام کا جانور ذبح کرنا اور اولاد کا نام عبداللہ عبدالرحمن خدا بخش
اللہ دیا امۃ اللہ اللہ دی رکھنا اور کھیت اور باغ مین سے تھوڑا بہت اُسکے نام کا
کر رکھنا اور دھن اور ریوڑ مین سے کچھ اُس کی نیاز کر رکھنا اور جو جانور اُس کے
نام کے اُسکے گھر کی طرف لیجائے اُنکا ادب کرنا یعنے نہ اُنپر سوار ہونا نہ لادنا اور کھانے
پینے پہننے مین اُسکے حکم پر چلنا یعنے جس چیز کے برتنے کو اُس نے فرمایا اُسکو برتنا
اور جو منع کیا اُس سے دور رہنا اور برائی اور بھلائی جو دنیا مین پیش آتی ہے

کہتے ہین یعنی اللہ کا سا علم اورکو ثابت کرنا سو اس عقیدے سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ
عقیدہ انبیا و اولیا سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادہ سے خواہ بھوت و پری سے پھر
خواہ یون سمجھے کہ یہ بات انکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح
شرک ثابت ہوتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ عالم مین ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور
اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا روزی کی کشایش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کردینا فتح و
شکست دینی اقبال و ادبار دینا مرادین پوری کرنی حاجتین برلانی بلائین ٹالنی مشکل مین دستگیری
کرنی برے وقت مین پہونچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا و اولیا کی پیر و شہید
کی بھوت و پری کی یہ شان نہین جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے
مرادین مانگے اور اس توقع پہ نذر و نیاز کرے اور اسکی منتین مانے اور مصیبت کیوقت
اسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اسکو اشراک بالتصرف کہتے ہین یعنی اللہ کا سا
تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کامون کی طاقت انکو خود بخود ہے
خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے انکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے اور تیسری
بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہین کہ انکو عبادت کہتے ہین
جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اسکے نام پر مال خرچ کرنا اور اسکے
نام کا روزہ رکھنا اور اسکے گھر کیطرف دور دور سے قصد کرکے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا
کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس گھر کی زیارت کو جاتے ہین اور رستے مین اس مالک کا
نام پکارنا اور نامعقول باتین کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا اور
اس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اسکی طرف جانور لیجانے اور وہان منتین مانی اس پر
غلاف ڈالنا اور اسکی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا کرنی اور دین و
دنیا کی مرادین مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اس کی دیوار سے اپنا منہہ اور
چھاتی ملنا اور اسکا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اس کے گرد روشنی کرنی اور اس کا
مجاور بنکر اسکی خدمت مین مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا
پانی پلانا وضو غسل کا لوگون کے لئے سامان درست کرنا اور اس کے کنوئین سے

فصل پہلی مین ذکر ہے شرک کی برائی کا اور توحید کی خوبی کا فصل دوسری مین ذکر ہے اشراک فی العلم کی برائی کا فصل تیسری مین ذکر ہے اشراک فی التصرف کی برائی کا فصل چوتھی مین ذکر ہے اشراک فی العبادت کی برائی کا فصل پانچوین مین ذکر ہے اشراک فی العادت کی برائی کا

الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک

ترجمہ فصل پہلی بچنے بین شرک سے یعنی اس فصل مین مجمل شرک کی برائی کا ذکر ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۝ ترجمہ فرمایا اللہ تعالے نے یعنے سورہ نسا مین بیشک اللہ نہین بخشتا یہ کہ شریک ٹھیراوے اسکا اور بخشتا ہے ورے اس سے جسکو چاہے اور جسنے شریک ٹھیرایا اللہ کا سو بیشک راہ بھولا دور بھٹک کر

ف یعنی اللہ کی راہ بھولنا یون بھی ہوتا ہے کہ حرام و حلال مین امتیاز نکرے چوری بدکاری مین گرفتار ہو جاوے نماز روزہ چھوڑ دیوے جورو بچون کا حق تلف کرے مان باپ کی بے ادبی کرے لیکن جو شرک مین پڑا وہ سب سے زیادہ بھولا اسلئے کہ وہ ایسے گناہ مین گرفتار ہوا کہ اللہ اسکو ہرگز نہ بخشیگا اور سارے گناہون کو اللہ شاید بخش بھی دیوے اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک نہ بخشا جاویگا جو اسکی سزا ہے مقرر ملیگی پھر اگر پرلے درجہ کا شرک ہے کہ آدمی جس سے کافر ہو جاتا ہے تو اسکی سزا یہی ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا نہ اس سے کبھی باہر نکلیگا نہ اس مین کبھی آرام پاویگا اور جو اس سے ورلے درجے کے مشرک ہین انکی سزا جو اللہ کے ہان مقرر ہے سو پاویگا اور باقی جو گناہ ہین انکی جو جو کچھ سزائین اللہ کے ہان مقرر ہین سو اللہ کی مرضی پر ہین چاہے دیوے چاہے معاف کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک سے کوئی بڑا گناہ نہین اسکی مثال یہ کہ بادشاہ تقصیرین اسکی رعیت کے لوگ جتنے کرین جیسے چوری قزاقی چوکی پہرے کے وقت سو جانا دربار کے وقت کو ٹال جانا لڑائی کے میدان سے ٹل جانا سرکار کے پیسا پہنچانے مین قصور کرنا علی ہذا القیاس ان سب کی سزائین بادشاہ کے ہان مقرر ہین مگر چاہے تو پکڑے اور چاہے تو معاف کر دے اور ایک تقصیرین اس ڈھب کی ہین کہ جن مین بغاوت نکلتی ہے جیسے کسی امیر یا وزیر یا چودہری قانون گو کو یا چوہڑے چمار کو بادشاہ بناوے یا اسکی

جیسے قحط اور ارزانی صحت و بیماری فتح و شکست اقبال و ادبار غمی و خوشی یہ سب اسکے اختیار مین سمجھنا
اور اپنا ارادہ جس کام کا بیان کرتا تو پہلے اسکے ارادہ کا ذکر کر دینا جیسے یون کہنا کہ اگر اللہ چاہیگا تو ہم
فلانا کام کرینگے اور اسکے نام کو ایسی تعظیم سے لینا کہ جس مین اسکی مالکیت نکلے اور اپنی بندگی
جیسے یون کہنا ہمارا رب ہمارا مالک ہمارا خالق اور کلام مین جب قسم کہانے کی حاجت ہو تو اسکی
نام کی قسم کہانی سو اس قسم کی چیزین اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے بتائی ہین پھر جو کوئی کسی
انبیا و اولیا کی اماموں شہیدون کی بھوت و پری کی اس قسم کی تعظیم کرے جیسے اڑے کام پر
انکی نذر مانے مشکل کے وقت انکو پکارے بسم اللہ کی جگہہ انکا نام لیوے جب اولاد ہو
انکی نذر و نیاز کرے اپنی اولاد کا نام عبدالنبی امام بخش پیر بخش رکھے کھیت و باغ مین
انکا حصہ لگاوے جو کھیتی و باڑی مین سے آوے پہلے ان کی نیاز کرین جب اپنے
کام مین لاوین اور دھن اور ریوڑ مین سے ان کے نام کے جانور ٹھیراوے اور پھر
ان جانورون کا ادب کرے پانی دانہ پر سے نہ ہانکے لکڑی پتھر سے نہ مارے اور کھانے
پہنے پہننے مین رسمون کی سند پکڑے کہ فلانے لوگون کو چاہیے کہ فلانا کھانا نہ کھاوین فلانا
کپڑا نہ پہنین حضرت بی بی کی صحنک مرد نہ کھاوین لونڈی نہ کھاوے جس عورت نے دوسرا خصم
کیا ہو وہ نہ کھاوے شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والا نہ کھاوے اور برائی اور بھلائی جو دنیا مین
پیش آتی ہے اسکو انکی طرف نسبت کرے کہ فلانا انکی پھٹکار مین آکر دیوانہ ہوگیا اور فلانے کو
انہون نے راندا تو محتاج ہوگیا اور فلانے کو نوازدیا تو اسکو فتح و اقبال ملگیا اور قحط فلانے
ستارے کے سبب سے پڑا فلانا کام جو فلانے دن شروع کیا تھا یا فلانی ساعت مین سو پورا نہوا
یا یون کہین کہ اللہ و رسول چاہیگا تو مین آؤنگا یا پیر چاہیگا تو یہ بات ہوجاویگی یا اسکے تئین
بولنے مین یا معبود داتا بے پرواہ خداوند خدایگان مالک الملک شہنشاہ بولے یا جب حاجت
قسم کہانے کی پڑے تو پیغمبر کی یا علی کی یا امام کی یا پیر کی یا انکے قبرون کی قسم کھاوے سو
ان سب باتون سے شرک ثابت ہوتا ہے اور اس کو اشراک فی العادت کہتے ہین یعنی
اپنی عادت کے کامون مین جو اللہ کی تعظیم کرنی چاہیے سو غیر کی کرے سو ان چارون
طرح کے شرک کا صریح قران و حدیث مین ذکر ہے سو اسلیئے اس باب مین پانچ فصلین کی ہین

میرے سوبندگی کرو میری **ف** یعنے جتنے پیغمبر آئے ہین سو اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہین کہ اللہ کو مانئے اور اُسکے سوائے کسی کو نہ مانئے اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے منع اور توحید کا حکم سب شرعون مین ہی سو یہی راہ نجات کی ہی اسکے سوائے اور سب راہین غلط ہین

وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَآءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِیْهِ مَعِیْ غَیْرِیْ تَرَکْتُهٗ وَشِرْکَهٗ وَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ

ترجمہ مشکوۃ کے باب الریا مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے کہ مین بڑا بے پرواہ ہون ساجھیون مین ساجھے سے جو کوئی کرے کچھ کام کہ ساجھی کر دے اسمین میرے ساتھ اور کسی کو سو مین چھوڑ دیتا ہون اسکو اور اُسکے ساجھی کو اور مین اُس سے بیزار ہون **ف** یعنی جسطرح اور لوگ اپنی مشترک چیز آپسمین تقسیم کر لیتے ہین سو مین یون نہین کرتا کیونکہ مین بے پرواہ ہون بلکہ جو کوئی کچھ کام میرے واسطے کرے اور غیر کو بھی اسمین شریک کر دے سو مین اپنا حصہ بھی نہین لیتا بلکہ سارے ہی کو چھوڑ دیتا ہون اور اُس سے بیزار ہو جاتا ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص ایک کام کرے اللہ کے واسطے پھر وہی کام کرے اور کسی کے واسطے اُسپر شرک ثابت ہوتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مشرک جو عبادت اللہ کی کرے وہ بھی اللہ کے ہان مقبول نہین بلکہ اللہ اُس سے بیزار ہے

اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَکَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَیْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِیْثَاقَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاِنِّیْٓ اُشْهِدُ عَلَیْکُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَیْکُمْ اَبَاکُمْ اٰدَمَ شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اِعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ غَیْرِیْ وَلَا رَبَّ غَیْرِیْ وَلَا تُشْرِکُوْا بِیْ شَیْـًٔا اِنِّیْ سَاُرْسِلُ اِلَیْکُمْ رُسُلِیْ یُذَکِّرُوْنَکُمْ عَهْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ وَاُنْزِلُ عَلَیْکُمْ کُتُبِیْ قَالُوْا شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَیْرُكَ وَلَآ اِلٰهَ لَنَا غَیْرُكَ

واسطے تاج وتخت تیار کرے یا اُسکے تئین ظل سُبحانی بولے یا اُسکے تئین بادشاہ کا سامجرا کرے
یا اُسکے لیئے ایک دن جشن کا ٹھہراوے اور بادشاہ کی نذر دیوے یہ تقصیر سب تقصیرون سے
بڑی ہے اسکی سزا مقرر اُسکو پہونچتی ہے اور جو بادشاہ اُس سے غفلت کرے اور ایسون کو
سزا نہ دیوے اُس کی بادشاہت مین قصور ہے چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ کو بے غیرت
کہتے ہین سو اُس مالک الملک شاہنشاہ غیور سے ڈرا چاہیئے کہ پرلے سرے کا زور رکھتا ہے
اور ویسی غیرت سو وہ مشرکون سے کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اُنکو اُنکی سزا نہ دیگا
اللہ سب مسلمانون پر رحمت کرے اور اُن کو شرک کی آفت سے بچاوے ۔ آمین ۔
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ
اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالے نے یعنی سورہ لقمان مین جب کہا
لقمان نے اپنے بیٹے کو اور وہ نصیحت کرتا تھا اُس کو اے بیٹے میرے مت شریک بنا
اللہ کا بیشک شریک بنانا اُسکا بڑی بے انصافی ہے ف یعنی اللہ صاحب نے
لقمان کو عقلمندی دی تھی سو اُنہون نے اُس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا
حق اور کسی کو پکڑا دینا اور جسنے اللہ کا حق اُسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر
ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے اِس سے
بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی
شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسے ہی عقل کی راہ سے بھی یہی معلوم
ہوتا ہے کہ شرک سب عیبون سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اِس واسطے کہ
آدمی مین برے سے برا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑون کی بے ادبی کرے سو اللہ سے
بڑا کوئی نہین اور شرک اُسی کی بے ادبی ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَآ اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝
ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالے نے یعنی سورہ انبیا مین اور نہین بھیجا ہمنے تجھ سے پہلے کوئی
رسول مگر کہ اُسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یون ہے کہ کوئی ماننے کے لائق نہین ۔ سواے

سو سب نے اقرار کیا کہ تو ہمارا رب ہے پھر اُنسے قول و قرار لیا کہ میرے سوا کسی کو حاکم و مالک
نجانیو اور کسی کو میرے سوا نمانیو سو اُن سب کا قول و قرار کیا اور اللہ صاحب نے اس بات پر
آسمان و زمین و آدم کو گواہ کیا اور یہ فرمایا کہ اس قول و قرار کے یاد دلانے کو پیغمبر آوینگے
اور کتابین لاوینگے سو ہرگز کسی نے جدی جدی اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور شرک کا
انکار سو شرک کی بات مین ایک کو دوسرے کی سند نہ پکڑنی چاہیئے نہ پیر کی نہ اُستاد کی نہ
باپ دادون کی نہ کسی بادشاہ کی نہ کسی مولوی کی نہ کسی بزرگ کی اور یہ جو کوئی خیال کرے
کہ ہم تو دُنیا مین آکر اس بات کو بھول گئے پھر بھولی بات کی کیا سند ہے سو یہ خیال
غلط ہے اسواسطے کہ بہت باتین آدمی کو یاد نہین ہوتین پھر معتبر لوگون کے کہنے سے یقین
کرتا ہے جیسے کسی کو اپنی مان کے پیٹ سے اپنا پیدا ہونا یاد نہین ہوتا پھر لوگون ہی سے
سُنکر یقین کرتا ہے اور اپنی مان ہی کو مان سمجھتا ہے اور کسی کو مان نہین بتا سکتا پھر اگر
کوئی اپنی مان کا حق ادا نکرے اور کسی کو مان بتاوے تو اُسکو سب لوگ بُرا کہینگے
اور جو وہ جواب دیوے کہ مجھے تو اپنا پیدا ہونا کچھ یاد نہین کہ مین اُسکو اپنی مان جانون تو
سب لوگ اُسکو احمق کہینگے اور بڑا بے ادب تو جب عوام الناس کے سے آدمی کو
بہت باتون کا یقین آجاتا ہے پھر پیغمبرون کی تو بڑی شان ہے اُن کے خبر دینے سے
کیونکر نہ یقین آوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل توحید کا حکم اور شرک کا منع اللہ صاحب نے
ہر کسی سے عالم ارواح مین کہہ دیا ہی اور سارے پیغمبر اُسی کی تاکید کو آئے ہین اور ساری
کتابین اُسی کے بیان مین اُتری سو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرونکا فرمانا اور ایک سو چار کتاب
آسمانی کا علم اسی ایک نکتہ مین ہے کہ توحید خوب درست کیجئے اور شرک سے بہت دور بھاگئے
نہ اللہ کے سوا کسی کو حاکم سمجھے کہ کسی چیز مین کچھ تصرف کر سکتا ہے نہ کسی کو اپنا مالک ٹھیرائے
کہ اُس سے اپنی کوئی مراد مانگئے اور اپنی حاجت اُس پاس لیجائے وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا
تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ ترجمہ مشکوۃ کے باب الکبائر مین لکھا ہے
کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ معاذ بن جبل نے نقل کیا کہ فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی بن کعب نے اس آیت کی تفسیر مین
وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ ۔ یعنی فرمایا کہ اللہ نے اولاد آدم کی اکھٹی کی پھر انکی مثلین
لگائین پھر انکی صورت بنائی پھر انکو بولنے کی طاقت دی سو بولنے لگے پھر اُن سے قول و عہد لیا
اور انکی جان پر اُن سے اقرار کروایا کہ کیا مین نہین ہون رب تمہارا بولے کیون نہین فرمایا سو مین
گواہ کرتا ہون تم پر ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون کو اور تمہارے باپ آدم کو اسواسطے
کہ کہین کہنے لگو قیامت کے دن کہ ہم نجانتے تھے سو یہ جان رکھو کہ بیشک بات یون ہے کہ
نہین کوئی حاکم سوائے میرے اور نہین کوئی مالک سوائے میرے اور مت شریک ٹھیراؤ
میرا کوئی بیشک مین اب بھیجونگا طرف تمہارے رسول اپنے کہ یاد دلاوینگے تمکو قول و قرار
میرا اور اُتارونگا تمپر کتابین اپنی بولے اقرار کیا ہمنے کہ بیشک تو مالک ہمارا ہے اور حاکم
ہمارا نہین کوئی مالک ہمارا تیرے سوائے اور نہین کوئی حاکم ہمارا تیرے سوا ف یعنی اللہ
صاحب نے سورۂ اعراف مین فرمایا ہے اور جب نکالی تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے
انکی اولاد اور اقرار کروایا انسے انکی جانون پر کہ کیا مین نہین ہون رب تمہارا بولے کیون نہین
قبول کیا ہمنے اپنے ذمہ پر یہ ہمنے اسلئے کیا کہ کہین کہنے لگو قیامت کے دن کہ بیشک ہم
اس بات سے غافل تھے یا کہنے لگو کہ شرک تو کیا تھا ہمارے باپ دادون نے پہلے سے
اور ہم تھے پیچھے انکے سو کیا برباد کرتا ہے تو ہمکو اُن جھوٹون کے کام کے بدلے یہ ترجمہ
کلام اللہ کی آیت کا ہے سو اسکی تفسیر مین ابی بن کعب نے فرمایا کہ اللہ صاحب نے ساری
اولاد آدم کی اکھٹی کی ایک جگہہ اور انکی جدی جدی مثلین لگائین جیسے پیغمبرون کی
جدی مثل اور اولیا کی جدی مثل اور شہیدون کی جدی مثل اور نیک بختون کی
جدی مثل اور حکم بردار لوگون کی جدی مثل اور بدکارون کی جدی مثل اور اسی طرح
کافرون کی مثلین لگائین جیسے یہود و نصارے اور مجوس و ہنود و علی ہذا القیاس پھر
اُن سب کی صورتین بنائین یعنی ہر کسی کی صورت جیسے دنیا مین بنانی منظور تھی ویسی ہی
وہان ظاہر کی کسی کو خوبصورت کسی کو بدصورت کسی کو سانولا کسی کو گونگا کسی کو کانا علی ہذا القیاس
پھر انکو بولنے کی طاقت دی پھر اُن سب سے اللہ صاحب نے یون فرمایا کہ کیا مین تمہارا رب نہین

یہی سمجھکر اُسکو پکارتے ہین سو کسی اور کو اسطرح کا سمجھکر پکارنا نہ چاہیے کہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے
اول تو یہ کہ یہ بات خود غلط ہے کہ کسی کو کچھ حاجت برلانے کی طاقت ہووے یا ہر جگہہ حاضرو
ناظر ہو دوسرے یہ کہ ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اُسنے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیے کہ اپنے
ہر کامون پر اُسکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا
تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہین رکھتا اور کسی
چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ
الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً
ترجمہ مشکوۃ کے باب الاستغفار مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اللہ صاحب نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے بیشک تو جو
مجھسے ملے دنیا بھر گناہ لیکر پھر ملے مجھسے تو کہ نہ شریک سمجھتا ہو میرا کسی کو تو بیشک لے آؤن
مین تیرے پاس بخشش اپنی دنیا بھر **ف** یعنی اس دنیا مین سب گنہگارون نے گناہ
کئے ہین کہ فرعون بھی اس دنیا مین تھا اور ہامان بھی اسمین بلکہ شیطان بھی اسی مین ہے
پھر یون سمجھے کہ جتنے گناہ اُن سب گنہگارون سے ہوئے ہین سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے
لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اُسکے گناہ ہین اللہ صاحب وتنی اُسپر بخشش کریگا۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہین جیسے کہ شرک
کی شامت سے سب اچھے کام ناکارے ہو جاتے ہین اور یہی حق ہے اس لئے کہ جب
شرک سے آدمی پورا پاک ہوگا کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور اُسکے سوائے کہین
بھاگنے کی جگہہ نجانے اور یہ اُس کے دل مین خوب ثابت ہو جاوے کہ اُسکے تقصیروار کو
اُس سے بھاگ کر کہین پناہ نہین اور اُسکے مقابل کسی کا زور نہین چلتا اور اُسکے روبرو
کسی کی حمایت نہین چلتی اور کوئی کسی کی سفارش اپنے اختیار سے نہین کرسکتا
سو جب یہ بات اُس کے دل مین ثابت ہو جاوے پھر جتنے گناہ اُس سے ہونگے
سو بشریت کی راہ سے ہونگے یا بھول چوک کر اور اُن گناہون کا ڈر اُس کے

نہ شریک ٹھیرا اللہ کا کسی کو کہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو **ف** یعنی اللہ کے سوا کسی کو
نہ مان اور اس سے نہ ڈر کہ شاید کوئی جن یا بھوت کچھ ایذا پہونچاوے سو جیسا مسلمان کو خدا ہی کی
بلاؤن پر صبر کرنا چاہیے اور انکے ڈر سے اپنا دین نہ بگاڑنا چاہیے اسی طرح جن اور بھوتون کی بھی
ایذا پر صبر کرنا چاہیے اور انسے ڈر کر انکو نہ ماننا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ فی الحقیقت تو ہر کام اللہ ہی
کے اختیار مین ہے مگر وہ ہی کبھی کبھی اپنے بندون کو جانچتا ہے اور بُرون کے ہاتھ سے بھلون کو
ایذا پہنچاتا ہے تا کہ کچون اور پکون مین فرق ہو جاوے اور مومن اور منافق جدا جدا معلوم ہو جاوین
سو جیسے ظاہر مین کبھی متقیون کو فاسقون کے ہاتھ سے اور مسلمانون کو کافرون کے ہاتھ سے
اللہ کے ارادہ سے ایذا پہونچ جاتی ہے اور انکو وہان صبر ہی کرنا پڑتا ہی اور دین بگاڑنا نہین پہنچتا
سی طرح کبھی کبھی نیک آدمی کو جن اور شیاطینون کے ہاتھ سے اللہ کے ارادہ سے ایذا پہنچ جاتی
ہے سو اس پر صبر کرنا ہی چاہیے اور انکو ہرگز نہ ماننا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اگر کوئی شخص شرک سے بیزار ہو کر اورون کا ماننا چھوڑے اور انکی نذر و نیاز ماننے کو برا
جانے اور غلط غلط رسمون کو ہٹانے لگے اور اس مین اس کو کچھ نقصان مال کا یا اولاد کا
یا جان کا پہونچ جاوے یا کوئی شیطان کسی پیر و شہید کا نام لیکر ایذا دینے لگے تو اسپر
صبر کرے اور اپنی بات پر قایم رہے اور یہ سمجھے کہ اللہ میرا دین جانچتا ہے اور جیسے
اللہ صاحب سب ظالمون آدمیون کو ڈھیل دیکر پکڑتا ہے اور مظلومون کو انکے ہاتھ سے
چھڑاتا ہے اسی طرح ظالم جنون کو بھی اپنے وقت پر پکڑے گا اور نیک آدمیونکو انکی ایذا سے بچاویگا
وَ اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّ ھُوَ خَلَقَکَ
ترجمہ مشکوۃ کے باب الکبائر مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابن
مسعود رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کونسا گناہ بہت بڑا ہے اللہ کے نزدیک فرمایا یہ کہ پکارے تو کسی کو اللہ کی
طرح کا ٹھیرا کر اور حالانکہ اللہ ہی نے تجھکو پیدا کیا **ف** یعنے جیسے کہ اللہ کو سمجھتے مین
کہ وہ ہر جگہہ حاضر و ناظر ہے اور سب کام اسکے اختیار مین ہین سو ہر مشکل کے وقت

کسی کو جتنی بات چاہتا ہے خبر دیتا ہے سو یہ اپنے ارادہ کے موافق نہ انکی خواہش پر چنانچہ حضرت
پیغمبر صلعم کو بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ بعضی بات کے دریافت کرنے کی خواہش ہوئی اور
وہ بات نہ معلوم ہوئی پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو ایک آن مین بتادی چنانچہ
حضرت کے وقت مین منافقون نے حضرت عائشہ رض پر تہمت کی اور حضرت کو اُس سے
بڑا رنج ہوا اور کئی دن تک بہت تحقیق کیا پھر کچھ حقیقت نہ معلوم ہوئی اور بہت فکر و
غم مین رہے پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو بتا دیا کہ وہ منافق جھوٹے ہین اور
عائشہ پاک ہین سو یقین یون رکھا چاہیے کہ غیب کے خزانے کی کنجی اللہ ہی کے پاس ہے
اُس نے کسی کے ہاتھ نہین دی اور کوئی اسکا خزانچی نہین مگر اپنی ہی ہاتھ سے قفل کھولکر
اُسمین سے جسکو جتنا چاہے بخشدے اسکا ہاتھ کوئی نہین پکڑ سکتا اس آیت سے معلوم ہوا
کہ جو کوئی یہ دعوے کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب مین چاہون اُس سے
غیب کی بات معلوم کرلون اور آیندہ باتون کو معلوم کرلینا میرے قابو مین ہی سو وہ بڑا
جھوٹا ہی کہ دعوی خدائی کا رکھتا ہی اور جو کوئی کسی نبی ولی کو یا جن و فرشتہ کو یا امام و امامزادے کو
پیر و شہید کو یا نجومی و رمال یا جفار کو یا فال دیکھنے والے کو یا برہمن رشی کو یا بھوت و
پری کو ایسا جانے اور اُسکے حق مین یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہو جاتا ہی اور اس آیت سے
منکر اور یہ جو سلوس آتا ہی کہ بعضے وقت کوئی نجومی یا رمال یا برہمن یا شگونی کچھ کہہ دیتا ہی اور
وہ اُسی طرح ہو جاتا ہی تو اس سے انکی غیب دانی ثابت ہوتی ہے سو یہ بات غلط ہے
اسواسطے کہ بہت باتین انکی غلط بھی ہوتی ہین تو معلوم ہوا کہ علم غیب انکے اختیار مین نہین
انکی اٹکل کبھی درست ہوتی ہے کبھی غلط اور یہی حال ہے استخارہ اور کشف کا
اور قرآن مجید کی فال کا لیکن پیغمبرون کی وحی مین کبھی غلطی نہین پڑتی سو وہ
انکے قابو مین نہین اللہ صاحب جو آپ چاہتا ہے سو بتا دیتا ہے انکی خواہش
کچھ نہین چلتی قال اللہ تعالی قُل لَّا یَعلَمُ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ
الغَیبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشعُرُونَ اَیَّانَ یُبعَثُونَ ترجمہ
کہا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نمل مین کہ کہہ نہین جانتے جتنے لوگ ہین آسمانون مین اور

دل پر گھر رہا ہوگا اور اُن سے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے بھی تنگ ہوگا
اور بیشک ایسے آدمی پر اللہ کی رحمت آتی ہے سو جون جون اُس سے گناہ ہو گئے
اِسی کے موافق اُسکی یہ حالت بڑھیگی اور جسقدر کہ یہ حالت بڑھیگی اُسی قدر اللہ کی
رحمت بڑھیگی سو جان لینا چاہئے کہ جسکی توحید کامل ہے اُسکا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ
اوروں کی عبادت وہ کام نہین کرسکتی فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے جیسے
رعیتی تقصیروار ہزار درجہ بہتر ہے باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور
وہ اپنے فریب پر مغرور **الفصل الثانی** فی ذکر رد الاشراک فی العلم ترجمہ فصل
دوسری بیان مین بُرائی اشراک فی العلم کے **ف** یعنی اس فصل مین اُن آیتوں و
حدیثوں کا ذکر ہے جس سے اشراک فی العلم کی بُرائی ثابت ہوتی ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰے
وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ ترجمہ فرمایا اللہ تعالے نے یعنے سورہ انعام
مین اُسی پاس کُنجیان غیب کی نہین جانتا اُن کو مگر وہی **ف** یعنے
جسطرح اللہ صاحب نے بندون کے واسطے ظاہر کی چیزین دریافت کرنے کو کچھ
راہین بتادی ہین جیسے آنکھ دیکھنے کو کان سننے کو ناک سونگھنے کو زبان چکھنے کو
ہاتھ ٹٹولنے کو عقل سمجھنے کو اور وہ راہین اُنکے اختیار مین دی ہیں کہ اپنی خواہش
کے موافق اُن سے کام لیتے ہیں جیسے جب کچھ دیکھنے کو دل چاہا تو آنکھ کھول دی نچاہا
تو بند کرلے جس چیز کا مزہ دریافت کرنے کا ارادہ ہوا منہہ مین ڈال لیا نہ ارادہ ہوا نہ
ڈالا سو گویا کہ اُن چیزون کے دریافت کرنے کو کنجیان اُنکو دی ہین جیسی جس کے ہاتھ
کنجی ہوتی ہے قفل اُسی کے اختیار مین ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب چاہے
نہ کھولے اِسی طرح ظاہر کی چیزون کو دریافت کرنا لوگون کے اختیار مین ہے
جب چاہین کرین جب چاہین نہ کرین سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین
ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے کسی ولی و نبی کو جن و فرشتے کو
پیر و شہید کو امام و امام زادے کو بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہین بخشی
کہ جب وہ چاہین غیب کی بات معلوم کرلین بلکہ اللہ صاحب نے ارادہ سے کبھی

اور چیزین کہ آدمی مین چھپی ہوتی ہین جیسے خیالات اور ارادے اور نیتین اور ایمان اور نفاق وہ
تو کیونکر جان سکین اور اسی طرح جب کوئی اپنا حال نہین جانتا کہ کل کو کیا کرے گا تو اور
کسی کا کیونکر جان سکے اور جب اپنے مرنے کی جگہہ نہین جانتا تو اور کسی کے مرنے کی جگہہ
یا وقت کیونکر جان سکے غرضکہ اللہ کے سوائے کوئی کچھ آیندہ کی بات اپنے اختیار سے
نہین جان سکتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ سب جو غیب دانی کا دعوے کرتے ہین کوئی
کشف کا دعوے رکھتا ہے کوئی استخارہ کے عمل سکھاتا ہے کوئی تقویم اور تیر انکالتا ہے کوئی رمل کا
قرعہ پھینکتا ہے کوئی فالنامہ لئے پھرتا ہے یہ سب جھوٹے ہین اور دغاباز + انکے جال مین
ہرگز نہ پھنسنا چاہئے لیکن جو شخص آپ دعوے غیب دانی کا نہ رکھتا ہو اور غیب کی بات
معلوم کرنی اختیار مین نہ رکھتا ہو بلکہ اتنی ہی بات بیان کرتا ہو کہ کچھ بات کبھی اللہ کی
طرف سے مجھکو معلوم ہوجاتی ہے سو وہ میرے اختیار مین نہین کہ جو بات مین چاہون تم
معلوم کرلون یا جب مین چاہون تو دریافت کرلون تو یہ بات ہوسکتی ہے شاید وہ سچا ہو یا مکار
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ
لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ترجمہ اور فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ احقاف
مین اور کون زیادہ گمراہ ہوگا اس شخص سے کہ پکارتا ہے ورے اللہ سے ان لوگون کو کہ
نہ قبول کرینگے اسکی بات قیامت کے دن تک اور وہ انکے پکارنے سے غافل ہین +

ف یعنے شرک کرنے والے بڑے احمق ہین کہ اللہ سے قادر علیم کو چھوڑ کر اورون کو
پکارتے ہین کہ اول تو وہ انکا پکارنا سنتے ہی نہین اور دوسرے کچھ قدرت نہین رکھتے
کہ اگر کوئی قیامت تک انکو پکارے تو وہ کچھ نہین کر سکتے اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ
جو بعضے لوگ اگلے بزرگون کو دور دور سے پکارتے ہین اور اتنا ہی کہتے ہین کہ یا حضرت
تم اللہ کی جناب مین دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت روا کرے اور پھر
یون سمجھتے ہین کہ ہم نے کچھ شرک نہین کیا اس واسطے کہ انسے حاجت نہین مانگی بلکہ دعا
کروائی ہے سو یہ بات غلط ہے اسواسطے کہ گو اس مانگنے کی راہ سے شرک نہین ثابت ہوتا
لیکن پکارنے کی راہ سے ثابت ہوجاتا ہے کہ انکو ایسا سمجھا کہ دور سے اور نزدیک سے

زمین مین غیب کو مگر اللہ اور نہین خبر رکھتے کہ کب اُٹھائے جاوینگے **ف** یعنی اللہ صاحب نے
پیغمبر صلعم کو فرمایا کہ لوگون سے یون کہہ دیوین کہ غیب کی بات سوائے اللہ کے کوئی نہین جانتا
نہ فرشتہ نہ آدمی نہ جن نہ کوئی چیز یعنی غیب کی بات کو جان لینا کسی کے اختیار مین نہین اور
اُسکی دلیل یہ کہ اچھے لوگ سب جانتے ہین کہ ایک دن قیامت آویگی اور یہ کوئی نہین جانتا
کہ کب آویگی سو ہر چیز کا معلوم کر لینا جو اُنکے اختیار مین ہوتا یہ بھی معلوم کر لیتے وقال اللہ
تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَیَعْلَمُ مَا فِی
الْاَرْحَامِ ۚ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۚ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ
تَمُوْتُ ۚ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ **ترجمہ** اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ لقمان مین
کہ بیشک اللہ ہی کے پاس ہے خبر قیامت کی اور وہی اُتارتا ہے مینہہ اور جانتا ہے جو کچھ کہ مادہ
کے پیٹ مین ہے اور نہین جانتا ہے کوئی کہ کیا کریگا کل اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا
کہ بیشک اللہ بڑا جاننیوالا ہے خبردار **ف** یعنی غیب کی باتون کی سب خبرین اللہ ہی کو
ہین اور اُنکا جان لینا کسی کے قابو مین نہین چنانچہ قیامت کی خبر کہ اُسکا آنا بہت مشہور ہے
اور نہایت یقینی مگر اسکے بھی آنیکی وقت کی کسی کو خبر نہین پھر اور چیزون کے ہونے کی خبر کا
تو کیا ذکر ہے جیسے کسی کی فتح کسی کی شکست کسی کا بیمار ہونا کسی کا تندرست ہونا کہ یہ باتین
نہ تو قیامت کے برابر مشہور ہین نہ ویسی یقینی اور اسی طرح مینہہ برسنے کی وقت کی ہر
کسی کو نہین حالانکہ اُسکا موسم بھی بندھا ہوا ہے اور اکثر اُن موسمون پر برستا بھی ہے اور
سارے نبی اور ولی اور بادشاہ اور حکیم اُسکی خواہش بھی رکھتے ہین سو اگر اُسکے وقت
معلوم کرنے کی کچھ راہ ہوتی تو کوئی البتہ پا لیتا پھر جو چیزین کہ اُنکا موسم بندھا ہوا ہے
نہ سب لوگ بلکہ اُن کی خواہش رکھتے ہین جیسے کسی شخص کا مرنا جینا اولاد ہونی یا
غنی و فقیر ہونا یا فتح و شکست ہونی سو ایسی چیزون کی خبر کی راہ کیونکر پا سکین اور
اسی طرح جو کچھ مادہ کے پیٹ مین ہے اُسکو بھی کوئی نہین جان سکتا کہ ایک ہے یا
دو نر ہے یا مادہ کامل ہے یا ناقص خوبصورت ہے یا بدصورت حالانکہ حکیم لوگ اُن
سب چیزون کے اسباب لکھتے ہین پر کسی کا حال بالخصوص نہین جانتے تو

ملد ڈالین یا اولاد دیوین یا مشکل کھولدیوین یا مرادین پوری کردیوین یا فتح وشکست
دیدیوین یا غنی اور فقیر کردیوین یا کسیکو بادشاہ کردیوین یا کسیکو امیر وزیر یا کسی کی بادشاہت
یا امارت چھین لیوین یا کسیکے دلسے ایمان ڈالدیوین یا کسیکا ایمان چھین لیوین یا کسی
بیمار کو تندرست کردیوین یا کسی سے تندرستی چھین لیوین کہ ان باتون مین سب بندے بڑے اور
چھوٹے برابر ہین عاجز اور بے اختیار اور اسیطرح کچھ اس بات مین بھی انکو بڑائی نہین ہے کہ اللہ
صاحب نے غیب دانی انکے اختیار مین دیدی ہو کہ جسکے دلکا احوال جب چاہین معلوم
کرلیوین یا جس غائب کا احوال جب چاہین معلوم کرلین کہ وہ جیتا ہے یا مرگیا یا کس شہر مین ہے
یا کسی حال مین یا جس آئندہ بات کو جب ارادہ کرین تو دریافت کرلین کہ فلانے کے ہان اولاد
ہوگی یا نہوگی یا اس سوداگری مین اسکو فائدہ ہوگا یا نہوگا یا اس لڑائی مین فتح پاویگا
یا شکست کہ ان باتون مین بھی سب بندے بڑے ہون یا چھوٹے یکسان سب بے خبر
ہین اور نادان سو جیسے سب لوگ کبھی کچھ بات عقل سے یا قرینہ سے کہدیتے ہین پھر
کبھی انکی بات موافق پڑجاتی ہے کبھی اسمین چوک پڑجاتی ہے اسی طرح یہ بڑے
لوگ بھی جو بات عقل اور قرینہ سے کہتے ہین سو اسمین کبھی درست ہوجاتی ہے کبھی چوک
ہان مگر جو اللہ کی طرف سے وحی یا الہام ہے سو اسکی بات نرالی ہے مگر وہ انکے
اختیار مین نہین اَخرج البخاری عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی
فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر
اذ قالت احداہن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ہذہ
وقولی بالذی کنت تقولین **ترجمہ** مشکوۃ کے باب اعلان
النکاح مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ربیع نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم آئے پھر گھر مین داخل ہوئے جب شادی ہوئی تھی میری
پھر بیٹھے میرے پاس مسند پر جیسا تو بیٹھا ہے میرے پاس سو ہمین شروع
کیا کچھ چھوکریون ہماری نے کہ دف بجانے لگین اور مذکور کرنے لگین ان لوگونکا کہ

پر اُن سُن لیتے ہین جیسی اُنکو اسطرح سے پکارا اور حالانکہ اللہ صاحب نے اِس آیت مین فرمایا
کہ جو اللہ کے ورے ہین یعنے مخلوق سو وہ اُن پکارنے والون کے پکارنے سے غافل ہین
وقال اللّٰہ تعالیٰ قُل لَّآ اَملِکُ لِنَفسِی نَفعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَلَو کُنتُ اَعلَمُ
الغَیبَ لَاستَکثَرتُ مِنَ الخَیرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوٓءُ اِن اَنَا اِلَّا نَذِیرٌ وَّبَشِیرٌ لِّقَومٍ
یُّؤمِنُونَ ترجمہ اور کہا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ اعراف مین کہہ کہ نہین اختیار رکھتا مین
اپنی جان کے کچھ نفع و نقصان کا مگر جو کچھ کہ چاہے اللہ اور جانتا مین غیب تو بیشک بہت سی
لے لیتا مین بھلائی اور نہ چھوتی مجھکو کچھ برائی مین تو فقط ڈرانے والا ہون اور خوشخبری سُنانے والا
اُن لوگون کو جو یقین رکھتے ہین ف یعنے سب انبیا و اولیا کے سردار پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم تھے اور لوگون نے انھین کے بڑے بڑے معجزے دیکھے انہین سے سب اسرار کی
باتین سیکھین اور سب بزرگون کو انہین کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوئی تو اس لئے
انہین کو اللہ صاحب نے فرمایا کہ اپنا حال لوگون کے آگے صاف بیان کردین تا سب
لوگون کا حال معلوم ہو جاوے سو انہون نے بیان کر دیا کہ مجھکو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی
میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع و نقصان کا مالک نہین تو دوسری کا
تو کیا کرسکون اور غیب دانی اگر میرے قابو مین ہوتی تو پہلے ہر کام کا انجام معلوم کر لیتا اگر بھلا
معلوم ہوتا تو اسمین ہاتھ ڈالتا اور اگر برا معلوم ہوتا تو کاہے کو اسمین قدم رکھتا غرض کچھ قدرت
اور غیب دانی مجھ مین نہین اور کچھ خدائی کا دعوی نہین کرتا فقط پیغمبری کا مجھکو دعوی ہے اور
پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سُنا دیوے سو یہ
بھی انہین کو فائدہ کرتی ہے کہ جنکے دل مین یقین ہے اور دل مین یقین ڈالدینا میرا کام نہین
وہ اللہ ہی کے اختیار مین ہے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیا و اولیا کو جو اللہ نے سب
لوگون سے بڑا بنایا ہے سو اُنمین بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہین اور برے
بھلے کامون سے واقف ہین سو لوگون کو سکھلاتے ہین اور اللہ اُنکے بتانے مین تاثیر
دیتا ہے بہت لوگ اُس سے سیدھی راہ پر ہو جاتے ہین اور اس بات کی اُن مین کچھ
بڑائی نہین ہے کہ اللہ نے اُنکو عالم مین تصرف کرنے کی یہہ قدرت دی ہو کہ جس کو چاہین

تھے یعنے سب غیب کی باتین جانتے تھے تو وہ بڑا جھوٹا ہے اِس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا یا کوئی امام یا کوئی بزرگ غیب کی بات
جانتے تھے اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے
بلکہ غیب کی بات اللہ کی سوای کوئی جانتا ہے نہین اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ
اُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ
وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکا والخوف
مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ نقل کیا ام العلاء نے کہ کہا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اللہ کی کہ نہین جانتا مین اور پہر قسم ہے اللہ کی کہ نہین
جانتا مین حالانکہ مین رسول اللہ کا ہون کیا معاملہ ہوگا مجھسے اور کیا تم سے
ف یعنے جو کچھہ کہ اللہ اپنی بندون سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا مین خواہ قبر مین
خواہ آخرت مین سو اُسکی حقیقت کسی کو معلوم نہین نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال
نہ دوسرے کا اور اگر کچھہ بات اللہ نے کسی اپنے مقبول بندے کو وحی سے
یا الہام سے بتائی کہ فلانے کام کا انجام بخیر ہے یا برا سو وہ بات مجمل ہے اور
اُس سے زیادہ معلوم کر لینا اور اُس کی تفصیل دریافت کرنی اُن کے اختیار
سے باہر ہے **الفصل الثالث** فِیْ ذِکْرِ رَدِّ الْاِشْرَاکِ فِی التَّصَرُّفِ
ترجمہ فصل تیسری اشراک فی التصرف کی برائی کے بیان مین **ف**
یعنے اِس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے کہ جس سے اشراک فی التصرف
کی برائی ثابت ہوتی ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ مَنْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ
یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ قُلْ
فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ مومنون مین کہہ کون
ہے وہ شخص جس کے ہاتھہ مین ہے قابو ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اُسکے
مقابل کوئی نہین حمایت کرتا جو جانتے ہو وہین کہدینگے کہ اللہ ہی ہے کہہ
پہر کہان سے خبط مین پڑ جاتے ہو **ف** یعنے جس سے پوچھیے کہ ایسی شان

٢٧

مارے گئے تھے بڑے ہمارے بدر مین سو ایک کہنے لگی کہ ہم مین ایک نبی ایسا ہے کہ
جانتا ہے کل کی بات پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات چھوڑ دے اور
وہی کہہ جو کہتی تھی ف یعنی ربیع ایک بی بی تھین انصار مین سے اُن کے شادی
مین پیغمبر خدا تشریف لائے اور اُنکے پاس آبیٹھے سو اُن لوگون کی کئی چھوکریان
کچھ گانے لگین کہ اُس مین پیغمبر خدا کی تعریف مین یہ بات کہی کہ اُن کو اللہ نے ایسا
مرتبہ دیا ہے کہ آیندہ باتین جانتے ہین سو اُسکو پیغمبر خدا نے منع کیا اور فرمایا کہ
یہ بات مت کہہ اور جو کچھ پہلے گاتی تھین وہی گائے جاؤ اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ کسی انبیا و اولیا یا امام و شہیدون کی جناب مین ہرگز یہ عقیدہ نہ کرے کہ
وہ غیب کی بات جانتے ہین بلکہ حضرت پیغمبر کی بھی جناب مین یہ عقیدہ نہ رکھے اور نہ
اُنکی تعریف مین ایسی بات کہے اور یہ جو شاعر لوگ پیغمبر خدا کی تعریف مین
یا اور انبیا و اولیا کی یا بزرگون کی یا پیرون کی یا اُستادون کی تعریفون مین بیان
کرتے ہین اور حد سے گذر جاتے ہین اور خدا کے سے اوصاف اُنکی تعریفون مین
بیان کرتے ہین اور پھر یون کہتے ہین کہ شعر مین مبالغہ ہوتا ہے یہہ سب بات
غلط ہے کہ پیغمبر خدا نے اُس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار کی چھوکریون کو گانے
بھی نہ دیا چہ جائے کہ عاقل مرد اُس کو کہے یا سُنکر پسند کرے أَخْرَجَ
الْبُخَارِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ
السَّاعَةِ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ ترجمہ مشکوۃ کے باب رویۃ اللہ عزوجل
مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جو
کوئی خبر دے تجھکو کہ حضرت پیغمبر خدا جانتے تھے وہ پانچ باتین کہ اللہ نے مذکور کی
ہین سو تحقیق بڑا طوفان باندھا ف یعنے وہ پانچون باتین کہ سورہ لقمان کے
آخر مین مذکور ہین اور اُن کی تفسیر اس فصل کی اول گذر گئی کہ جتنی غیب کی باتین ہین
سو اُنہین پانچ مین داخل ہین سو جو کوئی یہ بات کہی کہ پیغمبر خدا وہ پانچون باتین جانتے

کسیطرح اپنا بچاؤ نہین سمجھتے تھے پھر اور کسیکا تو کیا ذکر ہے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمْلِکُ لَھُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْئًا وَّلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نحل مین اور پوجتے ہین ورے اللہ کے ایسون کو کہ نہین اختیار رکہتے اُنکی روزی کا آسمانون سے اور نہ زمین سے کچھہ اور نہین طاقت رکہتے ف یعنی اللہ کی سی تعظیم کرتے ہین ایسے لوگون کی کہ اُنکا کچھہ اختیار نہین اور اُنکی روزی پہنچانے مین کچھہ دخل نہین رکہتے نہ آسمان سے مینہہ برساوین نہ زمین سے کچھہ اُگاوین اور نہ اُنکو کسی نوع کی قدرت نہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے عوام الناس کہتے ہین کہ اولیا و انبیا کو یا امام و شہید کو عالم مین تصرف کرنے کی قدرت تو ہے لیکن اللہ کی تقدیر پر وہ شاکر ہین اور اسکے ادب سے دم نہین مارتے اگر چاہین تو ایک دم مین اُلٹ پلٹ کر دین لیکن شرع کی تعظیم کرکے چپ بیٹھے ہین سو یہ بات سب غلط ہے بلکہ کسی کام مین نہ بالفعل اُنکو دخل ہے اور نہ اُسکی طاقت رکہتے ہین وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ یونس مین اور مت پکار ورے اللہ کے ایسون کو کہ نہ فائدہ دیوین تجہکو نہ نقصان سو اگر کیا تو نے یہہ تو تو بیشک تو بے انصاف ہے ف یعنے اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگون کو پکارنا کہ کچھہ فائدہ اور نقصان نہین پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگون کو ثابت کیجیے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَھُمْ فِیْھِمَا مِنْ شِرْکٍ وَّمَا لَہٗ مِنْھُمْ مِّنْ ظَھِیْرٍ ۝ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَہٗ حَتّٰٓی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِھِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ۝ ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ سبا مین کہ کہہ بہلا پکارو تو اُن لوگون کو کہ خیال کرتے ہو

کسی کی ہے کہ ہر چیز اُسکے قابو مین ہے جو چاہے کرڈالے اُسکا ہاتھہ کوئی پکڑ نہ سکے اور اُسکی حمایت مین کوئی ہاتھہ نہ ڈال سکے اور اُسکے تقصیروار کو کہین پناہ نہ مل سکے اور اُسکے مقابلہ مین کسی کی حمایت نہ چل سکے سو ہر کوئی یہی جواب دیگا کہ ایسی شان اللہ کی ہی سو سمجھا چاہیئے کہ پہر اور کسی سے مرادین مانگنی محض خبط ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کے کافر بھی اس بات کے قایل تھے کہ کوئی اللہ کے برابر نہین اور اُسکا مقابلہ نہین کرسکتا مگر اپنے بتون کو اُسکے جناب مین اپنا وکیل سمجھہ کر مانتے تھے اسی سے کافر ہو گئے سو اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل عه ہے سمجھہ کر اُسکو مانے سو اُسپر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اُسکے مقابلہ کی طاقت اُسکو نہ ثابت کرے قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ٥ قُلْ اِنِّیْ لَنْ يُّجِيْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ جن مین کہہ کہ بیشک مین نہین اختیار رکہتا تمہارے کچہ نقصان کا نہ فائدہ کا کہہ کہ بیشک مجھکو ہرگز نہ بچاویگا اللہ سے کوئی اور ہرگز نہ پاؤنگا ورے اُسکے کہین بچاؤ ف یعنے اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا کہ لوگون کو سنا دیوین کہ مین تمہارے نفع و نقصان کا کچہ مالک نہین اور تم جو مجہپر ایمان لائے اور میری اُمت مین داخل ہوئے سو اسپر مغرور ہو کر حد سے مت بڑہنا کہ ہمارا پایہ بڑا مضبوط ہے اور ہمارا وکیل زبردست ہی اور ہمارا شفیع بڑا محبوب سو جو ہم چاہین سو کرین وہ ہمکو اللہ کے عتاب سے بچا لیگا کیونکہ یہ بات محض غلط ہے اسواسطے کہ مین آپ ہی کو ڈرتا ہون اور اللہ سے ورے اپنا کہین بچاؤ نہین جانتا سو دوسرے کو کیا بچا سکون اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہہ جو عوام الناس اپنے پیرون شہیدون کی حمایت پر بہروسا کر کے اللہ کو بھول جاتے ہین اور اُسکے احکام کی تعظیم نہین کرتے محض گمراہ ہین سب پیرون کے پیر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم رات دن اللہ سے ڈرتے تہے اُسکی رحمت کے سوائے

عه ومن يتوكل على الله فهو حسبه المتوكلون پس جو اصل توحید ہین نہ وہ اسباب پہ بہروسا کرتے ہین نہ اسباب کو چھوڑتے ہین ۱۲ ۱۲ ۱۲

اور دینا یہین شفارش کئی طرح کی ہوتی ہے جیسے ظاہر کے بادشاہ کے ہان کسی شخص کے
چوری ثابت ہوجاوے اور کوئی امیر وزیر اُسکو اپنی سفارش سے بچالیوے تو ایک تو
یہہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی تو اُس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اُسکے آئین
کے موافق اُسکو سزا پہنچتی ہے مگر اُس امیر سے دب کر اُسکی سفارش مان لیتا ہے اور اُس
چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اُسکی سلطنت کا بڑا رکن ہے اور
اُسکی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے سو بادشاہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک جگہہ
اپنے غصہ کو تہام لینا اور ایک چور سے درگذر کر جانا بہتر ہے اس سے کہ
اتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دیجیے کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جاوین اور سلطنت
کی رونق گہٹ جاوے اِسکو شفاعت وجاہت کہتے ہین یعنے اس امیر کی وجاہت
کے سبب سے اُسکی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب مین ہر
ہرگز نہین ہوسکتی اور جو کوئی کسی نبی وولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتہ کو یا
کسی پیر کو اللہ کی جناب مین اِس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہے اور
بڑا جاہل کہ اُسنے خدا کے معنے کچھہ بھی نہ سمجھے اور اُس مالک الملک کی قدر کچھہ بھی
نہ پہچانی اُس شاہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن مین ایک حکم کن سے
چاہے تو کروڑون نبی اور ولی اور جن وفرشتہ جبرئیل اور محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم مین سارا عالم عرش سے فرش تک اُلٹ
پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اُس جگہہ قایم کرے کہ اُسکے تو محض ارادے
ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے کسی کام کے واسطے کچھہ اسباب اور سامان جمع کرنے
کی کچھہ حاجت نہین اور جو سب لوگ پہلے اور پچھلے اور آدمی اور جن بھی سب ملکر
جبرئیل اور پیغمبر ہی سے ہو جاوین تو اُس مالک الملک کی سلطنت مین اُن کے سبب
سے کچھہ رونق بڑہ نہ جاویگی اور جو سب شیطان اور دجال ہی سے ہو جاوین
تو اُس کی کچھہ رونق گہٹنے کی نہین وہ ہر صورت سے بڑون کا بڑا ہی اور بادشاہون
کا بادشاہ اُس کا نہ کوئی کچھہ بگاڑ سکے نہ کچھہ سنوار سکے دوسری صورت

دے اللہ ہے سو وہ نہین اختیار رکہتے ایک ذرّہ بہر آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہین
اُنکا اُن دونو مین کچہہ ساجہا اور نہین اللہ کا اُنمین سے کوئی بازو اور نہین کام آتی
سفارش اُسکے روبرو مگر جسکو پروانگی دے یہانتک کہ جب گہبراہٹ دور ہوتی ہے
اُنکے دلون سے تو کہتے ہین کیا فرمایا تمہارے رب نے کہتے ہین کہ حق اور وہی ہے بلند بڑا
ف یعنے جو کوئی کسی سے مراد مانگتا ہے اور مشکل کے وقت پکارتا ہے اور وہ اُسکی
حاجت روا کر دیتا ہے سو یہ بات اسیطرح ہوتی ہے کہ یا تو خود وہ مالک ہو یا مالک کا ساجہی
یا مالک پر اُسکا دباؤ ہو جیسے بڑے بڑے امیرونکا کہنا بادشاہ دب کر مان لیتا ہے
کیونکہ وہ اُسکے بازو ہین اور اُسکے سلطنت کے رُکن اُن کے ناخوش ہونے سے
سلطنت بگڑتی ہے یا اسیطرح کہ مالک سے سفارش کرے اور وہ اُسکی سفارش خواہ
نخواہ قبول کرے پہر دل سے خوش ہو یا ناخوش جیسے بادشاہ زادی یا بیگمات کہ
بادشاہ اُنکی محبت سے اُنکی سفارش رد نہین کر سکتا سو چار ناچار اُنکی سفارش قبول
کر لیتا ہے سو جنکو اللہ کے سوائے یہ لوگ پکارتے اور اُن سے مرادین مانگتے ہین سو نہ
تو وہ مالک ہین آسمان اور زمین مین ایک ذرہ بہر چیز کے اور نہ کچہہ اُنکا ساجہا ہے
اور نہ اللہ کی سلطنت کے رکن ہین اور نہ اُسکے بازو کہ اُن سے دب کر اُن کی بات
مان لے اور نہ بغیر پروانگی سفارش کر سکتے ہین کہ خواہ نخواہ اُس سے دلوا دین بلکہ
اُسکے دربار مین اُنکا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچہہ حکم فرماتا ہے یہ سب رعب مین آکر
بے حواس ہو جاتے ہین اور ادب اور دہشت کے مارے دوسرے بار اُس بات کی
تحقیق اُس سے نہین کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچہتا ہے اور جب اُس بات
کی آپسمین تحقیق کر لیتے ہین سوائے آمنّا و صدّقنا کے کچہہ نہین کہہ سکتے پہر بات اُنکے
کا تو کیا ذکر اور کسیکی وکالت اور حمایت کرنے کی کیا طاقت اس جگہہ ایک بات بڑے
کام کی ہے اُسکو کان رکہکر سن لیا چاہیے کہ اکثر لوگ انبیا و اولیا کی شفاعت پر
بہت بہول رہے ہین اور اسکے معنی غلط سمجہکر اللہ کو بہول گئے ہین سو شفاعت کی
حقیقت سمجہہ لینا چاہئیے سو سنا چاہیے کہ شفاعت کہتے ہین سفارش کو

اُسکی سفارش کا نام کرکے اُس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے سو اُس امیر نے اُس چور کی سفارش
اس لئے نہین کی کہ اُسکا قرابتی ہے یا آشنا یا اُسکی حمایت اُسنے اٹھائی بلکہ محض بادشاہ کی
مرضی سمجھ کر کیونکہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ چورون کا تھانگی جو چور کا حمایتی بنکر اُسکی سفارش
کرتا تو آپ بھی چور ہو جاتا اسکو شفاعت بالاذن کہتے ہین یعنے یہ سفارش خود مالک کی پروانگی
سے ہوتی ہے سو اللہ کی جناب مین ایسی قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس نبی و ولی کی
شفاعت کا قرآن و حدیث مین مذکور ہے سو اُسکے معنی یہی ہین سو ہر بندے کو چاہیے کہ
ہر دم اللہ ہی کو پکارے اور اُسی سے ڈرتا رہے اور اُسی کی التجا کرتا رہے اور اُسی کے
روبرو اپنے گناہون کا قایل رہے اور اُسی کو اپنا مالک بھی سمجھے اور حمایتی بھی اور جہانتک
خیال دوڑاوے اللہ کے سواے کہین اپنا بچاؤ نہ جانے اور کسی کی حمایت پر بھروسا
نکرے کیونکہ وہ خود بڑا غفور الرحیم ہے سب مشکلین اپنے ہی فضل سے کھول دیگا اور سب
گناہ اپنے ہی رحمت سے بخشدے گا اور جسکو چاہیگا اپنے حکم سے اُسکا شفیع بنا دے گا
غرضکہ جیسے ہر حاجت اپنی اسیکو سونپا چاہیے اسی طرح یہہ حاجت بھی اُسی کے اختیار
پر چھوڑ دیجیے جسکو وہ چاہے ہمارا شفیع کر دے نہ یہہ کہ کسی کے حمایت پر بھروسا کیجیے
اور اُسکو اپنی حمایت کے واسطے پکاریے اور اُسکو اپنا حمایتی سمجھکر اصل مالک کو بھول
جائیے اور اُسکے احکام کو یعنے شرع کو بے قدر کر دیجیے اور اُسی اپنے حمایتی ٹھہراوے
ہونے کی راہ و رسم کو مقدم سمجھے کہ یہ بڑی قباحت کی بات ہے اور سارے نبی اولی
اس سے بیزار ہین وہ ہرگز ایسے لوگون کے شفیع نہین بنتے بلکہ غصہ ہو جاتے ہین اور
اُلٹے اُسکے دشمن ہو جاتے ہین کیونکہ اُنکی تو بزرگی یہی تھی کہ اللہ کے خاطر کو سب جورو بیٹی
مرید شاگرد نوکر غلام یار آشنا کی خاطر سے مقدم رکھتے تھے اور جب یہ لوگ اللہ کے
خلاف مرضی ہوتے تھے تو وہ بھی اُنکے دشمن ہو جاتے تھے تو پھر یہ پکارنے والے
لوگ ایسے کیا ہین کہ وہ بڑے بڑے لوگ اُنکے حمایتی بنکر اُسکی خلاف مرضی اُنکی طرف
سے اُسکے حضور مین جھگڑنے بیٹھین گے بلکہ بات تو یون ہے کہ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ
اُن کی شان ہے جسکے حق مین اللہ کی خوشی یون ہی ٹھیری کہ اُسکو دوزخ ہی مین بھیجے

یہ ہے کہ کوئی بادشاہ زادون مین سے یا بیگماتون مین سے یا کوئی بادشاہ کا معشوق
اُس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جاوے اور چوری کی سزا نہ دینے دیوے اور بادشاہ
اُسکی محبت سے لاچار ہو کر اُس چور کی تقصیر معاف کر دے اُسکو شفاعت محبت کہتے
ہین یعنے بادشاہ نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی اور یہہ بات سمجھی کہ
ایک بار غصہ پی جانا اور ایک چور کو معاف کر دینا بہتر ہے اُس رنج سے کہ جو اُس
محبوب کے روٹھہ جانے سے مجھکو ہوگا اس قسم کی شفاعت بھی اُس دربار
مین کسی طرح ممکن نہین اور جو کوئی کسی کو اُس جناب مین اس قسم کا شفیع سمجھے
وہ بھی ویسا ہی مشرک ہے اور جاہل کہ جیسا مذکور اول ہو چکا وہ مالک الملک اپنے
بندون کو بہتیرا ہی نوازے اور کسیکو حبیب کا اور کسی کو خلیل کا اور کسیکو کلیم کا اور
کسیکو روح اللہ وجیہ کا خطاب بخشے اور کسیکو رسول کریم اور مکین اور روح القدس
روح الامین فرماوے مگر پھر مالک مالک ہے اور غلام غلام کوئی بندگی کے
رتبہ سے قدم باہر نہین رکھہ سکتا اور غلامی کی حد سے زیادہ نہین بڑہ سکتا
جیسا اُس کی رحمت سے ہر دم خوشی سے جہکتا ہے ویسا ہی اُسکی ہیبت سے
رات دن زہرہ پھٹتا ہے تیسری یہہ صورت ہے کہ چور پر چوری تو ثابت ہو گئی
مگر وہ ہمیشہ کا چور نہین اور چوری کو اُسنے کچھہ اپنا پیشہ نہین ٹھیرایا مگر نفس کی شامت
سے قصور ہو گیا سو اُسپر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے اور بادشاہ کے آئین
کو سر و آنکھون پر رکھہ کر اپنے تئین تقصیروار سمجھتا ہے اور لایق سزا کے جانتا ہے اور
بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر وزیر کی پناہ نہین ڈھونڈتا اور اُسکے مقابلہ کسی کی حمایت
نہین جتاتا اور رات دن اُسی کا منہ دیکھہ رہا ہے کہ دیکھیئے میرے حق مین کیا
حکم فرماوے سو اُسکا یہ حال دیکھکر بادشاہ کے دل مین اُسپر ترس آتا ہے
مگر آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب درگذر نہین کرتا کہ کہین لوگون کے دلون
مین اس آئین کی قدر گھٹ نجاوے سو کوئی امیر وزیر اُسکی مرضی پاکر اُس
تقصیروار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اُس امیر کی عزت بڑہانے کو ظاہر مین

کے سوا اور کچھ پردہ نہین جو کچھ کوئی اُس سے دور ہے سو اپنی غفلت کے سبب سے
دور ہے اور وہ سب سے نزدیک پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو پکارتا ہے کہ وہ اُسکو اللہ سے
نزدیک کر دیوین سو یہ نہین سمجھتا ہے کہ پیر و پیغمبر تو اُس سے دور ہین اور اللہ نہایت
نزدیک سو یہ ایسا ہو جاتا ہے کہ ایک رعیتی آدمی اپنے بادشاہ کے پاس اکیلا بیٹھا ہے اور وہ
بادشاہ اُسی کی عرض سننے کو متوجہ ہے پھر وہ رعیتی کسی امیر و وزیر کو کہین دور سے پکارے کہ تو
میری طرف سے فلانی بات بادشاہ کے حضور مین عرض کر دی سو وہ یا اندھا ہی یا دیوانہ اور زمانا
کہ ہر مراد اللہ ہی سے مانگے اور ہر مشکل مین اُسی کی مدد چاہے اور یہ یقین سمجھ لیجے کہ قلم تقدیر
ہرگز نہین پھرتا اور لکھا ہرگز نہین مٹتا پھر اگر ساری جہان کے بڑے اور چھوٹے ملکر چاہین
کہ کسیکو کچھ نفع و نقصان پہنچا دین اللہ کے لکھے سے کچھ بڑھ نہین سکتا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے عوام الناس کہتے ہین کہ اولیا کو اللہ نے یہ طاقت دیتی ہی کہ تقدیر کو
بدل ڈالین جسکی تقدیر مین اولاد نہین لکھی اُسکو اولاد دے دیوین جسکی عمر تمام ہو چکی
ہو اُسکی عمر بڑھا دیوین سو یہ بات کچھ صحیح نہین بلکہ یون سمجھا چاہئے کہ اللہ اپنے ہر بندہ کی
کبھی دعا قبول بھی کر لیتا ہے اور انبیا و اولیا کی اکثر مگر دعا کی توفیق دینا بھی اُسکے اختیار
مین ہے اور قبول کرنا بھی اور دعا بھی کرنی اور مراد بھی ملنی دونون باتین تقدیر مین
لکھی ہین تقدیر سے باہر کوئی کام دنیا مین نہین ہو سکتا اور کچھ کام کرنے کی قدرت
نہین ہر بندہ بڑا ہو یا چھوٹا نبی ہو یا ولی سوائے اسکے کہ اللہ سے مانگے اور اُسکی جناب
مین دعا کرے کچھ اور طاقت نہین رکھتا پھر وہ مالک مختار ہے چاہے اپنی مہربانی کی راہ سے
قبول کرے چاہے اپنی حکمت کی راہ سے قبول نہ کرے اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمْرِو
ابْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِقَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ
بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةً فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهُ
وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَی اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ ترجمہ مشکوۃ کے باب التوکل والصبر مین لکھا ہے
کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمرو بن العاص نے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ
بیشک آدمی کے دل کی ہر میدان کی طرف راہ ہے سو جو کوئی پیچھے ڈالے اپنے دل کو سب

حق مین اللہ کی خوشی یون ہی ٹھیری کہ اُسکو دوزخ مین بھیجے تو وہ اور دو چار دیکھے دیکھے طیار ہین

اخرج الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاھک واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ اعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف ترجمہ مشکوۃ کے باب التوکل والصبر مین لکھا ہے

کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عباس نے کہ تھا مین پیچھے پیغمبر خدا کے ایک دن سو فرمایا اے لڑکے یاد رکھ اللہ کو کہ وہ یاد رکھیگا تجھکو یاد رکھ اللہ کو کہ پاویگا تو اُسکو اپنے روبرو اور جب مانگے تو کچھ مانگ اللہ ہی سے اور جب تو مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ ہی سے اور یہ یقین سمجھ لے کہ تبیک سب لوگ اگر اکٹھے ہو جاوین اسپر کہ کچھ فائدہ پہنچاوین تجھکو تو فائدہ نہ پہنچا سکینگے مگر جتنا کہ لکھدیا اللہ نے تیرے حق مین اور جو اکٹھے ہووین اسپر کہ نقصان پہنچاوین تجھکو کچھ تو نہ نقصان پہنچا سکین گے مگر وہی کہ لکھ دیا ہے اللہ نے تجھپر اُٹھائی گئی قلم اور سوکھ گیا کاغذ **ف** یعنے اللہ صاحب گوکہ سب بادشاہون کا بادشاہ ہے پر اور بادشاہون کی طرح مغرور نہین کہ کوئی رعیتی بہتیرا ہی التجا کرے اسکی طرف مارے غرور کے خیال نہین کرتے اسلئے رعیتی لوگ اور امیرون کو مانتے ہین اور اُنکا وسیلہ ڈھونڈتے ہین تا کہ انھین کی خاطر سے التجا قبول ہووے بلکہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے وہان کسیکی وکالت کی حاجت نہین جو اُسکو یاد رکھے وہ آپ ہی اُسکو یاد رکھتا ہے کوئی سفارش کرے یا نکرے اور اسیطرح گوکہ وہ سب چیز سے پاک ہے اور سب سے بلند مگر اور بادشاہون کا سا دربار نہین کہ کوئی رعیتی لوگ وہان تلک پہنچ نہ سکین اور امیرو وزیر ہی رعیت پر حکم چلاوین اور رعیت کے لوگون کو انھین کا ماننا ضرور پڑے اور انھین کا دربار کرنا پڑے بلکہ اپنے بندون سے بہت نزدیک ہے جو ادنی بندہ اپنے دل سے اُسکی طرف متوجہ ہووے تو وہین اُسکو اپنی منہ ہی کے آگے پاوے وہان اپنی غفلت ہے

سلطنت مین کسیکے قدرت نہین سو چھوٹی چیز بھی اُسی سے مانگا چاہیئے کیونکہ اور کوئی چھوٹی
چیز دے سکتا ہے نہ بڑی وَاَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ
يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اَوْ
قَالَ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ
النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ
مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا
اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ هَاشِمٍ
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِيْ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا
وَيَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ فَاِنِّيْ لَا اُغْنِيْ
عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ترجمہ مشکوۃ کے باب الخلافۃ والامارت مین لکھا ہے کہ بخاری
ومسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابوہریرہ نے کہ جب اُتری یہ آیت کہ ڈرا دے تو اپنے
برادری کو جو ناتا رکھتے ہین تجھسے تو پکارا پیغمبر خدا نے اپنے ناتے والون کو پھر اکٹھا
کرکے پکارا اور جدا جدا بھی سو فرمایا اے اولاد کعب بن لوی کے بچاؤ تم اپنی جانون
کو آگ سے کیونکہ تبیک مین نہین اختیار رکھتا تمہارا اللہ کے ہان کچھ یا یون فرمایا
کہ تبیک مین نہین کام آنے کا تمہارے اللہ کے ہان کچھ اور اے اولاد مرہ بن کعب
کی بچاؤ تم اپنے جانون کو آگ سے کیونکہ تبیک مین نہ کام آون گا تمہارے اللہ کے
ہان کچھ اور اے اولاد عبد شمس کی بچاؤ تم اپنی جانو کو آگ سے کیونکہ تبیک مین نہ
کام آون گا تمہارے اللہ کے ہان کچھ اور اے اولاد عبد مناف کی بچاؤ تم اپنی جانو
کو آگ سے کیونکہ مین نہ کام آون گا تمہارے اللہ کے ہان کچھ اور اے اولاد ہاشم
کی بچاؤ تم اپنی جانون کو آگ سے کیونکہ تبیک مین نہ کام آون گا تمہارے اللہ کے
ہان کچھ اور اے اولاد عبد المطلب کی بچاؤ تم اپنی جانون کو آگ سے کیونکہ تبیک مین

راہون کی تو کچھ پرواہ نہین رکھتا اللہ کہ کسی جنگل مین تباہ کر دی اُسکو اور جو کوئی بھروسا کرے
اللہ پر تو وہ کفایت کرتا ہی اُسکو سب راہون کی **ف** یعنی جب آدمی کو کسی چیز کی طلب ہوتی
ہے یا کوئی مشکل آ پڑتی ہے تو اُسکی دلمین ہر طرف خیال دوڑتے ہین کہ فلانے پیغمبر کو پکارئے
فلانے امام کی مدد چاہیے فلانے پیر و شہید کی منت مانیئے فلانے پری کو مانیئے فلانے
نجومی یا رمال سے پوچھئے فلانے ملا سے فال کھلوائیے پھر جو کوئی ہر خیال کے پیچھے پڑتا ہے
تو اللہ اُس سے اپنی قبولیت کی نگاہ پھیر لیتا ہے اور اُسکو اپنے سچے بندون مین نہین گنتا
اور اللہ کی تربیت اور ہدایت کی راہ اُسکے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے اور وہ اُسی طرح نئے نئے
خیالات کے پیچھے دوڑتا ہی دوڑتا تباہ ہوجاتا ہے کوئی دہریا ہو جاتا ہے کوئی ملحد کوئی
مشرک ہوجاتا ہے کوئی سب سے منکر اور جو کوئی اللہ ہی پر بھروسا کرتا ہے اور کسی خیال
کے پیچھے نہین پڑتا سو اللہ اُسکو اپنے مقبول لوگون مین گن لیتا ہے اور اوسپر ہدایت
کی راہ کھول دیتا ہے اور اسکے دل کو چین اور آرام ایسا بخش دیتا ہے کہ خیالات باندھنے
والون کو ہرگز میسر نہین ہوتا اور جو کچھ جسکی تقدیر مین لکھا ہے وہ اُسکو مل ہی رہتا ہے
مگر خیالات باندھنے والا مفت رنج کھینچتا ہے اور توکل کرنے والا چین و آرام سے پا لیتا
ہے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ
الْمِلْحَ وَحَتَّى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ **ترجمہ** مشکوٰۃ کی کتاب الدعوات مین لکھا ہے کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ہر کسیکو چاہیے اپنی سب حاجت
کی چیزین اپنے رب سے مانگے یہانتک کہ نون بھی اُسی سے مانگے اور جوتی کا تسمہ جب
ٹوٹ جاوے وہ بھی اُسی سے مانگے **ف** یعنے اللہ صاحب کو دنیا کے بادشاہون کی
طرح نہ سمجھے کہ بڑے بڑے کام تو آپ کرتے ہین اور چھوٹے چھوٹے کام اور نوکرون
چاکرون کو حوالہ کر دیتے ہین سو لوگون کو چھوٹے چھوٹے کامون مین اُنکی التجا کرنے
ضرور پڑتی ہے سو اللہ کے ہان کارخانہ یون نہین بلکہ وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ آپ ہی
ایک آن مین کروڑون کام چھوٹے اور بڑے درست کر سکتا ہے اور اُس کے

اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورہ فصلت مین کہ مت سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو کہ جسنے پیدا کیا انکو جو تم اُسی کے بندے بنا چاہتے ہو ف یعنے جو آدمی چاہیے کہ اللہ ہی کا بندہ بنے تو سجدہ اُسی کو کرے اور کسی چاند و سورج کو نکرے اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہمارے دین مین یون ہی فرمایا ہے کہ سجدہ کرنا حق خالق ہی کا ہے سو کسی مخلوق کو نکیا چاہیے کہ مخلوق ہونے مین چاند اور سورج اور نبی اور ولی برابر ہین سو جو کوئی یہ بات کہے کہ اگلے دینون مین کسی کسی مخلوق کو بھی سجدہ کرتے تھے جیسے فرشتون نے حضرت آدم کو کیا اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو تو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کرلین تو کچھ مضائقہ نہین سو یہ بات غلط ہے آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنون سے نکاح کرلیتے تھے چاہیے یہ لوگ ایسی ایسی حجتین لانے والے اپنی بہنون کے ساتھ نکاح کرلین اور اصل بات یہی ہے کہ بندے کو اللہ کا حکم ماننا چاہیے جب اُسنے جو حکم فرمایا اُسکو جان و دل سے قبول کرلینا چاہیے اور حجت نہ نکالے کہ اگلے لوگون پر تو یہ حکم نہ تھا پھر کیون ہوا کہ ایسی حجتین لانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اسکی مثال یہ کہ ایک بادشاہ نے اپنے ملک مین ایک مدت تک ایک حکم جاری کیا پھر بعد اسکے ایک اور حکم جاری کیا پھر جو کوئی یہ کہنے لگے کہ ہم پہلے ہی حکم پر چلے جا دینگے پہلا حکم نہین مانتے تو وہ بھی باغی ہو جاتا ہے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا وَّاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا ٥ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِکُ بِہٖٓ اَحَدًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ جن مین اور یہ کہ بیشک سجدے اللہ ہی کو ہین سو نہ پکارو ساتھ اللہ کے کسیکو اور یہ کہ جب کھڑا ہوتا ہے بندہ اللہ کا کہ پکارے اسکو تو لوگ قریب ہین کہ ہو جاوین اُسپر ٹھٹھ کہ مین تو پکارتا ہون اپنے رب ہی کو اور نہین شریک سمجھتا اُسکا کسیکو ف یعنے جب کوئی اللہ کا بندہ اپنے پاک دل سے اسکو پکارتا ہے تو بیوقوف لوگ یون سمجھنے لگتے ہین کہ یہ تو بڑا بزرگ ہو گیا یہ جسکو جو چاہے سو دیوے جس سے جو چاہے چھین لے سو اس بات کی امید کرکے اُسپر ہجوم کرتے

نہ کام اونگا تمہارے اللہ کے ہان کچھ اور ای فاطمہ بچا تو اپنی جان کو آگ سے مانگ
لے مجھ سے جتنا چاہے میرا مال نہ کام اونگا مین تیرے اللہ کے ہان کچھ **ف** یعنی اور
جو لوگ کسی بزرگ کے قرابتی ہوتے ہین انکو اسکی حمایت پر بھروسا ہوتا ہے اور اسپر مغرور
ہو کر اللہ کا خوف کم رکھتے ہین سو اسیلیے اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ وہ اپنی قرابتیونکو
ڈرا دیوے سو انھون نے سبکو اپنی بیٹی تک کھولکر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی
چیز مین ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو سو یہ میرا مال موجود ہے اسمین مجھکو کچھ بخل نہین
اور اللہ کے ہان کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہان مین کسی کی حمایت نہین
کر سکتا اور کسیکا وکیل نہین بن سکتا سو وہان کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور
دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قرابت کسی بزرگ
کی اللہ کے ہان کچھ کام نہین آتی جب تک کچھ معاملہ اللہ ہی سے صاف نکرے تو کچھ کام نہین
نکلتا **الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ** **ترجمہ** فصل چوتھی اشراک فی العبادت
کی برائی کے بیان مین **ف** یعنی عبادت کہتے ہین ان کامون کو کہ اللہ صاحب نے اپنی
تعظیم کے واسطے اپنے بندون کو تبلائے ہین سو اس فصل مین یہ مذکور ہے کہ قرآن
وحدیث مین اللہ کی تعظیم کے لوگون کو کون کون سے کام بتائے ہین تاکہ اورسکیلیے وہ کام
نکیجیے کہ شرک لازم آ دے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ **ترجمہ** فرمایا
اللہ صاحب نے بیچ سورہ ہود مین کہ بیشک بھیجا ہمنے نوح کو اسکی قوم کی طرف یہ بات
کہنے کو کہ بیشک مین تمکو ڈرانے والا صاف ہون یہہ کہ عبادت نکرو مگر اللہ کو بیشک مین
ڈرتا ہون تمپر دکھہ کے دن کی مار سے **ف** یعنے مسلمانون اور کافرون مین مقابلہ
حضرت نوح ہی کے وقت سے شروع ہوا ہے سو جبہی سے اس بات پر مقابلہ
ہے کہ اللہ کے مقبول بندے یہی کہتے آتے ہین کہ اللہ کی سی تعظیم کسی اور کی نچاہیے
اور جو کام اس کی تعظیم کے ہین وہ اورون کے واسطے نہ کیجیے وَقَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَهُنَّ

کھڑا ہوا اسکو دیکھ ہی رہا ہے غرض اس قسم کے کام اللہ کی تعظیم کے کرتے ہین اور اللہ اُن سے
راضی ہے اور اُنکو دین و دنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہے سواس قسم کے کام کسی اور کی تعظیم کے لیے
کیا چاہئے اورکسیکی قبر پر یا چلہ پر یا کسیکے تھان پر دور دور سے قصد کرنا اور سفر کی رنج وتکلیف اٹھا
کر میلے کچیلے ہوکر وہان پہنچنا اور وہان جاکر جانور چڑہانے اور منتین پوری کرنی اور کسی قبر یا مکان کا
طواف کرنا اور اسکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنے وہان شکار نکرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ
اُکھاڑنا اور اس قسم کے کام کرنے اور اُنسے کچھ دین و دنیا کے فائدہ کی توقع رکھنی یہ سب شرک
کی باتین ہین اُنسے بچنا چاہئے کیونکہ یہ معاملہ خالق ہی سے کیا چاہئے کسی مخلوق کی یہ شان نہین
کہ اُس سے یہ معاملہ کیجے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ترجمہ فرمایا
اللہ تعالی نے سورہٗ انعام مین یا گناہ کی چیز کہ مشہور کی گئی ہو اللہ کے سوا اور کی کرکے ف
یعنی جیسا سئور اور لوہو اور مردار ناپاک حرام ہے ایسا ہی وہ جانور بھی ناپاک اور حرام ہے
کہ خود گناہ کی صورت بن رہا ہے کہ اللہ کے سوای اور کسیکا ٹھیرایا اس آیت سے معلوم ہوا کہ
جانور کسی مخلوق کے نام کا نہیرا لیے اور وہ جانور حرام ہے اور ناپاک اس آیت مین کچھ اسبات کا ذکر
نہین کہ اُس جانور کے ذبح کرنے کے وقت کسی مخلوق کا نام لیجے جب حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا
ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہان کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گاؤ سید احمد کبیر کی ہی یا یہ بکرا شیخ سدو کا
ہے سو وہ حرام ہو جاتا ہے پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجے ولی کا
یا نبی کا باپ کا یا دادے کا بھوت کا یا پری کا وہ سب حرام ہے اور ناپاک اور کرنے والے پر
شرک ثابت ہو جاتا ہے وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ
اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۝ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۝ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا
اِلَّآ اِيَّاهُ ۝ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ترجمہ اور کہا اللہ
صاحب نے یعنی سورہٗ یوسف مین کہ حضرت یوسف نے قیدخانہ مین اور قیدیون سے کہا ای
رفیقون قیدخانہ کے کیا کئی مالک جدی جدی بہتر ہین یا اللہ ایک زبردست نہین مانتے ہو تم
ورے اُسکے مگر کئی نامون کو کہ ٹھیرائی ہین تمنے اور تمھارے باپ دادون نے نہین اُتاری اللہ نے

ہین سو اُس بندہ کو چاہیے کہ سچی بات بیان کر دی کہ مشکل کے وقت پکارنا اللہ ہی کا حق ہے
اور نفع و نقصان کی امید رکھنی اُسی سے چاہیے کہ یہہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے اور
شریک اور شرک سے مین بیزار ہون سو جو کوئی یہ چاہے کہ یہ معاملہ مجھسے کرے اور مین اُس سے
راضی ہون یہ ہرگز ممکن نہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدب سے کھڑا ہونا اور اُسکو پکارنا اور
اُسکا نام جپنا انھین کامون مین سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لئے ٹھیرا سے
ہین اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ
رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَیَذْكُرُوا
اسْمَ اللّٰهِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا
مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآىِٕسَ الْفَقِیْرَ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَ
لْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ترجمہ اور فرمایا اللہ صاحب نے سورہ حج مین کہ خبر کر دے
لوگون مین حج کی کہ چلے آوین گے تیرے پاس پیادے اور دُبلے دُبلے اونٹون پر کہ
چلے آتے ہین دور دور کے رستے سے کہ پہنچین اپنے فائدون کی جگھون مین اور یاد کرین
اللہ کا نام کئی معیّن دنون مین اُسچیز پر کہ دیا ہے اُس نے اُنکو مواشی چوپایون مین سے سو کھاؤ
اُسمین سے اور کھلاؤ بدحال محتاج کو پھر چاہیے کہ تمام کرین میل کچیل اپنا اور پوری کرین منتین
اپنی اور طواف کرین اس قدیم گھر کا **ف** یعنی اللہ صاحب نے اپنی تعظیم کے لئے بعضے
بعضے مکان ٹھیرا سے ہین جیسے کعبہ اور عرفات اور مزدلفہ اور منا اور صفا اور مروہ اور
مقام ابراہیم اور ساری مسجد الحرام بلکہ سارا مکہ معظمہ بلکہ سارا حرم اور لوگونکے دل مین انکی
جانیکا شوق ڈال دیا ہے کہ ہر طرح سے خواہ سوار خواہ پیادہ دور دور سے قصد کرتے ہین اور
رنج اور تکلیف سفر کی اُٹھا کی میلے کچیلے ہوکر وہان پہنچتے ہین اور اُسکے نام پر وہان جانور
ذبح کرتے ہین اور اپنی منتین ادا کرتے ہین اور اُسکا طواف کرتے ہین اور اپنے
مالک کی تعظیم جو دل مین ٹھیری ہے وہان جاکر خوب نکالتے ہین کوئی چوکھٹ کو چومتا ہے
کوئی دروازے کے سامنے دعا کر رہا ہے کوئی غلاف پکڑے ہوئے التجا کر رہا ہے کوئی اُسکے
پاس اعتکاف کی نیت سے بیٹھکر رات دن اللہ کی یاد مین مشغول ہے کوئی ادب سے

خبر دینے والا ہے پھر جو کسیکی بات اُسکی خبر کے موافق ہو تو مانیے اور جو موافق نہو تو نہ مانیے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن مُعَاوِیَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَن سَرَّهُ اَن یَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلیَتَبَوَّأ مَقعَدَهُ مِنَ النَّارِ ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا معاویہ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح کھڑے رہین لوگ اُسکے روبرو سو ٹھیرالیوے وہ اپنا ٹھکانا آگ مین ف یعنی جو شخص یہ چاہے کہ اُسکی روبرو لوگ ہاتھ باندھکر ادب سے کھڑے رہین نہ ہلین نہ جلین نہ بولین ادہر اُدہر نہ دیکھین بلکہ تصویر کی طرح بنجاوین سو وہ شخص دوزخی ہے کیونکہ وہ شخص خدائی کا دعوی رکھتا ہے جو تعظیم کہ اللہ کی خاص ہے کہ اُسکے بندے اُسکی روبرو نماز مین ہاتھ باندھ کے ادب سے کھڑے ہوتے ہین وہ اپنی لئے چاہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسیکی محض تعظیم کے واسطے اُسکی روبرو ادب سے کھڑے رہنا نہین کا مون مین سے ہے کہ اللہ نے اپنی تعظیم کے لئے ٹھیرائے ہین اور کسیکے لئے نہ کیا چاہیے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن ثَوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَلحَقَ قَبَائِلُ مِن اُمَّتِی بِالمُشرِکِینَ وَحَتّٰی تَعبُدَ قَبَائِلُ مِن اُمَّتِی الاَوثَانَ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الفتن مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا ثوبان نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ نہین اُٹھیگی قیامت یہانتک کہ ملجاوین کتنی قومین میری امت مین سے مشرکین مین اور یہانتک کہ پوجنے لگین گی کئی قومین میری اُمت مین سے تھانونکو ف یعنی شرک دو طرح ہوتا ہے ایک تو یہ کہ کسیکے نام کی صورت بناکر پوجی اُسکو عربی زبان مین صنم کہتے ہین اور دوسرے یہ کہ کسی تھانکو ماننے یعنی کسیکے مکان کو یا درخت کو یا کسی پتھر کو یا لکڑی کو یا کاغذ کو کسیکے نام ٹھیراکر پوجنے اُسکو زبان عربی مین وثن کہتے ہین اُسمین داخل ہے قبر اور کسیکا چلہ اور لحد اور کسیکے نام کی چھڑے اور تعزیہ اور علم اور شدہ اور امام قاسم کی اور پیر دستگیر کی مہدی اور امام کا چبوترہ اور استاد اور پیرون کے بیٹھنے کی جگہ کہ لوگ اُسکی تعظیم کرتے ہین اور وہان جاکر نذرین چڑھاتے اور منتین مانتے ہین اور اسیطرح شہید کے نام کا طاق اور نشان اور توپ جسکو بکرا چڑھاتے ہین اور اوسکی قسم کھاتے ہین اور اسیطرح بعضے مکان مرضون کے نام سے مشہور کرتے ہین جیسے سیتلا کا تھان یا مسانی کا یا بھونی کا یا کالی کا یا کالکا کا یا براہی کا غرضکہ یہ سب وثن ہین پیغمبر خدا نے خبر دی ہے کہ مسلمان جو قیامت کے نزدیک مشرک ہوجاوینگے انکا شرک اسی قسم کا ہوگا کہ ایسی چیزونکو مانینگے برخلاف اور مشرکونکے کہ جیسے

انکی کچھہ سند نہین حکم کسیکا سواے اللہ کے اُسنی تو یہی حکم کیا ہے کہ کسیکو اُسکی سواے مت مانو یہی ہے دین مضبوط
مگر اکثر لوگ نہین جانتے **ف** یعنی اول تو غلام کے حق مین کئی مالک ہونے بہت نقصان کرتا ہے
بلکہ ایک مالک زبردست چاہیے کہ سب مرادین اُسکی پوری کردے اور سب کاروبار اُسکے بنادے اور دوسرے
یہ کہ اُن مالکونکی کچھہ حقیقت بھی نہین وہ کچھہ چیز اصل مین نہین ہین بلکہ آپہی لوگ خیال باندہ لیتی ہین
کہ مینہہ برسانا کسی اور کے اختیار مین ہے اور دانا اگانا کسی اور کے اور اولاد کوئی اور دیتا ہی اور
تندرستی کوئی اور پھر آپ ہی اُنکے نام ٹھیرا لیتے ہین فلانے کام کے مختار کا نام یہ اور فلانیکا یہ پھر
آپ ہی انکو مانتے ہین اور اُن کامونکے وقت پکارتے ہین پھر اسیطرح ایک مدت مین وہ رسم جاری ہو جاتی
ہے حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات مین ہین کچھہ اُنکی حقیقت نہین وہان نہ اللہ کے سواے کوئی ہی
اور نہ کسیکا یہ نام اگر کسیکا یہ نام ہے تو اُسکو کسی کاروبار مین کچھہ دخل نہین سو سب خیال ہی خیال ہے
اس نام کا کوئی شخص وہان مالک اور مختار نہین جو ان کامونکا مختار ہے اُسکا نام اللہ ہے محمد یا علی نہین
اور جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہین سو ایسا شخص کہ اُسکا نام محمد یا علی ہو اور اُسکے اختیار مین
عالم کے سب کاروبار ہون ایسا حقیقت مین کوئی شخص نہین بلکہ محض اپنا خیال ہے سو اس قسم کے
خیالات باندہنے کا اللہ نے تو حکم نہین دیا اور کسیکا حکم اُسکے مقابل معتبر نہین بلکہ اللہ نے تو ایسے
خیالات باندہنے سے منع کیا ہے اور وہ کون ہے کہ اُسکے کہنے سے ان باتونکا اعتبار ہووے یہی اصل دین ہے
کہ اللہ ہی کے حکم پر چلیے اور کسیکا حکم اُسکے مقابل ہرگز نہ مانیے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہین چلتے بلکہ اپنے پیرون
بڑونکی رسمونکو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسیکی راہ و رسم کو ماننا اور اُسکی پھر
حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی اُنھین باتون مین سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھیرا لی ہین
جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اسپر بھی شرک ثابت ہوتا ہے سو اللہ کے حکم پہنچنے کی راہ بندون
تک رسول ہی کا خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی امام کے یا مجتہد کے یا غوث و قطب کے یا مولوی و مشائخ کے یا
باپ دادون کے یا کسی بادشاہ و وزیر کے یا پادری و پنڈت کی بات کو اور اُنکی راہ و رسم کو رسول کے
فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیت حدیث کے مقابل مین اپنے پیر و اُستاد کی قول کی سند پکڑے یا خود پیغمبر
ہی کو یون سمجھے کہ شرع اُنھین کا حکم ہے اُنکا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات
اُنکی اُمت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتون سے شرک ثابت ہوتا ہے بلکہ اصل حاکم اللہ ہے اور پیغمبر

۴۲

مقرر ہوگا بیشک اللہ چاہیگا پھر اللہ آپ ہی ایک ایسی باؤ بھیجیگا کہ سب اچھے بندے کہ جنکے دل مین
تھوڑا سا بھی ایمان ہوگا مرجاوینگے اور وہی لوگ رہجاوینگے کہ جنمین کچھ بھلائی نہین یعنی نہ اللہ کی
تعظیم نہ رسول کی راہ پر چلنے کا شوق بلکہ باپ دادونکی رسمون کی سند پکڑنے لگینگے سو اسیطرح سے
شرک مین پڑجاوینگے کیونکہ اکثر پرانے باپ دادے جاہل مشرک گذرے ہین جو کوئی انکی راہ پر چلے
سند پکڑے آپ ہی مشرک ہوجاوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخر زمانہ مین قدیم شرک بھی
رائج ہوگا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا یعنے جیسا مسلمان لوگ اپنے نبی و ولی امام و
شہیدون کے ساتھ معاملہ شرک کا کرتے ہین اسیطرح قدیم شرک بھی پھیل رہا ہے اور کافرونکے
بتون کو بھی مانتے ہین اور انکی رسمون پر چلتے ہین جیسا برہمن سے پوچھنا سگون لینا ساعت
ماننا سیتلا مسانے پوجنا ہنومان لونا چماری کلوا پیر کی دہائی دینی ہولی دوالی کا تہوار کرنا نوروز
و مہرجان کی خوشی کرنی قمر در عقرب تحت الشعاع کا اعتبار کرنا کہ یہ سب رسمین ہنود و مجوس
کی ہین کہ مسلمانون مین رواج پاگئے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانونمین شرک
کی راہ اسیطرح کھلے گی کہ قرآن و حدیث چھوڑ کر باپ دادون کی رسمونکے پیچھے پڑینگے

۴۵

اَخرَجَ مُسلِمٌ عَن عَبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَخرُجُ الدَّجَّالُ
فَيَبعَثُ اللهُ عِيسَى ابنَ مَريَمَ فَيَطلُبُهُ فَيُهلِكُهُ ثُمَّ يُرسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِن قِبَلِ
الشَّامِ فَلَا يَبقَى عَلَى وَجهِ الأَرضِ اَحَدٌ فِي قَلبِهِ مِثقَالُ ذَرَّةٍ مِن اِيمَانٍ اِلَّا
قَبَضَتهُ فَيَبقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيرِ وَاَحلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعرِفُونَ مَعرُوفًا
وَلَا يُنكِرُونَ مُنكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيطٰنُ فَيَقُولُ اَلَا تَستَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ
فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُم بِعِبَادَةِ الاَوثَانِ وَهُم فِي ذٰلِكَ
دَارٌّ رِزقُهُم حَسَنٌ عَيشُهُم ترجمہ مشکوۃ کے باب لا تقوم الساعۃ
الا علی شرار الناس مین لکھا کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا
کہ نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسے بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈیگا اسکو پھر تباہ کردیگا اسکو پھر بھیجیگا
اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کی طرف سے سو نہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اسکے دل مین ذرہ بھر
ایمان ہو مگر کہ مار ڈالے گی اسکو پھر باقی رہجاوینگے برے برے لوگ بیوقوفی مین جیسے جانور پرند

ہند و یا مشرکین عرب کہ اکثر صنم پرست ہین یعنے مورتونکو مانتے ہین سو دونون مشرک ہین اللہ سے
پھرے ہوئے رسول کے دشمن أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْرَجَ
صَحِيفَةً فِيهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الصید والذبایح مین لکھا ہے کہ
مسلم نے ذکر کیا کہ ابو الطفیل نے نقل کیا کہ حضرت علی رضہ نے ایک کتاب نکالی کہ اسمین یون لکھا
تھا لعنت کری اللہ نے اُس شخص کو کہ ذبح کرے واسطے غیر اللہ کے ف یعنی جو کوئی اللہ کے
سوائے کسی اور کے نام کا کوئی جانور کرے سو وہ ملعون ہے حضرت علی رضہ نے ایک کتاب مین کئی
حدیثین پیغمبر خدا کی لکھ رکھین تہین سو انھین مین کی یہ بھی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کے
نام کے جانور کرنا یہ بھی انھین کامون مین سے ہے کہ اللہ نے خاص اپنی تعظیم کے لئے ٹھیرائے
ہین اُسیکے نام پر کرنا چاہئے اور کسیکے نام پر کرنا شرک ہے أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ
الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذٰلِكَ
مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ
مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ
إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ ترجمہ مشکوۃ کے باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مین لکھا ہے کہ مسلم نے
ذکر کیا کہ نقل کیا حضرت عائشہ نے سنا مین نے پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تھے نہین تمام ہوینگی رات
اور دن یعنے قیامت نہ آویگی یہانتک کہ پوجین لات وعزی کو سو کہا مینے یا پیغمبر خدا بیشک مین جانتی
تھی جب اُتاری تھی اللہ نے یہ آیت هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى الخ کہ بیشک یون ہی رہیگا
آخر تک فرمایا کہ ٹھیک ہوگا اسیطرح جبتک چاہیگا اللہ پھر بھیجیگا اللہ ایک باو اچھی تو جان نکال لیگی جسکے
دل مین ہوگا ایک رائی کے دانہ بھر ایمان سو رہ جاوینگے وہی لوگ کہ جنمین کچھ بھلائی نہین سو پھر جاوینگے
اپنے باپ دادون کے دین پر ف یعنے اللہ صاحب نے فرمایا ہے سورۂ برات مین کہ اللہ نے اپنی رسول کو
بھیجا ہے ہدایت اور سچا دین دیکر کہ اُسکو غالب کرے سب دینون پر اگرچہ مشرک لوگ بہتیرا ہی برا مانیں سو
حضرت عائشہ نے اس آیت سے سمجھا کہ اس سچے دین کا رواج قیامت تک رہیگا سو حضرت نے فرمایا کہ اسکا رواج تو

کی برائی کے بیان مین **ف** یعنی اس فصل مین ان آیتون اور حدیثون کا مذکور ہے کہ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آدمی اپنے دنیا کے کامون مین جیسا معاملہ اللہ سے رکھتا ہے کہ اُسکی تعظیم طرح طرح سے کرتا رہتا ہے ویسا ہی معاملہ اور کسی سے نکرے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ نساء مین کہ نہیں پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتون کو اور نہیں پکارتے ہین مگر شیطان سرکش کو کہ لعنت کی اُسکو اللہ نے اور اُسنے کہا کہ بیشک مین الگ نکال لونگا تیرے بندون مین سے ایک حصہ اور بیشک بے راہ کرونگا انکو اور خیالات مین ڈالونگا انکو سو کاٹینگے جانورون کے کان اور بیشک سکھاؤنگا مین انکو سو بدل ڈالینگے صورت بنائی ہوئی اللہ کی اور جسنے ٹھہرایا شیطان کو حمایتی اللہ کو چھوڑ کر سو بیشک صریح ٹوٹے مین پڑا کہ وعدہ دیتا ہے انکو اور خیالات مین ڈالتا ہے انکو اور وعدہ جو دیتا ہے انکو شیطان سو محض دغا ہے اُن لوگون کا ٹھکانا دوزخ ہے اور نہ پاوینگے اُس سے چھٹکارا **ف** یعنے اللہ کے سوائے جو اور لوگونکو پکارتے ہین سو اپنے خیال مین عورتون کا تصور باندھتے ہین کہ کوئی حضرت بی بی کا نام ٹھیرا لیتا ہے کوئی بی بی آسیہ کوئی بی بی اُتالی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی ستیلا اور مسانی وکالی غرضکہ ایسے ہی خیالات باندھتے ہین اور وہان حقیقت مین نہ کوئی عورت ہے نہ کوئی مرد محض اپنا خیال ہے اور شیطان کا وسواس اور یہ جو کبھی سر پر چڑھکر بولتا ہے اور کبھی کچھ کرشمہ دکھا دیتا ہے سو وہ شیطان ہے سو سب اُنکی نذر و نیاز جو اُسکو پہنچتی ہین سو اپنے خیال مین تو عورتونکو دیتی ہین اور حقیقت مین شیطان لے لیتا ہے اور انکو اُس سے کچھ فائدہ نہین نہ دین کا نہ دنیا کا کیونکہ شیطان اللہ کی درگاہ سے راندہ ہوا ہے سو اُس سے دین کا تو کیا فائدہ ہوتا ہے اور انسان کا دشمن انکا کب بھلا چاہے بلکہ وہ تو اللہ کے روبرو کہہ چکا ہے کہ بہت سارے تیرے بندون کو اپنا بندہ بناؤنگا اور انکو گمراہ کرونگا کہ اپنے خیالات کو مانینگے اور جانور تیرے نام کے ٹھہراوینگے اور اُنپر میرے نیاز کا نشان

اور بہاڑ کہانے کی فکر مین اچھی سمجھتے ہین کسی اچھی بات کو نہ بری سمجھتے ہین کسی بری باتکو پھیر ہیس بدلکر
آویگا اُن پاس شیطان سو کہیگا کیا تمکو کچہہ شرم نہین آتی سو کہینگے تو کیا بتاتا ہے ہمکو سو بتا دیگا
اُنکو پوجنا تھانون کا اور اُنکی اُسمین چلی آویگی روزی اچھی طرح گذریگی زندگی **ف** یعنے
آخر زمانہ مین ایمان دار لوگ مرجاوینگے اور محض بیوقوف لوگ رہ جاوینگے کہ رات دن پرائے
مال کہاجانے کی فکر مین ہین بھلا سمجھین برا پھر شیطان بتاویگا کہ محض بیدین ہوجانا بڑے
شرم کی بات ہی سو دین کا شوق ہوگا مگر اللہ و رسول کے کلام پر نہ چلینگے بلکہ اپنی عقل سے
دین کی راہین نکالینگے سو شرک مین پڑجاوینگے اور اُس حالت مین بھی اُنکو روزی کی کشایش
اور زندگی کا آرام ملجاویگا وہ اس سببسے اور زیادہ شرک مین پڑینگے کہ جون جون ہم اُنکو مانتے
ہین دون دون مرادین ملتی ہین سو اللہ کے مکر سی ڈرا چاہئے کہ بعضے وقت بندہ شرک مین
پڑا ہوتا ہے اور اُسکے غیر سے مرادین مانگتا ہے اور اللہ اُسکے بھلانیکو اُسکی مرادین پوری کرتا ہی اور وہ
یون سمجھتا ہے کہ مین سچی راہ پر ہون سو مراد ملنے نہ ملنے کا کچہہ اعتبار نکیجئے اور سچا دین توحید کا اسلیئے
نچھوڑ دیجئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ادمی کتنا ہی گناہون مین ڈوب جاوے اور محض بیحیائی
نبھاوے اور پرایا مال کہاجانے مین کچہہ قصور نکرے اور کچہہ بھلائی برائی کا امتیاز نکرے مگر تو بھی شرک
کرنے سے اور اللہ کے سواے اور کسیکو ماننے سے بہتر ہے کیونکہ شیطان وہ باتین چھڑا کر یہ بات سکھاتا
ہے واخرج الشیخان عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقوم
الساعۃ حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصۃ ترجمہ مشکوۃ
کے باب لاتقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا
ابو ہریرہ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا نہین آئیگی قیامت یہانتک کہ ہلین سرین دوس کی عورتون کے گرد
ذی خلصہ کے ترجمہ یعنی دوس نام ہے عرب کے ایک قوم کا انمین ایک بت تھا اُسکا نام ذی خلصہ
وہ پیغمبر خدا کے وقت مین برباد ہوگیا تھا مگر فرمایا کہ قیامت کے نزدیک اُسکو پھر لوگ ماننے لگینگے
اور عورتین اُسکے گرد طواف کرینگی سو اُنکے سرین ہلتے آنکو نظر آئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ
کے گھر کے سوا اور کسیکا طواف کرنا شرک کی بات ہے اور کافرونکی رسم ہے یہ ہرگز نہ کیا چاہیے
الفصل الخامس فی ذکر رد الاشراک فی العادات ترجمہ فصل پانچوین اشراک فی العادات

ف یعنی اول بھی انسان کو اللہ ہی نے پیدا کیا اور اُسی نے جورو بھی دی اور خاوند جورو میں اُلفت دی اور جب اولاد کی اُمید ہوتی ہے تو اُسی کو پکارتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں جو اولاد اچھی بھلی ہووے تو اللہ کا بہت حق مانیں پھر جب وہ اولاد بخشتا ہے تو اوروں کو ماننے لگتے ہیں اور اُنکی نذر و نیازیں کرتے ہیں کوئی کسی کی قبر پر لیجاتا ہے کوئی کسی کے تھان پر کوئی کسی کی چوٹی رکھتا ہے کوئی کسی کی بدھی پہناتا ہے کوئی کسی کی بیڑی ڈالتا ہے کوئی کسی کا فقیر بناتا ہے کوئی نام رکھتا ہے نبی بخش کوئی علی بخش کوئی امام بخش کوئی پیر بخش کوئی سیتلا بخش کوئی گنگا بخش سو اللہ تو کچھ اُنکی نذر و نیاز کی پروا نہیں رکھتا وہ تو بہت بڑا بے پرواہ ہے مگر وہ آپ ہی مردود ہو جاتے ہیں

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَجَعَلُوا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوا ھٰذَا لِلّٰہِ بِزَعْمِھِمْ وَھٰذَا لِشُرَکَآئِنَا فَمَا کَانَ لِشُرَکَآئِھِمْ فَلَا یَصِلُ اِلَی اللّٰہِ وَمَا کَانَ لِلّٰہِ فَھُوَ یَصِلُ اِلٰی شُرَکَآئِھِمْ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انعام میں کہ لوگ ٹھیراتے ہیں اللہ کا اُس چیز میں سے کہ اُسنے پیدا کیا ہے کھیتی اور مواشی سے ایک حصہ سو کہتے ہیں اپنے خیال میں کہ یہ اللہ کا ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا سو جو ٹھیرایا اُن شریکوں کا وہ نہ ملجاوے اللہ کیطرف اور جو ٹھیرایا اللہ کا وہ ملجاوے اور شریکوں کی طرف بہت بُرا حکم کرتے ہیں ف یعنی سب کھیتی اور مواشی اللہ ہی نے پیدا کی ہے اور کسی نے نہیں کی پھر اُسمیں سے جسطرح اُسکی نیاز نکالتے ہیں اُسیطرح اوروں کی بھی نیاز کرتے ہیں بلکہ اوروں کی نیاز کی جتنی احتیاط اور ادب کرتے ہیں اُتنی نہیں کرتے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَقَالُوا ھٰذِہٖ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا یَطْعَمُھَا اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِھِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُھُوْرُھَا وَاَنْعَامٌ لَّا یَذْکُرُوْنَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْھَا افْتِرَآءً عَلَیْہِ سَیَجْزِیْھِمْ بِمَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انعام میں کہ کہتے ہیں یہ مواشی اور کھیتی اچھوتی ہے کہ نہ کھاوے اُسکو مگر وہی کہ چاہیں ہم اُسکو محض اپنے خیال سے اور بعضے مواشی ہیں کہ منع ہے سواری اُسکی اور بعضے ہیں کہ نہیں مذکور کرتے اللہ کا نام اُسپر یہ سب جھوٹ باندھا ہے اللہ پر سو وہ سزا دیگا اُنکو بدلے جھوٹ باندھنے کے ف یعنے لوگ محض اپنے خیال سے ٹھہرا لیتے ہیں کہ فلانی چیز اچھوتی ہے اُسکو فلانا کھاوے اور فلانا نہ کھاوے اور بعضے جانوروں پر لادتے اور سواری سے منع کرتے ہیں کہ یہ فلانے کی نیاز کا ہے اسکا ادب کیا چاہیے اور بعضے جانوروں کو اللہ کے نام کا نہیں ٹھہراتے بلکہ اور کسی کے نام کا بتاتے ہیں

کرینگے جیسے جانور کا کان چیرنا یا کان کاٹنا یا اُسکے گلے مین ناڑا ڈالنا ماتھے پر مہندی لگانی منھ پر سہرا باندھنا منہ کے اندر پیسا رکھنا غرضکہ جو کچھ کسی جانور پر نشان کردیجیے اسبات کا کہ یہ فلانیکی نیاز ہے وہ سب اسمین داخل ہیں اور یہ بھی شیطان نے کہا ہے کہ اُنکو مین سکھاؤنگا کہ اللہ کی صورت بنائی ہوئی بدلینگے یعنے جیسے اللہ تع نے ہر آدمی کی صورت بنا دی ہے اُسکو بدل ڈالینگے کوئی کیسیکے نام کی چوٹی رکھیگا کوئی کیسیکے نام پر ناک کان چھیدیگا کوئی ڈاڑہی منڈا کر خوبصورتی دکھاویگا کوئی چار ابرو کی صفائی دیکر فقیری جتاویگا یہ سب شیطان کے وسواس ہین اور اللہ و رسول کے خلاف سو جسنے اللہ سے کریم کو چھوڑکر شیطان سے دشمن کی راہ پکڑی سو صریح غبن کھایا کیونکہ شیطان اول تو دشمن دوسرے سوائے وسواس ڈالنے کے کچھ قدرت بھی نہین رکھتا سو وہ یہی کرتا ہے کہ کچھ وعدہ جھوٹے دیتا ہے فلانے کو مانوگے تو یہ ہوگا اور فلانے کو مانوگے تو یون ہوگا اور دور دور کی آرزو مین جتاتا ہے کہ ایسے روپے ہووین تو ایسا باغ بنے اور محل تیار ہو سو وہ تو ہاتھ نہین لگتے سو آدمی گھبرا کر اللہ کی راہ بھول جاتا ہے اور ان کیطرف دوڑنے لگتا ہے اور ہوتا وہی ہے جو اللہ نے تقدیر مین لکھدیا ہے یہہ کیسیکے ماننے نہ ماننے سے کچھ نہین ہوتا بلکہ یہہ سب شیطان کا وسواس ہے اور اُسکی دغابازی اور آخر انجام ان باتوں کا یہی ہے کہ آدمی اللہ سے پھر جاتا ہے اور شرک مین گرفتار ہو جاتا ہے اور اصل دوزخی بنجاتا ہے اور ایسا شیطان کے جال مین پھنس جاتا ہے کہ ہتیرا ہی چاہی کہ چھوٹے ہرگز نہین چھوٹ سکتا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْکُنَ اِلَیْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَکَآءَ فِیْمَآ اٰتٰهُمَا فَتَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ترجمہ اور کہا اللہ تعالی نے یعنی سورہ اعراف مین کہ اللہ وہ ہے کہ جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور بنایا اُسی سے جوڑا اُسکا کہ چین پاوے اُس سے پھر جب اُسنے ڈھانپ لیا اُسکو پیٹ رہ گیا اُسکو ہلکا سا پھر گذر گئی اُسیطرح پھر جب بوجھل ہوئے تو دونون پکارنے لگے اپنے مالک اللہ کو کہ جو بخشدے تو ہمکو اچھا بچہ تو بیشک ہووین ہم حق ماننے والے پھر جب اُسنے دیا اُنکو اچھا بچہ ٹھیرانے لگے اُسکے شریک اُسی چیز مین کہ اُسنے دیا اُنکو سو بہت دور ہے اللہ اُنکے شریک بتلانے سے

۴۸

حقہ پینے والے کو نہ دیجیے اور شاہ مدار کی نیاز مالیدہ ہی چڑہتا ہے اور بو علی قلندر کی سہمنی اور اصحاب کہف کی گوشت روٹی اور بیاہ مین فلانی فلانی رسمین ضرور ہین اور موت مین فلانی فلانی اور موت کے بعد نہ آپ شادی کیجیے نہ کسی کی شادی مین آپ بیٹھے نہ اچار ڈالیے اور فلانے لوگ نیلا کپڑا نہ پہنین اور فلانے لال سوہی نہ پہنین سو سب جھوٹے ہین اور شرک مین گرفتار اور اللہ کی حکومت کی شان مین اپنا دخل کرتے ہین کہ ایک شرع اپنی جدا قایم کرتے ہین + أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صلعم صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ +

ترجمہ

اور مشکواۃ کے باب الکہانت مین لکہا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن خالد نے نقل کیا کہ نماز پڑہوائی ہمکو پیغمبر خدا نے نماز فجر کی حدیبیہ مین پیچہے مینہہ کے کہ رات کو برسا تہا پھر جب پڑہ کے بیٹھے منہہ کیا لوگون کی طرف پھر فرمایا کہ جانتے ہو تم کیا فرمایا تمہارے رب نے لوگون نے کہا کہ اللہ و رسول ہی خوب جانتا ہے کہا کہ فرمایا کہ آج فجر کو ہو گئے بعضے بندے میرے مومن اور بعضے کافر سو جس نے کہا کہ ہمکو مینہہ ملا اللہ کے فضل سے اور اسکی رحمت سے سو وہ مجہہ پر یقین لایا اور ستارونکا منکر ہوا اور جس نے کہا کہ ہمکو مینہہ ملا فلانے نچہتر سے سو وہ میرا منکر ہوا اور ستارون پر یقین لایا + **ف** یعنی جو کوئی عالم کے کاروبار کو ستارون کی تاثیر سے سمجہتا ہے سو اسکو اللہ صاحب اپنے منکرون مین جانتا ہے اور ستارون کے پوجنے والون مین شمار کرتا ہے اور جو کوئی ان سب کاروبار کا کارخانہ اللہ کیطرف سے سمجہتا ہے سو اسکو اللہ ہی اپنے مقبول بندون مین گن لیتا ہے اور ستارون پرستون سے نکال لیتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک و بد ساعت کا ماننا اور اچھی بری تاریخ اور دنکا پوچہنا اور نجومی کے کہے پر یقین کرنا شرک کی باتین ہین کہ یہ سب نجوم سے علاقہ رکہتی ہین اور نجوم کو ماننا ستارہ پرستونکا کام ہے +

أَخْرَجَ رَزِيْنٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ +

اور پھر یون سمجھتے ہین کہ ان باتون سے اللہ خوش ہوتا ہے اور مرادین دیتا ہے سو یہ سب جھوٹ ہے اس کی سزا پاوینگے۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مائدہ مین نہین ٹھہرایا اللہ نے کوئی بحیرہ اور نہ کوئی سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی لیکن کافر لوگ باندہتے ہین اللہ پر جھوٹ اور اکثر وہ سمجھ نہین رکھتے **ف** یعنی جو جانور کسی کے نام کا ٹھہراتے تھے اُسکا کان پھاڑ دیتے تھے اُسکو بحیرہ کہتے تھے اور جو سانڈہ کرتے تھے اسکو سائبہ کہتے تھے اور جو کسی کی منت مانتے کہ فلانے جانور کا بچہ اگر نر ہووے تو ہم اُسی کی نیاز کر دین پھر جو اکھٹا نر و مادہ ہوا تو نر کو بھی نیاز چڑہاتے کہ مادہ کے ساتھ ملکر وہ بھی نیاز نہ ٹھہرا اس مادہ کو وصیلہ کہتے تھے اور جس جانور کی پشت سے دس بچے ہو لیتے اُسپر لادنا اور چڑہنا موقوف کردیتے اسکو حامی کہتے تھے سو فرمایا کہ یہ سب باتین اللہ نے نہین فرمائین یہ اُنہون نے اپنی بیوقوفی سے رسمین باندہ لی ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی جانور کسی کے نام کا ٹھہرا رکھنا اور کچھہ اُسکا نشان اُسپر لگا دینا اور یہ معین کرنا کہ فلانے کی نیاز گائے ہی ہوتی ہے اور فلانے کی بکری اور فلانے کی مرغی یہ سب رسمین بیوقوفی کی ہین اور خلاف اللہ کے حکم کے + وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ **ترجمہ**

اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نحل مین کہ کہو جھوٹی باتین کہ بیان کرتی ہین تمہاری زبانین کہ یہ کیا چاہیے اور یہ نہ کیا چاہیے کہ باندہتے ہو اللہ پر جھوٹھہ بیشک جو لوگ باندہتے ہین اللہ پر جھوٹ وہ مراد نہین پاتے **ف** یعنی اپنی طرف سے جھوٹ مت ٹہیرا لو کہ فلانا کام کیجیے اور فلانا کام نہ کیجیے کہ کسی کام کو روا یا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان ہے سو اُسمین اللہ پر جھوٹ باندہنا ہے اور یہ خیال باندہنا کہ فلانے کام کو یون کیجیے تو مرادین ملتی ہین اور نہین تو کچھہ خلل ہو جاتا ہے سو یہ خیال غلط ہے کیونکہ اللہ پر جھوٹ باندہنے سے کبھی مراد نہین ملتی ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہین کہ محرم کے مہینے مین پان نہ کہایا چاہیے لال کپڑا نہ پہنئے حضرت بیوی کی صحنک مرد نہ کہاوین اور جب انکی نیاز کیجیے تو اوسمین بالضرور فلانی فلانی ترکاریان ہون اور مستی اور رنیدہی ہو اور اُسکو لونڈی نہ کہاوے اور جس عورت نے دوسرا خاوند کیا ہو وہ بھی نہ کہاوے اور جو نیچ قوم مین ہو یا بدکار وہ بھی نہ کہاوے اور شاہ عبدالحق کا توشہ حلوا ہی ہوتا ہے اور اُسکو احتیاط سے بنا لے اور

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّیَرَۃُ شِرْکٌ الطِّیَرَۃُ شِرْکٌ الطِّیَرَۃُ شِرْکٌ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الفال والطیرہ میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ شگون لینا شرک ہے شگون لینا شرک ہے شگون لینا شرک ہے ف یعنے عرب کے
لوگوں میں شگون لینے کا بہت رواج تھا اور اُسکا بڑا اعتقاد تھا اسپر حضرت نے کئی کئی بار فرمایا کہ یہ شرک
کی بات ہے تاکہ لوگ اِس عادت کو چھوڑ دیں اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ھَامَۃَ وَلَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَاِنْ تَکُنِ
الطِّیَرَۃُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الفال والطیرہ میں لکھا ہے
کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ سعد بن مالک نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نہیں ہے ہامہ اور نہ کسی کا
کسی کو مرض لگتا ہے اور نہ کسی چیز میں نامبارکی ہے اور جو ہو کچھ نامبارکی کسی چیز میں تو گھر میں اور
گھوڑے میں اور عورت میں ہے ف یعنے عرب کے جاہلوں میں مشہور تھا کہ جو کوئی مارا جاوے
اور اُسکا کوئی بدلہ نہ لیوے تو اُسکی سر کی کھوپری میں سے ایک اُلّو نکلکر فریاد کرتا پھرتا ہے اُسکو
ہامہ کہتے تھے سو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے اِس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ کہے کہ آدمی مرکر
کسی جانور کی صورت میں بن آتا ہے سو وہ جھوٹا ہے اور یہ بھی انہیں میں مشہور تھا کہ بعضے مرض جیسے
خارش یا جذام ایک سے دوسرے کو لگجاتا ہے سو فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں
میں دستور ہے کہ جس لڑکے کو چیچک نکلے اُس سے پرہیز کرتے ہیں اور لڑکوں کو اُسکے پاس نہیں جانے
دیتے ہیں کہ کہیں اُسکے بھی نکل آوے یہ کفر کی رسم ہے اُسکو نہ ماننا چاہیئے اور یہ بھی انہیں میں مشہور تھا کہ فلانا
کام فلانے کو نامبارک ہوا اور اُسکو راست نہ آیا سو فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے اور اگر کچھ اِس بات کا اثر ہے تو
تین ہی چیزوں میں ہے یعنی گھر اور گھوڑا اور عورت اِس سے معلوم ہوا کہ یہ چیزیں کبھی نامبارک بھی ہوتی
ہیں مگر اُسکے معلوم کرلینے کی راہ نہیں بتائی کہ کیونکر جان لیجئے کہ یہ مبارک ہے اور نامبارک ہے سو یہ جو
لوگ کہا کرتے ہیں کہ جو گھر شیر دہان اور جو گھوڑا استارہ پیشانی اور عورت کلجبی ہو تو نامبارک ہوتی ہے
سو اُسکی کچھ سند نہیں بلکہ مسلمان لوگوں کو یوں چاہیئے کہ ان باتوں کا کچھ خیال نہ کریں اور جب نیا
مکان لیویں یا گھوڑا ہاتھ لگے یا بیاہ کریں یا لونڈی مول لیویں تو اللہ سے اُسکی بھلائی مانگیں اور
اُسی سے اُسکی بُرائی سے پناہ چاہیں اور باقی اور چیزوں میں اِس قسم کے خیالات نہ دوڑاویں کہ فلانا

شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ الْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ وَالْكَاهِنُ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الکہانت میں لکھا ہے کہ
رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جس نے سیکھی کوئی بات علم نجوم کی
سوائے اُسکے کہ بیان کی ہے اللہ نے تو سیکھی اُس نے ایک راہ جادو کی نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے
اور جادوگر کافر ہے **ف** یعنی اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک میں تاروں کا بھی مذکور کیا ہے کہ
اُمنیں اللہ کی قدرت معلوم ہوتی ہے اور اُسکی حکمت اور اُن سے آسمانوں کی خوبصورتی ہے اور
شیطانوں کو اُنہیں سے مار مار کر بھگاتے ہیں یہ بات نہیں ذکر کی کہ کچھ جہان کے کارخانہ میں اُنکو
دخل ہے اور دنیا میں کچھ بھلائی بُرائی اُنکی تاثیر سے ہوتی ہے سو جو کوئی وہ پہلی بات چھوڑ کر
اس دوسری بات کی تحقیق کے پیچھے پڑے اور اُس سے معلوم کر کر غیب کی باتیں بتایا کرے سو
جیسا برہمن جنوں سے پُوچھ پوچھ کر غیب کی باتیں بتلاتا ہے تو گویا نجومی اور کاہن کی ایک ہی راہ ہے
اور کاہن تو جادوگروں کیطرح جنوں سے دوستی کرتا ہے اور اُن سے دوستی اسیطرح پیدا ہوتی ہے
کہ اُنکو مانیے اور پکارئے اور بھوگ دیجئے سو یہ کفر کی بات ہے سو نجومی اور کاہن اور ساحر کفر کی راہیں
٥٢ چلتے ہیں أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُقْبَلُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا
ترجمہ مشکوۃ کے باب الکہانت میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی حفصہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
نے فرمایا کہ جو کوئی جاوے کسی خبریں بتانیوالے پاس پھر پوچھے اُس سے کچھ تو نہیں قبول ہوتی
اُسکی نماز چالیس دن **ف** یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعویٰ رکھتا ہے اُس پاس
جو کوئی جا کر پوچھے تو اُسکی عبادت چالیس دن تک مقبول نہیں ہوتی کیونکہ اُن نے شرک کی بات
کی اور شرک سب عبادتوں کا نور کھو دیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے
اور نامہ نکالنے والے اور کشف اور استخارہ کا دعوے کرنیوالے اسمیں داخل ہیں أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ
قَبِيصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ
ترجمہ مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ میں لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قبیصہ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ شگون لینے کے لئے جانور اُڑانے اور فال نکالنے کے لیئے کچھ ڈالنا اور کسی
طرح کا شگون لینا کفر کی رسموں سے ہے أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

شَانُ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَیْحَكَ اَتَدْرِیْ مَا اللّٰہُ اِنَّ عَرْشَہٗ عَلٰی سَمٰوٰتِہٖ ھٰکَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِہٖ مِثْلَ الْقُبَّۃِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَیَئِطُّ بِہٖ اَطِیْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاکِبِ ترجمہ مشکوۃ کے باب بدو الخلق مین لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ جبیر نے نقل کیا کہ آیا پیغمبر خدا کے پاس ایک گنوار پس کہا کہ سختی مین پڑگئین جانین اور بھوکے مرتے ہین کنبے اور مرگئے مواشی سو منہہ مانگو اللہ سے ہمارے لئے کیونکہ ہم سفارش چاہتے ہین تمہاری اللہ کے پاس اور اللہ کی تمہارے پاس سو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نرالا ہی اللہ نرالا ہے اللہ سو اللہ کی پاکی یہانتک بولتے رہے کہ اُسکا اثر اُن کے یارون کے چہرون مین معلوم ہونے لگا پھر فرمایا کیا بیوقوف ہے تو اللہ کو سفارشی نہین لاتے کسی کے آگے اللہ کی شان بہت بڑی ہے اس سے کیا بیوقوف ہے تو جانتا ہے تو کیا چیز ہے اللہ بیشک تخت اُسکا اُسکے آسمانون پر اسی طرحسے ہے اور بتلایا اپنی اونگلیون سے کہ قبہ کیطرح اور بیشک وہ چرچر بولتا ہے اوس سے جیسے چرچر بولے پالان اونٹ کے سوار کے بوجھ سے **ف** یعنے ملک عرب مین قحط پڑا تہا سو ایک گنوار نے آکر پیغمبر خدا کے روبرو اسکی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور یہ کہا کہ تمہاری سفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہین اور اللہ کی تمہارے پاس سو یہ بات سنکر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت مین آگئے اور اللہ کی بڑائی انکے منہہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے لوگونکے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہوگئے اور پہر اس شخص کو سمجہایا کہ کسی کو جو کسی پاس اپنا سفارشی ٹھہرائے تو یون ہوتا ہے کہ اصل کاروبار اسکے اختیار مین ہو اور سفارش کرنیوالے کی خاطر سے وہ کردے سو جب یہ کہا اللہ کو سفارشی پیغمبر کے پاس ہمنے ٹھہرایا سو گویا اصل مختار پیغمبر کو سمجہا اور اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض غلط ہی اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیا اور اولیا اور اسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بہی کمتر ہین کہ سارے آسمان و زمین کو عرش اُسکا قبہ کیطرح گہیر رہا ہے اور باوجود اس بڑائی کے اس شاہنشاہ کی عظمت نہین تہام سکتا بلکہ اُسکی عظمت سے چرچر بولتا ہی سو کسی مخلوق کی کیا طاقت کہ اسکی بڑائی کا بیان بہی کرسکے اور اسکی عظمت کے میدانمین اپنا خیال اور وہم بہی دوڑا سکے پہر کسی کام مین دخل کرنیکی اور اسکی سلطنت مین ہاتہہ ڈالنے کی تو کسکو قدرت وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک آن مین کرڑون کام کرتا رہتا ہے

کام مجھے راست نہ آیا اور فلانا نہ آیا اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ ترجمہ مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا نہ لگتی ہے کسی کو مرض لگنے اور نہ کسی مردہ کی کھوپری مین سے اُلّو نکلے اور صفر بھی کچھہ نہین **ف** یعنی عرب کے جاہلون مین یہہ بھی مشہور تھا کہ جسکو ایسا مرض پیدا ہو جاوے کہ کہاتا چلا جاوے اور پیٹ نہ بھرے جسکو حکیم جوع الکلب کہتے ہین سو اُسکے پیٹ مین کوئی بھوت بلا گھس جاتی ہے کہ وہی کہاتی چلی جاتی ہے اسکو صفر کہتے تھے سو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے کچھہ بھوت بلا نہین اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ بعض مرضون کے ساتھہ کچھہ بلا خیال کرتے ہین اور اُسی کو مانتے ہین جیسے سیتلا اور مسانی اور بلاہی سو یہ سب غلط ہے اور یہ بھی مشہور تھا کہ مہینہ صفر کا نامبارک ہے اسمین کوئی کام نہ کیا چاہیئے سو یہ بھی غلط ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ بات کہنی کہ تیرہ دن صفر کے نامبارک ہین اُن مین کچھہ بلائین اترتی ہین اور اسی پر ان تونکا نام تیرہ تیزی کہنا کہ اُنکی تیزی سے کچھہ کام بگڑ جاتا ہے اور اسی طرح کسی مہینے کو یا تاریخ کو یا دن کو نامبارک سمجھنا یہ سب شرک کی رسمین ہین اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهٗ فِی الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْهِ — ترجمہ مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے ایک کوڑہی کا ہاتھہ پکڑ کر اپنے ساتھہ رکابی مین رکھدیا پھر فرمایا کہ کہا الله پر اعتماد کرکے اور اُسپر بھروسا کرکے **ف** یعنی ہمکو الله پر اعتماد ہے اور اسی پر بھروسا جسکو چاہے بیمار کر دے جسکو چاہے تندرست ہم کسی بیمار کے ساتھہ کہانے سے پرہیز نہین کرتے اور بیماری کا لگجانا نہین مانتے اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ جُبَیْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِیَالُ وَهَلَکَتِ الْاَمْوَالُ فَاسْتَسْقِ اللّٰہَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَی اللّٰہِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰہِ عَلَیْكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَمَا زَالَ یُسَبِّحُ حَتّٰی عُرِفَ ذٰلِكَ فِیْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَیْحَكَ اِنَّهٗ لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللّٰہِ عَلٰی اَحَدٍ

مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمر نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تمہارے سب نامون مین اچھا نام عبداللہ و عبدالرحمٰن ہے **ف** یعنے عبداللہ کے معنی بندہ اللہ کا اور عبدالرحمٰن کی معنی بندہ رحمٰن کا سوا اسی مین داخل ہے عبدالقادر و عبدالخالق خدابخش اللہ دیا اللہ داد غرض جس نام مین اللہ کی طرف نسبت نکلے خصوصاً اللہ کے ویسی نام کا ذکر ہو کر اور کسیکو نہین بولتے أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يُكَنُّونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنَّى أَبَا الْحَكَمِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ شریح نے نقل کیا اپنے باپ سے کہ وہ جب آیا پیغمبر خدا کے پاس اپنی قوم کے ساتھ تو حضرت نے سنا ان لوگون کو کہ کہتے ہین اسکو ابوالحکم یعنی اصل قضیہ چکا دینے والا پھر فرمایا اسکو پیغمبر خدا نے کہ بیشک اللہ ہی ہے اصل قضیہ چکانے والا اور اسیکا ہی حکم پھر تجھا کیون کہتے ہین ابوالحکم **ف** یعنے یہ بات کہ ہر قضیہ چکا دے اور ہر جھگڑا مٹا دے یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ آخرت مین ظہور کریگی کہ پہلے پچھلے دین دنیا کے جھگڑے سب صاف ہو جاوینگے اس بات کی کسی مخلوق کو طاقت نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ ہی کی شان کے لائق ہے اور اسمین وہ پایا جاتا ہے وہ اور کسیکو نہ کہے جیسے بادشاہون کا بادشاہ مالک سارے جہان کا خداوند جو چاہے کرڈالے معبود ٹرا دانا بے پرواہ وعلی ہذا القیاس أَخْرَجَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَحْدَهُ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ شرح السنۃ مین ذکر کیا کہ نقل کیا حذیفہ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یون نہ بولا کرو جو چاہے اللہ اور محمد اور یہ بولا کرو جو چاہے اللہ فقط **ف** یعنے جو کہ اللہ کی شان ہے اور اُس مین کسی مخلوق کو دخل نہین سو اسمین اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملا دے گو کہ کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مثلاً یون نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہیگا تو فلانا کام ہو جاویگا کہ سارا کاروبار

وہ کس کے روبرو سفارش کرے اور کسکا یہ منہہ کہ اُسکے سامنے کسی کام کا مختار بنکے بیٹھے
سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تو اُسکے دربار میں یہ حالت
ہے کہ ایک گنوار کے مُنہہ سے اتنی بات سُنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے
اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہے بیان کرنے لگے پھر کیا کہئے
ان لوگوں کو کہ اُس مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا سا رشتہ یا دوستی آشنائی کا
سا علاقہ سمجھکر کیا کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ میں نے اپنے رب کو
ایک کوڑی کو مول لیا اور کوئی کہتا ہے کہ میں اپنے رب سے دو برس بڑا ہوں اور کوئی
کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو ہرگز اُسکو نہ دیکھوں
اور کسی نے یہ بیت کہی ہے **بیت** دل از مہرِ محمدؐ ریش دارم + رقابت با خدائے خویش دارم
اور کسی نے یوں کہا ہے ع با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار + اور کوئی حقیقت محمدی کو حقیقت
الوہیت سے افضل بتاتا ہے اللہ بناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے کیا اچھی بیت کہی ہے
کسی شاعر نے **بیت** از خدا خواہیم توفیق ادب + بے ادب محروم گشت از فضل رب +
اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں میں ختم مشہور ہے کہ اُسمیں یوں پڑھتے ہیں یا شیخ
عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر کچھ دو تم اللہ کے واسطے یہ لفظ نہ کہا چاہئے
ہاں اگر یوں کہے کہ یا اللہ کچھ دے شیخ عبد القادر کیواسطے تو بجا ہے غرضکہ ایسا لفظ
مُنہ سے نہ بولے کہ جس سے کچھ بُوئے شرک کی یا بے ادبی کی آوے کہ اُسکی بہت بڑی شان ہے،
اور وہ بڑا بے پروا بادشاہ ہے ایک نکتہ میں پکڑ لینا اور ایک نکتہ میں نواز دینا اُسیکا
کام ہے اور یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولے اور اُس سے کچھ اور
معنی مراد لیجئے کہ مُعمّا اور پہیلی بولنے کی اور بہت جگہہ ہیں کچھ اللہ کی جناب میں
ضرور نہیں کوئی شخص بادشاہ سے یا اپنے باپ سے ٹھٹھا نہیں کرتا اور حکمت
نہیں بولتا اِس کام کیواسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور نہ بادشاہ +
اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ **ترجمہ**

کہ اللہ کے سوا کسیکی قسم نہ کہاوی اور اگر منہ سی نکلجاوی تو توبہ کیجیے اور جسکی قسم کہانے کا مشرکو نمین دستور ہے اسکی قسم کہانے سوا ایمانمین خلل آتا ہی اَخرَجَ اَبُودَاوُدَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب النذور مین لکہا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ثابت نے نقل کیا کہ ایک شخص نے منت مانی پیغمبر خدا کے وقت مین کہ ذبح کرے اونٹ ایک مقام مین کہ اسکا نام بوانہ تہا پہر آیا پیغمبر خدا کے پاس اور خبر دی انکو سو فرمایا پیغمبر خدا نے کہ کیا تہا اسمین کوئی تہان کفر کی وقت کا کہ پوجتے ہون لوگ کہا کہ نہین پہر پوچہا کہ وہان کوئی تہوار ہوتا تہا انکا لوگون نے کہا کہ نہین فرمایا کہ تو پوری کر منت اپنی کیونکہ نہ پوری کیا چاہیے ایسی منت کہ اوسمین کچہہ اللہ کا گناہ ہو **ف** یعنی اللہ کے سوائے کسیاور کی منت ماننی گناہ ہی سو ایسی منت کو پورا نہ کرنا چاہیے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اوّل تو اللہ کے سوا کسیاور کی منت نہ مانئے اور جو مانی ہو تو پورا نہ کیجیو کیونکہ یہ بات خود گناہ ہی پہر اوسپر ہٹ کرنا اور زیادہ گناہ اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جسجگہ اللہ کے سوا اور کسیکے نام پہ جانور چڑہاتے ہون یا پوجا کرتے ہون یا اور کسیطرحکا وہان جمع ہو کر شرک کرتے ہون وہان اللہ کے نام کا بہی جانور نہ لیجائیے اور کسیطرح اُنمین نہ شریک ہوجیئے نہ اچہی نیت سی نہ بری نیت سی کہ اُنسے مشابہت کرنی خود بری بات ہی اَخرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ اَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوا اَخَاكُمْ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء مین لکہا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا مہاجرین و انصار مین بیٹہے تہے کہ آیا ایک اونٹ پہر اوس نے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سو اون کے اصحاب کہنے لگے کہ ای پیغمبر خدا تمکو سجدہ کرتے ہین جانور اور درخت سو ہمکو تو ضرور چاہیے کہ تمکو سجدہ کرین سو فرمایا

جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہین ہوتا یا کوئی شخص کسی سے کہے
کہ فلانے کے دل مین کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت مین کتنے پتے ہین
یا آسمان مین کتنے تارے ہین تو اسکے جواب مین یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ
ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر اس بات کا کچھ مضائقہ نہین کہ کچھ دین کی بات مین کہے کہ اللہ و
رسول ہی جانے یا فلانی بات مین اللہ و رسول کا یون حکم ہے کیونکہ دین کی سب باتین اللہ نے
اپنے رسول کو بتا دین ہین اور سب بندون کو اپنے رسول کی فرمانبرداری کا حکم کر دیا ہے اَخرَجَ
التِّرمِذِیُّ عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَن حَلَفَ
بِغَیرِ اللّٰہِ فَقَد اَشرَکَ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا
کہ نقل کیا ابن عمر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تہے جسنے قسم کہائی غیر اللہ کی سو بیشک شرک
کیا وَاَخرَجَ مُسلِمٌ عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ لَا تَحلِفُوا بِالطَّوَاغِی وَلَا بِاٰبَائِکُم ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور مین لکہا ہے
کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا عبدالرحمٰن نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نہ قسم کہایا کرو جہوٹے معبودون کی
اور نہ باپ دادون کی وَاَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَنہٰکُم اَن تَحلِفُوا بِاٰبَائِکُم مَن کَانَ حَالِفًا فَلیَحلِف بِاللّٰہِ
اَو لِیَصمُت ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور مین لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن
عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اللہ منع کرتا ہے تمکو باپ دادون کے قسم کہانے سے جسکو قسم
کہانا ہو سو اللہ ہی کی قسم کہاوے یا چپ رہے اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن اَبِی ہُرَیرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن حَلَفَ فَقَالَ فِی حَلفِہٖ بِاللَّاتِ وَالعُزّٰی فَلیَقُل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور مین لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا
پیغمبر خدا سے کہ فرمایا جو کوئی قسم کہایا چاہے پہر قسم کہا بیٹہے لات اور عزیٰ کی تو چاہیے پہر کہے
لا الہ الا اللہ ف یعنے عرب کے لوگ کفر کی حالت مین بتونکی قسم کہاتے تہے سو جب مسلمان ہوئے تو انکے
منہ سے اُس عادت کے موافق قسم نکل جاوے تو پہر لا الہ الا اللہ کہہ لیوین ان حدیثون سے معلوم ہوا

سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار پھر مر کر جب نہیں بنگیا بندہ ہی بنگیا۔ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰهِ وَکُلُّ نِسَائِکُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِهٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلٰکُمُ اللّٰهُ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے یون نہ بولے کہ میرا بندہ اور میری بندی تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتین سب اللہ کی بندیان ہین اور غلام بھی اپنے میان کو یون نہ کہے کہ میرا مالک کیونکہ تم سبکا مالک اللہ ہے ف یعنی میان اپنی غلام ولونڈی کو اپنا بندہ اور بندی نکہے اور غلام اپنے میان کو اپنا مالک کہے کیونکہ مالک اللہ ہے اور باقی سب اسکی بندے ہین ایک دوسرا کا بندہ ہے نہ مالک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کسیکا حقیقت مین غلام ہی سہی وہ بھی اسمین یہ گفتگو نکرین کہ یہ اسکا بندہ ہے اور وہ اسکا مالک پھر جھوٹ موٹ کا بندہ بننا اور عبد النبی اور بندہ علی اور بندہ حضور اور پرستار خاص درامرد پرست اور آشنا پرست اور پیر پرست اپنے تئین کہلوانا اور ہر کسیکو خداوند خدائیگان داتا کہہ بیٹھنا تو محض بیجا ہے اور نہایت بے ادبی اور ذرہ سی بات مین کہنا کہ تم ہماری جان ہو مال کے مالک ہو ہم تمہارے بس مین ہین جو چاہو کرو محض جھوٹ ہی اور شرک کی بات۔ اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ حضرت عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مجھکو حد سے مت بڑھاؤ جیسا کہ عیسے ابن مریم کو نصاری نے حد سے بڑھا دیا سو مین تو اسکا بندہ ہی ہون سو یہی کہو کہ اللہ کا بندہ ہی اور اسکا رسول ف یعنی جو خوبیان اور کمالات اللہ نے مجھکو بخشے ہین سو بیان کرو وہ سب رسول کہدینے مین آجاتے ہین کیونکہ بشر کے حق مین رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہین اور سارے مراتب اس سے نیچے ہین مگر آدمی رسول ہو کر بھی آدمی ہی رہتا ہے اور بندہ ہی بنا اسکا فخر ہے کچھ اسمین خدائی کی شان نہیں آجاتی اور خدا کی ذات مین نہین ملجاتا سو یہ بات کسی بندہ کے حق مین نکہنا چاہیے کہ نصاری ایسی ہی باتین حضرت عیسے کے حق مین لکھ کر کافر ہوگئی اور اللہ درگاہ سے راندے گئے سو کسی نے

کہ بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی ف یعنے انسان آپسمین سب بھائی ہین جو
بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے اور مالک سبکا اللہ ہے بندگی
اسکی چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا و انبیا امام و امامزادہ پیر و شہید یعنے جتنے اللہ کے مقرب
بندے ہین وہ سب انسان ہی ہین اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر انکو اللہ نے بڑائی دی
وہ بڑے بھائی ہوئے ہمکو انکی فرمانبرداری کا حکم کیا ہے ہم انکے چھوٹے ہین سو انکی تعظیم انسانون
کی سی کرنی چاہیے نہ خدا کی سی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعضے بزرگون کو بعضے درخت اور
بعضے جانور مانتے ہین چنانچہ بعضی درگاہون پر شیر حاضر ہوتے ہین اور بعضے پر ہاتھی اور بعضے
پر بھیڑیے مگر آدمی کو اس کی کچھ سند نہ پکڑنی چاہیے بلکہ آدمی ویسے ہی تعظیم کرے کہ اللہ نے
بتلائی ہو اور شرع مین جائز ہو مثلاً قبرون پر مجاور بنا شرع مین نہین بتایا سو ہرگز
نہ بنے اور کسی کی قبر پر کوئی شیر رات دن بیٹھا رہتا ہو تو اسکی سند نہ پکڑے کہ آدمی
کو جانور کی ریس کرنی نہ چاہیے أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ
فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ
أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُ الْحِيرَةَ
فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ
لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا ترجمہ مشکوۃ کے
باب عشرۃ النساء مین لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا مین
ایک شہر مین جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا مین نے وہان کے لوگون کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ
کو سو کہا مین نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لایق ہین کہ سجدہ کیجیے انکو پھر آیا مین پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا مین نے
کہ گیا تھا مین حیرہ مین سو دیکھا مین نے ان لوگون کو کہ سجدہ کرتے ہین اپنے راجہ کو سو تم بہت لایق ہو
سجدہ کرین ہم تمکو سو فرمایا مجھکو بھلا خیال تو کر جو گذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو کہا
مین نے نہین فرمایا تو مت کرو ف یعنے مین بھی ایک دن مرکر مٹی مین ملنے والا ہون تو کب
سجدے کے لایق ہون سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجیے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجیے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے

کر و اور تم کو کہین بے اوٹ نکر دے شیطان ف یعنی کسی بزرگ کی تعریف مین زبان سنبہالکر بولو اور
جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اوسمین بہی اختصار ہی کرو اور اوس میدان مین منہ زور گہوڑیکی طرح مت دوڑو
کہ کہین اللہ کی جناب مین بے ادبی نہو جاے اب سنا چاہیے کہ سردار کے لفظ کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ وہ خود مالک مختار
ہو اور کسی کا محکوم نہو آپ جو چاہے سو کرے جیسے ظاہر مین بادشاہ سو یہ بات تو اللہ ہی کی شان مین ہے ان معنون کر
اوسکے سوا کوئی سردار نہین اور دوسرے یہ کہ رعیتی ہی ہو مگر اور رعیتون سے امتیاز رکہتا ہو کہ اصل حاکم کا حکم اول اوسپر
آوے اور اوسکی زبانی اورون کو پہنچے جیسا ہر قوم کا چودہری اور گانون کا زمیندار سو ان معنون کر ہر پیغمبر اپنی
اُمت کا سردار ہے اور ہر امام اپنے وقت کے لوگونکا اور ہر مجتہد اپنے تابعونکا اور ہر بزرگ اپنے مریدونکا اور ہر عالم اپنے
شاگردونکا کہ یہ بڑے لوگ اول اللہ کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہین اور پیچہے اپنے چہوٹون کو سکہاتے ہین سو اسی طرح سے ہمارے پیغمبر
ساری جہان کے سردار ہین کہ اللہ کے نزدیک انکا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہین اور
اللہ کی راہ سیکہنے مین سب لوگ انکے محتاج ہین سو ان معنون کر انکو ساری جہان کا سردار کہنا کچہہ مضائقہ نہین بلکہ ضرور
یون ہی جاننا چاہیے اور ان پہلے معنون سے ایک چیونٹی کا بہی سردار انکو نجاننے کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک چیونٹی
مین بہی تصرف نہین کر سکتے اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِیْهَا تَصَاوِیْرُ
فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ
فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْهِهِ الْكَرَاهَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ وَ
اِلٰی رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَیْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَیْهَا
وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ
هٰذِهِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیُقَالُ لَهُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَ
قَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ ف ترجمہ مشکوٰۃ کی باب التصاویر
مین لکہا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا انہون نے خریدا ایک غالیچہ کہ اوسمین تصویرین
تہین پہر جب اوسکو دیکہا پیغمبر خدا نے دروازہ پر کہڑے ہو گئے اور اندر نہ گئے سو پہچانی مین نے اون کے چہرہ
پر ناخوشی کہا مین نے یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون اللہ اور اللہ کے رسول کے روبرو کیا گناہ کیا مین سو پیغمبر خدا نے

پیغمبر خدا نے اپنی اُمّت کو فرمایا کہ تم نصاری کی چال نہ چلیو اور اپنے پیغمبر کی تعریف میں حد سے مت بڑھو کہ نصاری کی طرح کہیں مردود نہ ہو جاؤ و لیکن افسوس کہ اُنکی اُمّت کے بیادب لوگون نے اُنکا حکم نمانا اور آخر نصاری کی سی باتین کہنے لگے کیونکہ نصاری یہی حضرت عیسیٰ کو یہی کہتے تہے کہ اللہ انکے بہیس مین ظاہر ہوا اور وہ ایک طرح سے انسان ہین اور ایک طرح سے خدا سو بعینہ یہی بات بعضون نے حضرت کی شان مین کہہ ڈالی چنانچہ کسی نے یون کہا ہے **بیت** فی الجملہ ہمین بود کہ آمد و میرفت ؛ ہر قرن کہ دیدی ؛ درعاقبت آن شکل عرب وار برآمد ؛ دارای جہان شد ؛ اور کسی نے یون کہا **بیت** تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل ؛ سلمای حدوث تو و لیلای قدم را ؛ تا مجمع امکان و وجوب تو نوشتند ؛ مورد متعین نشد اطلاق اعم را ؛ بلکہ بعضے جہوٹے دغابازون نے اس باتکو خود پیغمبر خدا کی طرف نسبت کیا ہے اُنہون نے خود فرمایا ہی اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِیْمٍ اور اسی طرح ایک بڑی سی عبارت عربی بناکر اور اسمین ایسی ایسی خرافاتین جمع کرکے اسکا نام خطبۃ الافتخار رکہا ہی اور اسکو حضرت مرتضیٰ علی کیطرف نسبت کیا ہے سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ اللہ سارے جہوٹون کا مُنہ کالا کرے اور جسطرح نصاری کہتے ہین کہ سارے کاروبار اس جہان کے اور اُس جہان کے حضرت عیسیٰ کے اختیار مین ہین اور جو کوئی اُنکو مانے اور اُنکی التجا کرے اُسکو کچہہ بندگی کی حاجت نہین اور کچہہ گناہ اوسکو خلل نہین کرتا اور کچہہ حلال و حرام کا اُسکے حق مین امتیاز کرنا ضرور نہین وہ خدا کا سانڈہ بنجاتا ہی جو چاہی سو کرے حضرت عیسیٰ آخرت مین اُسکو شفاعت سے بچالینگے سو اسی طرح کا عقیدہ جاہل مسلمانون کو حضرت پیغمبر کی جناب مین ہی بلکہ بلکہ اپنے اکثر اماموں کی اور اولیا کی بلکہ پیر زادوں مشائخ کی جناب مین یہی عقیدہ رکہتے ہین اللہ ہدایت کرے

أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب المفاخرت مین لکہا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ مطرف نے نقل کیا کہ گیا مین بنی عامر کے ایلچیون کے ساتہہ پیغمبر خدا کے پاس پہر کہا ہمنے کہ تم سردار ہو ہمارے سو فرمایا کہ سردار تو اللہ ہے پہر کہا ہمنے کہ بڑے ہی ہمارے ہو بزرگی مین اور بڑے سخی ہو سو فرمایا کہ خیر اسطرح کا کلام کہو یا اس سے ہی تہوڑا کلام

نقل کیا کہ پیغمبر خدا سے سُنا ہیں نے کہتے تھے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ کون زیادہ بے ادب ہوگا اُس شخص سے کہ ارادہ کرے کہ پیدا کرے جیسے مَیں پیدا کرتا ہوں سو بھلا ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جَو تو پیدا کریں **ف** یعنی تصویر بنانیوالا پردہ میں خدائی کا دعوے کرتا ہے کہ جو چیزیں اللہ نے بنائی ہَیں اُنکی شکل بنانے کا ارادہ کرتا ہے سو بڑا بے ادب ہے اور یہ اُسکا دعویٰ صریح جھوٹ ہے کیونکہ ایک دانہ کے بنانے کا بھی مقدور نہیں رکھتا محض نقل کا ڑھتا ہے وَاَخْرَجَ رَزِیْنٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِنِّیْ لَا اُرِیْدُ اَنْ تَرْفَعُوْنِیْ فَوْقَ مَنْزِلَتِیَ الَّتِیْ اَنْزَلَنِیْهَا اللّٰہُ تَعَالٰی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب المفاخرت میں لکھا ہے کہ رزین نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ بیشک مَیں نہیں چاہتا کہ بڑھا دو تم مجکو زیادہ اُس مرتبہ سے کہ اللہ نے بخشا ہے مجکو سو میں تو وہی محمد ہوں بیٹا عبد اللہ کا کہ اللہ کا بندہ بنی ہوں اور اُسکا رسول **ف** یعنی جیسے اَور سردار اپنی تعریف میں مبالغہ کرنے سے خوش ہوتے ہَیں سو پیغمبروں سے نہ تھے کیونکہ اور سرداروں کو کچھ اُن مبالغہ کرنے والوں کے دین سے کچھ کام نہیں ہوتا خواہ دُرست رہے خواہ بگڑ جاوے اور پیغمبر خدا تو اپنی اُمت کے بڑے مربی شفیق تھے اور اُن پر بہت مہربان اور رات دن اُن کو اپنی اُمت کے دین ہی کے دُرست کرنے کا فکر تھا سو جب اُنہوں نے معلوم کیا کہ میری اُمّت کے لوگ مجھ سے بڑی محبت رکھتے ہیں اور بہت احسانمند ہَیں اور یہ دستور ہے کہ جب کسی کو کسی سے بہت محبت ہوتی ہے تو اپنے محبوب کے خوش کرنے کو اُس کی تعریف میں حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے اور جو کوئی پیغمبروں کی تعریف میں حد سے بڑھیگا تو خدا ہی کی بے ادبی کریگا اور اِس سے بالکل اُسکا دین برباد ہو جاویگا اور پیغمبر کا اصل دشمن بن جاویگا سو اس لیے فرمایا کہ مجکو یہ مبالغہ خوش نہیں آتا سو میرا نام محمد ہے نہ اللہ نہ خالق نہ رازق اور سب آدمیوں کی طرح اپنے باپ ہی سے پیدا ہوں اور بندہ ہی ہونا میرا فخر ہے مگر اور سب لوگوں سے امتیاز مجکو بھی ہے کہ اللہ کے احکام سے مین

فرمایا کہ کیسا ہے یہ غالیچہ کہا مین نے کہ تمہارے لئے خریدا ہے مین نے کہ اسپر بیٹھیو اور اسکا تکیہ بناؤ سو پیغمبر خدا
نے فرمایا کہ بیشک ان تصویرون والے قیامت کے دن عذاب مین پھنسین گے اور کہا جاویگا انکو
کہ جان ڈالو اس چیز مین کہ بنائی تمنے اور فرمایا کہ جس گھر مین تصویر ہوتی ہے اس مین فرشتے نہین
آتے **ف** یعنی اکثر مشرک مورتون کو پوجتے ہین سو اسلیئے فرشتون کو تصویرون سے گھن آتی ہے
اور پیغمبرون کو بھی انسے نفرت ہے اور انکے بنانے والون پر عذاب ہوگا کہ بت پرستی کا سامان اکٹھا
کرتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل لوگ پیغمبر کے یا اماموں کے یا اولیاؤن
کے یا اپنے پیرون کی تصویرون کی تعظیم کرتے ہین اور اپنے پاس برکت کے لئے رکھتے
ہین سو محض گمراہ ہین اور شرک مین ڈوبے ہوئے اور فرشتے ان سے بیزار ہین بلکہ
سب تصویرون کو ناپاک سمجھکر گھر سے دور کیجے کہ پیغمبر خوش ہون اور فرشتے بھی
اس گھر مین آوین اور انکے قدم سے گھر مین برکت پھیل جاوے اَخرَجَ
البَیہَقِی عَن عَبدِ اللہِ بنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ
اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَومَ القِیٰمَۃِ مَن قَتَلَ نَبِیًّا اَو قَتَلَہٗ نَبِیٌّ اَو قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَیہِ
وَالمُصَوِّرُونَ وَعَالِمٌ لَا یَنتَفِعُ ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بیہقی نے
ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عباس نے نقل کیا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تھے کہ سب
لوگون سے برا عذاب قیامت کے دن اس شخص کو ہے کہ اسنے کسی نبی کو مارا یا اسکو کسی نبی
نے مارا یا اسنے کسی اپنے ماں باپ کو مارا اور تصویر بنانے والونکو اور اس عالم کو کہ اسکو اسکی
علم سے کچھ فائدہ نہوا **ف** یعنے تصویر بنانے والا بھی ان بڑے بڑے گناہگارون مین داخل
ہے یہان سے تصویر بنانے کا گناہ سمجھا چاہیے کہ یزید و شمر نے تو پیغمبر کو نہین مارا بلکہ پیغمبر کے
نواسے کو اور امام وقت کو کہ پیغمبر کا نائب تھا اور تصویر بنانے والے کو خود پیغمبر کے قاتل
کے ساتھ گناہ ہے تو وہ یزید اور شمر سے بھی بدتر ہے اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن اَبِی ہُرَیرَۃَ
قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ قَالَ اللہُ تَعَالٰی وَمَن اَظلَمُ
مِمَّن ذَہَبَ یَخلُقُ کَخَلقِی فَلیَخلُقُوا ذَرَّۃً اَو لِیَخلُقُوا حَبَّۃً اَو شَعِیرَۃً
ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

درنیولا ہدایت انتما بتوفیق رب العلے نسخہ اہتدا مرقعہ ہمہ تن اذعان المسمی بہ

تذکیر الاخوان

ترجمہ مولانا حضرت محمد سلطان خاں صاحب علیہ الرحمۃ وبرحاشیہ آں کتاب

راہ سنت

از تصنیف برگزیدہ اسلام رہنمائے کافہ انام حضرت مولانا سید ولادحسن صاحب قنوجی رحمہ اللہ

حارق الاشرار

مصنفہ مخزن علوم کتاب اللہ وسنت رسول اللہ جناب مولوی فتح اللہ رحمہ اللہ تعالے

در مطبع افتخار دہلی باہتمام منشی محمد ابراہیم طبع شد

واقف ہوں اور لوگ غافل سو اُنکو اللہ کا دین مجھ ہی سے سیکھا چاہیئے -
سوائے مالک ہمارے اپنے ایسے پیغمبر رحیم وکریم پر ہزاروں درود اور سلام
بھیج اور اُنہوں نے جیسا ہم جاہلوں کو دین کے سکھانے میں حد سے زیادہ
کوشش کی سو تو ہی اُس کوشش کی قدردانی کر کہ ہم تو ایک عاجز بندے ہیں
محض بے مقدور اور جیسا تو نے اپنے فضل سے ہمکو شرک و توحید کے معنے
خوب سمجھائے اور لا الہ الا اللہ کا مضمون خوب تعلیم کیا اور مشرک لوگوں
میں سے نکال کر موحد پاک مسلمان بنایا اسی طرح اپنے فضل سے بدعت
و سنت کے معنے خوب سمجھا۔ محمدؐ رسول اللہ کا مضمون خوب تعلیم کر اور
بدعتی مذہبوں سے نکال کر سُنّی پاک متبع سنت کا کر آمین یا رب العالمین

فقط و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

فہرست تقویۃ الایمان

تمت

اور تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان اسکا نام رکھا۔ اتمام کو پہنچانا اور قبول کرنا اسکے اختیار ہے
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ سُننا چاہیئے ۔ کہ جو کام یا اعتقاد یا قول ہمارے
پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود نہ کیا اور نہ کسی کو فرمایا اور نہ کسی کو کرتے دیکھا
اور منع نہ کیا اور نہ حضرت کے بعد اصحابوں میں رائج اور جاری ہوا اور کسی اصحاب معتبر نے
اسپر انکار نہ کیا اور نہ اصحابون کے بعد تابعین کے وقت مین بغیر انکار کے رائج اور جاری ہوا اور
نہ تابعین کے بعد تبع تابعین کے وقت مین بے انکار کے جاری اور رائج ہوا اور نہ ان چارون زمانون
مین اسکی نظیر اور مثل پائی گئی اور نہ مجتہدون نے اپنے اجتہاد کی راہ سے اسکو ثابت کیا بلکہ حضرت
کے اور اصحابون اور تابعین اور تبع تابعین کے بعد اپنی طرف سے لوگون نے کام یا عقیدہ یا بات
نئی ایجاد کی اور اسکے کرنے مین ثواب جانا سو وہ کام اور عقیدہ اور بات بدعت اور گمراہی ہی پھر خواہ وہ کام
یا عقیدہ یا بات بالکل خود نئی ہو یا وہ خود نئی نہ ہو مگر جو کام یا عقیدہ یا بات ان چارون زمانون مین تو
رائج ہوا یا مجتہدون نے اجتہاد کی راہ سے ثابت کیا اسمین کوئی نئی بات اپنی طرف سے لوگون نے
نکالی وہ بھی بدعت ہی اور وہ کام اور عقیدہ اور بات بھی بدعت مین شامل ہی جسکو لوگ شرعی کام
کی طرح اہتمام اور تقید سے مصروف ہو کر کرین اور موجب ننگ و نام اور تعریف اور مدح جانین اگرچہ
اسمین ثواب نجانین اور جو کام یا عقیدہ یا بات حضرت نے خود کیا یا کسی کو کرتے دیکھا اور پسند کیا
یا اکثر معتبر اصحابون نے کیا وہ سنت ہی یا تابعین اور تبع تابعین مین رائج اور جاری ہوا اور کسی معتبر نے
انکار نہ کیا یا مجتہدون نے اپنے اجتہاد سے نکالا وہ بھی سنت مین داخل ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ یہ جو
لوگ کہتے ہین کہ ایک بدعت حسنہ ہے اور ایک بدعت سیئہ ہے بدعت حسنہ وہ ہی جو پیغمبر صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے بعد نکلی قواعد شریعت کی رو سے اور بدعت سیئہ وہ ہے جو شریعت کے قواعد کلیہ کی
رو سے بالخصوص اسکے جواز کا حکم نہین معلوم ہوتا بلکہ ایک نوع کی برائی اسمین پائی جاتی ہے
سو اس تقریر مین اور اس تقریر مین جو اوّل مذکور ہوئی صرف نزاع لفظی ہے انجام دونون
تقریرون کا ایک ہی ہے کہ جو چیز اس تقریر کی رو سے بدعت حسنہ ثابت ہوتی ہی اس پہلی
تقریر کی رو سے وہ ہی چیز سنت مین شامل ہوتی ہی پھر سنت کا لفظ چھوڑ کر اصحابون کی اور
تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدون کی بات کو بدعت کیون کہیئے اور جو چیز اس تقریر کی رو سے

U
297
HOH

INDIAN COUNCIL FOR CULTURAL RELATIONS · LIBRARY ·
No. 1115
Date ....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدایا حمد خاص تیری ذات پاک کو کہ تو نے اپنے فضل سے ہمکو ہدایت بخشی + اور اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت مین پیدا کیا اور توحید خالص کی راہ لگایا اور بدعت کے عقائد سے بچایا اور نبی اُمی کو قرآن کا معجزہ دیکر ہماری ہدایت کیواسطے رسول بنایا سوائے مالک ہمارے اپنے اُس رسول کریم پر اپنے علم کے موافق درود بے انتہا بھیج کہ اُس نے خاص تیرے حکم کے بموجب لوگون کو شرک اور بدعت سے روکا اور تیری سیدھی راہ پر چلایا اور توحید کی خوبیاں ور شرک کی برائیان مفصل بیان کین اور سنّت پر عمل اور بدعت کے ترک کا تقید کیا اور آل و اصحاب پر کہ اُنھون نے سنّت کو جاری اور بدعت کو رد کیا بعد اِسکے معلوم کیا چاہیئے کہ ایک فاضل جلیل متشرع دیندار نے شرک اور بدعت کی بُرائی کے بیان مین ایک رسالہ تقویۃ الایمان نام لکھا اور اُسمین صرف آیتین و حدیثین جمع کین اور اُسکے دو باب ٹھیرائے ایک باب مین توحید کی خوبیان اور شرک کی بُرائیان ہندی زبان مین بیان کین اور دوسرے باب مین اتباع سنت کی خوبیاں ور بدعت کی بُرائیان اور تفصیل بعضی بدعات کی آیت و حدیث سے ذکر کی اور ارادہ ہندی ترجمہ کا کیا مگر فرصت نپائی اور راہ خدا مین جان دی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اب سن بارہ سو پچاس ہجری مین اللہ تعالےٰ نے اس خاکسار گنہگار ہیچمدان محمد سلطان کے دل مین ارادہ اُسکے ترجمہ کا ڈالا سو اُس دوسرے باب کا ترجمہ ہندی بولی مین شروع کیا +

منہ سوکھو سیاہ ہوئے انکے منہ کیا تم کافر ہوگئے ایمان مین آکر اب چکھو عذاب بدلا اُس کفر کرنے کا ۔

ف یعنی اگلی اُمتون کو صاف حکم پہنچ چکے تھے پھر وے آپسمین اختلاف کرکے بہت فرقے ہوگئے چنانچہ یہود اور نصارے بہتر بہتر فرقے ہوگئے کہ انکو عذاب ہوتا ہے سو تم اُنکی طرح مت ہو اور آپس مین پھوٹ مت ڈالو تم کو قرآن حدیث مین صاف صاف حکم آچکے ہین تم اپنے دین مین نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہوئے کوئی خارجی بنے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجئی کہاوے اور کوئی سر پر بال رکھکر اور چار ابرو کا صفایا دیکر فقیری جتاوے پھر آمین کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے حکم یہی ہے کہ سب ملکر قرآن و حدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو اور یہود و نصارے کیطرح کئی فرقے مت ہو جاؤ اور نئی نئی باتین نکالکر فرقہ اور پھوٹ مت ڈالو اسواسطے کہ قیامت کو بعضے لوگ سرخرو اور بعضے روسیاہ ہونگے تو اُن روسیاہون سے کہا جاوے گا کہ تم پہلے مسلمان ہوئے اور اللہ کی کتاب قرآن کے ماننے کا تمنے اقرار کیا پھر دین مین نئی نئی باتین رسمین نکالین اور بدعات کفریہ جاری کین تو اسسے اللہ کی کتاب کے موافق عمل کرنا چھوٹ گیا پھر اُن نئی رسمون کے جاری ہونے سے اُنکی محبت دلمین پڑگئی اور چھوٹنا اُنکا مشکل پڑگیا تو قرآن مین جو اُسکے خلاف حکم پایا اُس حکم سے دلمین انکار آگیا اُس انکار کا مزا چکھو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نئی نئی باتین بدعتین نکالے اور بدعت کے کام کرے تو اللہ صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ٹھیر جاتا ہے اور روز قیامت کو روسیاہ اُٹھیگا پھر اُسپر عذاب ہوگا اور اُسسے کہا جاویگا کہ مزا چکھ اُن بدعتون کا کما قال اللہ تبارک و تعالی اِنَّ الَّذِینَ فَرَّقُوا دِینَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے سورہ انعام مین کہ جنہون نے راہین نکالین اپنے دین مین اور ہوگئے کئی فرقے تجکو اُن سے کام نہین اُنکا کام حوالے اللہ کے پھر وہی جتاویگا اُنکو جیسا کچھ کرتے تھے **ف** یعنے جن لوگون نے دین مین کئی کئی راہین نکال لین اور جدے جدے فرقے متفرق ہوگئے پھر سمجھانے سے مانتے نہین اور ایک راہ اللہ کی بنائی ہوئی رسول کے کہنے کے موافق سب ملکر نہین چلتے اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ و سلم تجھے اُنسے کچھ کام نہین وہ تجھسے الگ ہین وہ اللہ کے حوالے ہین کہ اللہ تعالے اُنکو عذاب

بدعت سیئہ معلوم ہوتی ہی اُس پہلی تقریر سے بھی وہی چیز بدعت معلوم ہوتی ہی فرق اتنا ہی ہی کہ اِس تقریر سے اصحاب کبار اور تابعین ابرار کے نکالے ہوئے مسائل کو رواج اور رسوم کو بدعت کہنا لازم آتا ہی اگر کلیۂ کل بدعت ضلالۃ تاویل کرنا پڑتا ہی تو مسلمان کو لازم ہی کہ نزاع لفظی کو چھوڑ کر اصل مطلب کو دریافت کرے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْاِعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ

ترجمہ فصل پہلی سنت کو مضبوط پکڑنے مین اور بدعت سے بچنے مین **ف** یعنی اِس فصل مین مجمل سنت کی خوبیون کا اور بدعت کی برائیون کا ذکر ہے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖۤ اِخْوَانًا **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ آل عمران مین کہ اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ مت ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تھے تم آپس مین دشمن پھر الفت دی تمہارے دلون مین اب ہوگئے اُسکے فضل سے بھائی **ف** یعنی اللہ کا بڑا فضل ہے کہ تمکو ایک نبی کے تابع کیا اور ایک کتاب دی کہ اُسپر عمل کرو سب ملکر اور آپس مین پھوٹ مت ڈالو کہ کوئی تمہی طرف سے ایک تدبیر نکالے اور دوسرا اُسکے مقابلہ مین اپنی عقل کی تدبیر نکالے اور بہتیرا اُسکو پھیلانے اور جب نئی نئی راہین نکلین تو پھوٹ پڑی اور ایکا ٹوٹا سو قرآن کو اللہ نے رسی سمجھو جیسے کوئی شخص کسی گڑھے مین پڑے ہوئے شخص کو رسی لٹکا کر نکالتا ہی سو اللہ نے قرآن اتارا تم سب اسکو مضبوط پکڑو جیسے نکلنے والا رسی کو پکڑتا ہی اور جو رسی نہ پکڑے وہ نیچے پڑا رہتا ہی یا رسی سے پکڑ چھوٹے تو گر پڑتا ہے سو تم سب ملکر اِس قرآن کو مضبوط پکڑو اور اسی پر عمل کرو اور نئی نئی باتین نکالکر دین مین پھوٹ مت ڈالو اور اہل سنت کی جماعت ٹوٹ نہ رہو اس سے معلوم ہوا کہ گمراہی کی اصل یہی ہے کہ دین مین قرآن کو چھوڑکر بدعتین اور نئی نئی باتین نکالے اور نئی باتین نکالنے سے اور نئی رسمین رائج ہونے سے قرآن چھوٹتا ہے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ اَکَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ آل عمران مین کہ اور مت ہو اُنکی طرح جو علیحدہ علیحدہ ہوگئے اور اختلاف کرلی اُنھے بعد اسکے کہ پہنچ چکے اُنکو صاف حکم اور اُنکو اسکے بڑا عذاب ہے جس دن سفید ہونگے بعضے منہ اور سیاہ ہونگے بعضے

اور نماز معکوس اور ختم اور توشے اور طرح طرح کے نئے نئے درود و وظیفے اور فالنامے اور گنڈے تعویذ آتارے اور حاضراتین اور عرس اور قبرون پر مراقبہ اور باجا راگ سُننا اور حال لانا ایجاد اور مشایخ اور پیر کہلائے پھر کسی نے آپکو چشتی مقرر کیا کسی نے قادری کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی نے رفاعی ٹھیرالیا اور کوئی سر پر بڑے بڑے بال رکھکر یا چار ابرو کا صفایا کر کر اور بڑی بڑی ٹوپیان اور تاج دھر کر اور کفنی اور سیلیان گلے مین ڈالکر مداریہ یا جلالیہ مشہور ہوا اور کسی نے دو چار رسالے منطق اور ریاضی اور ہندسے کی یاد کر لین اور آپکو مُلّا اور مولوی اور عالم مشہور کرنا چاہا سوا اِسکے اور سیکڑون بلکہ ہزارون طرح کی راہین نکالین اور ہر ایک فرقہ خوش ہوا کہ ہم ہی خوب ہین اور ہماری ہی راہ اچھی ہے سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرو بلکہ ایک ملت اور دین اختیار کرو جو اللہ نے فرمادیا اور سابق مین بھی یہود اور نصارے نے اپنے دین مین تفرقہ ڈالا اور کئی گروہ ہوگئے سو تم ویسے نہو اور اپنے دین مین پھوٹ اور تفرقہ نہ ڈالو ایک قرآن حدیث پر عمل کرو اور اپنے پیغمبر ہی کے تابع رہو تاکہ دین مین پھوٹ نہ پڑے اِس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیے کہ اپنی ہی مذہب اور رویہ طریقے رسوم عادت کو اچھا جانکر اسپر خاطر جمع کر کے بے فکر ہو کر بیٹھ نہ رہے بلکہ حق بات کی تلاش مین رہے اور اپنے مذہب اور رویہ اور طریقے رسوم کو قرآن و حدیث سے مقابلہ کرے جو اُسکے موافق ہو وہ اختیار کرے اور جو اِس سے مخالف ہو وہ ترک کرے بِنا گمراہی کی یہی ہے کہ آدمی اپنے طریقہ رویہ پر اڑ رہے اور بے فکر ہو کر بیٹھ رہے بہت خلقت اسی سے گمراہی مین پڑی ہے کہ اللہ اور رسول کا حکم دریافت اور تحقیق نہین کرتے اپنے بزرگون کی راہ پر خاطر جمع سے مطمئن ہو کر بیٹھ رہے اور جانا کہ یہی حق ہے

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انعام مین کہ یہ راہ میری سیدھی ہے سو اسپر چلو اور مت چلو کئی راہین پھر تمکو پھیر دینگے اُسکی راہ سے یہ کہدیا ہے تمکو تاکہ تم بچتے رہو **ف** یعنی حق تعالیٰ نے فرمایا یہ قرآن جو مین نے تمہارے واسطے بھیجا جو رویہ اور طریقہ اُسمین تمہارے کرنے کے لیئے فرمایا ہے راہ میری رضامندی اور میری طرف پہونچنے کی سیدھی ہے اِس راہ پر چلو اور سوا اسکے اور راہین

عن عبد الله بن مسعود قال خط لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطا ثم قال هذا سبيل الله ثم خط خطوطا عن يمينه وعن شماله وقال هذه سبل على كل سبيل منها شيطان يدعو اليه وقرأ وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه الآية رواه احمد والنسائي والدارمي

کریگا تب وہ جانینگے کہ وہ ہمارے بدعات کے کام ایسے برے تھے اس سے معلوم ہوا کہ جب لوگ
اللہ رسول کے حکم موافق عمل نہین کرتے اور نئی نئی راہین نکالتے ہین اور سمجھانے اور منع کرنیسے
باز نہین آتے تو اللہ تعالے اپنی ہدایت اور مہر اُن پر سے اُٹھا لیتا ہی سو وہ گمراہی مین پڑے رہتے
ہین کہ قیامت کے روز اُنکو عذاب ہوگا سو اب دنیا مین اللہ کی طرف سے ہدایت کیواسطے قران
آچکا اور رسول بتا چکے پھر اب کوئی نہ مانے تو اللہ تعالے خود آپ آکر بتانے کا نہین مگر ہان قیامت
کو عذاب البتہ کریگا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا تَكُونُوا مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا
شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ
روم مین - نہو اُن مین سے جنہون نے پھوٹ ڈالی اپنے دین مین اور ہو گئے بہت گروہ
ہر فرقہ جو اپنے پاس ہے اُسپر خوش ہو رہے **ف** یعنی جو کام شریعت مین یا عقل کے
نزدیک صریح بد ہے اُسکو ہر کوئی برا جانتا ہی اور جو کام برا کہ آدمی اپنی عقل سے یا اور کسی سے
سیکھکر نیا ایجاد کرتا ہی تو اُسکی برائی صریح قرآن حدیث مین نہین پاتا سو اس کام کو نیک جانتا ہے
اور اُسپر خوش ہوتا ہی اور بہت شخص جو ایسی نئی نئی باتین نکالتے ہین تو خوش ہو کر اُسکو
پسند کرکے اختیار کرتے ہین اور ہر فرقے کی جدی جدی نئی نئی بدعتین علیحدہ علیحدہ وضع کی
ہوتی ہین تو گروہ گروہ جدے جدے ہو جاتے ہین اور دین مین ایکا نہین رہتا اور پھوٹ
پڑجاتی ہی مثلا ایک فرقہ نے مرتضی علیؓ کو اور سب اصحابونؓ سے افضل اور بہتر جانا اور اپنا
لقب تفضیلیہ رکھا اور ایک فرقے نے اُنسے بڑھکر مرتضی علیؓ کو افضل اور اصحابون کو برا جانا
اور محرم مین محفلین تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی اور سیہ پوشی اور چھچھی اور تھس اُڑانے کی
ایجاد کین اور ایک عید غدیر اور عید بابا شجاع ٹھیرائی اور نوروز کیا اور روزے نماز اذان
وضو مین کمی بیشی کرلی اور اپنا لقب شیعہ اور محب اہل بیت رکھا اور ایک فرقے نے
اُنکے مقابلہ مین علیؓ کو برا کہا اور اپنا لقب خارجی پسند کیا اور ایک فرقے نے علی مرتضی کی
اولاد کی دشمنی اور عداوت اختیار کی اور ناصبی خطاب اپنے واسطے گوارا کرلیا اور ایک فرقے نے
شفاعت اور دیدار الٰہی کا انکار کیا اور گناہ کبیرہ کو اسلام سے خروج کا باعث جانا اور معتزلی
کہائے اور ایک فرقے نے گوشہ نشینی اور ترک امر بالمعروف و نہی عن المنکر اختیار کرکے شکل برزخ

ؔلہ باب الاعتصام بکتاب وسنتہ فصل ثانی از عبداللہ بن عمرو ۱۲ ؔمہ باب الاعتصام بکتاب وسنتہ فصل ثانی ۱۲

خلاف ہو اُس سے دل چرانا بعضا حکم شریعت کا ماننا بعضا نہ ماننا ظاہر میں اور دل میں اور منافقوں کے راہ اور قبروں پر مسجدیں اور مقبرے اور قبریں اونچی اونچی بنانا اور اپنے بزرگوں کے حق میں اعتقاد رکہنا کہ وہ خدائے تعالے سے ملکر ایک ہوگئے تھے یا خدا انمیں سما گیا تھا نصاریٰ کی اور ہندوؤں کی راہ اور مردوں سے حاجتیں مانگنا اور انکی منتیں ماننا کفار قریش کی راہ اور اپنے باپ دادے کی راہ اور رویہ کو خلاف خدا اور رسول کے اختیار کرنا اور انکی رسم و رسوم کو مقدم سمجھنا اگلے کافروں کی اور ہندوؤں کی راہ اور اپنے نسب پر فخر کرنا اور موت میں پیٹنا چلانا ماتم کرنا اگلے کافروں کی راہ اور تکلفات اور تعظیم سفرطا اور ظاہر داری بہت کرنا مجبوں کی راہ اور بیوہ عورت کو دوسرا نکاح عیب جاننا یا شادی میں سہرا اور مقنعہ ہوتے باندھنا ڈاڑہی منڈانا اور عید میں بغلگیر ہوکر ملنا اور شب برات میں روشنی کرنا اور گدھے اور خچر اور اونٹ کی سواری کو معیوب سمجھنا شگون لینا اور تاریخ اور دن اور ساعت وغیرہ کی نحوست ماننا سعادت ماننا بزرگوں کی تصویروں کی تعظیم کرنا تیجا دسواں چالیسواں برسی مردوں کی کرنا اور چیچک کی بیماری میں سیتلا بھوانی کا ماننا اور چھوت وغیرہ کا لحاظ کرنا اور بت پرستی جیسے تعزیہ جھنڈی نشان قدم رسول وغیرہ کی تعظیمیں کرنا یہ سب ہندؤں کی راہ اور اپنے عالموں اور مولویوں اور درویشوں کی نکالی ہوئی ایجادی بات کو خدا اور رسول کے فرمودے کے برابر سمجھنا اور اسکی تحقیق نکرنا یہود و نصاریٰ کی راہ لوگوں نے اختیار کی اور بہت باتیں اپنی طرف سے نئی نکالیں جیسے پیغمبر خدا صلعم کے اصحابوں کو بُرا کہنا اور ہزاروں باتیں اور رسمیں اپنے یہاں جاری کرلیں اور ایک راہ قرآن وحدیث کی چھوڑدی اور گمراہی میں پڑگئے اگر قرآن کی راہ اختیار کرتے تو اپنا اچھا دین ہوتے ہوے اور بددینوں کافروں کی راہیں کیوں چلتے اور طرفہ یہ کہ چھٹے منہ زبان سے پھر بھی دعویٰ کئے جاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور خدا تعالے سے محبت رکھتے ہیں قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ فرمایا — اللہ صاحب نے یعنے سورۂ آل عمران ہیں کہ کہ اگر تم محبت رکہتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہئے اور بخشے گناہ تمہاری اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ف یعنے ہر دین اور مذہب کے لوگ یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہمکو اللہ تعالے کی محبت ہے اور ہم اسکے بندہ ہیں اور جو کام ہم کرتے ہیں سو اسیکی محبت سے کرتے ہیں تاکہ وہ ہم سے خوش ہو

باپ دادے کی اور پیر و استاد کی رسم و رواج ملک کے بادشاہون کی نچلو اگر ان راہون پر چلوگے تو
وہ راہین تمکو میری راہ سے بہکا دینگی یہ مین تمکو سمجھا دیا تاکہ تم خبردار رہو جاؤ اور اور راہون سے بچتے رہو اسکی مثال
ایسی ہی کہ جیسے ایک بادشاہ نے کسی شخص کو دور سے اپنے حضور مین بلایا اور فرمان قاصد شترسوار کے
ہاتھ بھیجا اور اسمین لکھدیا کہ فلانی شاہ راہ پر ہوکر سیدھی آئیو اور اس شاہراہ کی سب نشانیان لکھدین
اور یہ بھی لکھدیا کہ فلانا ہمارا قاصد جو یہ فرمان لیکر پہنچتا ہے اسکے ساتھ جسطرح یہ راہ پر لاوے حضور مین
آئیو اور اس راہ مین اور بھی بہت راہین ملی ہین کہ وہ اور طرف گئی ہین اُن راہون کے چلنے والے
بھی رستہ مین ملینگے اور اپنی طرف بلاوینگے اُنکی طرف نہ جائیو اور نہین تو بہک جاؤگے اور
حضور تک نہ پہنچوگے پھر وہ شخص تھوڑی دور چلکر اور راہون پر لگجاوے اور اُس قاصد کے کہنے کے
موافق نہ چلے اور فرمان کو نہ دیکھے اور اُسکے مطلب کو نہ دریافت کرے اور راہون کے چلنے والون کے
پیچھے چلے اور پھر جانے کہ مین سیدھی راہ پر بادشاہ کے حکم بموجب چلتا ہون تو وہ شخص ہرگز بادشاہ تک
نہ پہنچیگا تو اب اسکو یون سمجھا چاہیے کہ جیسے ہر زمانہ مین لوگ دنیا کے کامون مین نئی نئی وضعین اور
طرحداریان نکالتی ہین ویسی ہی دین کے کامون مین ہر زمانہ کے لوگ نئی نئی باتین اور جدی جدی راہین نکالا
کرتے ہین چنانچہ اس سبب سے اگلے دینوالے لوگ یہود اور نصاریٰ کی فرقہ ہوگئی اور مسلمانو مین بھی لوگ ہزار
فرقے بنگئے سو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا قاصد بناکر اور فرمان اپنا دیکر لوگون کی واسطے بھیجا اور
لوگون کو اپنی طرف بلایا اور قرآن مین سب پتے اپنی طرف پہنچنے کے صاف کھولدیے اور حضرت نے بھی سب راہ
طریقے صاف صاف بیان کردیے اور اللہ صاحب نے فرمایا کہ یہ قرآن سیدھی راہ ہے اسکے موافق راہ پر چلو تو اللہ
تک پہنچو پھر اگر یہود کی یا نصاریٰ کی یا مجوس یا ہنود کی راہ پر چلوگے یا اور راہین نئی ایجاد کروگے تو نہ پہنچوگے
بلکہ بہک جاؤگے جو مسافر کئی راہین چلے وہ منزل مقصود کو نہین پہونچی اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کے
موافق عمل کرنا اور قرآن کی راہ کو اختیار کرنا یہی راہ مضبوط سیدھی ہے کہ اس راہ پر آدمی پیغمبر اللہ کی طرف
پہنچتا ہی اور جو شخص اور راہون پر چلے وہ گمراہ ہے اسکی راہ سے علحدہ پھر وہ اور راہین کسی کی ہون خواہ اگلی
کافرون کی خواہ ابھی کافرونکی خواہ باطنی خواہ بدعتیونکی چنانچہ اس زمانے مین اکثر لوگونے یہی روش اختیار کیا
کہ ایک راہ قرآن حدیث کی چھوڑکر بہت سے فرقون کی راہین اختیار کین نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ عبادت ترک کرنا
دہریون اور سوفسطائیون کی راہ یا نماز مین سستی اور جو عبادت اپنی مرضی موافق ہو کرنا اور جو اپنی مرضی کے

۸

واٰلہ وسلم کو منصف اور حاکم بدے یا حضرت کے حکم سے دل مین ناخوش ہوا اور حکم کو نمانے اور
چون وچرا کرے وہ ہرگز مسلمان نہین بلکہ کافر و منافق ہے ظاہر مین آپکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ
وسلم کی اُمت مین کہتا ہے پھر حضرت کے فیصلہ سے اور حکم سے راضی نہین ہوتا اور دل مین خفگی اور
تنگی لاتا ہے اس مقام پر انصاف سے بوجھا چاہیے کہ اس زمانہ مین ہندوستانی مسلمانون مین
ہزارون نئی باتین اور نئے عقیدے اور رسم رسوم جو رائج ہین اور ایک جہان اُسمین گرفتار ہو جیسے
لڑکا پیدا ہوتے ہی وقت ایک بکرا ذبح کرنا اور بندوقین چھوڑنا اور زچا کی چارپائی پر تیر اور کلام اللہ
رکھنا چھٹی کرنا اور نام فلان بخش اور غلام فلان رکھنا اور اگرچہ خون زچا کا چالیس روز سے کم مین
بند ہو جاے مگر پوری چالیس دن تک اُسکو ناپاک سمجھنا بسم اللہ کے واسطے چار برس اور چار مہینے کی
قید کرنا اور بسم اللہ کی شادی کی محفل کرنا اور ختنہ مین شادی اور محفل اور رسم رسوم کرنا اُس
مختون کو معاذ اللہ قبرون یا نشان یا مہندی کے سلام کو لیجانا اُسکے ہاتھ مین لال کنگنا باندھنا
اور اُسکے ہاتھ مین لوہا رکھنا اور رسوم منگنی کی کرنا بیری وغیرہ بانٹنا اور شادی نکاح مین ابٹنے
باندھنا اور دروازہ پر نیل یا چونیکے ٹیکے دینا ساچق اور آتشبازی اور پھول کہنولی اور روئی
کی سیدہیان اور ٹٹیان اور ناچ اور زرد رنگی یا سرخ کپڑی پہنا کنگنا باندہنا مرد کو مہندی لگانا
سہرا باندہنا اور ٹوٹنے گانا اور جلوہ کرنا اور شادی کے پہلے برادری کا کھانا کرنا اور چوتھی کھیلنا محرم مین
عورتون کی صحبت اور عورت کو زینت ترک کرنا چارپائی پر نہ سونا تعزیہ بنانا شدے لگانا محرم کی محفلین
کرنا علم چڑہانا مہدی بنانا اور صفر کے مہینے کو بالخصوص تیرہ دن نامبارک سمجھنا اور آخری چہارشنبے
کو سیر کو جانا اور ربیع الاول مین مولود کی محفل ترتیب دینا اور وہان ذکر حضرتؐ کے پیدا ہونے
لگا آدے کھڑے ہو جانا اور یہ جاننا کہ روح حضرت کی یہان آتی ہے اور ربیع الثانی کی گیارہوین
کرنا اور جمادی الاول مین مکن پور کو بدیع الدین شاہ مدار کے چلے کو عرس مین جانا اور شعبان
مین آتشبازی چھوڑنا اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا اور رمضان مین اخیر جمعہ کو خطبہ
الوداع اور قضا عمری پڑہنا شوال مین عید کے روز سوئیان پکانا اور بعد نماز عید کے بغلگیر
ہوکر ملنا یا مصافحہ کرنا اور ذیقعدہ کے مہینے مین نکاح نکرنا وعلیٰ ہذا القیاس کفن کے
ساتھ جانماز اور چادر بھی ضرور بنانا اور نعش کی چارپائی منحوس سمجھنا اور حضرت

اور ہمکو چاہئے پہر اگر ہمسے کچہ گناہ بھی ہوجاوے تو وہ بخشدیگا اللہ صاحب نے فرمایا کہ ای پیغمبر تو ان لوگون سی کہدے کہ اگر تم سچے ہو اور تمکو اللہ سے محبت ہے تو اللہ نے مجھکو اپنا رسول کرکے تمہارے پاس بہیجا کہ تم میرے کہنے بموجب اسکی بندگی کرو اسکی محبت کے جو کام تبلاؤن سو کرو سو تم میری راہ چلو تا کہ معلوم ہو کہ تمکو اللہ سے محبت سچی ہی تو وہ تمہارے گناہ بھی بخشے کہ ایسے شخصون کے واسطے وہ بخشنے والا ہی اور مہربان ہی پھر جو شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ چلی بلکہ اپنی طرفسے نئی نئی راہین نکالے پہر دعوے کری کہ مجھکو اللہ تعالے سے محبت ہی سو وہ جھوٹا ہے اور اللہ تعالی اُس سے بیزار اور پیغمبر صلعم کی طرفسے اُسپر تہپکار سو واسطے کہ وہ شخص اگرچہ ظاہر مین اللہ تعالے کی محبت کا دعوی کرتا ہے مگر حقیقت مین گویا دعوی پیغمبری کا رکھتا ہی کہ اپنی ایک شرع نئی جدی ہی قایم کرتا ہے وہ پیغمبر کا تابعدار کاہیکو ہے بلکہ دوسرا بھائی جیسے باغی خوشامد محبت یونہی ہوتی ہے کہ محبوب کے کہنے موافق کام کیجیے نہ جسطرح اپنا جی چاہے اس آیت سی معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت کی سنت کی پیروی نکرے اور پہر اللہ تعالی کی محبت کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہے اور جو سنت کے موافق کام کرے اُسکی محبت اللہ سے سچی ہے اور وہ اللہ کا محبوب ہی اللہ تعالے اُسکو چاہتا ہی اُسکے گناہ معاف ہونگے اور اللہ تعالے کی طرف سی اُسپر بخشش اور مہربانی ہوگی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نسار مین کہ سو قسم ہے تیرے رب کی اُنکو ایمان نہوگا جب تک تجھے کو منصف نہ جانین جو جھگڑا اُٹھے آپسمین پھر نپاوین اپنے جی مین خفگی یعنے فیصلہ سی اور قبول رکھین مان کر یعنی جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملہ یا رسم اور عادت کی بابت لوگونکے آپسمین جھگڑا اُٹھی ایک کہتا ہو یون کیا چاہیئے اور دوسرا کہتا ہو یون نہیں یون کیا چاہیئے ایک دعوی کری میرا ہی دوسرا کہے میرا ہی کوئی کہئے یہ کام یا رسم و عادت بدہی کوئی کہے نیک ہی تو ایسے وقت مین چاہئی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف بدین اور حاکم ٹہیرادین پھر جو حکم حضرت فرمادین یا حضرت کی حدیث سی ثابت ہو اُس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ خلاف جان و دل سے خوش ہوکر قبول کرین اور مان لین تب مسلمانی کا دعوی سچا معلوم ہوا اور جو شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

والسمع والطاعة وان كان عبدا حبشيا فانه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور

۱۰

فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة رواه احمد وابو داود والترمذي [illegible]

عورتیں زچا ہوتی تہیں اور لڑکوں کے ختنے بھی ہوتے تھے اور قرآن پڑہنا انکو شروع ہوتا تہا اور لوگوں کے نکاح ہوتے تھے اور لوگوں کو بیماریاں ہوتی تہیں اور لوگ مرتے تھے اور قبریں بنتی تہیں اور چلا اور برس روز گذر تہا اور محرم اور صفر وغیرہ کے مہینے آتے تھے تو ایسے وقت میں حضرت کیا کیا کرتے تھے اور کیا فرماتے تھے اور حضرت کے اصحاب کس طرح عمل میں لاتے تھے پھر اگر ان کاموں کا برا ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قول اور فعل اور تقریر سے ثابت ہو تو چاہئے مسلمان خوش ہو کر دل سے قبول کرے اور ویسا ہی حضرت کی مرضی موافق عمل میں لاوے اور جو شخص اسکی برائی دریافت کر کے ناخوش اور خفا ہو اور ان کاموں کا ترک کرنا برا لگے تو صاف جان لیا چاہئے کہ وہ شخص اس آیت کے حکم بموجب مسلمان نہیں اور یہ بے شبہ بات ہے کہ حضرت کے اور اصحاب کے اور تابعین بلکہ تبع تابعین کے بعد یہ رسمیں رائج ہوئیں تو اب معلوم کیا چاہئے کہ حضرت نے نئی نئی رسموں اور ایجادی کاموں کے حق میں کیا فرمایا سنا چاہئے اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ؛ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ جسنے نئی چیز نکالی ہمارے اس دین میں جو چیز اس میں سے نہیں تو وہ چیز باطل اور رد ہے **ف** یعنی جسنے ایسی چیز دین میں نکالی کہ جسکی دین میں اصل نہو سو وہ چیز باطل اور رد ہے اور نئے کام دو طرح کے ہیں ایک وہ کہ حضرت کے اصحاب کے یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت میں ایسا واقع نہوا کہ اس نئے کام کی حاجت ہوتی بعد انکے زمانہ کے ایسا واقع ہوا کہ اس نئے کام کی حاجت ہوئی مثلاً حضرت کے وقت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت یا تابعیں کے وقت تک کسیکو صرف و نحو پڑہنے کی یا قرآن میں زیر زبر بنانے کی یا فقہ کی کتاب تصنیف کرنے کی حاجت نہ ہوئی اسواسطے سب مسلمان عرب تھے کلام اللہ کو بے صرف و نحو کے سمجھتے تھے اور بے زیر و زبر کے صحیح پڑہتے تھے اور اکثر لوگ مسائل کے عالم تھے اور اختلاف کم تہا سو انکو احتیاج ہی نہوئی کہ فقہ کی کتاب اور فتاوی بناتے بعد اس زمانہ کے جب اسلام توران اور ہندوستان وغیرہ کی طرف پہونچا تب احتیاج ان چیزوں کی ہوئی اور بموجب اشارے آیات و حدیث کے یہ چیزیں ؛

عزرائیل کے نام کو یا سورہ یٰسین کو معاذ اللہ بد جاننا اور کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھنا اور قبر میں قل کی ڈھیلے اور شجرہ رکھنا اور تیجا دسواں چالیسواں اور چھہ ماہی اور برسی عرس مردوں کے کرنا اور اسقاط مروجہ کرنا حافظونکو قبروں پر بٹھلانا قبروں پر چادریں ڈالنا مقبرے بنانا قبروں پر تاریخ لکھنا وہاں چراغ جلانا موت کے ذکر کو برا جاننا بعد تین روز کے ماتم پرسی کرنا اور دور سے سفر کر کے قبروں پر جانا اور توشے اور سہ میناں کرنا اور ماں باپ کے ترکہ سے بیٹیوں کا حصہ نہ دینا اور بیماریوں میں ٹوٹکے کرنا حاضراتیں کرنا منگل بدھ سنیچر کے دن کو نامبارک سمجھنا اور بعضی تاریخوں کو نحس جاننا گھوڑی حویلی عورت پیر مبارک کی نحوست کی علامتیں مقرر کرنا اور وردنادعلی اور ختم بزرگوں کے نام کے یا قران کی آیتونکو معکوس پڑھنا اور چراغ جلتے وقت ایک دعا ایجادی پڑھنا اور شغل برزخ وغیرہ طریقہ ایجاد کرنا اور اسکو عمل میں لانا اور مغرب کی نماز کے بعد یازدہ قدمی پڑھنا اور ہولی دوالی وغیرہ کفار کی رسمونکو ماننا اور اونٹ اور گدھے اور خچر کی سواری کو معیوب سمجھنا اور عورتوں کو مردوں سے اور مردونکا عوں سے سلام علیک کرنا معیوب سمجھنا اور اسیطرح خوردوں کا بزرگوں سے یا بزرگوں کا خوردوں سے سلام علیک کرنا ادب کے خلاف جاننا اور خطبہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بیٹھکر خطبہ پڑھنا اور علاوہ اسکے سلف کے عقاید سے انحراف کرنا وحدتِ وجود اور وحدتِ شہود یا جبر قدر کے مسئلہ میں گفتگو کرنا اسکے اسرار کی بہت سی تحقیق میں مشغول ہونا اور معاذ اللہ تقدیر کا انکار کرنا اور حضرت علی مرتضیٰ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض سے افضل جاننا اور حضرت ابوبکر رض و عمر رض کی خلافت کو برحق نہ سمجھنا اور اہلبیت اور اصحابوں کے حق بداعتقادی کرنا یا انپر طعن کرنا اور مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا راگ باجے سننے کو بہتر جاننا اپنی ذات پات نسب کی بڑائیاں کرنا آپس میں ایک دوسرے کی گفتگو اور حرکات سکنات تحریر میں تعظیم زیادہ کرنا مہر عورتونکا زیادہ مقرر کرنا اور شادیوں میں خرچ بیجا کرنا بیوہ کا دوسرا نکاح معیوب سمجھنا مصیبت میں چلانا پیٹنا زیادہ سوگ میں بیٹھنا اپنے جسم اور مکان اور سواری وغیرہ کی زینت بہت سی کرنا غرضکہ یہ باتیں اور سوا اسکے ہزاروں رسمیں جو رائج ہیں کہ ہزاروں آدمی رسمیں کرتے ہیں اور بہتیرے آدمی منع بھی کرتے ہیں قطع نظر اور دلیلوں سے جب مسلمانوں میں اختلاف پڑا اور اسبات پر جھگڑا اٹھا تو ایسے وقت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو منصف اور حاکم بنانا چاہیئے اسواسطے کہ حضرت کے وقت میں بھی لڑکے پیدا ہونے لگتے

۱۲

چیز گمراہی ہی یعنی سب گمراہی کا ہے **ف** یعنی اللہ تعالیٰ آدمی پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے کہ اُسنے اگلے
دین سب منسوخ کرکے لوگون کی ہدایت کے واسطے کتاب قرآن مجید بھیجا اور اُسمین سب باتین دنیا و
آخرت مین آدمی کی کام کی تھین بیان کردین سو وہ سب نئی باتون سے اچھی ہے اُسپر عمل کرو اور
اللہ تعالےٰ نے حضرت کو پیغمبر کرکے بھیجا انھون نے قرآن کا سب مطلب صاف صاف بیان
کردیا اور عمل کرکے دکھلا دیا کوئی بات باقی نرہی جسکی نئی ایجاد کرنے کی دین مین ضرورت
ہو پھر باوجود اسکے جو دین مین کوئی نئی بات نکلے وہ سب برائیون سے زیادہ بُری ہے کہ
دین مین نئی بات نکالنا گویا اپنی ایک شرع جدی قائم کرنا ہے یا قرآن مین اور حضرت کے
رو یہ اور کام مین نقصان بتانا ہے گویا یہ دعوی کرنا ہے کہ یہ بات خدای تعالےٰ نے قرآن مین
نہ کہی اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوئی جو کہہ جاتے سو اب ہمنے نکالی اور جو
بات ایسی ہو کہ جسمین ایسی بُری بات نکلتی ہو وہ صریح گمراہی ہے اسیواسطے بدعت کا کام سب کامون
سے زیادہ بد ہے کہ بدعتی کو توبہ نصیب نہین ہوتی اس سبب سے کہ وہ بدعت کو نیک کام جانکر کرتا ہے
تو اُسکو کبھی توبہ کرنے کا خیال بھی نہین گزرتا اسیواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتین گمراہی
ہین اَخرَجَ البُخَارِیُّ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَبغَضُ
النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثٌ مُلحِدٌ فِی الحَرَمِ وَمُبتَغٍ فِی الاِسلَامِ سُنَّۃَ الجَاہِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ
دَمِ امرِیٔ مُسلِمٍ بِغَیرِ حَقٍّ لِیُہرِیقَ دَمَہٗ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ
مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ زیادہ غضب اللہ کا سب آدمیونسے تین پر ہے ایک گناہ کرنے والا حرم مین دوسرے
چاہنے والا اسلام مین اگلے کافرونکی عادت کے کام تیسرے چاہنے والا مرد مسلمان
کا خون ناحق صرف اسواسطے کہ بہاوے اسکا خون **ف** یعنے جو شخص گناہ کرتا ہے تو اللہ
صاحب اُسپر ناخوش ہوتا ہے اور اُسکی طرف غضب الٰہی متوجہ ہوتا ہے جتنے آدمی دنیا
مین گناہ کرتے ہین جسقدر غضب الٰہی اُن سب لوگون کی طرف ہوتا ہے اُن سب سے زیادہ
غضب الٰہی اُسپر ہوتا ہے جو کعبہ شریف کے حرم مین گناہ کرے اور جو شخص کافرونکی رسم
مسلمانون مین جاری کیا چاہے اور جو ناحق کسی مسلمان کا خون کرنا چاہی اسواسطے کہ وہ شخص

بنائی گئین تو یہ چیزین کہ وسیلہ علم کا ہین جیسے صرف نحو اور علم قرأت اور اصول اور فقہ اور کتابین تصنیف کرنا اور اجتہاد وغیرہ چیزین ان لوگونکے حق مین بدعت نہین اور دوسری طرح کے نئے کام وہ ہین کہ وہ واقع بھی ہوئے مگر حضرت کے یا اصحابون یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت مین وہ نئی چیزین بے انکار کے جاری نہوئین تو وہ چیزین بدعت اور باطل اور مردود ہین مثلاً اوسوقت بہی لوگ مرتے تھے اور دفن ہوتے تھے مگر کوئی تیجا دسوان چالیسوان نہین کرتا تھا اور اسطرح سے فاتحہ نہین دیتا تھا اور یہ رسوم لوازمات میت کے کوئی نہ سمجھتا تھا یا مثلاً اسوقت مین لوگونکے نکاح ہوتے تھے پر کوئی ساچق اور آتشبازی وغیرہ اور مصحف آرسی نہین کرتا تھا تو ایسے سب کام باطل اور مردود ہین اسواسطے کہ دین کا کام وہ ہوتا ہی جسکے کرنے مین خوبی اور بہتری اور ثواب اور نہ کرنے مین ثواب جاوے یا الزام آوے اور برائی ٹہیرے یا عذاب ہو سو دین کے کام دو طرحکے ہین ایک وہ کام جو دل سے علاقہ رکھتے ہین جیسے نیت اور اعتقاد اور فکر دھیان محبت عداوت وغیرہ دوسرے وہ کام جو ظاہر سے علاقہ رکھتے ہین سو وہ کام یا عبادت ہین یا معاملات ہین یا رسوم عادت ہین تو ان دونون طرح کے کامونکا مقرر کرنا اور ٹہیرانا اور بتلانا اور ان کامونمین وقت اور جگہہ وضع اور گنتی مقرر کرنا حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام تھا اور اسیواسطے حضرت کو اللہ تعالے نے پیغمبر کرکے بہیجا سو حضرت نے فرمایا کہ جسنے کوئی عقیدہ یا کوئی عبادت یا کوئی رسم نئی نکالے اور اسکی مثل اور نظیر بھی دین مین نہ تھی سو وہ عقیدہ اور عبادت اور رسم یا جو دین کے عقیدہ اور عبادت اور رسم مین وقت یا جگہ یا وضع ہیئت یا گنتی کی قید اپنی طرف سے مقرر کرے سو وہ بدعت اور باطل اور مردود ہی اور معلوم رہے کہ مثل اور نظیر کا دریافت کرنا ہر شخص کا کام نہین یہ مجتہد کا کام ہے اخرج مسلم عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی باتون مین سے اچھی بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اور بہتر راہون مین سے بہتر راہ محمد کی ہے اور سب برے کامونسے برا کام وہ ہے جو نیا ہے اور ہر نئی

پس عمل سنت کے اوپر ضرور ہے

فصل بدعت کا برا اسلوب ہے

عن ابراھیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا

اہل بدعت کا برا کرنا انہدام خانہ اسلام ہے

۱۴

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی کتاب الزھد

جو کوئی بگڑنے مین امت کے سنت پر عامل ہو... اسکو سو شہیدونکا ثواب ہو

حاشیہ متعلقہ ... الاخوان ... سوای ... بدعت ... مین داخل ...

اسکو پیغمبر اور ولی کہ سمجھنا وغیرہ یہ ہزارون رسمین اور عادتین سب یہود و نصاریٰ اور مجوس اور منافقونکی
اور مکہ والی اگلے مشرکون کی ہین اور سوا اسکے اور ہزارون رسمین ہندؤن کی ہین کہ لوگون نے اپنے
یہان رائج کرین کہ پیغمبر خدا ایسی ہی باتونکے مٹانیکو اور ایسی ہی رسمونکے دفع کرنیکے لئے آئے
اور قرآن نازل ہوا پھر جو شخص ایسی رسمین اور عادتین اختیار کرے اور مسلمانونمین جاری کرے تو وہ
شخص اس حدیث کی بموجب اللہ تعالی کی طرف سے مغضوب ہے راندہ گیا خدا کی غضب مین گرفتار اور خدا
کے دشمنون مین شمار اس مقام پر معلوم رکھنا چاہیئے کہ ایک قسم کی بدعت یہ بھی ہی اگلے کافرونکی
رسوم اور عادت اسلام مین جاری کرنا گویا وہ رسم اسلام مین نئی نکلی بعضے شخص جو شبہ کرتے
ہین کہ جس کام کی صریح برائی قرآن وحدیث مین نہین آئی اسکو ہم کیون برا جانین سو یہ بات غلط
ہے اسواسطے کہ جس کام کی ہمکو خدا اور رسول کی طرف سے اجازت نہوئی وہ کام ہمکو منع ہی

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ
بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّتِہٖ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ
وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِہِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ
مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِیَدِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِلِسَانِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ
وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِقَلْبِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعودؓ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نبی کو بھیجا اللہ تعالی نے اسکی امت پاس مجھسے پہلی تو ہوتے تھے
اسکی امت مین کچھ لوگ صاف دل اسکی مددگار اور یار کہ اختیار کرتے تھے اس نبی کا رویہ اور عمل
کرتے تھے اسکے حکم موافق پھر یون ہوتا کہ پیدا ہوتے انکے بعد بد رد یہ لوگ کہ وہ لوگون کو کہتے جو خود نکرتے
اور کرتے ایسے کام جسکا حکم نہوتا تو جسنے جہاد کیا انپر اپنے ہاتھ سے سو وہ مسلمان کامل ہی اور جو جہاد
کرے انپر اپنی زبان سی وہ بھی مسلمان ہے اور جو جہاد کرے انپر اپنے دل سے وہ بھی مسلمان ہے
اور نہین ہی بعد اسکی کچھ ایمان رائی کے دانہ برابر ف حضرت نے اپنی امت کے خبردار کرنے کو اگلے
پیغمبرون کی امتون کا حال بیان کیا سو حضرت کی امت کا بھی یہی حال ہوا کہ حضرت کے
اصحاب صاف دل پاک باطن لوگ تھے کہ حضرت کی مددگار رہتے تھے اور حضرت کے حکم موافق

گویا اللہ تعالے کا مقابلہ کرتا ہے کعبہ شریف کو اللہ صاحب نے اپنا گھر ٹھیرایا اور انکے ادب کا اور
وہانکی عبادت کا حکم دیا پھر جسنے وہاں کا ادب نکیا وہاں گناہ کیا تو اسنے نہایت بی ادبی کی بلا تشبیہ
جیسے کسینے باوجود بادشاہ کے منع کرنیکے بادشاہ کے روبرو دیوان خاص میں قصور اور بی ادبی بادشاہ کی
کی اور اللہ تعالے نے آدمی کو پیدا کیا اسکی آنکھ ناک کان اعضا درست بنائے اسکو بڑا یا دنیا میں جگہ دی
پھر ایمان اسکو دیا پھر جسنے اسکو مار ڈالنا چاہا تو گویا اللہ کا مقابلہ کیا کہ جسکو اللہ تعالے رکھا چاہی
اسکو یہ مٹایا چاہے اور اگلے لوگوں نے کچھ اپنی عقل سے رسم رویہ نکال لئے تھے کہ انکو وہ
نیک جانتے تھے اللہ تعالے نے پیغمبر صاحب کو پیغمبر کرکے قرآن دیکر بھیجا اور حکم کیا کہ اگلے
کافرونکی رسم ورسوم کو مٹادیں اور لوگوں کو اسکے کرنے سے باز رکھیں پھر جو شخص وہ رسم
ورسوم اگلے کافرونکی پھر جاری کرے اور چاہے کہ مسلمانوں میں وہ رسمیں جاری ہوجاویں تو اسنے
گویا شریعت کے مٹانے کی بنیاد ڈالی اور کفر کے جاری ہونے کی تدبیر کی تو یہ شخص گویا خدا تعالے
کا مقابلہ کیا چاہتا ہے کہ جسکو خدا تعالے نے مٹایا چاہے یہ جاری کیا چاہتا ہے اور خدا تعالے کا
دشمن ٹھیر جاتا ہے اور اگلے کافروں کی یہی رسمیں اور عادتیں تہیں کہ اپنے مولویوں درویشونکی
نکالی ہوئی بات کو عین خدا ہی کا حکم سمجھنا اور باوجود مخالفت فرمودۂ خدا اور رسول کے اسبات کو غلط
نہ جاننا اور نہ چھوڑنا اور خدا رسول کے کلام کے مقابلہ میں اسبات کی سند پکڑنا اپنے باپ دادے کی
رسم دردیہ کو مقدم جاننا مسئلہ کے مقابلہ میں اسکی دلیل اور سند پکڑنا دنیا کی طمع یا لوگوں کے
برا ماننے کے خوف سے یا نفسانیت کی راہ سے سچا مسئلہ بیان نکرنا کلام اللہ اور کلام الرسول میں
تحریف کمی بیشی کرنا اپنی خواہش کے موافق مسئلہ تاویلی تراش لینا صلح کل کا رویہ اختیار کرنا
اپنی ذات نسب خاندان پر فخر کرنا اس میں دون کی لینا مردوں کے بیان کرکے چلا کر رونا
پیٹنا غم میں سیاہ کپڑے پہننا قبروں بلندی کی بنانا قبروں پر یا مقبرہ میں اسکی تاریخ
وغیرہ لکھنا مقبرے بنانا قبروں پر مسجدیں بنانا وہاں کھانا پڑھانا باجے راگ کو عبادت
سمجھنا نوروز کو ماننا صفر کے مہینے کے تیرہ دن کو مبارک سمجھنا سعادت نحوست ستارونکی
اور دنوں کی ماننا جن پریوں کی ماننا کرنا شگون لینا بزرگونکی منتیں ماننا بزرگوں کی نیاز اچھوتی
ٹھیرانا تصویروں کی تعظیم کرنا اور جس شخص سے کچھ معجزہ کرامت نہو اسکو پیغمبر اور ولی نہ سمجھنا

شریعت مین صراحتہً یا اشارۃً اجازت نہین آئی مگر ہان کام کرنے کے واسطے البتہ دلیل چاہیئے
اور حکم تبلائی خواہ آیت ہو یا حدیث ہو یا حضرت کے صحابہ ہونگا اور تابعین کا عمل اور اتفاق ہو

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِیَةً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ وَاِنَّهٗ سَیَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰی بِهِمْ تِلْکَ الْاَهْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَا یَبْقٰی مِنْهُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصَلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ

ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمر رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور آوے گا ایک ایسا وقت میری امت پر جیسا آیا بنی اسرائیل پر جیسے ایک جوتی برابر دوسری کے یہان تک کہ اگر ہو ان مین کوئی ایسا کہ اسنے برا کام کیا اپنی ماسے علانیہ تو البتہ ہوگا میری امت مین بھی ایسا شخص کہ کرے گا ایسا اور بنی اسرائیل پھوٹکر ہوگئے بہتر فرقے اور پھوٹکر ہو جاوے گی میری امت تہتر فرقے کہ سب وے دوزخی ہون گے سوا ایک فرقہ کے صحابون نے عرض کیا کون ہے وہ ایک فرقہ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ جو اس طریقہ پر ہین جسپر مین ہون اور میرے یار اور یون ہوگا کہ نکلینگے میری امت سے ایسے گروہ کہ جاری ہون گی انمین بدعتین جیسے جاری ہوتی ہے ہرک کتے کے کاٹے ہوئے کو کہ نہین باقی رہتی اسکی کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر پہنچ جاتی ہے اسمین ف یعنی جیسے کتے کاٹے کی بیماری آدمی کے بالکل رگ و ریشہ مین گوشت و پوست جوڑ بند مین پہنچ جاتی ہے ویسے ہی ایک زمانہ میری امت پر ایسا آویگا کہ لوگون مین بدعتین جاری ہو جا دین گی عقیدے اور عبادتین اور وظیفے اور ورد ذکر نماز صدقہ خیرات مراقبہ نئی نئی طرح کے نکلین گے اور

19

عمل کرتے تھے بعد ایک مدت کے ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ لوگونکو اور کچھ تبلاتے اور آپ اور کچھ کرتے
خود فضیحت بدیگران نصیحت اور ایسے کام کرتے جسکا حکم نہین ہوا یعنی نئی نئی ایجاد کے کام بدعت کے
سو حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے ہاتھ سے جہاد کرے کہ انکو مارے اور ان کا وہ بدعت کا کام
متغیر کردے اور توڑ ڈالے اور اسکا کارخانہ برہم کردے سو وہ کامل مسلمان ہے اول درجہ
کا اور جو کوئی صرف زبانسے منع کرے بدعت سے اور اسکی برائی بیان کرے اور بدعتی کو نصیحت اور
بدعت کی فضیحت کرے وہ بھی مسلمان ہی دوسرے درجہ کا اور جو شخص اس بدعت کے کام کو دل
سے برا جانے اور فکر اور تدبیر اسکے دور ہونے کی کرے اور بدعتی سے دل نہ ملاوے وہ بھی
مسلمان ہے تیسرے درجہ کا ضعیف الایمان اور جو اتنا بھی نہو اسمین رائی برابر بھی ایمان نہین اس
سے معلوم ہوا کہ جو خود بدعتی موجد بدعات ہو انکے ایمان کا کیا ٹھکانا اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ مسلمان جسقدر ہوسکے اسقدر بدعت کے موقوف ہونے کے واسطے کوشش کرے اور بدعت کے
کام کو توڑے اور زبان سے بدعتیون کو نصیحت کرے اور بدعت کے عیب بیان کرے اور دل سے
بدعت کو برا جانے اور بدعتیون سے دوستی اور اتحاد نرکھے اور رکھے تو ایمان مین نقصان ہی
اور جسقدر بدعت سے بچے اور بدعت کو موقوف کرے اوتنا ہی ایمان کامل ہو اور یہ بھی
دریافت ہوا کہ جس کام کا حکم نہوا اگرچہ منائی اور ممانعت بھی نہوئی اس کام کو کرنا بدعت ہی اور
ممنوع مثلاً کہنیون تک دونو ہاتھ وضو مین دھونا فرض ہی اور بغلون تک ہونا صریح منع بھی نہین
اور حکم بھی نہین تو اب اگر کوئی شخص وضو مین بغلون تک ہاتھ دہووے اور جانے کہ مین اچھا کرتا
ہون تو اسکو منع کرینگے کہ وضو مین اسطرح دونو ہاتھ دھونے کا حکم نہین ہوا یا مثلاً اذان مین
اول چار دفعہ الله اکبر کہنا چاہیے پھر کوئی شخص پانچ دفعہ اگر کہے اور دلیل لاوے کہ پانچ دفعہ
اذان مین الله اکبر کہنا منع نہین آیا تو اسکو رد کرین گے اور یہی کہین گے کہ چار مرتبہ سے
زیادہ کہنے کا حکم نہین آیا یا مثلاً اذان مین اشہد ان محمد رسول الله کے ساتھ یون کہے اشہد
ان حضرت محمد رسول الله صلے الله علیہ آلہ وسلم تو اسکو منع کرین گے یا مثلاً فجر کی دو سنت
(؟) رہین کوئی تین یا چار رکعت سنتین فجر کو پڑہے تو اسیطرح اسکو بھی منع کرین گے اور
یہی کہینگے کہ اسطرح سے حکم نہین ہوا منع کرنے کو صرف یہی دلیل کافی ہی کہ اس کام کی

اور بدعت کو ترک کرے اور بدعت سے بیزار رہے اور ایک سنت یہ بھی ہی کہ شام سے
صبح تک اور صبح سے شام تک یعنی مدام کیکی عداوت اور کسی سے بغض اور کینہ دلمین نرہے
اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام
بالکتاب والسنہ مین لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے چنگل مارا یعنی عمل کیا میری سنت پر میری امت کے
فساد کے وقت تو اسکو ثواب سو شہید کا ہے ف یعنی جب امت کے لوگ طرح طرح کی
بدعتین ایجاد کرینگے اور ہر ایک اپنی بدعت کو نیک جانکر ذوق و شوق سے عمل مین لا دیگا
اور ہزار ہا بدعتین ہونگی پھر بعضی بدعت کو کوئی فرض جانیگا اور بعضی کو کوئی واجب بتاویگا
اور بعضی کو کوئی سنت ٹہراویگا اور کوئی مصلحت وقتی اور دنیا وی قرار دیگا اور کوئی رسم اپنے
بزرگون کی جانکر اور کوئی عوام کے طعن کے خوف سے عمل مین لا دیگا اور ہر ایک اپنی بات پر اڑا
رہیگا تو ایسے وقت مین جو شخص سنت پر عمل کریگا اور اس بدعت سے کنارہ کریگا اور حضرت
کے طریق کو نہایت مضبوط پکڑیگا اور کسی حال مین نچھوڑیگا تو اسکو سو شہید کے موافق ثواب
ملیگا اسواسطے کہ ہزارہا بدعتی اسکے دشمن ہونگے اور اسکو برا کہینگے بلکہ اس کی جان اور
آبرو کھونے کی فکر مین رہینگے اور وہ موافق سنت کے خود صبر کریگا اسلیئے اسکو سو شہید
برابر ثواب ملیگا سو اب اسی اختلاف اور بدعات کا وقت ہے کہ ہر شخص اپنی ہی گاتا ہے
اور جو جسکے جی مین آتا ہے بید ہڑک عمل مین لاتا ہی پھر کوئی آپ ہی نئی نئی باتین ایجاد کرتا ہی
اور کوئی غیر مذہبون اور بددینون کی رسوم اور بدعات ایجاد کرتا ہی یہ سب خرابیان اسی
پڑین کہ لوگون نے قرآن حدیث پڑہنا اور اسکے معنی دریافت کرنا چھوڑ دیا یا اس علم شریف
مین سستی کی اور اور علمون مین لگ پڑے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنْ جَابِرٍ رض اَنَّ
النَّبِیَّ صلعم حِیْنَ اَتَاهُ عُمَرُ رض فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِیْثَ مِنْ یَهُوْدَ تُعْجِبُنَا اَفَتَرٰی اَنْ
نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی لَقَدْ جِئْتُكُمْ
بِهَا بَیْضَاءَ نَقِیَّةً وَلَوْ كَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ ترجمہ مشکوۃ کے

مسلمانونکے دین مین یہود اور نصاری سے بھی زیادہ پھوٹ پڑیگی کہ وی تو بہتر ہی فرقہ ہوگئے یہ تہتر
فرقہ ہوجاوینگے سو ویسا ہی ہوا کوئی خارجی ہوا کوئی رافضی کوئی جبری کوئی قدری کوئی معتزلی
کوئی آزاد کوئی مستراشاہی اور کوئی سنّی سو حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے صحابیون کے
عقیدے اور طریقے اور رسم و عادت یعنی سنت کے موافق عمل کرنے والا جو فرقہ ہو وہ تو بہشتی اور جنتی ہے
اور باقی سب فرقے جو بدعت کی نئی نئی باتین نکالکر گروہ گروہ متفرق ہوگئے وہ سب دوزخی
ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حضرت کے
یارون کے عقیدے اور رسم و عادت اور عبادت کے موافق اپنا عقیدہ اور عبادت اور رسم
اور عادت درست رکھے تو وہ جنتی اور سچا سنّی مسلمان سُنت کے موافق ہے اور جو شخص
اُنکے عقیدے اور عبادت اور رسم اور عادت کے سوا اور طریقے نکالے یا اُنکے طریقے مین
کچھ کمی بیشی کرے سو وہ اپنے واسطے دوزخ کی راہ صاف کرتا ہے اُنکے طریقہ مین کیا نقصان
پایا جو آدمی اور طریقہ نکالے اور پھر مسلمانی کا دعوی کرے جھوٹے نام سے کام نہین
چلتا بلکہ الزام آتا ہے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللہِ
صلعم یَا بُنَیَّ اِن قَدَرتَ اَن تُصبِحَ وَتُمسِی وَلَیسَ فِی قَلبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافعَل
ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذٰلِكَ مِن سُنَّتِی وَمَن اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَد اَحَبَّنِی وَمَن اَحَبَّنِی کَانَ
مَعِی فِی الجَنَّةِ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ
ذکر کیا ترمذی نے کہ انس رضہ نے نقل کیا کہ مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ای بچے اگر تجھسے ہو سکے کہ تو صبح اور شام کرے اور تیرے دل مین کسی کی طرف سے
کدورت اور میل یعنی کینہ عداوت نہو تو کر پھر فرمایا ای بچے یہ میری سُنت ہی اور جسنے دوست
رکھا میری سُنت کو تو اُسنے مجھے کو دوست رکھا اور جسنے مجھکو چاہا اور دوست رکھا تو وہ ہوگا
میرے ساتھ بہشت مین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کی دوستی یہی ہے
کہ سنت کے موافق عمل کیجیے اور یہ بھی دریافت ہوا کہ جو شخص سُنت کے موافق عمل کرے
وہ بڑے مرتبہ کا بہشتی ہے کہ بہشت مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا
تو ہر مسلمان طالب بہشت کو چاہیے کہ جسقدر ہو سکے اُسقدر سنت کو اختیار کرے

یہ باتین سیکھہ لین اور آپ کو اُنکے مشابہ کر لیا اور پھر اگر کوئی نصیحت کرے تو اُس سے رُو بدل
کرتے ہین اور جھگڑتے ہین اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ ھُدًی کَانُوْا عَلَیْہِ اِلَّا
اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا
جَدَلًا بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ○ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے
کہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ گمراہ نہوئی کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد جس ہدایت پر تھی مگر اس سبب کہ ملا
انکو جھگڑا پھر پڑھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیۃ کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ تجھسے بحث نہین کرتی کافر
مگر جھگڑے سے بلکہ یہ لوگ نرے جھگڑالو ہین ف یعنی جھگڑا اُسکو کہتے ہین کہ آپ ناحق پر ہو
اور حق والیکو مکرانا چاہے سو فرمایا کہ دین کے کام مین جبتک اگلے لوگ حق بات کو مانتے رہے
تب تک نیک راہ اور ہدایت پر رہے اور جب ناحق بات کو رائج اور جاری کرنے لگے اور
حق بات مین چون وچرا کی اور اُسکو مکرانے لگے تو گمراہ ہوگئے سو مسلمانکو چاہیئے کہ بدعت کام پر
جھگڑے نہین اور حق بات کی جو قرآن وحدیث مین لکھی ہو پیروی کرے اور جو شخص بدعت کیلئے جھگڑے
اور بدعت جاری کرے انجام اُسکا گمراہی ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اکثر کافر حق
بات کو جانتے تھے اور پھر جھگڑتے تھے سو اللہ تعالی نے انکو قرآن مین فرمایا کہ یہ لوگ نرے
جھگڑالو ہین اور بحث اور گفتگو حق کی تحقیق کے واسطے نہین کرتے مگر اسواسطے کرتے ہین کہ حق بات
کو مکرالین سبحان اللہ ایک مسلمان قرآن وحدیث سے ثابت کرتا ہے کہ یہ کام بدعت ہے اور
کرنا نچاہیئے دوسرا اُسکے مقابلہ مین کہتا ہے کہ یہ کام ہمارے باپ دادے یا ہمارے پیر یا ہمارے
شہر کے لوگ کرتے ہین سو ہم بھی کرینگے اور نہ چھوڑینگے خدا اور رسول کی حکم کو اور نیز انکو کی
نکالی ہوئی بدعت سے کمتر اور حقیر جانا اور آسان اور سہل کام شریعت کے چھوڑکر ناحق کے
سختی اور تکلیف شاق دینا اور آخرت کی اپنے واسطے گوارا کی اور گمراہی مین پڑگئے
اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ
لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَیُشَدِّدَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَاِنَّ

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ذکر کیا امام احمد اور بیہقی نی کہ جابرؓ نے نقل کیا کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب عمرؓ اور کہا کہ ہم سنتے ہین باتین یہودیون سے سو اچھی معلوم ہوتی
ہین ہمین سو بھلا تم اجازت دیتی ہو ہمکو کہ ہم لکھ لین کچھ اُسمین سے تو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ کیا تم بھی
حیران ہو جیسے حیران ہوئے یہود اور نصاری سو بے شبہ مین تو لایا ہون تمہارے پاس
شریعت روشن اور صاف اگر زندہ ہوتے موسیٰ تو نہ بن آتی اُنکو کچھ سوا میری پیروی کے ف
یعنی جس دین مین نقصان ہوتا ہی اور سب احکام نہین کھلتے تو اُس دین کے علما اور لوگ حیران ہوتے
ہین کہ فلانے کام مین کیا حکم کیجیے اور کیسا فتوے دیجیے اور فلانے کام کو کیونکر کریے تو وہ لوگ
اور دین والے لوگون سے سیکھ کر ویسا ہی کرتے ہین جیسے یہود اور نصاری کہ جب اُنھون نے اپنی دین مین
سب احکام نہ پائی یا دین کے احکام اُنکی سمجھ مین نہ آئے تو اور دین والونکی باتین حیران ہوکر اُنھون نے
سیکھ لین سو اِس دین اسلام مین اللہ تعالے نے سب احکام بیان کیے اور اسکی تفصیل پیغمبر خدا سے
بخوبی معلوم ہوئی اور کسی بات مین اشتباہ اور دھوکا نہ رہا اور اِس شریعت مین کسی اور دین کی
حاجت نہ رہی اور سب اگلے دین منسوخ ہوگئے اگر اسوقت مین یہودیونکے پیغمبر حضرت موسیٰ بھی زندہ
ہوتے تو اِس شریعت پر چلتے سو یہود اور نصاری کس گنتی اور شمار مین ہین اور کیا چیز ہین جو ہم
اُنسے باتین سیکھین پھر اگر ہم اُنسے دین کی باتین سیکھین تو گویا اپنے دین کو ناقص اور اُنکے دین
کو کامل اور پورا جانین اور اس بات سے ایمان مین نقصان آتا ہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کسی
دینی علم پڑھنا اور دین والے سے باتین سیکھنا اور اختیار کرنا نچاہیئے مگر ہان جو کوئی اور دین والونکی
باتین اس سے پرہیز کرنے اور بچنے کے لئے یاد کرے یا اُنکے واسطے دریافت کرے تو یہ جدی بات ہی تو ایسا شخص
چاہیئے کہ پہلے آپ مسلمانی کے دین مین پکا اور مضبوط اور عالم ہوئے اس زمانہ مین اکثر لوگ اسی سبب سے
گمراہی مین پڑگئے کہ اپنے دین کی تو خبر نہ رکھی اور کچھ رسم رواج یہود کے اور کچھ نصاری کے اور
کچھ ہنود کے سیکھ لیے اور کرنے لگے اور پھر اُسکو اپنے دین کی بات جانتے ہین چنانچہ اکثر جاہل
جب نصاری کی پکی قبریں اور اونچی اور اُسپر مقبرے قبے بنے ہوئے اور اُسپر تاریخین اور نام مردونکے
لکھے دیکھتے ہین یا ہندؤن کی شادی اور موت کی رسم و رسوم دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ ایسی باتین
ہمارے بھی دین مین ہین اور یہ نہین جانتے کہ اس دین کے نادانون نے انھین لوگون سے یہ

تک اُس نکاح شادی موت کو اچھا نہ سمجھا اور جبتک وہ لوازمات جمع نہ ہولین تب تک ختنہ اور
شادی مین دیر کرنا یا مثلاً اپنی وضع اور لباس معمولی خاندانی کے سوا اور وضع اور لباس لونڈی
کو اگرچہ مباح اور جایز ہو اپنے واسطے مکروہ سمجھنا یا سال کے بعد ضرور سمجھکر فلانے بزرگ کا عرس
کرنا یا سال کے بعد فلانی قبر کی زیارت کو خواہ مخواہ جانا اور سوا اسکے ہزار دہا تین ہین
پھر ایسے ایسے کامون کو عبادت اور ثواب جانتا حالانکہ یہ سب بدعات ہین لوگونکے ایجادی کہ
اگلی امتون کے لوگ ایسی ہی کام کرکے سختی مین پڑ گئے اور اللہ تعالے نے بھی اپنی مہر اُنسے اُٹھالی
اور اُنکو اُسی سختی اور مشکلون مین چھوڑ دیا سوا انھین مین سے کچھ لوگ بعضی خانقاہون اور چلہ گاہون
اور درگاہون اور دہرون اور گرجون مین باقی موجود ہین اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانکو چاہیئے
کہ اپنی طرف سے اپنے اوپر کوئی بات نہ ٹھہرا لے جو کام خدا و رسول نے عبادت تبلائی وہ عبادت
جانے اور بجالاوے اور جو چیز حلال و مباح ہے اُسکو کھاوے اور عمل مین لاوے مگر ہان
بعضے امر حلال مباح سے اگر کسی بڑی عمدہ عبادت نامور مین خلل پڑتا ہو یا اُس مباح اور
حلال سے آدمی گناہ مین گرفتار ہوتا ہو تو ایسی جگہ اُس مباح اور حلال کو اُتنی ہی مطلب
تک ترک کر دے مگر حلال اور مباح جانتا رہے جیسے بیمار مرض کے خوف سے اچھا ہونے کے
لیئے طبیب کی صلاح موافق روٹی گوشت وغیرہ ترک کرے پھر جب صحت ہو جاوے تب کھاوے
اور یہ بھی اِس حدیث سی معلوم ہوا کہ شریعت مین جس کام کا جسقدر حکم ہو وے اتنا ہی اور ویسا ہی
بجالاوے اپنی طرف سے احتیاط نام رکھکر کچھ اور قیدین نہ بڑھاوے أَخْرَجَ مَالِكٌ عَنْ مَالِكِ
بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ
تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهٖ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
والسنتہ مین لکھا ہے کہ نقل کیا امام مالک نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑی مین
تم مین دو چیزین کہ ہرگز گمراہ نہو گے جب تک مضبوط پکڑے رہو گے اُن دونون کو ایک
کتاب اللہ کی اور دوسرے سنت رسول اللہ کی **ف** یعنے آدمی کشمکش مین گرفتار
ہے دنیا اپنی طرف تبلاتی ہی شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے باپ ما اپنے رسم پہ چلایا چاہتے
ہین اور بادشاہ امیر اپنے روپیہ پر اور اُستاد پیر اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا

فَوَمَا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ
رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنت
مین لکھا ہے کہ ابو داود نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
فرماتے تھے کہ سختی نہ اختیار کرو اپنی جانون پر کہ سختی رکھیگا اللہ تم پر جس قوم نے سختی اختیار کی اپنے
اوپر تو سختی رکھی اللہ نے انپر سو وہی باقی ہین انھین مین سے گرجون مین اور دہرون مین فرمایا
اللہ تعالی نے یہ درویشی جو ایجاد کی ہے اور بدعت نکالی ہے انھون نے سو ہمنے تو فرض کی تھی
انپر ف یعنی بعضی لوگ یہود اور نصاری مین درویش ہوتی تھی کہ آبادی چھوڑ کر جنگلون مین رہتے
تھے اور ٹاٹ پہنتے تھے اور زنجیرین گلون مین ڈالتے تھے اور اپنی آپکو خوجا کر ڈالتے تھے تاکہ زنا چھوٹ
جاوے اور جانتے تھے کہ ہم اچھا کرتی ہین سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ فقیری اور درویشی جو انھون نے ایجاد کی
سو اسکا ہمنے انکو حکم نہین دیا سو ہمارے حضرت نے اپنی امت کو فرمایا کہ جب آدمی مشکل مشکل کام اختیار
کرتا ہے تو اللہ تعالی بھی اسکو چھوڑ دیتا ہے کہ وہ اسی مشکل اور سخت کام مین پڑا رہتا ہے اور اسکی
برائی اسکی سمجھ مین نہین آتی سو تم ایسی سخت کام ایجاد نکیجیو کہ تمکو اللہ تعالی نے شریعت مین
بہت آسان کام تبلائے ہین انکے سوا اپنی طرف سے بے حکم خدا اور رسول کے سخت اور
مشکل کام اپنے اوپر اختیار نہ کرو جیسے وسواس ماری اور کسی مسلمان کا برتن اور پانی اور بدن
اور کپڑا ناپاک سمجھنا اور وضو اور غسل وغیرہ مین بہت سا پانی خرچنا اور نیت نماز کی زبان سے بانگ
کہنا اور ہر عمل کے واسطے بے سبب ہندوؤن کی طرح نہانا اور لوگونکی صحبت سے پرہیز کرنا اور
فلانے فلانے ورد وظیفی معمولی خلاف سنت ضرور پڑہنا مثلاً جب بدہ کا روز آوی تو ضروری
سمجھکر نہا کر کپڑے بدلکر ایک ورد ایجادی خواہ مخواہ پڑہنا یا جب فقیر بنکر گدی پر بیٹھے پھر اپنے
مکان سے باہر نجانا اور اپنی طرف سے طرح طرح کے وظیفے ورد ایجاد کرنا یا اور کے ایجاد کے موقوف
قیود اور شرطوں سے پڑہنا اور نماز معکوس پڑہنا اور ہفتہ مین ایک روز گوشت ترک کرنا یا اچھا
کپڑا مباح نہ پہننا یا اچھے کہانے کو جو حلال طیب ہو نہ کہانا یا ایک ترکاری کا ترک کر دینا یا کسی
پہننے یا کسی روز مخصوص مین کوئی چیز مخصوص ترک کرنا یا شادی موت کی رسوم کو لوازمات
نکاح اور موت کے سمجھ کر خواہ مخواہ بجالانا اور جب تک وہ رسوم اپنے معمولی نہون تب

انکو اللہ نے اپنی نبی کی صحبت کیلیے لئے اور اپنے دین کے قایم کرنیکے واسطے سو دریافت کرو انکی بزرگیان
اور پیچھے چلو انھین کیے قدم پر قدم اور جسقدر ہوسکے مضبوط پکڑو انکی خوئین اور عادتین اسواسطے
وہ تھے سیدہی راہ پر یعنی نئی نئی راہین اور رویہ نہ نکالو اور جسکو نیک راہ چلنا ہو تو
پیغمبر خدا صلعم کے یاروں کیے قدم پر قدم چلے اور انھین کی رسوم اور عادتین خوب مضبوط
اختیار کرے اسواسطے کہ وہ لوگ نہایت صاف دل پاک باطن تھے اور انکو علم مین نہایت فہم تھا
اور فراست اور سمجھ تھی کہ دور کی بات سوجھتی تھی اور تکلف انمین نہایت کم تھا اور ظاہر داری
کم کرتے تھے اسیواسطے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کا انکو مصاحب بنایا تھا کہ انسے دین قایم ہووے
سو انکی بزرگیان اور خوبیان دریافت کرو اور کہ صراط مستقیم پر تھی بعد انکے جون جون پیغمبر صاحب
کا زمانہ دور ہوتا گیا پہلے لوگ جو پیدا ہوتے گئے انکے کاموں مین شیطان دخل کرتا گیا اور انمین
نفسانیتین پیدا ہوئین اور اختلاف بہت سا پڑا سو مسلمانونکو ایسے وقت مین یون ہی مناسب
ہے کہ حضرت کے صحابونکی راہ کو جو سب سے افضل اور پاک باطن اور بے تکلف اور سبکے سب اصل جاری
کرنیوالی دین کیے تھے اختیار کرے اور نئی نئی باتین نہ نکالے اور انکی بنائی ہوئی پر چلے اور نہین تو
سو اور قیامت تردیک ہی مرنیکے بعد اور قیامت کو حال معلوم ہوگا اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنْ سَھلِ بْنِ
سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ مَنْ
مَرَّ عَلَیَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ یَظْمَأْ اَبَدًا لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُھُمْ وَیَعْرِفُوْنِیْ ثُمَّ
یُحَالُ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّھُمْ مِنِّیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَاتَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ
فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَیَّرَ بَعْدِیْ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الحوض والشفاعۃ مین لکھا ہے کہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ سہل بن سعد نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ مین تم سب سے آگے جاؤنگا حوض کوثر پہ سامان درست کرنیکو جو شخص ہو نکلے گا میری طرف پیئے
اور جو پیے گا ہرگز کبھی پیاسا نہوگا البتہ مجھپر وارد ہونگے کئی فرقے کہ مین پہچانتا ہونگا اونکو
اور وہ پہچانتے ہونگے مجکو پھر ایک پردہ ہوجاویگا میرے اور انکے بیچ مین تو مین کہونگا
کہ یہ تو میرے ہین تو کہا جاویگا تو نہین جانتا کہ کیا نئی نئی باتین نکالی تھین انھون نے
تیرے بعد تب مین کہونگا کہ دوری ہووے دوری اسکو جنے متغیر کیا میرے بعد دین کو

اپنی وضع پر اور جورو اولاد اپنی مرضی موافق آدمی کو چاہتے ہین اور آدمی کو ان سب حاجتین
درپیش سو اللہ تعالی نے کلام اللہ مین اور حدیث مین رسول اللہ نے دنیا کمانے کے اور شیطان
وضع کرنے کے حیلے اور اسباب اور ماباپ کی تابعداری کی طرح اور بادشاہ و امیر کی فرمانبرداری
کی وضع اور اُستاد کی اور پیر کی پیروی کا طریق اور دوست آشنا کی دوستی نباہنے کے انواع اور
جورو و لڑکون کے حقوق سب مفصل بیان کئے تو جبتک آدمی اللہ تعالی کی کتاب قرآن اور پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رویہ اور طریق کو مضبوط پکڑے رہے کہ کسی حال مین نچھوڑے تب
تک ہرگز گمراہ نہ ہو اور اگر قرآن کو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دے تو دنیا داری
کے سبب یا ماباپ کے رویہ اور رسوم پر چلکر یا بادشاہ امیرون کی فرمانبرداری کرکے یا اُستاد
پیر کے بہکانے سے یا دوست آشنا کے اغوا سے یا جورو کی تابعداری سے گمراہ ہو جاوے
اور جو قرآن و سُنت کو مضبوط اختیار کرے تو ان سب کا کہنا اُسی بات مین مانے جو کتاب اللہ اور
سُنت کے موافق ہو اور نہین تو ہرگز نہ مانے بڑی کمبختی اُسکی جو عیسٰی کو چھوڑ کر دجال کے
پیچھے جاوے اور زیادہ تر بدنصیبی اُسکی جو اللہ ہادی مطلق اور محمد رسول اللہ رہنمای برحق
کو چھوڑ کر شیطانکو اپنا پیشوا بناوے اَخرجَ رَزِینٌ عَن ابنِ مَسعُودٍ قَالَ مَن کَانَ مُستَنًّا
فَلیَستَنَّ بِمَن قَد مَاتَ فَاِنَّ الحَیَّ لَا تُؤمَنُ عَلَیهِ الفِتنَةُ اُولٰئِکَ اَصحَابُ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَانُوا اَفضَلَ هٰذِهِ الاُمَّةِ وَاَبَرَّهَا قُلُوبًا وَاَعمَقَهَا عِلمًا
وَاَقَلَّهَا تَکَلُّفًا اختَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحبَةِ نَبِیِّهٖ وَلِاِقَامَةِ دِینِهٖ فَاعرِفُوا لَهُم
فَضلَهُم وَاتَّبِعُوهُم عَلٰی اَثَرِهِم وَتَمَسَّکُوا بِمَا استَطَعتُم مِن اَخلَاقِهِم
وَسِیَرِهِم فَاِنَّهُم عَلَی الهُدَی المُستَقِیمِ ترجمہ مشکوۃ کے باب
الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ رزین نے نقل کیا کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود
نے کہ جسکو اچھا رویہ اختیار کرنا ہو اور سیدھی راہ چلنا ہو تو چاہیے کہ وہ راہ چلے اور پیروی
کرے اُنکی جو مرگئے اس لیئے کہ زندون پر فتنہ کی امن نہین سو وہ لوگ اصحاب محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے کہ وہ افضل تھے اس امت مین اور نیک تر تھے دلون
سے اور نہایت دور اندیش تھے از روے علم کے اور از بس کم تھی تکلف مین کہ اختیار کیا تھا

تم اپنی نعمت اور فضل اور پسند کیا مین نے تمہارے واسطے اسلام کو دین یعنی قرآن مین سب باتین
تمہارے کام کی صاف صاف کہدین اور دین پورا اور کامل ہوچکا اور نعمت اللہ کی جو قرآن کا
نازل ہونا تھا سو پورا ہوچکا اسکے بعد اگر کوئی کچھہ بات بڑہاوے اور نئی نکالے سو وہ بات قرآن سے
باہر ہے اور اللہ کے فضل سے دور اور دین اسلام سے بعید اور یا کوئی قرآن کے حکمو نمین سے
کوئی بات گھٹاوے اور کم کرے تو دین مین جسکو اللہ نے پورا اور کامل کیا تہا نقصان کیا اور
اللہ کا فضل کم کردیا القصہ جب حضرت پیغمبر خدا اور اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین دنیا
سے تشریف لیگئے اور قرآن کا علم کم ہوتا گیا اور نئے لوگ پیدا ہوتے گئے اور دین مین
نئی بات نکالتے گئے پہر انکے بعد جو لوگ پیدا ہوئے ان نئی باتون کو اپنے بزرگون کے
راہ و رسم جان کر اس دین کی بات مین ان رسمون کو ملا کرتے گئے پہر اب ایسا ہوگیا کہ وہ
رسم رسوم اور دین کی بات ملکر ایک ہی بات ٹہیر گئی اور احمق لوگ اس بالکل مجموعہ کو دین
کی بات اور مسلمانی کے کام سمجھنے لگے تو دین جیسا اسوقت مین حضرت اور اصحابو صلے اللہ کے سامنے تہا
جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تہی ویسا نرہا مثلاً ختنہ کرنا سنت ہی اور اسمین کچھہ اور اسباب و
سامان نہین چاہیئے اور حضرت اور اصحابو ن کے وقت مین اسیطرح بی تکلف لوگونکے ختنے ہوا کرتے
تہے پہر پچھلے لوگونے اسمین نئی نئی اپچین نکالین اور جہیز کے کپڑے اور سہرا اور باجا اور راگ بجانا
کیا پہر اب تو یہ لوگ جاہل ان سب کامونکو ختنے کے لوازمات سی سمجھتے ہین اور سنت مین بدعت کو
ملا کر سنت اور بدعت کو ایک کردیا علے ہذا القیاس نکاح وغیرہ مین بدعتین ایجاد کرکے نیک کام
اور بد کو ملا کر ایک ہی ٹہیرالیا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ جو نیک بخت موافق سنت حضرت اور
اصحابو نکے رویہ کے موافق کرے اور کچھہ رسم و رسوم نکرے تو لوگونکے نزدیک اس کام کا قبول
نہو اور کمبخت بدعتی اور جاہل اسپر ہنسین اور طعن کرین اللہ سب مسلمانونکو بدعات سی بچا کر سنت کے
موافق کرے آمین یا رب العالمین اور بعضی بدعتین بلکہ اکثر بدعتونکو لوگ ایمان کے کام گنتے
ہین تو اب دریافت کیا چاہیئے کہ ایمان کسکا نام ہے اور ایمان کا کیا کام ہے اَلْفَصْلُ

اَلثَّانِي فِي ذِكْرِ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ فصل دوسری ایمان کی حقیقت کی ذکر مین ف یعنی
اس فصل مین ان آیتون اور حدیثون کا ذکر ہی جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ ایمان کی حقیقت یہ

ف یعنی روز قیامت کو جب آفتاب ایک میل برابر نزدیک ہوگا اور دوزخ سامنے آویگا تو نہایت گرمی
کی شدت ہوگی اور لوگونکو پیاس لگیگی اور وہان ایک حوض ہوگا کہ جسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید
اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سرد ہوگا اُس حوض پر ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم آگے سے جاکر ٹھہرینگے اور جو پیاسا اُودھر جاویگا حضرت اُسکو وہ پانی پلاوینگے تو وہ
پھر کبھی پیاسا نہوگا اس اثنا مین بدعتی لوگ بھی جنہون نے دین کے کام مین نئی نئی باتین اور
رسمین نکالی تھین اور سنّت اُٹھاکر بدعت ایجاد کی تھی حوض کوثر پر جاوینگے تو بسبب اسکے
کہ وہ کلمے کو پڑھتے تھے اور نماز روزہ ادا کرتے تھے نشانیون سے پیغمبر صاحب انکو پہچانینگے
کہ یہ میری اُمّت مین ہین اور وہ لوگ بھی حضرت کو پہچانینگے کہ یہ ہمارے پیغمبر ہین
اس عرصہ مین فرشتے ایک پردہ اُن بدعتیون کے اور حضرت کے درمیان مین آڑ کردینگے اور
حوض پر حضرت کے پاس انکو نجانے دینگے تو حضرت صاحب رحمۃ للعالمین یہ حال دیکھکر فرشتون
سے کہینگے کہ یہ تو میری اُمّت کے لوگ ہین انکو کیون روکتے ہو وہ فرشتے عرض کرینگے کہ
کہ حضرت آپ کے بعد ان لوگون نے دین مین نئی نئی باتین نکالی تھین کہ وہ آپکو معلوم نہین تو
حضرت یہ بات سُنکر ایسے ناراض اور بیزار اُنسے ہوجاوینگے کہ باوجود اس خلق عظیم کے اُن
لوگون کے حق مین فرشتون سے ایسی آفت کے وقت مین کہ یہ پیاسے محتاج ہونگے
قیامت کے میدان مین فرماوینگے کہ دور کرو انکو دور کرو کہ انھون نے میرے بعد دین مین نئی
نئی باتین نکالکر دین کی صورت بدل دی گویا دین ہی اور کردیا بلکہ اصل دین مین خلل کیا اور
اس واسطے اللہ تعالے نے پیغمبر صاحب کو رسول بناکر بھیجا تھا کہ بدعت کو اُٹھادین سو انھون
نے اور بدعتین ایجاد کین یہانپر ایک بات اور بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالے نے قرآن کو کہ انکی
ہدایت کے واسطے پیغمبر صاحب کی معرفت بھیجا اور دین دنیا کی سب باتین مجمل اور مفصل بیان قرآن
مین کردین اور پیغمبر صاحب نے اُس بموجب کرکے دکھلا دیا اور مجمل بات کو مفصل کرکے بتادیا جب
قرآن تمام ہوا اور حضرت کے دنیا سے جانیکے دن قریب ہوئے اللہ صاحب نے فرمایا کہ
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
ترجمہ یعنی آج کے دن کامل اور پورا کرچکا مین تمہارے لئے تمہارا دین اور تمام کرچکا مین

لیکن اس سے صحبت کرے یا مرد سے ایسی حرکت کرے یا جلق و سحاق کرے تو وہی حد سے بڑہنے والا ہے
زانی حرام کار اور جو لوگ امانت بجنبہ ادا کرتے ہین اور اپنا قول و عہد نباہتے ہین اور جو اپنی
نمازونکی کی خبرداری رکھتے ہین وقت پر ادا کرتے ہین اور کسی حال مین نماز سے غفلت نہین کرتے
ہین سو ایسے لوگ مراد کو پہنچتے ہین اور انہین کا کام نکلا کہ حضرت آدم کے وارث ہونگے اور بہشت
کو میراث مین پاوینگے اور وہان ہمیشہ رہینگے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان نماز اپنی خضوع
دل سے عجز و انکسار کے ساتھ وقت پر ادا کرے اور مال ہو تو زکوۃ دے اور امانت داری کرے
اور قول و قرار نباہے اور لغو اور بیہودہ نکمے کام نکرے اور سوائے اپنی عورت اور باندی کے
سے صحبت نکرے اور اپنی شہوت کی جگہ کو روکے رہے تو تو کچہ اسکا کام نکلے اور اصل مراد
کو پہنچے اور بہشت پاوے کہ یہ کام ایمانداری اور مسلمانی کے ہین انہین سے فلاح اور نجات
ہوتی ہے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ
يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ○ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انفال مین کہ
ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آوے اللہ کا ڈر جاوین اونکے دل اور جب پڑہے جاوین
انکے پاس اسکے کلام زیادہ ہووے انکا ایمان اور اپنے رب پر بہروسا کرتے رہتے ہین جو قایم رکہتے
ہین نماز اور ہمارا دیا کچہ خرچ کرتے ہین سچے ایمان والے انکے واسطے درجہ ہین انکے رب پاس
اور مغفرت اور روزی آبرو کی ف یعنی ایمان کی نشانیان اور تپے یہ ہین کہ جب آدمی کے سامنے
اللہ کا ذکر آوے تو ڈر جاوے اور دل اسکا مارے ہیبت کے کانپ اٹہے اور جب اللہ کا کلام اسکے سامنے
پڑہا جاوے تو شوق سے دل لگا کر سنے اور ہر حکم کو مانے اور ہر بات کو سچا جانے اور اسپر یقین
لاوے تو ہر بار سننے سے اسکا ایمان مضبوط ہوا اور اللہ پر یقین صادق زیادہ ہوا اور اپنے رب ہی
پر بہروسا رکہے اور کسیکی پرواہ نرکہے اور نماز کو اچہی طرح سیدہی درست ادا کرے اور خدا نے جو
مال و متاع دیا سو انکے راہ پر اسمین سے اسکے حکم بموجب خرچ کرے تو وہی مسلمان ہے
سچا ایماندار تو جون جون انکی یہ باتین زیادہ ہوتی جاوین اتنا ہے اللہ کے

۱۳۱

اور اصل ایمانکے یہ کام ہین پھر جب یہ بات ثابت ہوجاوی تو عقلمند آدمی آپ ہی بوجھ لیوے کہ برخلاف اسکے جو کام ہین وہ بے ایمانی کے کام ہین یا ایمانکے کام ہین آجانا چاہیئے ایمان کے کام اللہ رسول کے بتائے سے معلوم ہوتے ہین اور اپنی عقل سے نہین بوجھے جاتے اگر صرف عقل سے معلوم ہوتے تو بڑے کامل مسلمان بقراط اور ارسطاطالیس ہی ہوتے عقل کو شرع کے تابع کرنا چاہیئے نہ شرع عقل کے تابع نہین تو اب دریافت کیا چاہیئے کہ اللہ و رسول نے کون کون سے کام ایمان کے فرمائے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ مؤمنون مین کہ کام نکال گئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین نوی ہین اور جو نکمی بات پر دھیان نہین کرتے اور جو زکوۃ دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے ہاتھ کے مال پر سو انپر نہین الزام پھر جو کوئی ڈھونڈھے اسکے سوا سو وہے ہین حد سے بڑھنے والے اور جو اپنی اماتون سے اور اپنے قرار سے خبردار ہین اور جو اپنی نمازون سے خبردار ہین وہی ہین میراث لینے والے جو میراث پاوینگے بہشت وے اسمین ہمیشہ رہین گے

ف یعنی جو مسلمان کہ نماز مین اخلاص سے اللہ کی طرف دل لگائے ہوئے اللہ کے خوف سے دبے جاتے ہین اور خیال اور وہم اور طرف نہین جانے دیتے اور جو لغو نکمی بات پر کہ جس سے دنیا و دین کا کچھ فائدہ نہین چنانچہ راگ باجا کھیل تماشے پر دھیان نہین کرتے اور جو اپنی مال سے زکوۃ دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو روکتی ہین اور سوائی اپنی نکاحی عورت یا لونڈی کنیزک اور سی صحبت نہین کرتی پھر جو شخص سوائی اپنی نکاحی بی بی یا سوائی اپنی باندی اور کہین اپنی شہوت خرچ کرے جیسے متعہ کرے یا کسی عورت کو اجرت دیکر اس سے زنا کرے یا صرف دوستی ہی سے زنا کرے یا زبردستی کسی عورت سے صحبت کرے یا غیر کی عورت سے نکاح کرے یا کسی کی باندی عاریتہ

یقین لانا یہ ہی کہ اُس رسول کو اللہ کا بندہ مقبول سب مخلوق سے کمالات اور خوبیون مین افضل جانی
اور جو بات رسول فرماوی اُسکے بجالانے مین اللہ تعالی کی مرضی سمجھے اور رسول کے حکم کو سب مخلوق کے
حکم سے مقدم کرے اور اُسمین اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دے اور اُسکے حکم کے مقابلہ مین کسیکا
حکم نہ مانے اور اُسکے فرمودے کو برحق جانے پھر اِس بات مین ایسا مضبوط ہو جاوے کہ کبھی
شبہ نہ آوی سو جو شخص کہ ایسا ہوا اور اللہ کی راہ مین کافرون سے لڑی اور جان و مال اپنا اُسکی حکم
پر نثار کرے وہی سچا مسلمان ہی اِس سے معلوم ہوا کہ مسلمانی کے کام یہی ہین اللہ اور رسول پر
یقین لانا اور شبہ مین نہ پڑنا اور جان و مال سے جہاد کرنا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا وَرَبِّکَ لَا
یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ
وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے سورہ نسار مین کہ سو قسم ہی تیرے رب کی اُنکو ایمان
نہو گا جبتک کہ تجھی کو منصف نہ بناوین اُسمین جو جھگڑا اُٹھے آپسمین پھر نہ پاوین اپنے جی مین خفگی
تیری فیصلہ سے اور قبول رکھین مانکر **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی علامت اور دستاویز یہی
ہے کہ دنیا و دین کے جس کام بابت آپسمین تنازع و جھگڑا اُٹھے اُسکے فیصلہ کے واسطے محمد رسول اللہ
کو منصف ٹھیرا دے پھر جو حکم حضرت کی حدیث سے ثابت ہو اُسمین چون و چرا نکرے اور اُس سے
ناخوش اور دل مین بھی تنگ نہووے اور بسر و چشم اُس حکم کو تسلیم کرلیوے اور مان لیوے تو تو ایمان ہے
اور نہین تو نہین اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ **ترجمہ** مشکوۃ کے کتاب الایمان
مین لکھا ہے کہ ذکر کیا بخاری اور مسلم نے کہ نقل کیا ابن عمر نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ بنایا گیا اسلام پانچ چیزون پر گواہی دینا اس بات پر کہ کوئی بندگی کی لایق نہین
سوائے خدا کے اور یہ کہ محمد بندہ اُسکا اور رسول اُسکا ہی اور قایم کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ
اور حج کرنا اور روزے رمضان **ف** یعنی ہر چیز کی ایک بنیاد اور جڑ ہوتی ہی کہ جسپر وہ چیز قایم
ہوتی ہے اگر وہ بنیاد اور جڑ نہو تو وہ چیز بھی قایم نرہے جیسے مکان کی بنیاد زمین پر اور
چھت کی بنیاد دیوارون یا ستونون پر ویسے ہی دین اسلام کے بنیاد اور جڑ

نزدیک اُسکا مرتبہ بڑہتا جاوے پہر ایسے شخص سے اگر کچہہ گناہ بہی ہو تو اللہ معاف کردی اور اُسکو بہشت مین عزت و آبرو کی روزی دا بات سے معلوم ہوا کہ جسمین یہ باتین مضمون پہر جو ایسا کا دعوی کرے وہ جہوٹا ہے دعوی اُسکا تب سچا ہو جب اُسکے پاس یہ گواہ ہون جو مذکور ہوے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ انفال مین کہ اور جو لوگ ایمان لائے اور گہر چہوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ مین اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہی ہین مسلمان ٹہیک اُنکو بخشش ہے اور روزی عزت کی ف یعنی جن لوگون نے مسلمانی کا دین قبول کیا پہر موجب حکم خدا کے کافرون کے ملک سے اپنا گہر چہوڑ کر نکل گئے اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا اور لڑے اور وہ لوگ جنہون نے اپنے ملک مین اور اپنی بیچ مین اُنکو جگہہ دی اور اُنکی مدد کی سو ایسے ہی لوگ ہین ٹہیک مسلمان سچے کہ اُنکی بخشش ہوگی اور بہشت مین عزت کی روزی ملیگی اس سی یہ معلوم ہوا کہ مسلمانی کے یہ کام ہین کہ کافرون کے ملک سے نکل جانا اور جہاد کرنا اور مہاجرون کو اپنے بیچ مین جگہہ دینا اُنکی مدد کرنا پہر جو شخص یہ کام نہ کرے وہ ٹہیک مسلمان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حجرات مین کہ ایمان والے وہی ہین کہ جو یقین لائے اللہ اور رسول پر پہر شبہ نہ لائے اور لڑے اپنی مال اور جان سے اللہ کی راہ مین وہی جو ہین سو ہی ہین سچے ف یقین لانا اللہ پر یہ ہی کہ اللہ ہی کو اپنا خالق مالک حاجت روا مشکل کشا روزی رزق دینے والا سمجہے اور جتنی خوبیان اور وصف کمال کے ہین سب اُسمین جانے اور جتنے نقصان ہین سب سے اُسکو پاک سمجہے پہر اُسکے حکم کو جان و دل سے قبول کرے اُسی کی طرف ہر حال مین نظر رکہے آسانی اور آرام مین اُسیکا شکر کرے اور رنج و مصیبت مشکل مین اُسی کی طرف رجوع لاوے اُسکے کام کو سب سے مقدم رکہے اپنی مرضی نامرضی اُسکے حکم کے تابع کر دے اپنے آپ کو اُسکے روبرو ناچیز سے ناچیز جانے پہر ان باتون مین کبہی شبہ نہ لاوے اور اللہ کے رسول پر

ہے ہر ایسا مسلمان کہ اتفاق ہے
مال حق راجز بامر حق مدہ
عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تلقی الا خمسۃ عن الاسلام ... رواہ مسلم

۳۲

ہے ابو الہیاج اور ایسی ... نہ ... دیں ... ہین جو ... تب ... جب ... ہے ... [illegible]

یقین لایا اور زبان سے اقرار کیا تو اُسنے گویا یہ بات کہی کہ مین مشرک اور بت پرست اور شاہ پرست
اور پیر پرست نہین ہون اور مجوس اور صابئین اور ثنویا اور ہنود وغیرہ سب بیٹون سے دست بردار ہوا
اسواسطے کہ اُسنے اقرار کیا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہین اور سوا اُسکے مین کسی کی عبادت نہ کرونگا سو اس کی
تقریر یہ ہی کہ اپکو نہایت ذلیل کرنا اور کسی کی نہایت تعظیم کیواسطے اسکا نام عبادت اور بندگی اور پرستش
اور پوجا ہے جیسے سجدہ یا رکوع کرنا ہاتھ باندہ کر اُس کے روبرو کہڑا ہونا اُس کے مکان کا طواف کرنا
اُسکے نام پر مال خرچنا اُسکے نام کا روزہ رکہنا اسکی نذر منت بدنا اُس سے مراد مانگنا اُٹھتی بیٹھتی
مشکل آسانی کے وقت اسکا نام مدد کے واسطے لینا اُس کے نام کا ورد اور وظیفہ کرنا اُسکی عبادت
کرنیوالے کے منکرون سے لڑنا وغیرہ کام عبادت ہین تو جب آدمی نے یہ گواہی دی کہ کوئی بندگی
کے لائق نہین سوائے اللہ کے سو اُس کا مطلب یہ ٹہیرا میری نزدیک یقین کامل سے ثابت ہو چکا کہ
کوئی اس لائق نہین کہ اُسکو سجدہ یا رکوع کرے یا اُسکے نام کا روزہ رکہے یا اُس کے نام پر مال خرچے
یا اُس کے نام کو ورد وظیفہ کیجے یا مشکل کے وقت اُسکو پکاریئے اُس سے مدد مانگیئے آسانی کے حال مین اُسکی شکرگذاری
مین اُسکی حمد کیجیے سوائے اللہ کے کوئی اس لائق نہین نہ کوئی بزرگ نہ کوئی خورد نہ کسی کا جسم نہ کسی کی
روح نہ کوئی امیر و فقیر نہ کوئی جن و فرشتہ نہ کوئی بہوت و پری نہ کسی کا مکان نہ کسی کا چلا
نہ کسی کا جہنڈا اور تہان نہ کسی کا پنجہ او قدم نہ کسی کی مورت اور تصویر نہ کسی کی قبر کہ اُس کے واسطے
یہ کام عبادت ہون اور عبادت کے لائق اللہ ہی ہے کہ اُسی کی عبادت کیجے اس لیئے کہ عبادت
اُسکی کرنا چاہیئے جو خود مستغنی اور بے پرواہ ہو اور اُس کے سب محتاج ہون اس واسطے کہ اگر سب
اُس کے محتاج نہون تو خود مستغنی اور بے پرواہ ہون پھر بے پرواہ ہو کر کیون کسی کی عبادت
کرین اور جسکی عبادت کرین اور اگر وہ مستغنی نہوگا تو محتاج ہوگا پہر محتاج محتاج برابر ٹہیرے
ایک محتاج دوسرے محتاج کی کیون عبادت کرے پہر جو مستغنی بے پرواہ
ہوگا تو وہ خود بہ خود ہوا ہوگا اوس کو کسی نے پیدا نہ کیا ہوگا اور قدیم ہوگا اور
ہمیشہ رہیگا اور سب عیبون سے پاک ہوگا اور سنتا بھی ہوگا اور بولتا بھی ہوگا
اور اپنے کامون سے کچھ اوس کو اپنے غرض نہوگی اور کوئی کام اوس پر
واجب نہوگا اور جس کے مخلوق محتاج ہونگی وہ سب کی قدرت بھی رکہتا ہوگا

یہ پانچ چیزین ہین گویا اسلام انہین پر قائم ہے اور دین کے اصل اصول یہی ہین اول اور افضل کلمہ
گواہی دینا ہے اس بات پر کہ خدا تعالی کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بندہ اوسکا اور رسول اسکا ہی اور یہ بات دل اور زبان سے علاقہ رکھتی ہی دوسری بنیاد اسلام کی
نماز ہے کہ وہ تمام بدن اور روح سے علاقہ رکھتی ہی تیسری بنا اسلام کی زکوۃ دینا ہی مالدار پر
کہ وہ عبادت مالی ہے اور چوتھی بنیاد اسلام کی رمضان کے مہینا ہر روزہ رکھنا کہ وہ بھی عبادت بدنی
باطنی ہی پانچوین بنیاد اسلام کی حج کرنا کعبہ شریف کا کہ وہ عبادت مرکب بدنی اور مالی ہی پر اس مقام پر
اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمداً عبدہ ورسولہ کے معنے اور مطلب دریافت کیا چاہیئے کہ اکثر
لوگ اس کے مضمون اور مطلب سے غافل ہین بلکہ برخلاف اس کے عقیدہ رکھتے ہین اور پھر
دعوی اسلام کا کئے جاتے ہین سو سنا چاہیئے کہ شہادت کہتے ہین گواہی کو اور گواہی وہ
ہوتی ہے جو بات آدمی کے نزدیک یقین کامل سے بیشک وشبہ ثابت ہو اوسکی خبر دے تو
گواہ سچا ہے اور اگر اس کے نزدیک وہ یقین کامل سے ثابت نہو اور خبر دے تو وہ گواہ جھوٹا
ہے اگرچہ وہ بات حقیقت مین سچی ہے ہو جیسے حضرت کے وقت مین منافق حضرت سے کہتے تھے
نشہد انک لرسول اللہ یعنی ہم گواہی دیتے ہین البتہ تم پیغمبر بیشک ہو خدا کے اور دل سے اس بات
پر یقین نہین لاتے تھے سو اللہ تعالی نے قرآن مین اون کو فرمایا کہ اللہ جانتا ہے کہ ای پیغمبر تو
اس کا پیغمبر ہے مگر وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ یعنی اللہ گواہی دیتا ہے کہ
بیشک منافق البتہ جھوٹے ہین اس لئے کہ صرف زبان سے یہ بات کہتے ہین اور یقین کامل اس کا
انکو نہین اسواسطے یہان فرمایا کہ جب آدمی کے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہو جاوے اسکی بموجب
زبان سے کہے کہ خدا ہی بندگی کے لائق ہے اور کوئی نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اس کا ہے
اور رسول ہے تب اس کا زبان سے کہنا سچا ہو اور وہ کہنے والا مسلمان ٹھیرے اور نہین تو
نہین پھر اگر زبان سے کہا اور دل مین اس کے یہ بات نہین تو بھی مسلمان نہین بلکہ منافق ہے
اور اگر دل سے اس بات کو سچا جانا اور زبان سے نہ کہا تو بھی مسلمان نہین بلکہ منافق ہے اور اگر
دل سے اس بات کو سچا جانا اور زبان سے نہ کہا تو بھی مسلمان نہین ہان اگر گونگا ہو تو لاچار
یا دل مین یقین آنے کے بعد فوراً مرگیا اور زبان سے کہنے نپایا تو اس کا کچھ قصور نہین پھر جو شخص دل کو

کہ اُنمین اوصاف ایسے جمع ہوئے تہے کہ جو آدمی کے حق مین اُس سے زیادہ کمال نہین اور وہ صفات
یہی ہین جیسے عقلمندی ہوشیاری حلم بردباری عاقبت اندیشی خوش خلقی بے نفسانیت ہوا و
سے مطیع رہنا اور قناعت اور زہد اور مروت اور سخاوت اور شجاعت رحمت تقوی پرہیزگاری اور
کسیکا غلام نہونا اور رسوائی اسکے جتنے اوصاف کمال کے اعلی درجہ پر ہین سب اُنمین تہے پہر جب
لوگونکی ہدایت کے واسطے پیغمبر کرکے بہیجا تو اُس سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی سارے مکلف ہین کہ انکو
خدا کے حکم کے بموجب کام کرنا چاہیئے خود مختار نہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ آدمی کو اللہ تعالی نے
کام کے کسب کا اختیار دیا ہے اگر محض مجبور اور بالکل بے اختیار ہوتا تو امر نہی کیون ہوا اور تا
معلوم رہے کہ جب کوئی دعوی کرے کہ مین خدا کی طرف سے پیغمبر ہون تو اُس سے اگر معجزہ ظاہر نہو
تو وہ پیغمبر نہ معلوم ہوا اور اُسمین اور اَور آدمیون مین فرق نہ ٹہیرے تو پیغمبر کے واسطے معجزہ
بہی ضرور ہی ہے کہ اللہ تعالے اُسکے ہاتہہ سے ایسا کام کروادے جو خلافِ عادت ہو تا کہ لوگ اُسکو
سچا جانین اور منکر اُسکی بات پر یقین لاوین اور اُسکا کہا خدا کا حکم سمجہین پہر رسول مین تین باتین
اور بہی ضرور ہین ایک یہ کہ وہ شخص سچا ہو جہوٹہہ کبہی نہ بولتا ہو دوسرے یہ کہ معصوم ہو کوئی اُس سے
گناہ نہ ہوتا ہو تیسرے یہ کہ خدا کا حکم لوگون کو پہنچاوے چپ چاپ بیٹہہ نہ رہے تو سچا ہونا اسلیئے
کہ اگر جہوٹہہ بہی بولتا ہو تو اُسکی اور سچی بات کا بہی اعتبار نرہے اور جب پیغمبری اُس کی خدا نے
معجزے سے ثابت کروادی تا کہ لوگ اُسکو سب بات مین سچا جانین اور اُسکا کہا مانین پہر وہ
جہوٹہہ بولے تو گویا اللہ تعالے نے جہوٹہہ کو سچا کرایا اور جہوٹے کی بات ماننے کا حکم دیا اور یہ
بات اللہ تعالے سی محال اور غیر ممکن ہی اور معصوم ہونا سو واسطے پیغمبر خدا کا ضرور ہی کہ اگر وہ
پیغمبر معصوم نہو تو اُس سے حرام اور مکروہ صادر ہو تو وہ گنہگار ٹہیرا اور سب لوگونکو اُسکی پیروی کا
حکم ہے پہر جو کوئی اُسکی پیروی کرے وہ بہی گنہگار رہے تو ایسا جو پیغمبر ہو تو لوگ ہدایت نہ پاوین
بلکہ گمراہ ہو جاوین اور رسول بہیجنے سے جو غرض ہی لوگونکی ہدایت سو حاصل نہو بلکہ ضلالت حاصل ہو
تو رسول کا معصوم ہونا بہی ضرور ہوا اور پیغمبر کو حکم خدا کا پہنچانا اسواسطے ضرور ہی کہ اگر وہ حکم خدا
کا چہپاوے تو اُسکے رسول کرنے سے جو غرض تہی وہ حاصل نہووی اور اُسکا رسول ہونا
لغو ہوا اور خدائے تعالے سے لغو کام ہونا غیر ممکن ہی اور یہ بہی معلوم رہے کہ جو باتین

۳۶

اور ہر کام اپنے ارادے سے کریگا اور غیب کا عالم ہوگا کہ سب حال اُسکو مفصل معلوم ہوگا اور وہ زندہ ہوگا اور ایک ہوگا تو سبکا پیدا کرنے والا بھی وہی ہوگا تو جب آدمی نے لا آلہ الا اللہ کہا تو اس سے مراد یہ نکلی کہ کوئی ایسا نہین جو خود مستغنی اور بے پرواہ ہو کسی چیز کی اُسکو پرواہ نہو اور سب اُسی کی طرف محتاج ہون مگر اللہ ہی ایسا ہی کہ خود مستغنی اور بے پرواہ ہی اور سب اُسکی محتاج ہین تو جو کچھ وہم اور خیال مین آوی عرش سی فرش تک بزرگ خورد جسم روح مرد زندے جن بھوت پری یا کوئی درخت یا کوئی پتھر یا کسیکا تھان غرض سوائے خدا کے جو کچھ ہے کوئی چیز اس لائق نہین کہ اُسکے واسطے نماز پڑھیے یا روزہ رکھیے یا اُسکے نام پر مال خرچیے یا اُسکے مکان کا طواف کیجیے یا اُس کے واسطے کوئی عبادت قلبی یا بدنی یا مالی یا مرکب بجالاوے اس واسطے کہ سوائے خدا کے کوئی مستغنے اور بے پرواہ نہین سب مخلوق اُسی کی طرف محتاج ہین کہ خدا ہی کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئے ہین اور حادث ہین قدیم نہین اور نیست و نابود ہونے والے ہین اور سوائے خدا کے سب نقصانون سے کوئی پاک نہین اور سوائے خدا کے سب کو کچھ کچھ غرض لگی ہے اور سب محکوم ہین اور سوائے خدا کے کسی کو سب کامون کی قدرت نہین اور سوائے خدا کے کسی چیز مین مستقل تاثیر نہین کوئی عالم غیب کا نہین تو جو شخص کلمہ کہے اور لا الہ الا اللہ کے یہ معنی نہ جانے یا ان باتون مین سے کسی بات پر اعتقاد نہ لاوے یا شک لاوے اُسکا ایمان نہین اور جو شخص لا آلہ الا اللہ کا اعتقاد لاوے اور اقرار کرے مگر محمداً عبدہ و رسولہ کا مطلب نہ سمجھے یا سمجھے اور انکار کرے وہ بھی مسلمان نہین تو اسکا مطلب دریافت کیا چاہیے سو وہ یہ ہے کہ یقین کامل سی ٹھیک بے شبہ جانے اور زبان سے اقرار کرے کہ محمد صلعم بندہ اللہ کا ہی اور بھیجا ہوا اُسکا ہے پیغام پہنچانے کے واسطے اس مقام پر جو حضرت کا نام لیا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے ہی اور رسول تھے تو اس سے پوچھا گیا کہ پیغمبر بھی آدمی اور خدا کے بندے ہی ہوتے ہین اسلیے کہ اگر اللہ کے بندے نہوتے تو معاذ اللہ خود خدا ہوتے اور اگر ایسا ہوتا تو پیغام کسکی طرف سے لاتے پھر جب وہ بندے ٹھیرے تو بندگی بھی خدا کی اُن پر لازم ٹھیرے اور وہ آدمی تھے اور سب مخلوق سے چنکر جو اُنہین کو پیغمبر کیا تو اس سے معلوم ہوا

بادشاہ عظیم الشان نے سب اپنی رعایا سے چنکر ایک خاص چیلہ کو دربار داریکا پنجوقتہ حکم دیا اور نہ حاضر ہونے پر سخت عذاب کا وعدہ دیا پہر اگر وہ درباد داری اور حاضر باشی میں قصور کرے تو بادشاہ کیطرف سے سخت عذاب پاوے اور مار کہاوے اور سب رعیت کے نزدیک نمکحرام ٹہیرے اور اسکا اعتبار جاوے اور اگر بادشاہ کے حکم بموجب غسل کرکے خوشبو لگا کر سب کام اپنا چھوڑکر اول وقت دربار کو نہایت شوق سے اور خوف سے جاکر دربار میں حاضر ہو آداب مجرا بجالاوے اور بادشاہ کی ثنا و صفت کرے اور بادشاہ کے احسان بیان کرے اور شکر ادا کرے اور اپنی حاجتیں جو منظور ہوں سو بادشاہ سے عرض کرے پہر بادشاہ کا جو حکم ہوا اسکو جان و دلسے قبول کرے اور اپنا فخر اور عزت سمجھے اور اپنے اوپر بادشاہ کی عنایتیں دیکھکر اسکو آداب مجرا بجالاوے پہر جب حکم ہو تب رخصت ہو تو ایسے چیلہ کا سب رعیت کے نزدیک بڑا مرتبہ ثابت ہوا اور دربار دربار میں عنایتیں بادشاہ کی اُسکے حال پر متوجہ ہوں اور اسکو رعیت پہ فخر ہو اب اسیطرح نماز کو سمجھا چاہیے کہ اللہ تعالی نے سب مخلوق سے چنکر آدمی کو اپنا خاص چیلہ بنایا اور اسکو پانچ وقت اپنے دربار میں حاضر ہونیکا حکم دیا پہر اگر یہ پنجوقتہ نماز ادا نکرے تو ساری مخلوق کے نزدیک نہایت ناچیز اور نمک حرام ٹہیرے اور غضب الہی اسکی طرف متوجہ ہو اور دوزخ میں پڑکر سخت عذاب پاوے اور اگر بموجب حکم حضرت شاہنشاہ عالیجاہ خدا تیعالے کے یہ بندہ نجاست ظاہری سے اپنا بدن غسل کرکے یا وضو سے پاک کرکے اور باطن اپنا نجاست باطنی شرک اور بدعت و گناہ سے طاہر کرکے اچھی پوشاک اس دربار کے دستور موافق پہنکر دربار میں جاکر مصلے پر حاضر ہو اور کعبہ شریف کو اسکی تخت گاہ جلال خیال کرکے اسکی طرف منہ کرکے اور سوا ے اللہ تعالی کے سب سے دست بردار ہوکر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹہاکر کہے اللہ اکبر یعنے اللہ بہت بڑا ہے بڑی شان والا کہ یعنے دونوں جہان میں اسیکو بزرگتر جانا پہر یہ جانے کہ خدا کے دربار میں خدا کے روبرو کھڑا ہوں تو کہے اے اللہ تو بہت پاک ہے اور سب خوبیاں تجھہ میں ہیں اور تیرا نام نہایت برکت کا ہے اور تیری شان بہت بڑی اور سوائے تیرے اور کوی معبود نہیں ہے اور میں کسی کی عبادت نہیں کرتا اور شیطان جو تیری درگاہ سے راندہ گیا ہے اس سے تو مجکو بچا او اسکو مجھہ سے دفع کر تا کہ میری عرض معروض میں خلل نہ ڈالے اب میں اپنی عرض یہہ رکہتا ہوں اور تیرا ہی نام لیکر شروع کرتا ہوں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۹

۱۵؎ اور جب کہا عیسے مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا آیا ہوں اللہ کا تمہاری طرف سچا کرتا اسکو جو مجھ سے آگے ہے توراۃ اور
خوشخبری سناتا ایک رسول کی جو آویگا مجھ سے پیچھے اسکا نام ہے احمد پھر جب آیا انکے پاس کھلی نشانیاں لیکر بولے یہ جادو ہے صریح ۱۲ ف

بشریت اور آدمیت سے تعلق رکھتے ہیں جیسے کھانا پینا سونا جاگنا جا ضرور پیشاب نکاح کرنا
پیغمبر کے حق میں نقصان نہیں اگر یہ باتیں اُس میں نہوں تو وہ آدمی نہ ٹھہرے اس تقریر سے
معلوم ہوا کہ جس نے یہ بات کہی اشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ تو اُسنے یہ اقرار کیا کہ میں یقین
کامل سے بے شک وشبہ جانتا ہوں اور زبان سے اقرار کرتا ہوں کہ محمد بندہ اللہ کے تھے
خدا کی عبادت انپر بھی واجب تھی اور سب مخلوق سے افضل تھے عقلمند ہوشیار حلیم
رحیم عاقبت اندیش خوش خلق بے طمع قانع صاحب مروت سخی شجاع غرضکہ سب جو کچھ آدمی
کے حق میں اوصاف کمال کے ہیں اُنمیں سب سے زیادہ تھی اور وہ سچے تھے اور سب گناہوں سے
معصوم اور خدا کا حکم سب بعینہٖ اُنہوں نے پہنچایا اور جو کچھ انہوں نے فرمایا وہ حکم خدا کا تھا
اور انکے کام سب مرضی موافق خدا تھے سو اُنکے فرمود کو مینے سچا جانا اور انہیں کے راہ رویہ
مینے اختیار کیا اور اوروں کے راہ رویہ سے مینے انکار کیا اسواسطے کہ ہمارے واسطے اور کوئی رسول
نہیں اور جو رسول نہیں وہ معصوم بھی نہیں تو اُس سے گناہ ہونا بھی ممکن ہے تو جب گناہ
ہونا اس سے ممکن ہوا تو اُسکی راہ رویہ کا اعتبار بھی نہیں اور اُسکی اطاعت ہمپر واجب نہیں
مگر ہاں جسکے راہ رویہ کو خود رسول فرماوے کہ وہ اختیار کرو اور فلانے کی اطاعت کرو تو یہ رسول
کے فرمودے بموجب عمل ٹھیرا پھر جو شخص بحکم محمد صلعم کے کسی اور کے راہ رویہ و اطاعت اختیار کرے
یا اور راہ نئی نکالے تو اُسنے گویا محمد رسول اللہ کا انکار کیا اور جو گواہی دیتا ہے کہ اشہد ان محمداً عبدہٗ
ورسولہ سو اُسکی یہ گواہی جھوٹی ہے یا اگر پیغمبر کی طرف معاذ اللہ جھوٹھ بولنے کی یا وحی نہ پہنچانے
کی یا گناہ کرنے کی یا بدخلقی یا طمع نفسانی یا حب جاہ یا رزالت کی نسبت کی تو بھی وہ مسلمان نرہا
اور اسکا یہ کلمہ کہنا سچا نہ ٹھیرا اور جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اعتقاد رکھے اور حکم شریعت کا
نہ مانے تو وہ بھی مسلمان نہیں سو سب حکم شریعت کے دو طرح کے ہیں ایک اسطرح پر کہ فلانا کام
نکرو دوسرا اس طرح فلانا کام کرو سو یہ جس کے کرنیکا حکم ہے اول اُسمیں سے یہ تھا کہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ کا دل سے یقین لانا اور زبان سے کہنا اور دوسرے
اسمیں سے نماز ادا کرنا ہے اور وہ سترہ رکعت ہیں ایکدن اور رات کے عرصہ میں پانچ وقت اسکے
معین ہیں کہ کمی بیشی کا اسمیں کسیکو اختیار نہیں اُسکی مثال ایسی ہے سمجھنا چاہیے کہ جیسے ایک

زکوٰۃ ہی تو اُسکو یون سمجھا چاہیئے کہ جیسی بادشاہون کی طرف سی رعایا پر کچھ کچھ حقوق بادشاہی نبدے
ہوتے ہین جیسے کھیتی والون پر محصول اور چمارون پر بیگار اور سپاہیون پر لڑائی کہ اگر وہ لوگ وے
حقوق بادشاہی نہ ادا کرین تو سزا پاوین اور اُنکی کھیتی اور ملک معاش ضبط ہوجاوے اور خالصہ مین لگجاوے
یا کسی اور کے حوالہ ہوجاوے اور اگر حقوق بادشاہی ادا کرین تو بادشاہ کی حمایت مین رہین اور کوئی
انپر دست اندازی نکرنے پاوے ایسا سمجھے کہ اللہ تعالے نے جسکو مال و متاع حاجت اصلی
سے زیادہ دیا اُسکے اوپر حق اپنا مقرر کیا کہ سال کے بعد اسقدر ہماری نذر گذرانا کرے اور محتاج
لوگ اپنی طرف سے اُسکے لینے کو مقرر کیئے گویا اُن محتاجون کی تنخواہ ان مالدارون کے ذمہ ٹہیرادی
پھر جو کوئی زکوٰۃ حق اللہ نہ ادا کرے تو آخرت مین سزا پاوے اور دُنیا مین بھی اُسکا مال و متاع ضبط
ہوجاوے اور کسی حق گذار کے حوالہ ہو فرق اتنا ہے کہ دنیا کے بادشاہ فوراً ملک و معاش ضبط
کرلیتے ہین اور اللہ تحمل والا ہے تھوڑی دیر کے بعد کرتا ہے اور اگر زکوٰۃ حق اللہ ادا کرے بتقصیر
تو اللہ کی طرف سے اُسپر رحمت ہو اور اُسکا مال متاع محفوظ رہے اور روز بروز جس طور پر اُسکے
حق مین بہتر ہو زیادہ ہووے اور چوتھی بات حج ہی تو اُسکو یون معلوم کیا چاہیئے کہ جیسے بادشاہون
کا تخت گاہ مقرر ہوتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ جو کوئی بادشاہ کی طرف سے کسی خدمت اور منصب
پر سرفراز ہووے وہ پایہ تخت مین حاضر ہوکر نذر گذرانے اور آداب مجرے بجالاوے اور سند
بادشاہی پاوے اور اگر کوئی پیشتر سے پھرا ہوا باغی ہو اور پھر اپنی قصور معاف کرانیکو آپ سے
پایہ تخت مین جاکر حضور مین حاضر ہو تو پچھلی خطایئن اور قصور اُسکے معاف ہون ویسے ہی اللہ
تعالی نے باوجودیکہ وہ زمان اور مکان سے پاک ہے دنیا مین کعبہ شریف کو بمنزلہ اپنے تخت
گاہ اور پایۂ تخت کے ٹہیرایا اور حکم کیا کہ جسکو ہمنے یہ منصب دیا کہ سواری پر سوار ہوکر اپنے
پاس سے کھاتا جاوے اور کھاتا آوے اور اپنے گھر والون کو جنکا کھانا کپڑا اُسپر واجب ہی
اسقدر دے جاوے کہ اُسکے آنے تک اُنکو کسی سی مانگنے کی احتیاج نہو تو وہ شخص کعبہ شریف
مین ایک مرتبہ حاضر ہو اور دربار عام کی روز نذر گذرانی اور آداب مجرا بجالاوے اور دست مبارک کو بوسہ دے
پھر اُس سے اگر کوئی قصور بھی ہوگیا ہو تو وہ معاف ہوجائیگا اور ہمارے حضوریون مین وہ گنا جاویگا
یہ بڑی بدنصیبی اُسکی جو دنیا کی بادشاہون کے بلکہ ادنی ادنی امیرون کے دربار مین حاضر ہونا اپنا فخر جانی

۴۱

یعنی شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہی نہایت رحم والا سب تعریف اللہ ہی کو ہی جو ساری جہانکا
پرورش کرنیوالا بہت مہربان نہایت رحم والا ہی قیامت کی دنکا وہی مالک ہے جسکو چاہے بخشی جسکو
چاہے سزا دی سو مین تیری ہی عبادت اور بندگی کرتا ہون اور تجھسے مدد چاہتا ہون تیری سوا اور
کی طرف رجوع نہین کرتا سو تو ہی دکہادی مجھکو سیدہی راہ کہ مین تیری مرضی موافق کام کرون نبیون
ولیون کی راہ پر مجھکو چلا اور جو لوگ انکی راہ چلنے کا جہوٹہہ موٹہہ دعوی کرتی ہین وہ تیرے غضب مین گرفتار
ہین اور راہ سی بہکے ہین انکی راہ مجھکو نہ چلا اور یہ میری دعا اور عرض قبول کر پہر رکوع مین جاوے تو یہ خیال
کری کہ مین نے اپنی پیٹہہ تیری سامنے جھکا دی جو حکم تو پہر کہدی وہ ہمین قبول ہی اور زبان سی کہی کہ بہت
پاک ہی میرا پروردگار بڑی شان والا پہر سر اٹہاکر کہڑا ہو کہ مین اسبات پر سیدہا اور مضبوط ہون اور زبان سے کہے
جو اللہ کی تعریف کری اسکی اللہ سنتا ہی اور ای اللہ تو ہمارا پروردگار ہے اور تیری ہی سب خوبیان
ہین پہر سجدہ کرے اور جانی کہ مین اسکے روبرو نہایت ناچیز ہون خاک کی برابر کر اپنا اشرف
اعضا جو سر تہا سو مینے اسکے سامنے خاک مین ملا دیا اور وہ ہی بہت بڑا ہے اور کہی کہ بہت پاک
ہی میرا رب بڑے مرتبہ کا پہر سر اٹہادی اور سمجھی اسکی شکرگذاری مین کہ مجھکو اس مرتبہ کو پہنچایا کہ
اسکے دربار مین حاضر ہوا اور اپنی عرض معروض کرتا ہون دوسرا سجدہ کرے پہر بیٹہے اور یہ جانے
کہ گویا اسنے یہ میری بندگی قبول کی اور اپنے روبرو دربار مین بیٹہنے کا حکم دیا تو خالی بیٹہنا بھی بے
ادبی ہے تو وہان بیٹہکر یہی کہے کہ سب عبادتین زبان کی اور سب بندگیان بدن کی اور سب
عبادتین پاک مال کی اللہ ہی کے واسطے ہین اور سلام تمہارے نبی اور رحمت اللہ کی اور
مہربانیان اللہ کی کہ اس وسیلہ سی مین اس دربار تک پہنچا اور ہم سب اس بارگاہ کے چیلون
پر اور اس درگاہ کے بندون پر اور جتنے اللہ کے اچھے بندی ہین سب پر سلام کرتے ہین اور مین
گواہی دیتا ہون کہ کوئی سوای اللہ کے بندگی کے لایق نہین اور محمد اسکا بندہ ہی اور اسکی طرف سے
رسول پہر دربار سے رخصت ہو اور کہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی ادہر ادہر وہان کے درباری
وغیرہ جو ہین انکے واسطے یہ سلام ہوا پہر جب یہ اسطرح سے آداب مجرای حاضری اور دربار
کی بجالاوے تو سب مخلوق کے نزدیک اسکا بڑا مرتبہ ٹہیرے اور ہر وقت اسپر عنایت اسکی
نازل رہے جب حقیقت نمازکی معلوم ہو چکی تو اب جاننا چاہیئے کہ تیسرے بات

لـ۱۵ اے ایمان والو نہ پکڑو اپنے باپ اور بہائیون کو رفیق اگر وہ عزیز رکہین کفر کو ایمان سے اور جو تم مین سے انکی کی رفاقت کرے سو وہی لوگ گنہگار ۱۲ ف بعضی شخص دل سے مسلمان ہین لیکن برادری سے

سب سے بڑی شاخ کلمہ کہنا ہے گویا یہ شاخ جڑ ہے اور چہوٹی کہنی ایمان کی یہ ہے کہ راہ سے کانٹا اینٹ پتھر دور کر دے اور اگر گڑہا ہو مقدور ہو تو بند کر دے تاکہ کسیکو تکلیف نہو اور ایک شاخ ایمان کی حیا و شرم ہے یعنے کلمہ پڑہنا اور حیا و شرم کرنا اور مخلوق کی ایذا کے روادار نہونا ایمان کا مقتضا ہے أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مسلمان نہین ہوتا کوئی تم مین سے مگر جب کہ ہون مین دوست اسکے نزدیک اسکے باپ سے زیادہ اور بیٹے سے زیادہ اور سب لوگون سے زیادہ ف یعنی آدمی جب پیغمبر خدا صلعم کو اپنے ماں باپ اور اولاد سے اور تمام مخلوقات سے زیادہ دوست جانے اور سبکی دوستی سے زیادہ انکی محبت دل مین رکھے اور سبکی مرضی سے زیادہ انکی مرضی کے کام مقدم کرے اور حضرت کی حدیث کو سبکے قول سے زیادہ مقدم جانے اور حضرت کے فرمودے موافق سبکے حکم سے زیادہ عمل کرے تب مسلمان ٹہیرے اور نہین تو نہین اور محبت اسی کا نام ہے کہ محبوب کی مرضی موافق کام کیجے اس کا نام محبت نہین کہ صرف زبان سے کہہ لیا کہ ہمکو محبت ہے اور محبوب کا کہا نہ مانے یا محبوب کی مرضی کے خلاف کام کرے اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو اگر کسی پیر فقیر درویش عالم مولوی ماں باپ امیر بادشاہ کا کام یا قول خلاف حدیث کے معلوم ہو تو اسکو رد کرے پہر اگر کوئی اسکو مانے اور حدیث کو نہ مانے تو وہ مسلمان نہین أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ تین باتین جسمین ہون اسنے ایمان کا مزا پایا جسکے نزدیک اللہ اور اسکا رسول سب سے زیادہ دوست ہون اور جو دوست رکہے کسی بندے کو نہ کہ دوست رکہتا ہو

له اى ايمان والو مت پکڑو يہود اور نصارى کو رفيق وے آپسمين رفيق ہين ايک دوسرے کے اور جو کوئی تم مين سے کرے وہ اُنہين مين ہے اللہ راہ نہين ديتا بے انصاف لوگون کو ۱۲ موضح القرآن

اور خدائی دربار حج سے باوجود قدرت کے دل چراوے پہر پانچوين بات رمضان مين مہينے بہر تک روزے رکہنا ہے تو اُسکو يون پوچہا چاہئے کہ جيسے صاحب ملک بادشاہزادہ بادشاہ دشمنون سے لڑائی کے واسطے اور ملک فتح کرنے کے لئے جاڑے کے ايام مين کوچ و سفر مقرر کرتے ہين کہ ان روزون دشمن زير کئے جاتے ہين اور اپنی فوج کو مہارت اور مشق سفر اور لڑائی کی حاصل ہوتی ہے تو شيطان اور نفس بہی ايک راہ کے دشمن ہين اور چاہتے ہين کہ لوگو پہر ہماری بہی حکومت رہے سو اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہينا اسواسطے مقرر کيا کہ سال بہر مين ايک مہينا بہر شيطان اور نفس سے بخوبی لوگ لڑين اور نفس کی خواہشون سے يعنے کہانے پينے جماع سے دن بہر اوسکو روکين اور اوس کے مخالف کام کرين اور عبادت خدا کی اور دنون سے زيادہ اس مہينے مين بجا لاوين تو قرآن کا ختم اور تراويح اور اعتکاف اور ذکر اور شغل تاکہ شيطان کو شکست ہو اور آينده کو بہی مسلمانون کو خدا کی راہ مين محنت اور مشقت کرنا سہل ہو جاوے اور پہر جس چيز کا خدا نے کہنا اور کرنا منع کيا جب سامنے آوے يا ايسے چيز کو يا غير مشروع کام کو جب جی چاہے اور شيطان اور نفس چاہين کہ يہ شخص کام کرے تو يہ شخص جانے کہ اس کام سے ميرا روزہ نہ رہے اور جيسے روزہ مين کہانے پينے سے صبر ہوتا ہے اور باوجود راحت اور خواہش کے کہاتے پيتے نہين ويسے ہی اُس غير مشروع کام سے بہی اپنے آپ کو روکين غرضکہ يہ پانچ کام ہين خدا اور رسول کو برحق سمجہنا اور زبان سے اقرار کرنا اور نماز پڑہنا اور مال ہو تو زکوة دينا اور حج کرنا اور رمضان کے مہينے بہر روزے رکہنا اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ ترجمہ مشکوة کے کتاب الايمان مين لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کيا کہ ابو ہريرة رضی نے نقل کيا کہ پيغمبر خدا صلے اللہ عليہ وسلم نے فرمايا کہ ايمان کی ستر اور کئی شاخين ہين افضل اُن شاخون مين سے کہنا لا الٰہ الا اللہ کا ہے اور ادنے شاخ ايمان کی دور کرنا تکليف کا راہ سے اور شرم والی ہے ايمان کی ف يعنے جيسے درخت مين بہت سی شاخين ہوتی ہين کہ اُس مين سبز پتے اور رنگ برنگ کے پہول اور طرح طرح کے ميوے مزے دار لگتے ہين ويسی ہی ايمان کو سمجہنا چاہئے اوس کی بہی بہت شاخين ستر سے بہی زيادہ اور

له فى سورة المائدة يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

۴۲

گویا اسلام کی وردی ہے کہ اسکے بدون آدمی مسلمان نہین معلوم ہوتا اور یہودیونکے ہان نماز مین
رکوع نہ تھا اور نصاریٰ کی نماز مین سجدہ نہین اور یہود و نصاریٰ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے
ہین سو فرمایا کہ جسنے ہماری طرح نماز کے رکوع اور سجدے ادا کیے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوگیا یہ
شخص دین محمدی مین ہے اور جب اُسنے مسلمانکے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا حلال جانور کھایا تو معلوم ہوا کہ یہ
سب مسلمانونکو اپنا بھائی جانتا ہے تو اُسکو بھی مسلمان جانو کہ اُسکو اللہ و رسول نے امان دی ہے
اُسکا ناحق مارنا اور اُسکا مال لینا حرام ہے سو اُسکو امان دو اور اُسکا خون مت کرو اور اُسکا مال
مت چھینو کہ یہ اللہ کی دی ہوئی امان مین رخنہ ہے اور بد قولی ہے اس سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمانکی
جان و مال کی ایذا نہ دینا علامت اسلام کی ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ مسلمانونکی طرح نماز پڑھنا اور
مسلمانونکے ہاتھ کا حلال جانور کیا ہوا کھانا بھی علامت اور نشانی اسلام کی ہے پھر جو شخص ایسا کرے اسکو مسلمان
کہا چاہیے اور ایماندار جانا چاہیے پھر اُسکے دل کا عالم اللہ ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ
الْاِيْمَانَ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کسیکو دوست رکھا اللہ کے واسطے اور دشمن رکھا اللہ کے واسطے اور دیا اللہ کے
واسطے اور نہ دیا اللہ کے واسطے تو البتہ پورا کر لیا اپنا ایمان ف یعنی جو کوئی کسی سے دوستی محبت رکھتا ہے تو
کچھ سبب سے رکھتا ہے مثلاً ماں باپ سے اسواسطے کہ انھوں نے پرورش کیا اور پیر استاد کی اسلیے کہ انھون نے
نیک راہ بتائی اور حاکم اور بادشاہ کی اسواسطے کہ انکی حمایت اور رعایت مین یہ شخص رہتا ہے اور کسی سے
اسواسطے کہ وہ سخی ہے اور کسی سے اسواسطے کہ اُسکی صورت اور وضع اچھی معلوم ہوتی ہے آدمی
محبت رکھتا ہے اور کسی سے اسلیے محبت ہوتی ہے کہ وہ دوست کا دوست ہے یا دوست کے دشمن کا دشمن ہے
پھر اسی طرح حال بغض عداوت دشمنی کا بھی ہے کہ کسیکی دشمنی اور بغض کچھ سبب سے رکھتا ہے پھر اسی طرح
جو کوئی کسیکو کچھ دیتا ہے یا نہین دیتا ہے تو بھی کچھ سبب ہوتا ہے پھر بعضے شخص ایسے ہین جنسے محبت
دوستی رکھنے کو خدا نے حکم دیا ہے جیسے پیغمبر و اولیاء اللہ و شہید اور عالم اور درویش اور نیک
مسلمان اور فرشتے اور بعضے وہ ہین جنسے بغض و عداوت رکھنے کا حکم دیا ہے یا وہ خدا کی درگاہ سے
راندہ گئے ہین جیسے شیطان اور کافر اور کافرون تو جو شخص ایسا ہو کہ جس سے اللہ نے دوستی

۴۵

رکھتا ہو اُسکو مگر اللہ کے واسطے اور جسکو یہ لگے یہ کہ پھر جاوے کفر مین بعد اسکے کہ صاف کیا اسکو اللہ نے
کفر سے جیسے بُرا لگتا ہی آگ مین پڑنا ف یعنی جسمین تین خصلتین ہون کہ سب سے زیادہ اللہ اور اللہ
کے رسول سی محبت رکھے دوسری یہ کہ لِلّٰہ فی اللہ اللہ کے بندے سے محبت رکھے تیسرے یہ کہ
جب اللہ نے کفر سے بچاکر مسلمان کیا پھر کفر مین جانیکو یعنی کفر کے کام کرنے کو ایسا بُرا جانے جیسے
آگ مین گرنے کو بُرا جانتا ہی تو اُس شخص نے ایمان کا مزا پایا یعنی تب اُسپر ایمان کی خوبیان کھلین
اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم ذَاقَ
طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا ترجمہ مشکوۃ کے
کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد المطلب کے بیٹے عباسؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم
نے فرمایا کہ مزا ایمان کا اُسنے چکھا کہ جو خوش ہوا اللہ کے اپنا رب ہونے پر اور اسلام اپنا دین
ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا پیغمبر ہونے پر ف یعنی جو شخص یہ بات سمجھکر مطمئن اور
خوش ہوا کہ اللہ میرا رب ہے اور دین میرا اسلام ہی اور محمد صلعم میرا پیغمبر ہے تو اُسنے ایمان کا مزا
پایا اور مزا تب ہی ملتا ہے جب دلمین یہ بات خوب مضبوطی سے سما جاوے اور جسکے دلمین یہ
بات سمائی اور اسکو اطمینان ہوگیا اِس بات پر کہ اللہ ہی میرا پروردگار ہی تو ہرگز اور کی طرف اُسکی
بحکم رجوع نکریگا اور جسکے دلمین یہ بات سمائی اور اُسکو اطمینان ہوگیا اِس بات پر کہ میرا دین اسلام
ہی ہی تو اور دینون کی بات پر ہرگز نہ چلیگا اور جسکے دلمین یہ بات سما گئی اور اطمینان ہوگیا کہ
پیغمبر میرے محمد صلعم ہین تو پھر وہ اُنکے سوا اور کسیکی راہ روِیہ اور رسم پر ہرگز نہ چلے گا اور
کسیکی حکم خلاف اُنکے نہ مانیگا اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ
الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ
ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انسؓ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ہماری طرح اور متوجہ ہوا ہمارے
قبلہ کی طرف اور کھایا اُسنے ہمارا ذبح کیا ہوا تو وہ مسلمان ہے کہ خدا کی امان مین ہی اور اُسکے
رسول کی امان مین ہی سو عہد شکنی نکرو اللہ کی امان مین ف نماز ایمان کی نشانی ہے

قرار نباہنے کا لحاظ نہین اُسکا ایمان اور دین بہی نہین یعنی ایمان اور دین مین اُسکے نقصان
ہے کامل نہین اس سے معلوم ہوا کہ امانت داری اور قول وقرار نباہنا علامت کمال ایمان کی ہے
اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ
قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ
النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ - ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان
مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو واجب
کرنے والیان ہین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دو واجب کرنیوالیان ہین فرمایا جو مرا کہ وہ
شریک کرتا تہا اللہ کے ساتہہ کسی چیز کو وہ مرگیا دوزخ مین اور جو مرا کہ نہین شریک کرتا تہا ساتہہ اللہ کے
کسی چیز کو داخل ہوا بہشت مین **ف** یعنے شریک کرنے سے دوزخ واجب ہوتی ہی اور توحید
بہشت واجب کرتی ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَاتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّاٰتُكَ
فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان مین لکہا ہے کہ احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا
کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول خدا سے کہ کیا چیز ہے ایمان فرمایا کہ جب اچہی لگے تجہہ کو اپنی نیکی
اور بُری لگے تجکو اپنی بدی تو تو مومن ہے **ف** یعنی جب اچہی بات اچہی لگے اور بُرا کام بُرا
معلوم ہو تو ایمان ہے اور جب اچہی بُری بات مین تمیز نہ ہے تو ایمان نہین اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَّعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِيْبُ
الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ قُلْتُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ ترجمہ مشکوٰۃ کے
کتاب الایمان مین لکہا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ عبسہ کے بیٹے عمرو نے نقل کیا کہ مین آیا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہر عرض کیا مینے یا رسول اللہ کون تمہاری ساتہہ ہی اسکام پر
فرمایا میان اور غلام مینے کہا اسلام کیا چیز ہے فرمایا اچہی بات بولنا اور کہانا کہلانا مینے کہا ایمان
کیا چیز ہے فرمایا صبر کرنا او جوانمردی **ف** یعنی مین نے تین پوچہین حضرت سے ایک یہ کہ تم کس پر پیغمبر ہوا اور
تمہاری حکم مین کون کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خواہ میان ہو خواہ غلام سب برابر ہین

محبت کا حکم دیا اُس سے محبت رکھو اللہ کا مقبول سمجھکر یا کسی کی عداوت دشمنی رکھنی ہو تو بھی اسی
سبب سے کہ یہ خدا کی مرضی کے خلاف کام کرتا ہی یا سبب ضلالت کا ہے اگرچہ دیوی تو ایسی ہی جگہ دیوے
جہان خدا لنے دینے کا حکم دیا اور نہ دیوے تو اسی سبب نہ دیوے کہ خدا لنے اسجگہ دینا منع کیا ہے اُس
شخص کا ایمان کامل ہے اس سی معلوم ہوا کہ اپنی حب و بغض اور سخاوت اور بخل کو خدا کی مرضی
کے تابع کر دینا موجب کمال ایمان کا ہی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنْ اَبِی
هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ
مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ ترجمہ
مشکوٰۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ ترمذی اور نسائی اور بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رضی نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کامل وہ ہے جسکے زبان اور ہاتھ سے اور مسلمان
سلامت بچے رہین اور مومن کامل وہ ہے جسکو امانت دار جانین لوگ اپنے خونون پر یعنی جانون پر
اور اپنے مالون پر ف یعنی جس مسلمان کی زبان سے اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچے مثلا کسی مسلمان کی
اپنی زبان سے غیبت نہ کرے چغلی نہ کھاوے ٹھٹھا چہل نہ کرے کسی مسلمان کو لعنت نہ کہے گالی نہ دے
طعنہ نہ دے کسی مسلمان سے جھگڑا نہ کرے کسی مسلمان کا چھپا بھید نہ کھولے سخت گوئی درشتی نکرے
کسی مسلمان کو بد دعا نہ دے کسی مسلمان کا برا نام نہ ٹہیراوے کسیکو ڈراوے نہین مسلمان کی بات نہ کاٹ
دے کسی مسلمان کو رستہ نہ بہکاوے کسی مسلمان کے حق مین جھوٹی گواہی نہ دے اور ہاتھ سے مثلاً
کسی مسلمان کو ناحق قتل نہ کرے زخمی نہ کرے مارے نہین مال نہ لے لے مسلمان کے گھر مین آگ نہ
لگاوے تو وہ کامل مسلمان ہے اور جس سے لوگون کو اپنی جان اور مال کا خوف نہو بلکہ لوگ اس کو
اپنی جان اور مال کا امین نگہبان جانین وہ مومن کامل ہے اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا
اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان مین
لکھا ہے کہ بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان مین ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کم ایسا ہوا کہ خطبہ پڑھا
ہمارے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر یہی فرمایا کہ جسکو امانت نہین اُس کا ایمان نہین اور جس کا
قول عہد مضبوط نہین اُسکا دین نہین ف یعنے جو امانت دار نہین ہین اور جسکو اپنے قول و

کام ہو ہی جاوے تو بسبب خوف خدا کے تو بہ نصیب ہو اور اگر خدا کا خوف ہو تو نیک کام بھی ہون اور وقت کے حاکم کے حکم مانیو بغاوت ست کیجیو حاکم کے کم ذات ہونیکا لحاظ نکیجیو اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو تو بھی اُنکی فرمانبرداری و اطاعت کیجیو مگر اُسی امر مین جو خدا کی مرضی کے خلاف نہو اور اخیر زمانی مین لوگون مین اختلاف بہت پڑیگا تم میرا رویّا اور میرے صحابون کا رویّا جو میرے نائب ہون گے خوبیون والے نیک راہ پر خوب مضبوط اختیار کیجیو جیسے کوئی دانتون سے چیز مضبوط زور سے پکڑتا ہے ویسے ہی میرے رویّہ کو اور میرے یارون کے رویّہ کو اختیار کیجیو کہ کسی طرح نہ چھوڑیو اور نئے نئے کامون سے بچیو پرہیز کیجیو اسواسطے کہ نئے کام کا نام بدعت ہی اور جو بدعت ہی وہ گمراہی ہی تو نئے کامون کے سبب گمراہی مین پڑ جاؤگے بدعت کا حال اور نئے کامون کی تفصیل کچھہ پہلے معلوم ہو چکی اس مقام پر اتنا معلوم رہے کہ اسلام کا یہ تمغہ ہی کہ خدا کا خوف رکھے اور حاکم مسلمان سے بغاوت نکرے اور حضرت کے صحابون کے رویہ پر چلیے اور نئے نئے یعنی بدعت کے کامون سے پرہیز کیجیے اور جو پرہیز نکرے وہ ایک راہ گمراہی کی چلتا ہے

اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِنْھَا شَیْطَانٌ یَدْعُوْ اِلَیْہِ وَقَرَأَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ الْاٰیَۃَ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ امام احمد اور نسائی اور دارمی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن مسعود نے نقل کیا کہ ایک لکیر کھینچی ہمارے سمجھانے کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ یہ اللہ کی راہ ہی پھر اور لکیرین بنائین اُسکے دائین بائین طرف اور فرمایا کہ یہ کئی راہین ہین کہ ہر راہ پر ایک ایک شیطان ہے کہ اپنی طرف بلاتا ہے اور پڑہی حضرت نے یہ آیت وَاَنَّ ہٰذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ اخیر آیت تک **ف** یعنی اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ یہ شریعت میری سیدہی راہ ہے اسپر چلو اور کئی راہین نچلو کہ وہ راہین تمکو میری راہ سے بہکا دینگی سو حضرت نے اسکی مثال بنا کر سمجہایا کہ شریعت کی راہ خدا کی طرف سیدہی گئی ہے اور اس راہ کے آس پاس لوگون نے بدعت کی راہین نکالکر اس راہ مین ملا دی ہین سو اُن راہون پر ایک ایک شیطان بیٹھا ہے اور اپنی طرف بلاتا ہی اور اس بدعت کی خوبیان اور توجیہین اور حیلے

پیغمبر ہون اور سب میرے ساتھ ہین دوسرے یہ کہ اسلام کیا چیز ہی فرمایا کہ ہر شخص سی اچھی بات بولنا
نرمی ملائمت خوش خلقی سی اور نصیحت کر دینا اور سلام علیک کرنا اور لوگونکو کھانا کھلانا تیسرے کہ
ایمان کیا چیز ہی فرمایا صبر کرنا اور دلیری اور مردانگی کرنا سو اسمین بہت باتین آگئین جیسی شکل عبادت
سے دل نہ چرانا اور مصیبت مین گھبرانا اور دینداری چھوڑنا اور زنا لواطت سے بچنا اور مکروہات
سے اور شبہات سی پرہیز کرنا اور کافرونکی لڑائی سے نہ بھاگنا غصہ تھامنا بری بری کل مومنین
تنگدل ہونا لوگونکے بھید نہ کھولنا امانت داری کرنا دنیا کی لذت مین مشغول ہونا یہ سب صبر اور
دلیری سے متعلق ہین اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً
بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَاَنَّ
هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا
فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا
بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ
ضَلَالَةٌ **ترجمہ** مشکوۃ کی باب الاعتصام بالکتاب والسنہ مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابو داؤد نی ذکر کیا
کہ ساریہ کے بیٹے عرباض نے نقل کیا کہ پڑھوائی ہمکو یعنی امامت کی رسول خدا صلعم نے ایک
دن پھر متوجہ ہوے ہماری طرف اپنا منہ کرکے تو نصیحت کی ہمکو خوب نصیحت کہ رو دین اس سے
آنکھین اور ڈر گئے اسکے سبب دل سو کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ گویا یہ نصیحت رخصت کرنیوالے
کی ہے تو وصیت کر دو ہمکو تو فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون خدا سی ڈرنیکی اور حاکمون کے
حکم قبول کرنی کی اور فرمانبرداری کرنیکی اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو پھر جو کوئی جیتا رہا بعد میرے
تم مین سے تو آخر کو دیکھیگا اختلاف بہت تو لازم پکڑیو اپنے اوپر میری رویہ کو اور میرے خلیفون
کے رویہ کو کہ وہ خوبیون والے نیک راہ پائے ہوئے ہین مضبوط پکڑیو اس رویہ کو اور ڈاڑھون سے
پکڑیو اسکو داتون سے اور بچیو نئے کامون سے اسواسطے کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر
بدعت گمراہی ہے **ف** یعنی خدا کا خوف رکھیو تا کہ برے کام ہونے دین اور اگر برا کام

اُسقدر اُس رائج کرنے والے پر گناہ ہوتا جاوے مثلاً جسقدر تراویح کی نماز پڑھنے والیکو ثواب ہوتا
اُسقدر اکیلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوتا جاتا ہے اسواسطے کہ انہون نے اس سنت جاری کو
کیا ہی اور اب بہی بہت لائق سنتین ہندوستان مین مٹ گئین ہین جیسے بیوہ عورتونکا نکاح
ثانی اور ولیمہ کا کہانا اور اونٹ یا گدہے خچر وغیرہ کی سواری تو جو کوئی اب ان سنتونکو جاری
کرے تو جسقدر اُن عمل کرنیوالون کو ثواب ہو اُسقدر اُس جاری کرنیوالیکو ہوتا جاوے
مثلاً جسقدر تعزیہ دارون کو ہر سال ہمیشہ گناہ بڑہتا جاتا ہی اُسقدر اُسپر گناہ چڑہتا جاتا ہے
جسنے پہلے تعزیہ داری محرم کی ایجاد کے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّۃُ
اِلٰی جُحْرِھَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّۃِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ
غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَھُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ
بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عمرو
بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دین گہسے گا مکے کے ملک
کیطرف جیسے سانپ گہستا ہے اپنے بل کیطرف اور پناہ پکڑیگا دین مکے کے ملک سے جیسے پہاڑی
بکری پناہ پکڑے پہاڑ کی چوٹی سے تحقیق دین ظاہر ہوا مسافر اور اب ہوجاویگا جیسا پہلے ظاہر ہوا
تہا سو کیا اچھا حال ہے مسافرونکا اور وہ وہ لوگ ہین جو سنوارتے ہین جو بگاڑا لوگون نے
میرے بعد میری سنت مین ف یعنی آخیر زمانہ مین اصل اسلام اور دین کی باتین ایسی ہوجاوینگی
جیسے مسافر ہوتا ہی کہ اُسکو کوئی نہین پہچانتا اور لوگ اُسکو بیگانہ جانتے ہین اور ابتدا مین بہی اسلام
کو کوئی نہین جانتا تہا اور عرب کے کافر مسلمانونکو انگشت نما کرتے تہے ویسے ہی اخیر زمانہ مین
دین اسلام کی اصل باتون کو کوئی نہ پہچانیگا اور مسلمانون کو لوگ انگشت نما کرینگے تو کیا اچھا حال
ہوگا اُن لوگون کا جو بدعت کو مٹاوین اور سنت کو جاری کرین جو سنت جاری نہ رہے
اور بدعتیون نے جو پہلا مین نئی نئی باتین نکالکر دین کو بگاڑ دیا اُسکو سنوار کر درست
کرتے ہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ اخیر زمانہ مین دین ملک عرب مین رہیگا اور اطراف سے
جاتا رہیگا غرضکہ جو لوگ سنت کو جاری کرین اور بدعت کو دور کرین اُنکا بڑا مرتبہ ہے

51

سمجھتا ہی سوتم اُن راہون پر نہ چلو صرف اللہ کی بتائی شریعت کی سیدہی راہ چلو جسکو اللہ نے اپنی
سیدہی راہ فرمایا اور جو اور راہین چلوگے اور دین مین نئی نئی راہین رسمین نکالوگے اور رجاری
کروگے تو سیدہی شریعت خدا کی راہ سے بہٹک جاؤگے اِس سے معلوم ہوا کہ ایمان کا مقتضا
یہی ہے کہ قرآن وحدیث ہی کی راہ سیدہی شریعت کی اختیار کرے اور اور راہین نہ چلے اور جو کوئی
نئی راہین چلے یا شریعت مین کوئی نئی نئی راہ نکالے تو وہ شیطان کے راہ پر جاتا ہے
اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُورِ مَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا
اللّٰهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ
أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا + ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ بلال بن حارث المزنی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس
شخص نے جلایا یعنی پہر جاری کیا میری سنتون مین سے کسی سنت کو کہ وہ سنت میرے بعد مٹادی
گئی ہو تو اُسکو ثواب ہوگا اسقدر جسقدر ثواب ہوگا اُس سُنت پر عمل کرنیوالونکو بے اُسکے
کہ کم کیا جاوے عمل کرنیوالونکے ثوابون سے کچھ اور جسنے نئی نکالی بدعت گمراہی کی کہ راضی نہین
اُس سے اللہ اور رسول اُسپر گناہ ہوگا عمل کرنیوالونکے گناہ برابر وہ کم نہ کرے اُنکے گناہون
سے کچھ ف یعنی جب دنیا مین کسی جگہہ لوگ نیک سُنت کے زیادہ ہوجاتے ہین تو بد باتین بدعت کے
مٹجاتی ہین گویا مرجاتی ہین اور جب بد لوگ بدعتی زیادہ ہوجاتے ہین تو سُنت ٹوٹ جاتی ہے
گویا مرجاتی ہے پہر جو شخص سُنت کو پہر چلاوے و زندہ کرے یعنی جاری و رواج کرے اور لوگ اُس
سُنت پر عمل کرین تو جتنا ثواب عمل کرنیوالیکو ہو اُسیقدر اُس سُنت کی جاری کرنیوالیکو ہو اور عمل کرنیوالون
ثواب کم نہو بلکہ خود اللہ تعالی علیحدہ علیحدہ ثواب دے پہر جبتک جسقدر لوگ عمل کرتے جاوین اُسیقدر
اُسکو ثواب زیادہ ہوتا جاوے ایساہی جو شخص مٹی ہوئی بدعت کو پہر جاری کردے اور لوگ
اُسکے موافق عمل کرین تو جس قدر اُس بدعت کرنیوالیکو گناہ ہو اُسی قدر اُس جاری
کرنیوالے کو گناہ ہوتا جاوے پہر جس قدر لوگ اُس بدعت پر عمل کرتے جاوین

تا خوش لوگونسے اچھی بات کہنا سلام علیک کرنا صبر اور مردانگی اختیار کرنا حاکم مسلمان کی تابعداری
کرنا حضرت کی اور حضرت کے صحابو نکے رویّہ کو خوب مضبوط پکڑنا اور بدعت سے بچنا سنت کو کوشش
کرکے جاری کرنا بدعت کو کوشش کرکے مٹنا سب آدمیون کی خیرخواہی کرنا کہ یہ باتین اصل
دینداری کی ہین ان باتون سے اور ہزارون باتین نکلتی ہین پہر اسکے جو باتین ......
برخلاف ہین وہ باتین بد دینی کی ہین اُن سے دین جاتا ہے اور کفر آتا ہے خدا محفوظ
رکہے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی ذِکْرِ الْاِیْمَانِ بِالْقَدْرِ ترجمہ تیسری فصل ایمان بالقدر کے
ذکر مین ف یعنی اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے جس سے یہ بات ثابت
ہوتی ہے کہ تقدیر پر یون یقین رکہا چاہیئے اور یون نہ رکہا چاہیئے سو جاننا چاہیئے کہ خدای
تعالے کے حکم کرنیکو اور اندازہ کر دیا گویا حکم کر دیا کہ یہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام کریگی
اور ابتدا اور انجام اسکا یون ہوگا اور ہر چیز بیجان اور جاندار کو اللہ نے پیدا کیا اور جاندار چیز
جو کام ہوتے ہین اور جو ارادہ دلمین پڑتا ہے وہ بہی اللہ ہی پیدا کرتا ہی اس بات کو ماننے اور
اس بات پر یقین لانیکا نام ایمان بالقدر ہی پہر جو شخص اسکے برخلاف جانے کہ بندہ اپنے کام آپ
پیدا کرتا ہے اور جو کچھ وہ بندہ کرتا ہے وہ خود کرتا ہے یا بعضے بعضے کام اللہ ارادے کے
خلاف کرتا ہے یا فلانی بات جو دنیا مین ہوئی اُسکا حال آگے سے اللہ کو معلوم تہا ایسی شخص کو
قدریہ کہتے ہین یعنی تقدیر کا منکر کہ وہ بندون مین صفت خالقیت کی ثابت کرتا ہی اور جو شخص یہ بات
جانے کہ آدمی کو مطلق اپنے کام مین کچھ ذرا بہی اختیار نہین جو کچھ اُس سی ہوتا ہی نیک و بد سب
اللہ ہی کرتا ہے اور آدمی اور ہر جانور محض مجبور بے اختیار محض ہین حتے کہ کفر اور گناہ بہی
ہی کرتا ہے ایسے شخص کو جبریہ کہتے ہین یعنی جبر کا اعتقاد رکہتا ہے سو یہ عقیدہ بہی غلط ہے
اسواسطے کہ یہ بات تہیک ہی کہ آدمی مین کچھ فی الجملہ ارادہ اور اختیار بہی ہے کہ اسی کے سبب
بعض کام کرنا اور بعض کام نکرنا اُس سے ظاہر ہوتا ہے آدمی کے چلنے مین اور پتہر کے گرنے
مین فرق ہے کہ آدمی خود چل سکتا ہے اور ٹہیر سکتا ہے اور پتہر نہ خود چل سکتا ہے نہ خود
ٹہیر سکتا ہے اور آپ ہاتہ ہلانے والی مین اور رعشہ والیکو ہاتہ مین تفاوت ہی کہ رعشہ والا بے

۵۲

اور یہ بات دینداری کی ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰہِ وَتُبْغِضَ لِلّٰہِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِی
ذِکْرِ اللّٰہِ قَالَ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَ
تَکْرَهَ لَهُمْ مَا تَکْرَهُ لِنَفْسِكَ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ معاذ بن جبل
نے نقل کیا کہ مین نے پوچھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ افضل ایمان کیا ہے فرمایا یہ ہے کہ تو دوستی
رکھے اللہ کے واسطے اور بغض رکھے اللہ کے واسطے اور جاری رکھے زبان کو اللہ کے ذکر مین
عرض کیا معاذ نے کہ یہ کیا ہے اے رسول خدا فرمایا کہ اچھا جانے تو لوگون کے لئے جو اچھا جانے
اپنی جان کے لئے اور برا جانے لوگون کے واسطے جو برا جانے اپنے لئے ف یعنی جسکی دوستی
کو اللہ نے فرمایا اس سے دوستی رکھے اور جس سے بغض رکھنے کو فرمایا اس سے بغض رکھے اور
اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہووے اور جو چیز اپنے حق مین اچھی جانے وہی چیز اور لوگون کے
حق مین اچھی جانے اور جو اپنے حق مین بری سمجھے وہ اور ون کے بھی حق مین بری سمجھے ان آیتون اور
حدیثون سے معلوم ہوا کہ دین مسلمانی کے یہ کام ہین کہ اللہ تعالے کو ہر صفت مین واحد سمجھنا اسکے
اوصاف کسی اور مین نہ جاننا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکا رسول مقبول جاننا اور سوا انکے اور
کا رو یہ نہ اختیار کرنا اور نماز دل لگا کر وقت پر پڑھنا زکوۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا حج
کرنا لغو و بیہودہ کام نکرنا زنا سے بچنا امانت داری کرنا قول و قرار نباہنا جب اللہ کا ذکر آوے
ڈر جانا اور خدا کا خوف دل مین رکھنا اور اسکے کلام کو شوق سے سننا اور اسپر یقین لانا لوگون
کو کھانا کھلانا خیرات کرنا کافرونکے ملک سے نکل جانا جہاد کرنا مہاجرون کی خاطر داری کرنا اپنے
اپنے پاس انکو رکھنا انکی مدد کرنا جہاد کی راہ مین اپنا مال خرچنا سب کام اپنے پیغمبر خدا صلعم کی
حدیث موافق کرنا رستہ سے تکلیف کی چیز دور کرنا شرم رکھنا پیغمبر خدا صلعم کو ماباپ اولاد وغیرہ
تمام مخلوق سے زیادہ محبوب رکھنا خدا کے محبوبون سے محبت کرنا کفر کے کام سے بیزار رہنا
خدای تعالے پر بھروسہ رکھنا دین اسلام مین شک نہ لانا مسلمان کے نقصان کا دکھ دار
ہونا حب اور بغض اور سخاوت اور بخل اپنا سب اللہ تعالے کی مرضی کے تابع رکھنا
زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچانا نیک کام سے خوش ہونا بد کام سے

گفتگو کرنے سے منع آیا ہی پہر اسمین گفتگو اور جھگڑا کرنا نادانی اور حماقت ہے بلکہ جہالت اور ضلالت
اور ایمان جاتا ہے مگر جسقدر کہ قرآن اور حدیث مین اسکا ذکر ہے اُسپر ایمان لاوے اور چون و
چرا نکرے سو سنا چاہیئے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ قمر مین کہ ہمنے ہر چیز بنائی ٹہیرا کر یعنی جو چیز ہے ظاہر اور
چہپی عرش کرسی اور لوح اور قلم اور فرشتے اور بہشت اور دوزخ اور آسمان اور تارے اور آسمانو کی
گردش اور زمین اور جو کچھہ آسمان و زمین کے درمیان مین ہے آدمی اور جانور اور پہاڑ اور دریا
اور ہوا اور درخت اور آگ اور جو کچھہ ان چیزون کے ملکر بنتا ہے اور سوا اسکے جو وہم خیال مین آوے
یا جو ہمکو معلوم ہو سو سب اللہ تعالے نے پیدا کیا اور بنایا اور اسکو پیدا کرنے سے پہلے اپنے نزدیک
ٹہیرا لیا اور اندازہ کر لیا کہ یہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام اس سے ہونگے اور فلانے
فلانی برائیان اور فلانی فلانی نیکیان اس سے فلانے فلانے وقت مین ہونگی اللہ تعالے حکیم مطلق
ہے اور دانا اور علیم اور حکیم جب کام کرتا ہی جب پہلے اُس کام کا انجام سوچ لیتا ہی اور اول اپنے ذہن مین
ٹہیرا لیتا ہی کہ اُس کام کا انجام یون ہوگا سو اللہ تعالی سب حکیمون کا حکیم اور سب داناؤنکا دانا ہی اسنے
جو چیز پیدا کی اُسکے پیدا کرنے سے پہلے ہی اُسکا سب اندازہ ٹہیرا دیا سو اُسکے موافق اُس چیز سے ظہور مین
آتی ہی تو اب آدمی کو مناسب ہے کہ اگر کسی سے اگر کچھہ ضرر اور نقصان پہنچے تو اُسکا شکوہ نکرے اور یہ
جانے کہ اللہ تعالی نے پہلے سے یہ بات مقدر کی تہی اور اسی مین کچھہ حکمت تہی کہ وہ ہمارے خیال مین
نہین آتی اور اگر کسی سے کچھہ فائدہ پہنچے تو شکر اللہ تعالے کا کرے کہ اُسنے ہمارے پیدا ہونے سے پہلے
ہمارے واسطے یہ فائدہ مقدر کیا تہا اور جسکے ہاتھہ سے وہ فائدہ پہنچا اُسکو اللہ تعالے کیطرف سے اسباب
ظاہر سمجہکر اُسکا بھی احسان مانے اور شکر بھی بجا لاوے اور کسی کی اگر بری صورت دیکھے یا صورت
مین کچھہ نقصان دیکھے تو اُسپر ہنسے نہین اور یہ جانے کہ اللہ تعالی نے اسکو اسیطرح پیدا کیا
اسمین کچھہ حکمت تہی اس شخص کا کچھہ قصور نہین تو اسپر ہنسنا اور طعن کرنا بھی اپنی طرف سے
نادانی ہے پہر ایسے مقام پر یون کہنا کہ ہے ہنسوا تا ہی وہی ہے یہ اللہ تعالے کی جناب
مین سخت بے ادبی ہے اور جہالت اسواسطے کہ اُسنے جیسے ہنسنے کا فی الجملہ اختیار دیا ہے
ویسے ہی نہ ہنسنے کا بھی اختیار دیا ہی مگر ہان اصل خالق سب چیز کا اللہ تعالے ہی ہے کہ

ہاتھ ملنے سے تھام نہین سکتا ہی اور وہ تھام سکتا ہے سو اسی اختیار اور اسقدر ارادیکے سبب اللہ تعالیٰ
نے نیک کام کا حکم دیا اور بد کام سے منع کیا پھر جو کوئی بد کام کرے سزا پاوے اور جو نیک کام کرے جزا
پاوے اگر اسقدر بھی بندے کو نہوتا تو دنیا مین حاکم اور عدالت اور چور اور خونی کو سزا کیون مقرر ہوتی
اور اللہ تعالیٰ کیطرف سے پیغمبر کیون آتے اور قرآن اور شریعت کسواسطے اُترتی اگرچہ نیک اور بد کام
پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے مگر بد کام سے راضی نہین اور بندیکے نصیب مین پہلے سے ہر کام کا لکھ
دینا اور بات ہی اس لکھہ دینے سے یہ نجانے کہ وہ بد کام سے بھی راضی ہی اسکی مثال ایسی ہے
جیسے بلا تشبیہ ایک نجومی نے ایک لڑکیکا جنم پترہ لکھدیا کہ یہ لڑکا فلانے فلانے وقتمین فلانے فلانے
کام کریگا اور چوری مین پکڑا جائیگا اور قید ہوگا پھر بعد اسکے ایسا ہی ہوا تو اُس چوری مین نجومی
کا کچھہ قصور نہین اُسنے تو اپنے علم کے موافق ایک بات لکھدی تھی ایسے ہی سمجھا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ
نے جو نصیب مین ہر ایک کے ہے جو اُس سے ہونا تھا سو لکھدیا پھر نیکی بدی الگ الگ بتا دے اور
نیکی کرنے کا حکم دیا اور بدی سے منع کیا چنانچہ بکری کھانیکی اجازت دی اور سور کھانیسے منع کیا
پھر اگر کوئی سور کھاوے تو اُس سے اللہ تعالیٰ پر کچھہ الزام نہین اگرچہ اُسے اختیار کھانیکا دیا تھا
اس کھانے والے پر قصور ہے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے بچنے کا بھی اختیار دیا تھا
گو کہ نصیب مین یہی اُسکے لکھدیا تھا کہ یہ شخص سور کھاویگا مگر اجازت نہین دی تھی بلکہ منع کیا
تھا مگر ہان وہ شخص سوتا ہو اور اُسکے منہ مین کوئی حرام چیز ڈالدے تو البتہ وہ مجبور اور
بے قصور ہے اللہ تعالیٰ نے بھی مکرَہ اور بیہوش اور سوتے اور دیوانے پر حکم جاری نکیا پھر اگر کسیکو شبہ
آوے کہ اللہ تعالیٰ نے فلانے فلانے کو نیکبخت اور مسلمان نیکوکار اور فلانے فلانے کو کمبخت
کافر بدکار روز ازل مین کیون ٹہیرا دیا اسکا جواب یہ ہے کہ اسبات کا بھید دریافت ہونا آدمیون
کی عقل کے بوجہ سے زیادہ ہے جیسے کہ آدمی کی جان کی حقیقت یا قبر کے عذاب کی حقیقت
آدمی کی عقل کے بوجہ سے زیادہ ہے سمجھہ مین نہین آتی ویسے ہی یہ بات بھی ہے اور شریعت
مین بھی ہمکو اسکے دریافت کرنیکا حکم نہین ہوا سو اسبات کے بھید کا دریافت ہونا ممکن
نہین اور بالفرض اگر دریافت بھی ہوگیا تو دنیا و دین کا اُس سے کچھہ فائدہ نہ نکلا بہشت
کا ملنا دوزخ سے بچنا اسکے دریافت پر موقوف نہین بلکہ شریعت مین ہمکو اسبات مین

نہ دالیو تو وہ جانور باوجودیکہ چھوٹا ہوا ہی مگر پہر بھی اس شخص کے اختیار مین ہی جہانسے چاہے کہانے دے جہانسے چاہی رسی کہینچ لے اور نہ کھانے دے ایسی ہی آدمی کا حال سمجہا چاہیئے اس سبب سی آدمی کا چاہا اللہ کے چاہے کے مقابل نہین چلتا قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ وَمَا تَشَاؤُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ کورت مین کہ اور تم جبہی چاہو کہ چاہے اللہ ساری جہان کا صاحب ف یعنی تمہاری دلمین کام کا ارادہ ڈالنا بہی اللہ ہی کا کام ہے جب وہ چاہے تو تمہاری بھی دلمین وہ ارادہ ڈالدیتا ہے پہر تم اُس کام کو کرنے لگو اور اگر وہ نچاہے تو تم ہزار چاہو کہ ہم فلانا کام کرین مگر تمہارے دلمین اُس کام کا ارادہ بھی مضبوط نہیے پہر جب سارے مخلوق اسیطرح پر ٹہیرے تو خدا ہی پر توکل اور بہروسا مضبوط رکہنا چاہیئے کہ سوا اُسکے نہ کوئی کسی کا کچہہ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پہر غیرون کی طرف رجوع لیجانا اور غیرون کی خوشامد مین اپنے آپکو ذلیل کرنا محض بیفائدہ ہے جب وہ چاہیگا لوگون کے دل مین ارادہ ڈالدیگا اُسکی بغیر چاہے کچہہ نہین ہوتا اُسنے پہلے سب چیز کا اندازہ اپنے نزدیک ٹہیرالیا پہر اسی طرح پر پیدا کیا اور جو کام بندونسے ہوتے ہین وہ کام بھی وہی پیدا کرتا ہے اور جس کام سے چاہتا ہے وہی باز بھی رکہتا ہے اور جس کام کو چاہتا ہی وہی ارادہ بھی آدمی کے دلمین ڈال دیتا ہے سو اسپر اسیطرح یقین رکہنا چاہیئے اور کچہہ اپنی عقل ناقص کو دخل دنیا چاہیئے اور نہین تو ایمان جاتا رہیگا اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ وَیُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ مؤمن نہین ہوتا کوئی بندہ جبتک ایمان نہ لاوے چار چیزون پر گواہی دیوی یہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور یہ کہ مین اللہ کا رسول ہون بہیجا مجھکو برحق اور یقین لاوے موت پر اور یقین لاوے کہ زندہ ہونا ہے بعد مرنے کے اور یقین لاوے تقدیر کا ف یعنی جیسے اللہ تعالیٰ کو واحد اور رسول خدا کو نبی برحق اور موت اور قیامت کو ٹہیک جاننا چاہیئے ویسے ہی اس بات پر بھی یقین صادق لانا چاہیئے کہ تقدیر بھی برحق ہے جو ہونا تہا سو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کا حال پیدا کرنے سے پہلے مقدر کر دیا اور ٹہیرا دیا اور جو شخص اسپر یقین نہ لاوے

٥٧

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ والصافات مین کہ اللہ ہی نے بنایا تمکو اور جو تم کرتے ہو یعنی تمکو بھی اللہ ہی نے پیدا کیا اور بنایا اور جو تم کرتے ہو کام وہ کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہی اگر وہ پیدا نکرے اور روک دے تو تمسے ہرگز نہو سکے چنانچہ بہت کام آدمی کیا چاہتا ہے اور نہین ہو سکتے اور بعضے کام نہین کیا چاہتا ہے اور بے اختیاری مین ہو جاتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ کام بھی جو آدمی کے ہاتھ سے ہوتے ہین اسکا پیدا کرنے والا بھی اللہ ہی ہے تو جو کام اپنے ہاتھ سے اچھا بن پڑے یا اور کسی سے اپنے حق مین کچھ سلوک ہو تو اللہ کا شکر بجالایا چاہیئے کہ باوجودیکہ وہی کام کا پیدا کرنے والا ہے اور پھر ہمکو جزائی نیک کا وعدہ دیا تو اسکا نہایت احسان ہے اور جب یہ معلوم ہوا کہ ہمارے سب کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہی پھر اور کسیکی حرکات اور سکنات پر ہنسنا اور عیب پکڑنا ہرگز نچاہیئے مگر ہان جسپر اللہ تعالی ہی نے حکم دیا وہ بات جدی ہے اپنی طرف سے نچاہیے اور یہ بھی دریافت رہے کہ پیدا کرنا کام کا اور بات ہے اور کام کے کسب کا فی الجملہ اختیار دینا اور بات ہے اگر کام کے کسب کا اختیار نہو تو امر و نہی بیفائدہ ہو جاوے اور بہشت اور دوزخ بنانا اور دنیا مین پیغمبرونکا بھیجنا اور بادشاہ اور حاکم مقرر کرنا لغو ٹھہرے سو کام کے کسب کا تو البتہ آدمی کو اختیار دیا ہے مگر بالکل اختیار بھی نہین دیدیا اگر ایسا ہو تو بندہ مختار ٹھہر جاوے اور اللہ تعالی معاذاللہ بیکار رہ جاوے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ انفال مین کہ جان لو کہ اللہ روک لیتا ہی آدمی سے اسکے دل کو یعنی ہر کام کا ارادہ پہلے آدمی کے دل مین پڑتا ہے بعد اسکے وہ کام آدمی کے ہاتھ پانون سے ظہور مین آتا ہے پھر جس کام کو اللہ تعالے نہین چاہتا ہے اس کام سے آدمی کے دل کو روک لیتا ہی اور کرنے نہین دیتا چنانچہ ظاہر ہے کہ ہزار دن آدمی کیا چاہتا ہے یا بات کہا چاہتا ہے مگر اس سے نہین ہو سکتا تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی روک لیتا ہے اور کرنے نہین دیتا اسکے مثال ایسی ہی کہ جیسے کسی نے ایک جانور کے گلے مین ایک رسی باندھی اور سرا اس رسی کا اپنے ہاتھ مین رکھا اور جانور کو کھیت مین چھوڑ دیا اور اسکو بتادیا کہ اس کھیت مین سے کھانیو اور دوسری مین مت

کا اس عقیدے والون پر ایسا غضب ہوتا ہی کہ دنیا مین بھی انکو عذاب شدید ہوگا اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قدریہ انہیکو نام ہی کہ تقدیر کا انکار کرے اَخرَجَ اَحمَدُ وَاَبُودَاوُدَ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ القَدَرِیَّۃُ مَجُوسُ هٰذِهِ الاُمَّۃِ اِن مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُم وَاِن مَاتُوا فَلَا تَشهَدُوهُم ترجمہ امام احمد اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریے مجوس اس امت کے ہین اگر بیمار پڑین تو مت پوچھو انکو اور اگر مرین تو نماز نہ پڑھو اونپر ف یعنی مجوس ہوتا ہی کہ جو سورج اور آگ کو پوجے اور نچھترونکی تاثیر کا اعتقاد رکھے اور جب آدمی تقدیر کا شاکر نہین رہتا اور اللہ ہی پر بھروسا نہین رکھتا اسکا دل ہر طرف بٹتا ہی اور ہر چیز کو پوجنے لگتا ہے کبھی بھوانی کو مانتا ہے کبھی قبرونکو پوجتا ہے کبھی کسی درگاہ کے چراغ کو پوجتا ہی کبھی دن رات کی نحوست وسعادت کے پیچھے پڑتا ہے حالانکہ کچھہ ہوتا نہین ہوتا وہی ہے جو اللہ نے تقدیر مین لکھدیا سو ایسا شخص مسلمان نہین رہتا مجوسی سا ہو جاتا ہی سو حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپکو مسلمان کہے اور پھر تقدیر کا منکر ہو تو وہ اس امت مین گویا مجوس ہے تو ایسا شخص اگر بیمار پڑے تو اسکا حال نہ پوچھو اور اگر مرجاوے تو جنازے کی نماز نہ پڑھو اسواسطے کہ یہ معاملہ مسلمانون کے ساتھہ کرنا چاہیئے کافر کے ساتھ ایسا معاملہ ملاپ اور دوستی اور انکی مغفرت کی دعا مانگنا نچاہیئے اسواسطے کہ اور لوگ یہ عقیدہ نہ اختیار کرین اَخرَجَ اَحمَدُ وَاَبُودَاوُدَ عَن عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوا اَهلَ القَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُم ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتھہ نہ بٹھلاؤ اہل قدر کو اور نہ اول بات کہو انسے ف یعنی جو شخص تقدیر کا منکر ہو اس شخص سے محبت اور ملاقات نرکھو بلکہ اپنے ساتھہ برابر نہ بٹھلاؤ اور نہ تم اسکے پاس بیٹھو اور اپنی طرف سے پہلے اس سے بات بھی نکہو ہان اگر وہ پوچھے تو بقدر ضرورت اسکا جواب دینا مضائقہ نہین گویا وہ شخص آدمیت سے خارج ہی سو کفار کیطرح برا نسے معاملہ کرو بلکہ کافرون سے بھی وہ بدتر ہے اسواسطے کہ کافر کو ہر مسلمان کافر جانتا ہے اور اسکی بات نہین مانتا اور یہ قدری تو آپ کو مسلمان کہیگا اور بعض آیتین اور بعض حدیثین اور کچھ قول اور اشعار کے معنی اپنے طور پر لگا کر جاہلون کو گمراہ کریگا تو ایسے شخص سے ترک محبت کرنا اور علیحدہ رہنا

وہ مومن نہین کافر ہے اخرج الترمذی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صنفان من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب المرجئة والقدریة

ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو قسم کے لوگ ہین میری امت مین کہ انکو اسلام مین کچھ نصیب نہین مرجیہ اور قدریہ ف یعنی جو شخص یہ جانے کہ ہمکو کچھ مطلق اختیار نہین ہے بالکل ہم محض مجبور اور بے اختیار ہین اور جو کام ہمسے ہوتے ہین اللہ ہی کراتا ہے سو ہمسے آخرت مین پرسش نہوگی اگر جسقدر بھی ہو توہم بخشے جاوینگے سو ایسے شخص کو جبری اور مرجی کہتے ہین کہ وہ یہ بات جانتا ہے کہ گویا اللہ تعالی ہمپر جبر کی راہ سے کام کراتا ہے ہمارا کچھ قصور نہین تو اس عقیدے سے یہ بات نکلتی ہے کہ گناہ بھی ہمسے اللہ ہی کراتا ہے پھر ہمکو گناہ سے بچنے کا حکم کیون کیا تو اس بات سے شریعت کا انکار نکلتا ہے اور جو شخص جانے کہ بالکل ہم مختار ہین اور جو کرتے ہین ہم خود کرتے ہین اپنے کام ہم کرتے ہین انکا مونکو ہم ہی پیدا کرتے ہین اللہ تعالے کو اسمین کچھ دخل نہین اور آگے سے اسنے کچھ ٹھہرا نہین دیا ایسے شخص کو قدریہ کہتے ہین یعنی قدر کا منکر وہ گویا اپنے تئین بھی ایک خالق افعال کا اور مختار جانتا ہے سو اس دونو طرح کے عقیدے والے لوگ مسلمان نہین ہین اور اسلام سے انکو کچھ حصہ نہین ہے اور نصیبہ اسلام سے بے نصیب ہین اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان کہین اور پیغمبر خدا کی امت مین شمار کرین اخرج ابوداود والترمذی عن ابن عمر قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف ومسخ وذلک فی المکذبین

ترجمہ ابوداود اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا کہ فرماتے تھے کہ ہوگا میری امت مین لوگونکا زمین مین دھس جانا اور صورتین جانورونکی سی ہو جانی اور یہ انمین ہوگا جو جھٹلاتے ہین تقدیر کو ف اور حدیثونسے معلوم ہوا کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت مین لوگ زمین مین دھس جاوینگے جیسے اگلی امتون مین قارون وغیرہ دھس گئے اور نہ میری امت کے لوگون کی صورتین جانورونکی سی ہونگی جیسے اگلی امتون مین یہود اور نصاری کی بندرون سورون کیسی شکلین ہوگئین تھین سو اس حدیث مین فرمایا کہ جو لوگ میری امت کے یعنے کلمہ گو کہ آپ کو مسلمان جانتے ہونگے مگر تقدیر کے منکر ہونگے سو اخیر وقت مین انکی صورتین بھی بعضونکی جانورون کیسی ہوجاوینگی اور بعضے زمین مین دھس جاوینگے یعنی اللہ تعالے

طرف سے لعنت اور پھٹکار پڑتی ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَاِنْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ ترجمہ امام احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ زید بن ثابت نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو کہ اللہ عذاب کرے اپنے آسمان والونپر اور اپنے زمین والون پر تو عذاب کرے اور وہ ظالم نہ ٹھہرے انکے حق مین اور اگر مہر کرے انپر ہووے مہر اسکی بہتر انکے لئے انکے کامونسے اور اگر تو خرچ کرے احد برابر سونا اللہ کی راہ مین قبول نکرے اللہ تجھسے مگر جبکہ ایمان لاوے تقدیر پر اور جان لیوے یہ کہ جو تجھکو پہنچا تجھسے چوکنے والا نتھا اور جو تجھسے چوکا وہ تجھکو پہنچنے والا نتھا اور اگر تو مرے اسکے برخلاف اعتقاد کے پر تو ضرور داخل ہووے تو دوزخ مین ف یعنے جو کچھ اللہ نے قسمت مین لکھدیا اور مقدور کردیا وہ ضرور پہنچیگا ممکن نہین کہ چوک جاوے اور نہ پہنچے سو جو کچھ آدمی کو رنج اور تکلیف اور بیماری اور راحت اور خوشی اور صحت اور فتح اور شکست اور مفلسی اور امیری پہنچتی ہے یہ سب تقدیر کے لکھے موافق پہنچتی ہے اور کسی سبب سے نہین ٹلتی پھر اگر سب مخلوق چاہے کہ نہ پہنچے تو ممکن نہین کہ نہ پہنچے اور تقدیر خطا کرے اور جو آدمی کہ نہ پہنچا مثلاً چاہا کہ مین تندرست ہو جاؤن اور چاہا کہ امیر ہو جاؤن اور چاہا کہ میری سپر فتح ہوا ورنہ ہوئی یا سانپ ہاتھ پر چڑہا اور نہ کاٹا اور نہ مرا تو تقدیر ہی مین یون لکھا تھا ممکن نتھا کہ اسکے برخلاف ہو اگرچہ ساری مخلوق ملکر چاہے کہ اسکے برخلاف ہو مگر ہونا ممکن نہین پھر اسکے سوا اور طرح پر جو شخص سمجھے کہ فلانے سبب سے تقدیر لوٹ گئی اور تقدیر کا لکھا مٹ گیا اور تدبیر چل گئی پھر وہ شخص بے توبہ مرجاوے تو دوزخی ہے اور صدقہ خیرات نیکی اسکی کچھ قبول نہین ہوتی اگرچہ پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ مین خرچ کیا ہو تو بھی قبول نہوا اسواسطے کہ اسنے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا اور اللہ کے بنانے کے خلاف نہین ہو سکتا وہ مالک الملک شہنشاہ بے پرواہ ہے جیسا کہ اسنے چاہا ویسا ہر ایک کی قسمت مین لکھدیا وہ بہر صورت سے مالک ہے اگر سب فرشتون اور آدمیونکو دوزخ مین

نہت ہے تاکہ لوگونکو گمراہ کرے اور شاید اپنے عقیدے کو برا سمجھکر ترک کر دی اَخرَجَ البَیہَقِیُّ وَالرَّزِینُ
عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃٌ لَعَنْتُہُمْ وَلَعَنَہُمُ
اللّٰہُ وَکُلُّ نَبِیٍّ یُجَابُ اَلزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ وَالْمُکَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰہِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ
لِیُعِزَّ مَنْ اَذَلَّہُ اللّٰہُ وَیُذِلَّ مَنْ اَعَزَّہُ اللّٰہُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَامِ اللّٰہِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ
عِتْرَتِیْ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَالتَّارِکُ لِسُنَّتِیْ ترجمہ ذکر کیا بیہقی اور رزین نے کہ بی بی عائشہؓ
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھہ شخص پر لعنت کی مین نے اور لعنت کی
اللہ نے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے بڑہانے والا اللہ کی کتاب مین اور جھٹلانے والا
اللہ کی تقدیر کا اور زبردستی سے حاکم بنجانے والا اسواسطے کہ عزت دیوے جسکو ذلیل کیا
اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزت دی اللہ نے اور حلال کرنے والا اللہ کے حرام کا اور
حلال کرنے والا میرے رشتہ دار ونسے وہ چیز جو حرام کی اللہ نے اور چھوڑ دینیوالا میری سنت
کا یعنی جو شخص حضرت کی سنت کو بے عذر شرعی ترک کری اور چھوڑ دی تو اسکو حضرت پر
ایمان نہین اور جو سید ہو حضرتؐ کی آل مین اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کامونکو حلال کرے
یعنی گناہ کرے اور اللہ تعالے کے منع کرنیکا لحاظ نرکہے تو اُسنے بڑا قصور کیا جیسے بلاتشبیہ وزیر کا
بیٹا بادشاہ کی چوری کرے اور بادشاہ کے آئین کی قدر نرکہے اور برخلاف آئین کی کرے تو
اسکو دیکھکر رعیتی بہکین تو اُسکی سزا بھی زیادہ چاہیئے جیسے عنایت اور مہربانی زیادہ اُسکو تقصیر پر عتاب
بھی زیادہ اور جو شخص اللہ کے کعبہ کے حرم کی تعظیم نرکہے اور جو کام وہان کرنے حرام ہین
سو وہان کرے تو اُسنے گویا ایسا کیا کہ خود بادشاہ کے مکان پر دربار مین بے ادبی اور حکم
عدولی کی اور جو شخص لوگونپر زبردستی حاکم بنجاوے تاکہ اشرافونکو ذلیل کری اور کمینونکو زبردست
کرے اور جو شخص تقدیر کے برحق ہونیکو کہ دے اور تقدیر کے قائل کو جھٹلاوے اور جو شخص قرآن میں
کچھہ اپنی طرف سے بڑہا دی کوئی لفظ یا کوئی حرف یا کوئی مطلب یا کوئی سورت سو ایسے شخص چھہ قسم کے
ملعون ہین کہ اللہ نے انکو پھٹکار دی اور رسول خدا نے انکو بددعا دی کہ اللہ نے
اپنی مہر اُن سے اُٹھالی سو حضرت کی یہ دعا قبول ہوئی اسواسطے کہ حضرت نبی تھے اور ہر
نبی کی دعا قبول ہوتی ہے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ قدری تقدیر کے منکر پر اللہ اور رسول کی

علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ حضرت ابو ہریرہ وغیرہ صحابہ بیٹھے ہوئے اس جبر اور تقدیر کے مسئلہ مین بحث کرتے
ہین تو نہایت ناخوش ہوئے اسقدر کہ چہرہ آپکا انار کے دانے کیطرح سرخ ہوگیا اور فرمایا کہ کیا تمکو اللہ
اور رسول نے اس مسئلہ مین گفتگو کرنیکا حکم کیا ہی اور کیا مین اس مسئلہ مین جھگڑا ڈالنے کو آیا ہون
رسول ہوکر سو یون تو نہین ہے جو تمکو عبادت کا حکم ہوا ہے سو کرے جاؤ کچھ چون چرا مت کرو اور اگلے
امتونکے کے لوگ اسیطرح مشکل مسئلونمین بحث کرکے گمراہ ہوگئے کہ اللہ تعالی نے انکو ہلاک کیا سو مین
تمکو تقید کرتا ہون کہ اس مسئلہ مین ہرگز گفتگو نکیجیو اخرج ابن ماجة عن عائشة رض قالت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تكلم في شيء من القدر يسئل عنه يوم القيمة ومن
لم يتكلم فيه لم يسئل عنه ترجمہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ سنا مین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے کلام کیا کسی چیز مین قدر کے مسئلہ سے تو
پوچھا جائیگا اس سے وہ کلام قیامت کے دن اور جسنے نہ کلام کیا اسمین اس سے پرسش نہوگی اسکی
ف یعنی قیامت کے دن اس بات کا بھی حساب ہوگا تو جو شخص اس مسئلہ مین گفتگو کریگا قیامت کو اس
سے محاسبہ لیا جائیگا کہ تو نے اسمین کیون گفتگو کی اور بحث کی اور جو شخص اسمین گفتگو اور بحث
ہی نکریگا اس سے پوچھا بھی نجائیگا اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اس مسئلہ مین گفتگو ہی نکرنا
چاہیے اسقدر سمجھ لے کہ اللہ تعالی نے جو روز ازل مین تقدیر مین لکھدیا وہ ضرور ہوگا اور اللہ تعالے
نے بندونکو فی الجملہ کام کرنیکا اختیار دیا ہی اور کام کا پیدا کرنا اور دلمین ارادہ ڈالنا یہ اللہ ہی کا کام
ہی جسقدر قرآن و حدیث مین مذکور ہی اسپر ایمان لاوے اور یقین رکھے زیادہ دم نہ مارے اخرج
الترمذي عن عبادة ابن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان اول ما خلق الله القلم فقال له اكتب فقال ما اكتب قال اكتب
القدر فكتب ما كان وما هو كائن الى الابد ترجمہ ذکر کیا ترمذی نے کہ عبادہ صامت کے
بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے پیدا کیا اللہ نے قلم کو تو فرمایا
اسکو کہ لکھ وہ بولا کیا لکھون فرمایا لکھ تقدیر سو اسنے لکھا جو ہوا اور ہونیوالا ہے ہمیشہ تک
اخرج مسلم عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب
الله مقادير الخلائق قبل ان يخلق السموات والارض بخمسين

ڈالدی تو بھی وہ ظالم نہ ٹہیرے اسواسطے کہ ساری مخلوق اُسکی ہی اور کسیکی نہین اور اگر وہ خلق پر تہبر
کرے تو مہربانی اُسکی خلق کے حقمین بہتر ہے مگر اُسپر کچہ بندیکا حق نہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ
حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ أَمْ
بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوا فِي هٰذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ
عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَتَنَازَعُوا فِيهِ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابی ہریرہ نے نقل کیا کہ باہر آئے ہم پر
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم جھگڑ رہے تھے قدر کے مسئلہ مین سو غصہ ہوئے ایسا کہ سُرخ ہو گیا چہرہ
انکا گویا توڑے گئے انکے چہرہ پر انار کے دانے پہر فرمایا کہ کیا اسبات کا تمکو حکم ہوا کیا اسواسطے مین بہیجا گیا
تمہاری طرف تب ہی ہلاک ہوئے وہ جو تمسے پہلے تھے جب جھگڑا کیا انھون نے اسبات مین تقید کرتا
ہون مین تمپر تقید کرتا ہون تمپر کہ نہ جھگڑو اسمین ف جو باتین کہ بندونکے حق مین فائدہ کی تھین سو
اللہ تعالےٰ نے بتا دین کہ اللہ کو ایسا سمجھو اور رسول کو یون جانو کہ بندگی اللہ کی اسطرح کرو اور
دنیا کے کام یون چلاؤ اور جو بات بندونکے کام کی نہ تھی کہ جس سے کچہ دنیا اور دین کا فائدہ نہ تھا
اُسکا مفصل بیان نکیا یا وہ بات جو آدمیون کی سمجہ اور بوجہ سے زیادہ تھی اُسکا بھی بیان نکیا تاکہ
آدمی لا یعنی باتونمین مشغول نہو جاوین مثلاً یہ نہ بیان کیا کہ چاند اور سورج فلانی چیز سے بنے اور
عرش فلانی چیز سے اور زمین اور پانی اور آگ فلانی فلانی چیز سے اور سورج کی حقیقت یہ ہے
اسواسطے کہ ان باتونکے دریافت ہونے نہونے سے کچہ فائدہ نقصان نہین یا مثلاً شریعت مین حد
وجوا ور شہودا ور اللہ تعالےٰ کی ذات اور متشابہات آیتون کی تاویلین اور ہر عبادت کی وضع مخصوص
مامور ہونیکا بھید دریافت کرنیکا حکم نہوا اسواسطے کہ یہ باتین اکثر آدمیون کی عقل کے بوجہ سے
زیادہ ہین کہ اکثر لوگ اُسکی حقیقت کو دریافت نکر سکین گے بعضے مطلق انکار کرینگے اور بعضے
اسمین زیادتی کرینگے تو دونو گمراہ ہونگے چنانچہ اگلی امتون کے لوگ اسی سبب سے گمراہ ہوئے
ویسا ہی جبر اور اختیار اور تقدیر کا مسئلہ ہے کہ اسمین گفتگو اور بحث کرنا اور اسکی حقیقت کے
دریافت کی فکر مین رہنا نچاہیئے اسواسطے کہ آدمی کی عقل کے بوجہ سے یہ بات زیادہ ہے
پہر بہت آدمی جاہل گمراہ ہو جاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے موافق لکھنے کا قلم کو حکم دیا اُسنے لکھدیا پھر وہ خشک ہو گئی اب نہیں وہ
لکھتی اور اسلام جو ہے سو اللہ تعالیٰ کے نور کے سبب سے ہے جسپر اللہ تعالیٰ کا نور روز ازل میں پڑا
وہ نیک راہ پر مسلمان ہوا اور جسپہ وہ نور پڑا وہ گمراہ ہوا ف اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ
مِنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ ترجمہ امام احمد نے
ذکر کیا کہ ابو داؤد نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فارغ ہو چکا اپنی
مخلوق میں ہر بندے کی پانچ چیز سے اسکی اجل سے اور اسکے عمل سے اور اسکے رہنے کی
جگہ سے اور اسکی چال سے اور اسکی روزی سے ف یعنی ہر مخلوق کے حق میں یہ باتیں
لکھ دیں کہ یہ فلانے وقت پر فلانے روز فلانی جگہ اس طور مرے گا اور زندگی میں فلانے فلانے عمل کرے گا
اور فلانی فلانی جگہ رہیگا اور فلانی فلانی چال اور روش اختیار کریگا اور فلانی فلانی وضع اسکو
اسقدر روزی رزق ملے گا اور یہ کہا ویگا اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیں اور ٹھہرا دیں ویسا ہی ہوتا ہے
اس سے کم و بیش نہیں ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیے کہ توکل ہی پر رہے اسباب پر بہت بھروسہ
نکرے اور دنیا داری کے امور میں بہت کوشش اور سر دردی نکرے جو قسمت میں لکھا ہے وہ آگے ہی
مقرر ہو چکا اسمیں کمی بیشی نہیں اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِيْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاءَ كَاَنَّهُمُ
الذَّرُّ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ
لِلَّذِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ
ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی الدرداء نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
پیدا کیا آدم کو انکی پیدایش کے وقت پھر مارا انکا داہنا مونڈھا سو نکالی اونکی اولاد سفید جیسے
چونٹیاں اور مارا انکا بایاں مونڈھا سو نکالی انکی اولاد کالی جیسے کوئلے پھر فرمایا انکو جو داہنے
میں تھے طرف بہشت کے اور کچھ پروا نہیں مجھکو اور فرمایا جو اون کے بائیں مونڈھے میں تھے
طرف دوزخ کے اور کچھ پروا نہیں مجھکو ف یعنی اور خلقت کے پیدا ہونے سے پہلے ہی
حضرت آدم کو پیدا کرنیکے وقت اللہ تعالیٰ نے حکم کر دیا اور ٹھہرا دیا کچھ لوگوں کے حق میں

الف سنۃ وکان عرشہ علی الماء ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن عمر رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے لکھین تقدیرین خلایق کی آسمانون و زمین
کے پیدا ہونے سے پچاس ہزار برس پہلے حالانکہ اسکا عرش پانی پر تہا اخرج احمد وابو داود
عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ
مِنْ قَبْضَۃٍ قَبَضَہَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْہُمُ الْاَحْمَرُ
وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِکَ وَالسَّہْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ ترجمہ
امام احمد اور ابو داود نے ذکر کیا کہ ابو موسی نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے کہ ڈالی
تہی سب زمین سے سو ہوئی اولاد آدم کی اندازہ پر زمین کے کوئی سرخ کوئی سپید کوئی کالی
کوئی درمیان مین اسکے کوئی نرم کوئی کڑے کوئی ناپاک کوئی ستہری ف یعنی یہ جو آدمیون
مین تفاوت ہے کہ بعضے سرخ و سفید ہوتے ہین اور بعضے سیاہ رنگ ہوتے ہین اور ایسے ہی کسیکی
خو نرم ہوتی ہے کوئی سخت ہوتا ہے اور کوئی نیک بخت پاک صاف ہے اور کوئی ناپاک خبیث
کافر ہے سو پہلے ہی سے اللہ تعالی نے انکی اصل ایسی پیدا کی کہ حضرت آدم کو سارے جہان کی طرح
طرح کی زمینون مین سے تھوڑی تھوڑی مٹی لیکر اس سے بنایا کہ بعضی جگہہ کی مٹی سرخ اور بعضی جگہ
کی سفید اور کہین کی سیاہ اور کہین ملی ہوئی اور کہین کی نرم اور کہین کی سخت تھی یہ سب باتین
حضرت آدم مین جمع تھین و لیکن ظہور انکی اولاد مین ہوا سو اسلئے کہ پہلی سی اللہ تعالی نے
آدمیونکی تقدیر مین یون ٹہیرا دیا تہا اخرج احمد والترمذی عن عبد اللہ بن عمر رضہ قال سمعت
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ خَلْقَہٗ فِیْ ظُلْمَۃٍ فَاَلْقٰی عَلَیْہِمْ مِنْ
نُوْرِہٖ فَمَنْ اَصَابَہٗ مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ اہْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَہٗ ضَلَّ فَلِذٰلِکَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ
اللّٰہِ تَعَالٰی ترجمہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن عمر رضہ نے نقل کیا مین نے سنا پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا خلق کو اندہیرے مین پہر
ڈالا انپر کہیہ اپنا نور پس جسکو پہنچا اس نور مین سے اسنے سیدہی راہ پائی اور جسکو نہ پہنچا وہ
نور وہ گمراہ ہوا تو اسیواسطے مین کہتا ہون کہ سوکہ گئی قلم اللہ کے علم پر ف یعنے
جہل سے اپنے سمجھے بد کو نیک

٦٤

یہانتک کہ نہیں رہتا اُسکے اور بہشت کے درمیان میں فرق سوا ایک ہاتھ بھر کے پھر بڑھ
نکلتی ہے اسپر لکھت تو کرنے لگتا ہے کام دوزخیوں کے تو داخل ہوتا ہے دوزخ میں اور بعضا شخص
تمام عمر کام کئے جاتا ہے کام دوزخیوں کے اسقدر کہ نہیں رہتا اُسکے دوزخ کے درمیان فرق سوا
ایک ہاتھ بھر کے پھر بڑھ نکلتی ہے اُسپر لکھت تو کرنے لگتا ہے کام بہشتیوں کے تو داخل ہوتا بہشت میں
ف یعنی حضرت رسول خدا خود بھی سچے تھے اور اللہ تعالی نے بھی انکو سچا کیا تھا سو انہوں نے
یوں حدیث فرمائی اور ہر ایک ایک سو بیس دنیں آدمی کی صورت بنکر ماں کے پیٹ میں درست ہوتا ہے
پھر اللہ تعالی ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ فرشتہ اسکے حق میں لکھ دیتا ہے کہ یہ شخص فلانے فلانے کام کریگا اور
فلانے سال اور سن میں فلانے وقت فلانے دن فلانی جگہ مریگا اور زندگی میں فلانی فلانی چیز اسقدر
کھاویگا اور بدبخت ہوگا یا نیکبخت ہوگا بعد اسکے اُسمیں جان ڈالتا ہے سو اسکے لکھے کے موافق اسکا
نام اور انجام دنیا میں ہوتا ہے پھر اگر اُسکی قسمت میں انجام دوزخ لکھا ہوتا ہے تو دنیا میں اگرچہ
پہلے وہ کام بہشتیوں کے کرتا ہے اسقدر کہ بہشت سے نزدیک ہو جاوے ہاتھ بھر پر پھر یکایک تقدیر کا لکھا
زور مارتا ہے تو وہ شخص آخر کو کام دوزخیوں کے کرنے لگتا ہے تو دوزخ کو جاتا ہے اسی طرح
جسکی تقدیر میں بہشت لکھی ہے تو وہ اگرچہ کام دوزخیوں کیسے کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ سے
نزدیک ہو جاتا ہے ہاتھ بھر پر پھر اُسکی تقدیر کا لکھا زور مارتا ہے تو وہ بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے تو
آخر بہشت کو جاتا ہے المقصود آدمی اپنی عقل پر مغرور نہوا اور اعتماد نہ رکھے اللہ ہی کے کام اور فضل
کا بھروسا رکھے اور اسی سے امیدوار رہے اور خاتمہ سے ڈرتا رہے اگر خاتمہ اچھا ہوا تو اچھا ہے
برا ہوا تو برا ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ
یَنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّہَارِ وَعَمَلُ النَّہَارِ قَبْلَ عَمَلِ
اللَّیْلِ حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَہٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْہِہٖ مَا انْتَہٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ
ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ کھڑے ہوئے ہمارے بیچ میں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم خطبہ پڑھا پانچ باتوں کا سو فرمایا کہ بیشک اللہ نہیں سوتا اور لایق نہیں اُسکو کہ سووے
جھکا دیتا ہے پلڑا اور اونچا کر دیتا ہے اسکو عرض کیا جاتا ہے اسپر رات کا کام دن کے کام سے پہلے اور

که بہشتی ہیں اور کچھہ لوگوں کے حق میں کہ یہ دوزخی ہیں اور فرمایا کہ مجھکو کچھہ پرواہ نہیں جو
چاہوں سو کروں میں مالک ہوں اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ
لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جنت کے لیاقت والونکو
بنایا انکو بہشت کیواسطے اور وہ اپنے باپونکی پیٹھہ میں تھے اور پیدا کیا دوزخ کے سزاوار لوگونکو بنایا
انکو دوزخ کیواسطے اور وہ اپنے باپوں کی پیٹھہ میں تھے ف یعنی دنیا میں پیدا ہونیسے پہلے
ہی اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو جس لایق وہ شخص تھا ویسا ٹھیرا دیا سو اُسی وقت دنیا میں اس شخص سے
کام ہوتے ہیں بہشتی سے اچھے کام اور دوزخی سے بُرے کام اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ
اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ
ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ
فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَاَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ
وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتٰبُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ
اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا
اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتٰبُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا
ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ حدیث فرمائی ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اور وہ سچے سچائی تھی فرمایا کہ پیدایش ہر کسیکی اکٹھا کی جاتی ہے اُس کی ماں کے پیٹ میں
چالیس دن تک نطفہ پھر ہوتا ہے خون چالیس دن تک پھر ہوتا ہے لوتھڑا چالیس دن تک
پھر بھیجتا ہے اُسکے واسطے اللہ تعالیٰ اسکی طرف ایک فرشتہ چار باتوں کے لئے سو وہ لکھدیتا ہے
اُسکا عمل اور اسکی اجل اور اسکی روزی اور بدبخت یا نیک بخت پھر پھونکتا ہے اسمیں روح
تو قسم ہے اسکی نہیں کوئی معبود سوا اُسکے کہ بیشک کوئی تم میں کام کئے جاتا ہے کام بہشتیوں کے

اے میرے اللہ میرا دل اپنے دین پر ثابت رکھہ تو حضرت انسؓ سمجھے کہ اس دعا سے حضرت کا
مطلب یہ ہے کہ ہمیری امت کا دل یانپر ثابت رکھہ سو عرض کیا کہ اے نبی اللہ کے کیا تم کو ہمپر خوف ہے
اسبات کا کہ ہم دین اسلام سے پہر جاویں سو تم یہ دعا مانگتے ہو تو حضرت نے فرمایا کہ ہاں مجھکو البتہ
خوف ہے اسواسطے کہ آدمی کا دل اللہ کی انگلیونمیں سے دو انگلیوں میں ہے اللہ کے قابو میں ہے
جیدھر چاہے پھیر دے اس سے معلوم ہوا کہ نیک راہ اور بدرہ پر لگا دینا اللہ ہی کا کام ہے جس
کے دلکو جیدھر چاہے پھیر دے جسکے دل میں چاہے ارادہ نیکی اور سلوک کا ڈالدے اور جس سے
چاہے برا کروا دے آدمی کو چاہیے کہ اپنے دل پر اعتماد نرکھے ہر وقت اللہ کی درگاہ سے یہی التجا کرے
کہ نیکی کے رویہ دلکو ثابت رکھے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا لَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ
اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا
يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ
النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ
وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ
قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ
عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ قَدْ فَرَغَ
رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا
کہ عبداللہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ باہر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے دونو ہاتھونمیں
دو کتابیں تھیں سو فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کیا ہیں یہ دونو کتابیں ہم نے عرض کیا ہم نہیں
جانتے یا رسول اللہ مگر تم بتلاؤ ہمکو تو بتلادیا اسکو جو دہنے ہاتھ میں تھے کہ یہ کتاب رب العالمین
کیطرف سے آئی ہے اس میں نام لکھے ہیں بہشتیوں کے اور نام انکے باپوں کے اور نام
انکے کنبوں کے پھر جملہ کیا ہوا ہے انکے آخر پر سو زیادہ نہیں ہوتا ان میں اور نہ کم ہوتا ہے

دنکا کام رات کے کام سے پہلے پردہ اُسکا نور ہے اگر کھولدے اُسکو تو جلادے اسکا نور ہر چیز کو خلق میں
سے جہانتک ہو چکے اُسکی نگاہ **ف** نبی صاحب نے خطبہ میں پانچ باتیں فرمائیں اور لوگونکو سمجھایا
کہ یہ جان لو کہ اللہ تعالی کو نیند نہیں آتی اسواسطے کہ سونا غفلت ہے اور غفلت نقصان ہے
اور اللہ تعالی نقصان سے بری ہے تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالے سووے اور دوسرے یہ سمجھلو کہ
مقبول کرنا اور مردود کرنا اور روزی کی کشایش اور تنگی اللہ ہی کے اختیار میں ہے تیسرے یہ کہ ترازو اُسکے
ہاتھ ہے جسکے لئے چاہتا ہے پلڑا جھکا دیتاہے اور کسی واسطے چاہتاہے پلڑا اونچا کر دیتا ہے اور چوتھے
یہ بات جان رکھو کہ جو کام بندے دنکو کرینگے اس کام کی خبر اُسکو رات کے کام سے پہلے پہنچتی ہے اور
جو کام بندے راتکو کرینگے اسکی خبر دنکے کام سے پہلے اسکو پہنچتی ہے آگے سے اور پانچویں یہ کہ اللہ
تعالی کی بہت بڑی شان ہے رعب اور دبدبہ اُسکا بڑا ہے ایسا کہ پردہ اُسکا نور ہے اگر وہ پردہ اٹھادے
تو ساری مخلوق جلجاوے کسی کو طاقت اُسکی برداشت کی نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجود کہ
اللہ تعالی نے جو کیا سو ہوا اور ہوگا اور جو ہوتا ہے سب پہلے تقدیر میں لکھدیا پھر بھی اللہ تعالی غافل
نہیں اسکو اب بھی اختیار ہے جو چاہے سو کرے قسمت کی ترازو اسکے ہاتھ میں ہے جسکا چاہتا ہے
پلڑا اونچا کرتا ہے جسکا چاہتا ہے نیچا کرتا ہے اور ہر ایک کام کی خبر رکھتا ہے آگے سے یعنی آگے سے
ہر ایک کام ہر ایک کے واسطے اُسنے مقرر کر دیا ویسا ہی اس سے ہوتا ہے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ
يَقُولَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ
بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ
ترجمہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اکثر کہا کرتے تھے کہ اے پھیرنے والے دلوں کے ثابت رکھ میرا دل اپنے دین پر تو کہا میں نے کہ اے
نبی اللہ کے ہمنے مانا تمکو اور جو کچھ تم لائے سو کیا تم ڈرتے ہو ہمپر فرمایا ہاں اسواسطے کہ دل اللہ کی
دو انگلیوں میں ہے انگلیوں میں سے پھیر دیتا ہے دلونکو جیسے چاہتا ہے **ف** یعنی یہ بات ثابت ہے
کہ سب پیغمبر بہشتی ہیں اور پیغمبر ونسے پیغمبری جاتی نہیں اور سب پیغمبر دنیا سے ایمان کے ساتھ جاینگے
پیغمبروں کو اپنے ایمان کے جاتے رہنے کا خوف نہیں حضرت کی زبان سے جو یہ دعا اکثر نکلی تھی کہ

68

ف یعنی اس بات کے سُننے سے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تقدیر میں لکھا وہی ہوگا یہ خیال میں آتا ہے کہ بیمار پر کچھ پڑھ کر دینا یا علاج کرنا یا دعا صدقہ خیرات کرنا لاحاصل بیفائدہ ہے اس سے کچھ نہیں ہوتا سو یہی بات خزامہ کے باپ نے حضرت سے پوچھی کہ اگر تقدیر ہی کا لکھا ہوتا ہے تو پھر ہم لوگ بیماریوں کیواسطے کچھ پڑھکر دم کرتے ہیں اور دوا سے علاج کرتے ہیں اور مشکل میں دعا صدقہ وغیرہ خیرات کرتے ہیں اور لوگونکو ظاہر میں فائدہ بھی معلوم ہوتا ہے تو کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر کے لکھے ہوئے کو پھیر دیتی ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ لو سمجھو فائدہ جو ہوتا ہے سو یہ بھی تقدیر ہی میں لکھا ہے کہ یہ شخص یوں کریگا تو یوں فائدہ ہوگا سو ویسا ہی ہوتا ہے یہ تقدیر کے خلاف نہیں بلکہ اس مقام پر معلوم کیا چاہیئے کہ عالموں نے لکھا ہے کہ تقدیر دو قسم ہے ایک وہ ہے جیسا مقدور کر دیا ویسا ہی ہوا اسکو مبرم کہتے ہیں اور ایک تقدیر معلق ہے کہ اگر فلانا شخص یوں کرے تو ایسا ہوا اور یوں نکرے تو ایسا ہو یعنی مثلاً دعا مانگی تو بیمار اچھا ہو اور نہ مانگی تو نہو تو یہ دعا تعویذ صدقہ خیرات دوا علاج کا اثر اسی تقدیر معلق کے سبب ہوتا ہے اگرچہ یہ اثر ہونا بھی اُسکی تقدیر میں لکھا ہے مگر اصل یہ ہے کہ آدمی اس مقام پر تردد نکرے اور اپنی عقل ناقص کو منہ زور گھوڑے کی طرح اس میدان میں نہ دوڑادے جسطرح فرمایا اسپر یقین لاوے چون و چرا نکرے بڑے آدمیوں کے حکموں اور کاموں کے بھید دیہاتی گنواروں کو معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے اور انکی سمجھ میں نہیں آتا چہ جائے اللہ تعالیٰ کے حکموں اور کاموں کا بھید بندونکی عقل سے دریافت ہونا

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا وَ نَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَۃِ وَ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَۃِ وَ اَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی الاٰیۃ۔ **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک شخص کی تم میں سے لکھی گئی جگہ دوزخ میں اور جگہ بہشت میں اصحابوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا پھر ہم بھروسا

نے کبھی فرمایا اُسکو جو بائیں ہاتھ میں تھے کہ یہ کتاب ہے رب العالمین کیطرف سے اسمیں دوزخیوں کے نام ہیں
اور نام انکے باپوں کے اور انکی کنبوں کے پھر جملہ کیا ہوا ہے اُنکے آخر پر تو بڑھتا نہیں انمیں اور نہ ان سے کم
ہوتا ہے کبھی پھر عرض کیا انکے یاروں نے کہ تو کسواسطے ہے عمل یا رسول اللہ اگر ایسی بات ہے
کہ اس سے فراغت ہوچکے تو فرمایا کہ سیدھی راہ چلو اور بندگی کرو اسواسطے کہ بہشتی کیواسطے خاتمہ کیا
جاتا ہے بہشتیوں کے کام پر اگرچہ وہ کچھ کام کرے اور دوزخی کے واسطے خاتمہ ہوتا ہے دوزخیوں
کے کام پر اگرچہ وہ کچھ کام کرے اور پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلعم نے اپنے دونو ہاتھوں کیطرف
اور پھینک دیا ان دونو کتابوں کو اپنے پیچھے پھر فرمایا فارغ ہوگیا تمہارا رب بندوں سے ایک
گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں **ف** یعنی جب حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں
اور بہشتیوں کے نام مع ولدیت ذات بپاہنت کے نشان سمیت الگ الگ لکھدیئے ہیں پھر ان ناموں کے
آخر میں ان دیکر جملہ کر دیا ہے کہ اسمیں کمی بیشی نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے آگے ہی سے ہر ایک شخص کے
حق میں بہشتی ہونا یا دوزخی ہونا ٹھیرا دیا ہے یہ بات سنکر یاروں نے عرض کیا اگر ایسا ہے کہ دوزخ یا
بہشت آگے ہی سے ہر ایک کیواسطے ٹہر گئی اور اب اسمیں کمی بیشی نہیں ہوتی تو پھر اب عمل نیک
کرنا اور محنت اُٹھانا کیا ضرور جسکی قسمت میں جو لکھا ہے وہی آخر کو ہو رہے گا اسکے جواب میں حضرت
نے فرمایا کہ جسکی قسمت میں بہشت ہے اس سے مرنیکے قریب بہشتیوں کیسے کام ہونے لگتے ہیں اور
اسکا خاتمہ بخیر ہوتا ہے اگرچہ پہلے بُرے کام کرتا رہا ہو اور جسکی قسمت میں دوزخ لکھا ہی اس سے
مرنیکے قریب بُرے کام ہونے لگتے ہیں اور اسکا خاتمہ انہیں بد کاموں پر ہوتا ہے اگرچہ وہ پہلے نیک کام کرتا
رہا ہو سو تم نیک کام کئے جاؤ اور اپنی طرف سے بد کام کا ارادہ نکرو پھر آگے قسمت ہے اور اللہ کو جو کرنا تھا کہ
ایک گروہ کیواسطے بہشت اور ایک فریق کیلیے دوزخ سو وہ کر چکا أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي خُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً
نَتَدَاوَى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللهِ
ترجمہ امام احمد اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو خزامہ نے کیا کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ
مینے عرض کیا یا رسول اللہ بتاؤ حال دم کرنیکا کہ ہم دم کرتے ہیں اور حال دوا کا کہ ہم علاج کرتے ہیں
اس سے اور حال بچاؤ کا کہ ہم پناہ پکڑتے ہیں اس سے کیا لوٹا دیتے یہ چیزیں اللہ کی تقدیر میں بھی کچھ فرمایا

کام کرتے کرتے اُسی نیکی کے حالت مین مرجاوے تو یہ جاننا چاہیے کہ ظن غالب ہے کہ یہ بہشتی تھا اور معاذ اللہ اگر کفر کے کاموں کی حالت مین مرجاوے تو جاننا چاہیے کہ ظاہر مین اُسکے کام دوزخیون کے سے تھے انجام اللہ کو معلوم اور جسکا کفر پر مرنا یقینی معلوم ہوا اُسکو دوزخی جاننا یا کہنا مضائقہ نہین غرضکہ تقدیر پر ایمان رکھنا فرض ہے اور اسمین چون و چرا کرنا بد ہے اور جسکو اللہ نے نیک بتلا دیا وہ نیک ہے اور جسکو بد فرما دیا وہ بد ہے اور خاتمہ کا اعتبار ہے اللہ تعالے خاتمہ سبکا بخیر کرے اور اپنے نیک بندون کی راہ پر لگاوے اور نیکون کی محبت دے

الفصل الرابع فی ذکر الصحابة واهل البيت رضی الله عنهم

ترجمہ چوتھی فصل حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون کے اور حضرت کے اہل بیت کے ذکر مین **ف** یعنی اس فصل مین اُن آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے جنسے حضرت کی یارون اور اہل بیت کی بزرگی اور فضیلت ثابت ہوتی ہے تو جاننا چاہیے کہ صحابہ اُسکو کہتے ہین جسنے حضرت سے ملاقات کی اور وہ مسلمان تھا پھر جب مرا تب بھی مسلمان تھا پھر اگر بہت روز رون صحبت مین رہا تو زیادہ افضل ہے اُنسے جو کم صحبت مین رہے ہے اور اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو جیسے بی بیان اور لڑکے اور لڑکیان اور سبب لڑکیون کے داماد اور نواسے اور نواسیان سب اہل بیت مین داخل ہین بخصوص اور باندی اور غلام اور جسکو متبنی کر کے پالا بلکہ سارا کنبہ جو اپنے طریق پر ہو اور انکی اولاد بھی مطلق اہل بیت مین شامل ہے چنانچہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد اور سعید اور ابو عبیدہ اور ابو ہریرہ اور انس اور بلال اور معاویہ اور سوا انکے سب مہاجر مکہ کے اور انصار مدینہ کے اور جہاد کرنے والے حضرت کے ساتھ ملکر جو احد اور بدر اور حدیبیہ اور خیبر وغیرہ لڑائیون مین حضرت کے شریک تھے بخصوص اور جس مسلمان نے حضرت سے ملاقات کی اور اُسی مسلمانی کے عقیدے پر وفات پائی وہ سب صحابہ ہین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کہ انکی ثنا اور صفت اور خوبیان قرآن اور حدیث سے ثابت ہین اُنسے محبت رکھنا اور انکی راہ پر چلنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے پھر جو کوئی انکو برا جانے یا انکو نہ مانے تو اُسنے گویا قرآن و حدیث کا انکار کیا اُسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ اور بی بی زینب اور بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ اور بی بی جویریہ اور بی بی میمونہ اور بی بی صفیہ اور ریحانہ زید کی بیٹی اور بی بی ریحانہ شمعون کی بیٹی اور ماریہ قبطیہ وغیرہ ۰

کریں اپنے لکھے ہوئے پر اور چھوڑ دیں عمل فرمایا کہ عمل کئے جاؤ اسواسطے کہ ہر شخص کیواسطے
میسر ہو جاتی ہے وہی چیز جسکے واسطے وہ پیدا ہوا سو جو شخص ہو نیکبختوں میں تو وہ جو کیا جاتا ہے اسکو
نیکبختی کا کام اور جو ہو بدبختوں میں تو میسر ہوتا ہے اسکو بدبختی کا پھر پڑھے حضرت نے آیت کہ جسنے
بخشش کی اور پرہیزگار رہا اور سچا جانا ... قرآن کو تو اب ہم آسان کرینگے اسکو آسانی کی
راہ اور جسنے بخل کیا اپنے آپکو بے پرواہ جانا اور جھوٹھایا قرآن کو تو اب ہم آسان کرینگے اسکو سختی کی راہ
ف یعنی نیکبخت کیواسطے اسباب بھی ویسے ہی نیکی کے جمع ہو جاتے ہیں اور بد کیلئے اسباب بھی
ویسے ہی بدی کے موجود ہو جاتے ہیں اور نیک کو نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے اور بد کو بدی کرنا سہل
ہو جاتا ہے تو آدمی کو چاہیے کہ جب اس سے نیکی ہونے لگے اور نیکی کے اسباب جمع ہو جاویں تو شکر کرے
اور نیکی ہی کئے جاوے اور جب معاذ اللہ بدی کے اسباب جمع ہو جاویں اور بدی ہونے لگے اور
بدی میں مزا لگے تو خوف کرے اور جلدی سے اسے ترک کرے اور اسباب پر بھروسا نکرے کہ بہشت
اور دوزخ جو ہمارے قسمت میں لکھا ہے ویسا ہی ہوگا ہم بندگی کیوں کریں اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ
يَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ
وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سعد کے بیٹے سہل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کرتا ہے کام دوزخیوں کے سے حالانکہ وہ ہوتا ہے بہشتیوں میں سے اور کرتا ہے
کام بہشتیوں کے حالانکہ وہ ہوتا ہے دوزخیوں میں سے اور اعتبار کا ہونا ہے خاتمہ پر **ف** یہ حدیث
اور جتنی حدیثیں اوپر اسی فصل میں گذریں سب مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر میں تھی ہیں سو اس
حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بعضا آدمی حقیقت میں تقدیر کے بموجب بہشتی ہوتا ہے مگر پہلے کام اس سے
دوزخیوں کے سے ہوتے ہیں پھر آخر کو اس سے کام بہشتیوں کے سے ہونے لگتے ہیں تو وہ بہشت ہی کو
جاتا ہے اور بعضا شخص تقدیر کے بموجب دوزخی ہوتا ہے مگر بہشتیوں کی طرح کام کرتا ہے پھر
آخر کو اس سے کام دوزخیوں کے سے ہونے لگتے ہیں تو وہ دوزخ پاتا ہے تو حقیقت یہ ہے
کہ اعتبار [illegible] کے انجام کا ہے آخر کو مرنے کے نزدیک جیسے کام ہوں ویسا وہ شخص
ہے تو کسی شخص کو جب تک وہ جیتا رہے بہشتی یا دوزخی نہ کہا چاہیے ہاں اگر نیک

کرتا ہے بلکہ دین اسلام کا انکار کرتا ہے اور صحاب اور اہل بیت کی خوبیان اور بزرگیان
قرآن وحدیث مین بہت مذکور ہین اس مقام پر کئی آیتین اور حدیثین مذکور ہوتی ہین سچے
مسلمان کو عقیدہ درست کرنیکے واسطے اسقدر بھی کافی ہے سناچاہیے قال اللہ تبارک وتعالی
وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَوٰةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ
يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَ
يَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ
وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ اعراف مین کہ میری رحمت شامل ہی ہر چیز کو سو وہ لکھدونگا
اونکو جو ڈر رکھتے ہین اور دیتے ہین زکوٰۃ اور جو ہماری باتین یقین کرتی ہین جو تابع ہوتی ہین
اس رسول کے جو ہی امی جسکو پاتے ہین اپنے پاس لکھا ہوا توراۃ اور انجیل مین بتاتا ہے اونکو
نیک کام اور منع کرتا ہے برے کامون سے اور حلال کرتا ہے اون کیواسطے سب پاک چیزین
اور حرام کرتا ہے اونپر ناپاک چیزین اور اوتارتا ہے اونسے بوجھ اونکے اور پھانسیان جو اونپر
تھین سو جو اوسپر یقین لائی اور اوسکی رفاقت کی اور مدد کی اور تابعدار ہوئے اوس نور کے
جو اوسکے ساتھ اوترا ہے وہی لوگ پہنچتے ہین مراد کو ف یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہر چند میری
رحمت سب چیز کو شامل ہے مگر خاص کرکے اون لوگونکے واسطے وہ رحمت لکھدونگا جو لوگ اسمے
نبی پر یقین لائے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور لوگونکی رفاقت کی کہ ہجرت مین اونکا ساتھ دیا
کہ مکہ سے گھر چھوڑکر حضرت کی ساتھ مدینہ کو گئے اور وہ لوگ جنہون نی مدینہ مین پیغمبر کو جگہ دی
اور مدد کی اور قرآن نورانی جو پیغمبر کے ساتھ نازل ہوا اوسکے تابع ہوئی اور اللہ سے ڈرتے
ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین اور خدا کی حکم پر یقین کرتے ہین اور اپنے نبی کا حال توریت اور انجیل
دیکھکر نبی پر ایمان لائے کہ وہ نبی اونکو نیک کام بتاتا ہے اور برے کامونسے منع کرتا ہی اور پاک
چیزین حلال بتاتا ہے اور ناپاک چیزین حرام کہتا ہی اور گناہونکی بوجھ اونپر لدی ہوئے تھے اور باپ
دادا کی رسوم کی پھانسیان جو اونکی گلے مین تھین سو اوتارتا ہی سو وہ لوگ مراد کو پہنچے کہ جنتی ہوئی

حضرت کی بی بیان اور فاطمہ زہرا اور بی بی ام کلثوم حضرت کی بیٹیان اور علی مرتضے رضا اور
حضرت عثمان باحیا رض حضرت کی داماد اور عمر فاروق حضرت کی نواس داماد اور حسن اور حسین حضرت کے
نواسے اور امامہ اور ام کلثوم وغیرہ حضرت کی نواسیان اور زید جسکو بیٹا کرکے پالا تھا حضرت نی اور امام
اونکا بیٹیا وغیرہ اونکی اولاد یہ سب رضی اللہ عنہم اجمعین حضرت کے اہل بیت اور عترت مین داخل ہین
اونکی محبت رکھنا اور اونکی راہ اور رویہ کو اختیار کرنا اسلام اور ایمان کی علامت کامل ہے
پھر جو شخص اونسی محبت نرکھے یا اونپر طعن کرے اوسکی ایمان مین نقصان ہی اسواسطے کہ اونکی تعریف
اور مدح خصوصاً اور عموماً قرآن اور حدیث سی ثابت ہی تو جو شخص معاذ اللہ اونکو برا جانا اوسنے گویا
قرآن اور حدیث کا انکار کیا پھر اوسکا سوائے دوزخ کے کہان ٹھکانا اور ظاہر ہی کہ اللہ تعالے سبکا
مالک خالق ہی اوسکی محبت رکھنا اور اوسکی حکم پر چلنا فرض ہی اور اوسکا حکم ہی کہ میرے محبوب رسول
مقبول کی محبت رکھو اور اوسکے کہنے پر چلو تو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت
فرض ہین ہوئی سو قطع نظر اور دلیلون سے جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت ہوگی
تو وہی شخص اونسی بھی محبت رکھیگا جنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے محبت رکھی تھی اور یہ تبیک
وسبہ یقینی بات ہی کہ جو مسلمان حضرت کے ساتھ رہتے تھے اور صلاح اور مشورہ مین شریک ہوتے تھے
اور دین مسلمانی کا اونہین کی کوشش سے جاری ہوا حضرت کے وقتمین اور بعد حضرت کی گویا وہ لوگ
پیغمبری کی کام مین مددگار تھے اور جو شخص حضرت کے گھر کے تھے بی بیان اور اولاد اور نواسے
وغیرہ جنکا اوپر مذکور ہوا ان سبسے حضرت کو محبت تھی بلکہ ساری مکہ اور مدینہ کے مسلمانون سے
بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت تھی تو جسکو حضرت سی محبت ہوگی وہ ان سب کی بھی محبت رکھے گا
پھر ان اصحاب اور اہل بیت کی تعظیم کریگا اور راہ اور رویہ اونکا اختیار کریگا پھر جسقدر اوسکو
حضرت سے محبت زیادہ ہوگی اوسیقدر ان سبسے بھی اوسکو محبت زیادہ ہوگی اور یہ جاننا
چاہئیے کہ حضرت کی اصحاب یا اہل بیت اگر برے ٹھیرین تو مسلمانی کا دین بھی جھوٹا ٹھیرے اسواسطے کہ قرآن
وحدیث مسلمانی کی بنیاد اونہین کیواسطے سے پچھلے لوگونکو پہنچا پھر اگر وہ برے تھے تو اونکی تباہی ہوئے
قرآن وحدیث کا کیا اعتبار اور جب قرآن وحدیث بے اعتبار ہوگیا تو دین مسلمانی سب جھوٹا
ٹھیرا تو جو شخص اونکو برا جانے وہ گویا اپنے آپ کو مسلمان نہین جانتا اور اپنے ایمان کا انکار

رہنا یا نہ رہنا یہ انجام اللہ ہی کے اختیار ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یار مہاجرین
خصوصًا چاروں خلیفے جو کام کرتے تھے اور جو لوگوں کو کہتے تھے وہ کام اللہ تعالے کے نزدیک مقبول
تھے اور یہ جو وعدہ طور پر اللہ تعالے نے انکو فرمایا تھا سو پورا کیا کہ زمین پر انکو حاکم کیا اور پیغمبر
کا خلیفہ بنایا پھر انھوں نے جو کام کرنے کو کہا وہ کام نیک تھا اور جس کام سے منع کیا وہ کام
بد تھا پھر اب جو کوئی انکے کاموں کو اور حکم کو برا جانے وہ اس آیت کا انکار رکھتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ
بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ
السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ فتح میں کہ محمد
رسول اللہ کا اور جو اسکے ساتھ ہیں زورآور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپسمیں تو دیکھے انکو رکوع
اور سجدے میں ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اسکی خوشی نشانی انکی منہ پر ہے سجدے کے اثر سے
یہ مثال ہے انکی توراۃ میں اور مثال ہے انجیل میں جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اسکی کمر مضبوط
کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنی نال پر خوش لگتا ہے کھیتی والوں کو تاکہ جلائے انسے جی کافروں کا
وعدہ دیا ہے اللہ نے انمیں سے جو یقین لائے اور کئے بھلے کام مغفرت کا اور بڑے ثواب کا ف یہ آیت
اللہ صاحب نے حضرت کی شان میں نازل کی اور اسمیں حضرت کے یاروں کے ظاہر و باطن کی خوبیاں
بیان کیں تاکہ مخالفوں پر حجت ہو کہ ایسے لوگ خدا پرست پیغمبر کے رفیق ہیں اور جسکے رفیق ایسے صلاح
یار ایسے ہونگے وہ شخص خود اعلے درجہ کا خدا پرست اور نیکوکار ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ
پیغمبر کی صحبت ایسی خوب ہے کہ اسکے سبب لوگ ایسے نیک ہوگئے سو اس آیت میں حضرت کے صحابوں کی
خوبیاں ظاہر کیں کہ وہ حضرت کے رفیق ہیں اور ساتھ موجود رہتے ہیں اور کافروں پر زورآور اور سخت ہیں اور
آپسمیں مسلمانوں پر نرم دل اور رحیم اور ہمیشہ نماز میں مشغول رہتے ہیں انکے چہروں پر اللہ نور ہے سجدے کے سبب سے کہ ہر ایک
پہچانتے ہیں اور باطن کی خوبی یہ ہے کہ یہ سب فقط اللہ رضامندی کے واسطے ہی اور اللہ کا فضل چاہتے ہیں ملک و
دولت دنیا نہیں چاہتے یعنی نیت انکی للہ ہے ریاکار اور تقیہ شعار نہیں ہیں اور نفاق نہیں رکھتے اور سابق

یہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یارونکا حال ہے کہ وہ سب لوگ حضور صاحب یا ہمیشہ پیغمبر خدا صلعم کے رفیق
رہتے تھے اور مدد کرتے تھے اور دین اسلام انسے جاری ہوا اور وہ خود اللہ سے ڈرتے تھے اور
متقی پرہیزگار تھے اور زکوۃ دیتے تھے اور ہر کام مین خدا کا حکم مانتے تھے اور قران کی پیروی
کرتے تھے سو وہ صحابہ ایماندار تھے اور اللہ نے اپنی خاص رحمت انکے واسطے لکھدی اور وہ
مراد کو پہونچے کہ بیشک جنتی ہوئے پھر اب جو کوئی انکو برا کہے اور انپر طعن کرے تو گویا اللہ کی رحمت
پر طعن کرتا ہے اور اس آیت کا منکر ہے قال اللہ تبارک و تعالی ولقد کتبنا فی الزبور
من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصلحون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی
سورہ انبیا مین کہ اور ہمنے لکھدیا ہے زبور مین نصیحت کے بعد کہ آخر زمین پر مالک ہونگے میرے
نیک بندے ف یہ آیت بھی حضرت کے صحابو نکے حق مین ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ پہلے ہمنے
توریت حضرت موسی پر نازل کی اسکے بعد زبور حضرت داؤد پر اتاری سو پہلے توراۃ مین اور اسکے
بعد زبور مین ہمنے لکھدیا تھا آگے سے کہ ہمارے اچھے بندے زمین کے وارث و مالک ہوجاوینگے سو جب حضرت
ابوبکر رض اور حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض اور حضرت علی رض خلیفہ ہوئے تب یہ وعدہ سچا اور پورا
ہوا کہ پورب سے پچھم تک انھین کا حکم ساری زمین کے لوگونپر ظاہر اور باطن جاری ہوا اور آخر
وقت مین حضرت امام محمد مہدی کا بھی یہی درجہ ہونا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ خلیفے اللہ کے
خاص نیک بندے صالح تھے پھر جو کوئی انکو فاسق اور منافق جانے وہ اس آیت کا منکر ہے قال اللہ
تبارک و تعالی الذین ان مکنهم فی الارض اقاموا الصلوة واتوا الزکوة
وامروا بالمعروف ونهوا عن المنکر ولله عاقبة الامور ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
یعنی سورہ حج مین کہ وے لوگ کہ اگر ہم انکو مقدور دین ملک مین تو وہ قائم کرین نماز اور دین
زکوۃ اور حکم کرین بھلے کام کا اور منع کرین برے کام سے اور اللہ ہی کے اختیار ہے آخر ہر کام
کا ف اس آیت سی پہلے آیت قرآن مین اللہ صاحب نے صحابو نکا ذکر کیا کہ صرف ایمان کے سبب سے انکو
کافرونے مکے سے نکالا سو ان صحابو نکی اللہ نے مدد کی پھر اس آیت مین انکی تعریف کی کہ وہ ایسے
لوگ ہین اگر وہ زمین پر حاکم ہون تو نماز قائم کرین اور زکوۃ دین یعنے نماز اور زکوۃ کو رائج کرین
اور بھلے کام کا لوگون کو حکم کرین اور برے کامون سے منع کرین پھر انکی نیکی کا دنیا مین جاری

٧٦

انمین خوب ظاہر ہوا اور نماز مین مشغول رہنا حضرت علی رض کا کمال کی درجے کو پہنچا کہ عین
سجدے کی حالت مین شہید ہوئی تو تراہم رکعاً سجداً کا بیان اونپر خوب مطابق ہوا پھر اگر غور کیجئے
تو ہر ایک مین یہ چارون صفتین بخوبی تھین اور نیت سب کی للہ فی اللہ تھی غرضکہ اس ایت سے
معلوم ہوا کہ حضرت کی صحابونکا ظاہر اور باطن دونو نیک تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیشہ سے
اونپر اللہ تعالے کا فضل متوجہ تھا کہ تورات اور انجیل مین بھی اونکی خوبیان اور اونکا ذکر
بیان ہوگیا تھا اور یہ جو فرمایا کہ اللہ تعالے نے اون صحابون کو ایسی خوبیون والا بنایا
اسواسطے کہ تا اونکے سبب سے کافر اونکا جی جلے اور کافر غصہ مین آوین تو اس سے معلوم ہوا کہ
جو شخص حضرت کے صحابونکی خوبیان اور نیکیان اور تعریفین سنکر ناخوش ہو وہ کافر ہے
اللہ کی درگاہ سے راندہ گیا مردود سبحان اللہ جو شیطان اللہ کے پیغمبر محبوب کے دوستون
یارونسے دشمنی کرے وہ کیون نہ اللہ کی درگاہ سے راندہ جاوے اور یہ بھی اس آیت سے معلوم ہوا
کہ کسی صحابی سے کچھ گناہ کا کام بھی ہوگیا تو وہ معاف ہی کسواسطے کہ خدائے تعالے نے
وعدہ کیا ہے معاف کرنیکا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ
وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الصّٰدِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ
اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَ
لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ قف وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حشر مین کہ غنیمت کا مال ہے واسطے اون مفلسون
وطن چھوڑنیوالون کے جو نکالے ہوئے آئے ہین اپنے گہرون سے اور مالون سے اور
ڈہونڈتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی اور مدد کرنیکو اللہ کی اور اوسکے
رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہین اس گہر مدینہ مین اور ایمان مین
اونسے آگے سے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ آوے انکی پاس اور نہین پاتے اپنے
دلمین غرض اوس چیز سے جو اونکو ملا اور اول رکھتے ہین اپنے جانون سے اگرچہ ہوا اونکو حاجت
اور جو شخص بچایا گیا اپنے جی کی لالچ سے تو وہی لوگ ہین مراد پانیوالی ف حضرت رسول خدا

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخصف نعله ويخيط ثوبه ويعمل في بيته كما يعمل احدكم في بيته وقالت كان بشرا من البشر يفلي ثوبه ويحلب شاته ويخدم نفسه رواه الترمذي

٧٩

الله تعالی نے توریت مین اور انجیل مین اونکی مثال لکھی کہ جیسی پہر بویا جاتا ہے جیسا وس سے کھیتی ...
اور درخت اوسکے موٹے اور بڑے ہوتے ہین تو کھیتی والی دیکھکر خوش ہوتے ہین اور اونکی دشمن
ناخوش ہوتے ہین اسی طرح پر پہلے ایک دو مسلمان تھے پہر زیادہ ہوتے گئے اور اسلام کو صحابیون
سے قوت بڑہتی گئی پہر جب اسلام کو قوت ہوئے اور الله اور رسول خوش ہوئے اور کافر
ناخوش ہوئے اور غصہ مین آئے سو یہہ حضرت کی اصحاب الله تعالی نے اسی واسطے ایسی ظاہر
و باطن کی خوبیون والی بنائی تا کہ انکو دیکھکر کافر دلکا بہی جلے اور اگر ان صحابیون سے کچھ گناہ بھی
ہوئی تو آخرت مین وہ گناہ معاف ہوکر ثواب عظیم اونکو ملیگا تو وہان اور بہی زیادہ کافرونکا
جلیگا جو اونکے دشمن تھے صحابیونکو انعام واکرام ہوگا اور خود وہ کافر دوزخ مین جلتے ہونگے
ہر چند اس آیت مین سب صحابیونکی تعریف ہے مگر یہ چار باتین جو بیان کین کہ الذین معہ یعنی پیغمبر کے
ساتھ رہنا اور اشداء علی الکفار یعنی کافرون پر سخت اور زبردست اور رحماء بینهم یعنی آپسمین رحم کرنا
اور تراہم رکعا سجدا یعنی نماز مین مشغول رہنا سو یہ چارون باتین چارون خلیفون مین بالخصوص
بہی مخصوص تہین چنانچہ حضرت ابوبکر رض ابتداء عمر سے حضرت کے ساتھ رہے خصوصاً غار مین
ساتھ دیا اور ہجرت مین رفاقت کی اور بعد مرنیکے حضرت کے پاس ایک جگہہ پر دفن ہوئے
تو الذین معہ کی حقیقت اونپر خوب ثابت ہوئی اور کافرون پر سخت ہونا حضرت عمر رض کا
مشہور و معروف ہے جس روز یہ مسلمان ہوئے اوس روز جماعت سے سب مسلمانون نے
باہر نکلکر نماز پڑہی اوس سے پہلے کافرون کی خوف سے نماز چہپ کر مسلمان پڑہتے تھے اونکے
مسلمان ہونے سے مسلمانون کو قوت ہوئی اور کافر ڈر گئے اور اونکی خلافت مین کافرونکے
ہزار شہرون مین مسلمانون کا عمل ہوا اور دین اسلام جاری ہوگیا تو اشداء علی الکفار کا مطلب
حضرت عمر رض مین خوب پایا گیا اور مسلمانون پر رحم دلی حضرت عثمان رض کی ظاہر ہے کہ جب
اونپر لوگون نے بلوا کیا تو اوسوقت کم و بیش دو ہزار غلام مسلح حضرت عثمان کے موجود تھے
حضرت عثمان نے اوسیوقت اونکو آزاد کیا اور فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ مسلمانون پر کوئی میرے
سبب سے تلوار کہینچے اگرچہ مین جانسے مارا جاؤن چنانچہ وہ سب غلام چلے گئے اور بلوائیونکے
حضرت عثمان رض کو شہید کیا اور حضرت عثمان نے اونسی مقابلہ نہ کیا تو رحماء بینهم کا وصف

وعن انس رض ان امرأة كان في عقلها شيء فقالت يا رسول الله ان لي اليك حاجة فقال يا ام فلان انظري اي السكك شئت حتى اقضي لك حاجتك فخلا معها في بعض الطرق حتى فرغت من حاجتها رواه مسلم

خبیرٌ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورہ حدید مین کہ برابر نہین تم مین جسنی خرچ کیا فتح سے پہلے اور
لڑائی کی ان لوگونکا درجہ بڑا ہی اُنسے جو خرچ کرین اُس سے پیچھے اور لڑین اور سبکو وعدہ دیا ہی
اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو **ف** مکہ کے فتح ہونے سے پہلے اکثر مسلمان
محتاج اور کمزور تہے اسوقت مال خرچنے اور جہاد کرنے مین بڑا فائدہ ہوا کہ مسلمانونکی حاجت
روا ہوئی اور کافرون پر دین کا غلبہ ہوا اسواسطے اللہ کے نزدیک اُن مال خرچنے والونکا اور جہاد
کرنیوالونکا درجہ بڑا ہے یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حال کے
مطابق ہی چنانچہ اکثر مفسرون نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رض ہی کے حق مین
نازل ہوئی اور جن لوگون نے بعد فتح مکے کے مال خرچا اور جہاد کیا وہ کم درجہ والے ہین اُن
پہلون سے اور بہشتی دونون ہین کہ اللہ تعالیٰ نے خوبی کا دونون سے وعدہ کیا اس آیت سے
معلوم ہوا کہ حضرت کے بعضے اصحاب بعضون سے افضل ہین سبکا مرتبہ برابر نہین مگر بہشتی جنتی ہونے
مین سب برابر ہین اگرچہ بہشت کے اعلےٰ درجہ مین کوئی رہا اور کوئی اُس سے نیچے درجہ مین جیسے بادشاہ
کے وزیر ہوتے ہین کوئی فقط وزیر کوئی وزیراعظم مگر مقرب بادشاہ کے دونون ہوتے ہین اس
آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درجہ برابر کسے اصحاب کا مرتبہ نہین
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ
بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ توبہ
مین کہ اور جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو پیچھے انکے آئے
نیکی سے اللہ راضی ہوا اُنسے اور وہ راضی ہوئے اُس سے اور طیار رکھے ہین اُنکے واسطے
باغ کہ اُنکے نیچے بہتی ہین نہرین رہا کرین اُنمین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی **ف** بدر کی لڑائی
تک جو لوگ مسلمان ہوئے وے قدیم ہین اور جو لوگ بدر کی لڑائی کے بعد مسلمان ہوئے
وے اُنکے تابع ہین اور مہاجر وہ اصحاب جو حضرت کے ساتھ مکے سے نکل آئے
مدینہ کو اور انصار وہ کہ مدینہ کے رہنے والے تھے اور اُنھون نے اپنے ہان جگہ
دی تھی اور خاطرداری کر کے رکھا تھا سو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ وہ قدیمی مہاجر

٨١

صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک وہ لوگ تھے مہاجر جو مکے سے اپنے گہر چھوڑ کر اور مال اور دنیاداری
سب ترک کر کے صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے فضل خدا کی طالب حضرت کے ساتھہ مدینہ کو چلے آئے
تھے کہ جہاد کرینگے اور رسول خدا کے مددگار رہینگے سو انکو اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ وہ سچے مسلمان
ہین اور ایک اصحاب حضرت کے انصار تھے یعنی وہ لوگ جو مدینہ مین رہتے تھے آگے سے جب حضرت اور
حضرت کے یار مکہ سے نکلکر مدینہ کو گئے تو انھون نے سب کو اپنے گہرون مین رکھا اور کھانا کپڑا دیا اور
نہایت خاطر کی کمال محبت یہانتک کہ اپنی جان پر بھی انکو مقدم رکھا کہ آپ بھوکے رہتے اور انکو
کھلاتے اور اپنی حاجت بند کرتے اور انکو ہر چیز دیتے اور اگر وہ مہاجر کسی وقت انھین سے کچھ پیدا
کرلاتے تو یہ انصار مدینہ کے خوش ہوتے اور لالچ نکرتے چنانچہ بنو نضیر کی یہودیون کے غنیمت کا مال
جب حضرت کے پاس آیا تو حضرت نے مدینہ والے انصار سے فرمایا کہ اگر چاہو تو تم یہ مال لو اور خرچ کرو
اور یہ مکے کے مہاجرین جو چار برس سے تمہارے گہرون مین رہتے ہین اور تمہارے پاس سے
کہاتے ہین انکو اسیطرح اپنے پاس رہنے دو اور کہلاؤ اور یا صلاح ہو تو مین یہ مال ان مہاجرون
دون کہ یہ تمسے الگ اپنے پاس سے کہا دین اسکے جواب مین ان انصاریون نے عرض کیا کہ
حضرت یہ مال سب انھین مہاجرون کو دیجیے اور یہ جیسے آگے سے ہمارے پاس رہتے اور کہاتے ہین
ویسے ہی رہا کرین اور ہمارا کہایا کرین سو اللہ تعالی نے ان دونو آیتون مین ان مہاجرین اور انصار
کی خوبیان بیان کین اور تعریف کی اور مہاجرون کے دل کا حال بیان فرمایا کہ وہ لوگ صرف اللہ
ور رسول کی مدد کرنے کو اپنا گہر بار مال و متاع چھوڑ کر رسول کے ساتھ آئے ہین انکو اسمین کچھہ دنیا
کا فائدہ منظور نہین سو وہی لوگ سچے مسلمان ہین اور انصار کے ظاہر و باطن دونو کا ذکر کیا کہ وہ
مہاجرون سے محبت کرتے ہین اور باوجود اپنی حاجت کے اپنا مال و متاع مہاجرون پر خرچ کرتے
ہین اور حسد نہین کرتے اور انسے لالچ نہین رکھتے اور جو شخص ایسا ہو کہ اسکو اللہ نے لالچ سے
بچایا ہو کہ اپنی جان کے واسطے لالچ نکرے وہ مراد کو پہونچا اور دین و دنیا کی اسنے فلاح پائی
اور یہ انصار لالچ سے بچے سو انھون نے فلاح پائی اور مراد کو پہونچے   قال اللہ تبارک وتعالی

لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ط اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ
اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا ط وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

مین فرماتا ہے کہ مین انسے راضی ہوا اور انکو چین دیا اور سوا اُنکے اور کسیکا حال یقینی معلوم نہین
کہ اللہ انسے راضی ہے یا نہین قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا
يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ نور مین کہ وعدہ دیا اللہ نے انکو جو ایمان لائے تم
مین سے اور کیے ہین نیک کام کہ البتہ پیچھے حاکم کریگا انکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا اُن سے
اگلون کو اور جما دیگا انکو دین انکا جو پسند کر دیا اُنکے واسطے اور بدلے دیگا انکو اُنکے ڈر کے بدلی مین
امن میری بندگی کرینگے شریک نکرینگے میرا کسیکو اور جو کوئی ناشکری کرے اسکے پیچھے سو وہ
لوگ ہین بےحکم ف یعنی جو لوگ کہ خدا اور رسول پر ایمان لائے تھے اور انھون نے روزہ نماز وغیرہ نیک
کام کئے تھے اس سورہ کے نازل ہونے تک انکو اس آیت مین اللہ نے وعدہ کیا کہ آیندہ کو کئی آدمیون
کو انمین سے خلیفہ کریگا اور زمین پر حاکم بناویگا جیسے حضرت داؤد وغیرہ اگلے لوگون کو بنی اسرائیل
مین زمین کا خلیفہ اور حاکم کیا تھا اور یہ وعدہ کیا کہ انکا دین جو اللہ کو پسند ہے زمین مین
اللہ رائج اور جاری کریگا اور جما دیگا اور یہ وعدہ کیا کہ اُسوقت مین کافرون سے جو خوف
تھا اوس خوف کے بدلے مین امن امان انکو ہوگی کہ چین سے اللہ کی بندگی کرینگے بے شریک و ریا
سو یہ جو وعدہ اللہ تعالے کا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالے
عنہم کے حق مین پورا ہوا اور یہ سب باتین انمین پائی گئین یہ لوگ مسلمان تھے جب یہ سورہ نازل
ہوئی تو یہ بھی اُس وعدہ مین شامل تھے اور یہ کہ جو اللہ تعالے نے وعدہ کیا تھا کہ کئی شخصونکو خلیفہ
کریگا سو انکو کیا جیسے سابق مین نبی حضرت داؤد کو بنی اسرائیل مین کیا تھا اور انہین خلیفون
کے رو یہ طریقہ کو اللہ تعالے نے رائج اور جاری کیا اور کافرون اور منافقون کے خوف
سے بالکل امن انہین کے وقت مین ہوئی اور سب لوگ بے خوف و خطر بے شرک و ریا اور
بی تقیہ خدا کی عبادت کرتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ اُن کا دین اور دین اللہ کو پسند اور
مرضی موافق تھا پھر اسکے بعد اگر کوئی ناشکری کرے کہ ایسے شخصونکے خلیفہ ہونے سے

اور انصار اور جو پیچھے مسلمان ہوے اور ان قدیمی صحابونکی نیک راہ پر چلے اُن سب سے اللہ راضی ہوا اور
وہ اللہ سے راضی ہوے اور اللہ نے اُن سب کے واسطے بہشت طیار رکھی ہے کہ اُسکے باغون کے
نیچے نہرین جاری ہون گی اور وہ اُس بہشت مین ہمیشہ ہمیشہ کو رہین گے اور یہی بڑی مرادملنی
ہے کہ اللہ راضی ہوا اور بہشت ملے اس سے زیادہ اور کیا ہو سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہے حضرت
کے یارونکا کہ اللہ تعالیٰ خود قرآن مین خبر دیتا ہے کہ مین اُنسے راضی اور خوش ہوا اور اُن کے
واسطے آگے ہی سے بہشت طیار کر رکھی ہے پھر عجب خبیث وہ فرقہ ہے کہ جو اُن مقبول لوگون
سے ناراض اور ناخوش ہوا اور بغض و عداوت رکھے اور پھر بیحیائی سے دعوی کرے کہ قرآن پر
ایمان رکھتا ہون   قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورۂ فتح مین کہ اللہ خوش ہوا مسلمانون سے جب وہ بیعت
کرنے لگے تجھ سے اُس درخت کے نیچے پھر جانا جو اُنکے دلون مین تھا پھر اُتارا اُنپر چین اور
انعام دیا اُنکو ایک فتح نزدیک **ف** ایک بار پیغمبر خدا صلعم عمرہ کرنے کے واسطے مکہ کو چلے
نزدیک پہنچکر ایک صحابی کو بھیجا کہ مکہ کے لوگون سے کہدین کہ ہم لڑنے کو نہین آئے عمرہ کرنے
کو آئے ہین کافرون نے اُنکو مکہ مین نہ جانے دیا تب پیغمبر خدا صلعم نے عثمان رض کو بھیجا یہان
خبر اُڑی کہ حضرت عثمان رض کو شہید کیا تب حضرت نے صحابونسے کہا کہ اب اِن مکہ والون پر جہاد
کرو تو وہان پر ایک درخت کے نیچے حضرت سے ایکہزار پانسو بیس صحابون نے بیعت کی کہ ہم مکہ والون
سے لڑینگے اگرچہ مارے جاوین سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُنکے حق مین بھیجی فرمایا کہ اُنسے جنہون
نے درخت کے نیچے بیعت کی اللہ راضی ہوا اور اُنکے دل کا حال صاف معلوم ہو گیا کہ یہ سچے مسلمان
ہین کہ رسول کے حکم بموجب جان دینے کو موجود ہو گئے اور اللہ نے اُنکو چین اور خاطر جمعی
دی کہ اُنکو ایمان جانے کا خوف نہ رہا اور دین مین نہایت مضبوطی اُنکو ہوئی اور آئندہ کو اُن کو
اب ایک فتح اور ملی چنانچہ اِس وعدہ کے بموجب خیبر فتح ہوا اس آیت سے معلوم ہوا کہ
اُن صحابون سے اللہ راضی ہوا اُنکے باطن کی صفائی کا حال معلوم کر کے اُنکے واسطے چین نازل
کیا پھر اُنکے برابر اور کسی اُمتی کا مرتبہ کاہے کو ہوگا اور اُنکے واسطے خود اللہ تعالیٰ کلام اللہ

اپنے رب کی جو سب سے اعلی ہے اور البتہ آئندہ کو وہ راضی ہوگا ف یہ آیت حضرت ابو بکر رضی الله
تعالی عنہ کے حق مین اتری اور سبب اسکا یہ تھا کہ حضرت ابو بکر رض مالدار تھے سو انہون نے سب اپنا مال
خدا کی راہ مین خرچ کر ڈالا اور فقیر محتاج ہوگئے چنانچہ چالیس ہزار درم انہون نے ضعیف مسلمانون
کی حاجت برآری مین اور مسجد کے واسطے زمین مول لینے مین خرچ کیے اور کافرونکے
جو غلام لونڈیان مسلمان ہوگئی تہین اور وہ کافر نہایت انکو تکلیف دیتے تھے سو انہون نے
ساٹھ لونڈی غلام مسلمان کافرون سے مول لیکر خدا راہ آزاد کردیے اور حضرت بلال رض ایک
کافر کے غلام تھے اور یہ بھی مسلمان ہوگئے تھے وہ مردود انکو دن بھر دھوپ مین پڑا رکھتا اور
اُس پاس انکے آگ جلواتا اور رات بھر انپر مار پڑتی اور یہ چلا چلا کر روتے اور یہی کہتے جاتے کہ
خدا میرا ایک ہی حضرت ابو بکر رض نے یہ بات سُنی اُس کافر پاس تشریف لیگئے اور اُسکو سمجھایا وہ
عذاب کرنے سے باز نہ آیا اور حضرت ابو بکر رض سے کہا کہ تمہارا دل اس غلام پر جلتا ہے تو مجھسے
اسکو اپنے غلام قسطاس رومی کے بدلے کہ اسکے پاس دو ہزار اشرفی ہین مول لیلو حضرت ابو بکر رض
اپنے غلام قسطاس رومی کو اور وہ دو ہزار اشرفیان اور چالیس اوقیہ اور زیادہ اُس کافر کو دیکر
حضرت بلال کو مول لیا اور اسیوقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر آزاد کیا تب
انکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ شخص یعنی ابو بکر رض جو بڑا متقی پرہیزگار خدا سے
ڈرنے والا ہے سو اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے اپنا دل پاک کرنیکو بوجہ الله
فی سبیل اللہ دیتا ہے اور کسی مخلوق کے احسان کے بدلے مین اپنا مال نہین دیتا اسلیئے کہ کسیکا
اسپر احسان نہین سو اُس شخص کو ہم دوزخ سے بچاوینگے اور آئندہ کو یہ اللہ راضی ہوگا اس آیت سے
معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر رض کا اللہ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے کہ اللہ تعالی خود بیان کرتا ہے کہ یہ شخص
اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے لئے خرچتا ہے اور جیسے اللہ تعالے نے پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے حق مین فرمایا تھا کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنی اب
دیگا تجکو تیرا رب تو راضی ہوگا ویسے ہی حضرت ابو بکر رض کے حق مین فرمایا وَلَسَوْفَ
يَرْضٰى یعنی اور اب راضی ہوگا ابو بکر سے اور اسیطرح ایک اور آیت مین اللہ تعالی فرمایا
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ یعنی بڑا بزرگ اللہ کے نزدیک تم مین سے وہ ہے جو بڑا پرہیزگار ہے

اللہ کا احسان نہ مانے اور اُنکے خلافت کے حق ہونیکا منکر ہو تو وہ فاسق ہے بحکم کہ خدا کا حکم نہین مانتا کہ
جسکو خدا نے اپنی طرف سے خلیفہ بنایا اُنکو خلیفہ برحق سمجھا پھر اس مقام پر اگر کوئی فاسق کہے کہ اس آیت
سے حضرت امام مہدی کی خلافت مراد ہے اسواسطے کہ وہ ساری زمین پر خلیفہ اور حاکم ہونگے
اور مسلمان اُنکے وقت مین بیخوف و خطر اللہ کی عبادت کرینگے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس
آیت مین خطاب اُنسے ہے جو اس آیت کے نازل ہوتے وقت موجود تھے اور حضرت امام مہدی
اُسوقت موجود نتھے اور سوا اسکے اللہ تعالی نے فرمایا کہ کئی شخص کو خلیفہ کریگا اور امام مہدی
ایک شخص ہین وہ اس آیت سے مراد نہین ہو سکتے پھر اگر کوئی شیعہ کہے کہ اس آیت سے صرف حضرت
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد ہے کہ وہ اس آیت کے نازل ہونیکے وقت موجود تھے اسکا
جواب یہ ہے کہ حضرت علی مرتضی رض ایک شخص تھے اور یہان وعدہ ہے کہ کئی شخص خلیفہ ہونگے تو صرف
حضرت علی اس آیت سے مراد نہین ہو سکتے اور سوا اسکے شیعہ کے نزدیک اس آیت سے حضرت
علی کی خلافت ہرگز مراد نہین ہو سکتی اسواسطے کہ شیعہ کہتے ہین کہ حضرت علی اپنی خلافت کے
وقت مین ہمیشہ خارجیون کے ڈر کے مارے تقیہ کرکے اپنا مذہب چھپاتے رہے اور دین خدا
کی مرضی موافق جیسا اُنکو منظور تھا ویسا اُنکی خلافت مین رائج اور جاری نہوا اور اس آیت مین
وعدہ یہ ہے کہ دین خدا کی مرضی موافق ان خلیفوں کے وقت مین جاری ہوگا اور یہ تحقیق ہے
کہ اللہ کا وعدہ جھوٹا نہین تو اس صورت مین حضرت علی کی خلافت مراد نہین ہو سکتی یا یہ کہ
حضرت علی نے جو کام اپنی خلافت مین کیے وہی اُنکا مذہب اور دین تھا اور اللہ کو بھی پسند وہی
رویہ تھا پھر تقیہ کہان رہا تو معلوم ہوا کہ حضرت علی تقیہ نہین کرتے تھے اور علاوہ اسکے حضرت
علی کی خلافت مین ہمیشہ مخالفون کا خوف رہا اور شام اور مصر اور مغرب کے لوگ اُنکی منکر تھے اُنسے
خوف رہا اور اس آیت مین وعدہ ہے امن کا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى
الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ
وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ واللیل مین
کہ اور بچا دینگے دوزخ سے اس بڑے پرہیزگار کو جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک
کرنے کو اور نہین کسیکا اُسپر احسان جسکا بدلا دے مگر چاہ کر رضامندی سے

۸۴

اور عزت اور وقار سے اپنے گہرون مین بیٹہی رہو اور سابق کفر کے وقت مین جیسے اپنا آپا عورتین
دکہاتی پہرتی تہین ویسی ہی تم گہر سے باہر نہ نکلو اور نماز پر مستعد رہو اور زکوٰۃ دیا کرو اور جو حکم اللہ اور
رسول کا ہو وہ مانتے رہو اور اللہ کو یہی منظور ہی کہ نبی کے گہر سے یہ باتین دور ہو جاوین اور تم پاک
صاف رہو کوئی عیب ظاہر و باطن کا تم مین نرہے اور جو آیتین قرآن کی تمہارے گہرون مین پڑہی
جاتی ہین اور جو حدیثین بیان ہوتی ہین سو یاد کرو اور یہ جان لو کہ سب بہید اور چہپی باتین
اللہ کو معلوم ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کی بی بیونکے واسطے ہر نیکی کا دونا ثواب
ہے اور وہ بی بیان اور عورتین ہرگز برابر نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خود اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تہا کہ
اُن مین کوئی عیب کی بات نرہے اور ظاہر و باطن اُنکا صاف رہے پہر جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور
ہو پہر کیون نہ ظاہر اور باطن اُنکا انصاف رہے اور یہ بہی ظاہر ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اُنکو ادب سکہلانے
اور ترتیب کرنے کو متوجہ تہا کہ خود اُن بی بیون کو خطاب کرکے ادب کی باتین بتائین اور اس
آیت مین یہ لفظ جو فرمایا کہ اے گہر والو تو اس لفظ مین سب گہر کے لوگ بیٹے بیٹیان ناتی اور
ناتیان اور داماد وغیرہ سب لوگ گہر کے شامل ہین قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی
بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ احزاب
مین کہ نبی سے لگاؤ ہے ایمان والون کو زیادہ اپنی جان سے اور اسکی عورتین اُنکی مائین ہین
ف یعنی جو لوگ مومن ہین وہ اپنی جان سے زیادہ نبی کو دوست رکہتے ہین اسواسطے
کہ نبی اللہ کا نائب ہے اپنی جان اور مال مین اپنا تصرف نہین چلتا جتنا نبی کا تصرف چلتا ہے
اپنی جان دیکہتی آگ مین ڈالنے درست نہین اور نبی حکم کرے تو فرض ہی اور نبی کی عورتین حرمت
اور پردہ مین سب مومنونکی مائین ہین اس سبب سے حضرت کی بی بیونسے نکاح درست نہین
اور اُنکا ادب سب سے زیادہ چاہیے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْ بَکْرٍ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر مین لکہا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوسعید خدری
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر زیادہ احسان کرنے والا مجہ پر سب آدمیون
سے ساتہ رہنے مین اور اپنا مال خرچنے مین ابوبکر ہے **ف** یعنے سب آدمیون سے زیادہ

متقی ہوا ور اس آیت مین حضرت ابو بکر کو فرمایا کہ اتقی یعنی برا پرہیزگار متقی تو ان دونون آیتونکے ملانے سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر رض اللہ کے نزدیک برے مرتبہ والے اور نہایت مکرم اور بزرگ ہین کہ بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اُنکے برابر اور کسے کا یہہ مرتبہ نہین

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِھَآ اَجْرَھَا مَرَّتَیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَھَا رِزْقًا کَرِیْمًا یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلیٰ وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ط وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلیٰ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۵

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب تعالے نے یعنی سورۂ احزاب مین اور جو کوئی تم مین سے اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی اور کرے کام نیک ہم اُسکو دین اُسکا اجر دو بار اور رکھی ہے ہمنے اُسکے واسطے روزی عزت کی اے نبی کی عورتون تم نہین ہو جیسے ہر کوئی عورتین اگر تم ڈر رکھو سو تم دب کر نہ کہو بات پھر لالچ کرے کوئی جسکے دل مین آزار ہے اور کہو بات معقول اور قرار پکڑو اپنے گھرون مین اور دکھاتی نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت مین نادانی کے اور قایم رکھو نماز اور دیتی رہو زکوۃ اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور رسول کی اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندی باتین اس گھر والون سے اور ستھرا کرے تمکو ستھرائی سے اور یاد کرو جو پڑہی جاتی ہین تمہارے گھرون مین اللہ کی باتین اور عقلمندی مقرر اللہ ہی بہید جانتا خبردار **ف** اللہ صاحب نے نبی صاحب کی بی بیون کو فرمایا کہ تم مین سے جو اللہ اور رسول کی تابعداری کری اور نماز روزہ نیک کام کرے تو اُسکو دونا ثواب ملے اور ہمنے اُسکے واسطے دنیا اور آخرت مین عزت کی روزی رکھی ہے تم کھانے پینے کی فکر نکرو اور اللہ تعالی نے اُن بی بیون کی نہایت بزرگی کی کہ خود اُنکو خطاب کرکے فرمایا کہ اے نبی کی عورتون اور فرمایا کہ کسی مرد سے اگر بات کہو تو اسطرح کی کہو جیسے بہتیون کو کہے دب کر نکہو منافق اور فاسق لوگ اور کچھ نہ سمجھین اور بات معقول نصیحت

سونپا اور اللہ کے ہان کچہہ کمی نہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا
وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ شکوٰۃ کے باب مناقب ابو بکر مین لکہا ہے کہ
ذکر کیا ترمذی نے کہ نقل کیا عمر رض نے کہ ابو بکر رض سردار ہم سب کے تہے اور بہتر ہم سب سے اور ہم سب سے زیادہ دوست
ہین رسول خدا صلعم کے نزدیک ف حضرت عمر رض خود حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے
عنہ کے وقت مین لوگونکو ترغیب لانیکو فرماتے تہے کہ پیغمبر خدا جسقدر ابو بکر رض کو چاہتے ہین ویسا
کسیکو نہین چاہتے تو ابو بکر رض ہم سب کے سردار ہین اور سب سے بہتر ہین تو اس سے دریافت
ہوا کہ حضرت ابو بکر رض سب امت کے سردار اور سب سے بہتر تہے اَخْرَجَ رَزِیْنٌ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ
بَیْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حِجْرِیْ فِیْ لَیْلَۃٍ ضَاحِیَۃٍ اِذْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ ھَلْ یَکُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ
فَاَیْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِیْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ کَحَسَنَۃٍ وَاحِدَۃٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ
ترجمہ شکوٰۃ کے باب مناقب ابو بکر و عمر مین لکہا ہے کہ ذکر کیا رزین نے کہ نقل کیا بی بی
عائشہ رض نے کہ ایسا اتفاق تہا کہ سر پیغمبر خدا صلعم کا میری گود مین تہا چاندنی رات مین ناگاہ
مین نے کہا اے رسول خدا بہلا ہووین گی کسیکی نیکیان آسمان کے تارون کی گنتی برابر فرمایا
ہان عمر کی مین نے کہا کہان گئین نیکیان ابو بکر کی فرمایا سب نیکیان عمر کی جیسے ایک
نیکی ابو بکر کی نیکیون مین سے ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِّنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ
یَّکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّہٗ عُمَرُ ترجمہ شکوٰۃ کے باب مناقب عمر مین لکہا ہے کہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ البتہ تہے تم مین
سے پہلے امتون مین ایسے لوگ جنکو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا تہا اور نیک باتانکے دلون
مین پڑجاتی تہی سو اگر ہوگا میری امت مین کوئی بہی تو وہ عمر ہے ف یعنی حضرت عمر رض کا
یہ مرتبہ ہے کہ اللہ کی طرف سے انکی دلمین نیک بات پڑجاتی ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عُقْبَۃَ
ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ترجمہ شکوٰۃ کے باب مناقب عمر مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا

۸۹

احسان ابوبکر کا مجہپر ہے کہ وہ ہمیشہ میرے ساتہ اور ہر امر مین میرا شریک اور مصاحب رہا اور اُنہنے سب اپنا مال میری حکم بموجب اور میری مرضی کی جگہ خرچ کرڈالا تو جب پیغمبر خدا صلعم سب مسلمانونکے سردار حضرت ابوبکر کے احسان مند ہوتو اُنسے زیادہ اور کسکا مرتبہ ہے کہ خود پیغمبر اُنکے شکر گذار تہے تو سب مسلمان پر اُنکا احسان ہوا اسکو اُنکی شکر گذاری کرنا چاہیے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ يُكَافِيْهِ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکر رض مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہمپر کسیکا احسان مگر ہمنے بدلا کردیا اسکو سوای ابوبکر کے کہ بدلا دیگا اُنکو اللہ قیامت کے دن نہ فائدہ کیا مجکو کسیکے مال نے کبہی جو فائدہ کیا مجکو ابوبکر رض کے مال نے اگر مین اختیار کرتا کوئی دوست جانی اپنے رب کے سوا تو البتہ اختیار کرتا مین ابوبکر ہی کو دوست جانی ہان جان لو کہ رفیق تمہارا دوست جانی اللہ کا ہے **ف** یعنے حضرت کی عادت شریف یون تہی کہ اگر کوئی شخص کچہہ احسان کرتا تو اُس سے زیادہ اُسکا بدلا اُسکے ساتہ کردیتے تہے سو فرمایا کہ ابوبکر رض نے جو میرے ساتہ احسان کئے اُسکا بدلا مجسے نہو سکا اسواسطے کہ دنیا مین جتنے نعمتین ہین سو سب قلیل اور فانی ہین مگر ہان قیامت کے روز اللہ تعالی اُنکو بدلا دیگا کہ اُسکے پاس کچہہ کمی نہین اور ابوبکر نے احسان بہی ایسا ہی کیا کہ کسی سے ایسا کام نہو سکا کہ اُنہنے سب مال اپنا دین کے کامون مین میری مرضی کے موافق خرچ کرڈالا اور محتاج ہوگیا سو جیسا اُسکے مال سے مجکو فائدہ ہوا ویسا کسیکے مال سے نہوا اور خلت اُس محبت کو کہتے ہین جو دل کی تہ مین گری ہوئی ہو سو فرمایا کہ ایسی محبت مجکو اللہ ہی کی ہی کہ اُسمین اور کسیکی گنجایش نرہی اگر کچہہ بہی گنجایش ہوتی تو ایسی محبت میں ابوبکر ہی سے رکہتا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بعد اللہ تعالی کی محبت کے حضرت ابوبکر رض کی محبت جسقدر حضرت کو تہی اُتنی کسیکی محبت نہ تہی تو ہر مسلمان کو چاہیئے کہ سوای اللہ اور رسول کی محبت کے حضرت ابوبکر رض کی محبت جسقدر رکہی وتنی کسیکی محبت نرکہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رض کے برابر کسیکو روز قیامت کو ثواب بے انتہا نہ ملیگا کہ حضرت نے اُن کا احسان اللہ کو سونپا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ تعالےٰ نے رکھا ہے حق عمر کی زبان پر اور دل پر ف یعنی حضرت عمرؓ کی
زبان سے جو بات نکلتی ہے وہ حق ہی ہوتی ہے اور جو بات اونکے دل مین آتی ہے وہ بھی
حق ہی ہوتی ہے اللہ ورسول کی مرضی کے خلاف نہ اونکی زبان سے نکلے نہ اونکے دلمین آوے
أَخْرَجَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ
الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر وعمر مین لکھا ہے کہ شرح السنہ مین اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ
نے ذکر کیا کہ ابوسعید خدریؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بہشت والے
لوگ البتہ دیکھینگے علیین والونکو جیسے تم دیکھتے ہو نہایت چمکتے موتی سے جھلکتے تارے کو آسمان کے
کنارے مین اور مقرر ابوبکر اور عمر علیین والونمین سے ہین اور زیادہ ہوئے ہین ف یعنی حضرت ابوبکر
اور عمر کا بہشت مین ایسا مرتبہ ہوگا کہ اور بہشت والی امتی اونکو وہان ایسا دیکھینگے جیسے چمکتے روشن
تارے کو زمین والے دیکھتے ہین بلکہ اس سے بھی زیادہ انکا مرتبہ بہشت مین ہوگا أَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ
عَنْ عَلِيٍّ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ
الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب
ابوبکر وعمر مین لکھا ہے کہ ذکر کیا ابن ماجہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا اور ترمذی نے ذکر کیا کہ
انسؓ نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر وعمر دونون سردار ہونگے عمر رسیدہ بہشتیون
اگلون اور پچھلونکے سوا نبیون اور پیغمبرونکے ف یعنی جو شخص دنیا مین عمر رسیدہ ہوکر مرا اور
وہ بہشتی ہوگا تو بہشت مین ان سبکے سردار حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ہونگے تو جب عمر رسیدہ
لوگون کے سردار ہوئے تو نوجوانونکے سردار بدرجہ اولے ہونگے غرضکہ مطلب یہ ہے کہ سب بہشتیون
کے سردار بھی دونون ہونگے سوا پیغمبرونکے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی برابر کسی کا مرتبہ
نہین نہ دنیا مین نہ آخرت مین أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر وعمر مین لکھا ہے کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ

کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہوتا بعد میرے کوئی
پیغمبر تو خطاب کا بیٹا عمر ہی ہوتا اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِی بَکرٍ یَا خَیرَ
النَّاسِ بَعدَ رَسُولِ اللّٰہِ صلعم فَقَالَ اَبُو بَکرٍ اَمَا اِنَّکَ اِن قُلتَ ذٰلِکَ فَلَقَد سَمِعتُ رَسُولَ
اللّٰہِ صلعم یَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیرٍ مِن عُمَرَ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمر رضہ مین لکھا
ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ عمر رضہ نے کہا ابو بکر رضہ کو کہ ای سب سے بہتر بعد رسول
خدا صلعم کے تو فرمایا ابو بکر رضہ نے سن رکھو کہ تمنے تو ایسا کہا پر البتہ مینے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے کہ نہ چمکا سورج کسی آدمی پر جو بہتر ہووے عمر سے ف یعنی حضرت عمر رضہ نے حضرت ابو بکر
سے کہا سوائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تم سب سے بہتر ہو تب حضرت ابو بکر رضہ نے حضرت عمر
کو کہا تم مجکو سب سے اچھا بتاتے ہو اور مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے
کہ جس آدمی پر کہ سورج چمکتا ہے یعنی جو آدمی دنیا مین پیدا ہوا عمر سے کوئی بہتر نہوا یعنے
حضرت عمر تمام دنیا کی لوگونسے بہتر ہین سوا پیغمبرونکے اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ ابنِ عُمَرَ رضہ قَالَ
سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صلعم یَقُولُ بَینَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبتُ حَتّٰی اِنِّی لَاَرَی
الرِّیَّ یَخرُجُ فِی اَظفَارِی ثُمَّ اَعطَیتُ فَضلِی عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ قَالُوا فَمَا
اَوَّلتَہٗ یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ العِلمُ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمر رضہ مین لکھاہی
کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضہ نے نقل کیا کہ مینے سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے
کہ اوس حالمین کہ مین سوتا تھا مجکو ملا ایک قدح دودہ کا سو مینے اتنا پیا کہ مجکو معلوم ہوا کہ اوسکی
تازگی نکلتی ہے میرے ناخونمین سے پھر مینے دیا اپنا بچا ہوا خطاب کے بیٹے عمر کو صحابون نے عرض
کیا تو کیا تعبیر کی اسکی یا رسول اللہ فرمایا کہ علم ف یعنی حضرت نے خواب مین دیکھا کہ قدح
بھر دودہ تھا کہ اوسمین سے حضرت نے تھوڑا پیا اور باقی رہا سو عمر کو دیا صحابون نے اس خواب کی
تعبیر پوچھی تو حضرت نے فرمایا کہ دودہ جو تھا سو علم تھا کہ مجھسے جو بچا وہ عمر نے پیا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جسقدر علم دینی حضرت عمر رضہ کو تھا اوسقدر کسیکو تھا
اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَنِ ابنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلبِہٖ
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمر مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ

بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب عثمان مین لکھا ہے کہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ کعب کے بیٹے مرہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم سے جب وہ ذکر کرتے تھے فسادون کا سو نزدیک بتایا اُن فسادونکو پھر نکلا ایک مرد
پر اوڑھے ہوئے کپڑا تو فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص اسدن نیک راہ پر ہوگا سو مین اُٹھ گیا
اُنکی طرف تو معلوم ہوا کہ وہ عثمان ابن عفان تھے کہا کہ پھر سامنے کیا مین نے منہ عثمان کا اور
پوچھا مین نے کہ یہ شخص ہے فرمایا ہان **ف** یعنی ایک روز پیغمبر خدا اصحابونکے روبرو آیندہ کا
حال بیان کرتے تھے کہ آیندہ کو امت مین ایسے ایسے فساد ہونگے اتنے مین حضرت عثمانؓ اُس
راہ ہوکر نکلے تو حضرتؐ نے اُنکی طرف بتلا کر فرمایا کہ یہ شخص اُن فسادونکے وقت مین راہ پر یعنی
حق پر ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بعد حضرت کے جو کچھ قصہ فساد ہوا حضرت عثمان کے وقت تک
اسمین جو حضرت عثمانؓ کا ارادہ تھا وہی حق تھا خصوصاً جسمین حضرت عثمان شہید ہوئے اُس فساد
مین حضرت عثمانؓ حق پر تھے اور بلوے والے ناحق پر کہ عثمان کو شہید کیا اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ
اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ
بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ ترجمہ مشکوٰۃ کے
باب مناقب خلفاء ثلثہ مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انسؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم چڑھے اُحُد پر اور ابوبکر اور عمر اور عثمان سو ہلا وہ پہاڑ انکے سبب تو مارا اسکو
حضرتؐ نے اپنے پاؤن سے پھر فرمایا ٹھہر رہ اے اُحُد تیرے اوپر تو صرف ایک نبی اور
ایک صدیق اور دو شہید ہین **ف** شہید اُسکو کہتے ہین کہ جو اللہ کا نہایت عاشق ہوا اور اللہ
کے دیدار کے شوق مین اور اللہ کی رضامندی کے واسطے اللہ کی راہ مین اپنا مرنا نہایت
سہل جانے بلکہ آرزو رکھے سو حضرتؐ نے عمر و عثمان کو شہید فرمایا چنانچہ بعد حضرت کے یہ دونون
ظاہر مین بھی شہید ہوئے اور ابوبکرؓ کو صدیق فرمایا اور صدیق کا مرتبہ بعد پیغمبر کے مرتبہ کے
ہے اور صدیق سے اونچا سوائے پیغمبر کے کسیکا مرتبہ نہین اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلْعَم وَنِيْطَ عُمَرُ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَنِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ کب تک میری زندگی ہے تم مین تو متابعت اور پیروی کیجیو انکی جو
میرے بعد ہونگے ابوبکر اور عمر رضہ ف یہ جو حضرت نے لوگونسے فرمایا کہ بعد میرے ابوبکر رضہ عمر رضہ کی راہ پر
چلیو اور انکا کہا مانیو تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت دین کے کام مین اور بندوبست کے مقدمہ مین
اور امت کی خیرخواہی اور اصلاح مین اور اللہ کا مقبول بندہ جیسا ان دونون کو جانتے تھے
ویسا اور کسیکو نہین جانتے تھے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صلعم لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب عثمان مین
لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا عبید اللہ کے بیٹے طلحہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر
پیغمبر کا کوئی رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق یعنی بہشت مین عثمان ہے ف یعنی ہر پیغمبر کے ساتھ رفیق
ہوا کرتے ہین کہ دنیا اور آخرت مین ساتھ ہوتے ہین سو ایسا رفیق میرا عثمان ہے کہ جنت مین بھی میرے ساتھ ہوگا
اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صلعم بِاَلْفِ دِیْنَارٍ
فِیْ کُمِّہٖ حِیْنَ جَهَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَنَثَرَهَا فِیْ حِجْرِهٖ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صلعم یُقَلِّبُهَا فِیْ
حِجْرِهٖ وَیَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب
عثمان مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ سمرہ کے بیٹے عبد الرحمن نے نقل کیا کہ لائے عثمان
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار اشرفی اپنی آستین مین رکھکر جبکہ سامان درست کرتے تھے عسرہ کے
لشکر کا سو ڈالدین اشرفیان حضرت کی گود مین تو دیکھا مین نے نبی صلعم کو کہ نیچے اوپر کرتے تھے ان
اشرفیون کو اپنی گود مین اور فرماتے تھے کہ نہ ضرر کرے عثمان کو جو کچھ کرے وہ آج کے بعد اور یہ
فرمایا دوبار ف یعنی عثمان نے ایسا بڑا نیک کام کیا کہ وہ کام اللہ کے نزدیک ایسا مقبول ہوا کہ حضرت
عثمان سے اگر آیندہ کو کوئی گناہ بھی ہوجاوے تو معاف ہے تو اس گناہ سے عثمان کو کچھ ضرر نہوگا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اگر کوئی گناہ بھی حضرت عثمان سے ثابت ہو تو بھی حضرت عثمان پر طعن نہین درست اسواسطے کہ اگر گناہ
ہوا ہوگا تو معاف بھی ہوا ہوگا پھر اسپر طعن کرنا ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص بیمار ہوکر اچھا ہوگیا پھر کوئی
احمق اسکو بیمار کہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِیْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا
یَوْمَئِذٍ عَلَی الْهُدٰی فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَیْہِ

95

کہنا اونسی علامت نفاق کی ہے اخرج الترمذی عن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ارقم کے بیٹے زید نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا ہون مین دوست تو علی بھی اوسکا دوست ہے
ف یعنی جو شخص مجھسے دوستی اور محبت رکھے اوسکو لازم ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کی بھی دوستی رکھے
سبحان اللہ کیا شان ہے کہ جیسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مسلمان کو رکھنا چاہیے
ویسی ہی علی رض کی بھی محبت رکھنا چاہیے فرق اتنا ہے کہ وہ پیغمبر تھے اور یہ تھے اخرج الترمذی
عن انس رض قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللہم ائتنی باحب
خلقک الیک یاکل معی ہذا الطیر فجاءہ علی فاکل معہ ترجمہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس ایک چڑیا پکی ہوئی تھی آپ نے
دعا کی کہ اے اللہ بھیج میرے پاس جو زیادہ دوست ہو تیرا سب مخلوق سے کہ وہ کھاوے میرے ساتھ
اس چڑیا کو سو آئی علی رض پھر کھائی حضرت نے وہ چڑیا اونکے ساتھ اخرج الترمذی عن علی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ وعلی بابہا ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین ہون گھر حکمت کا اور علی اوسکا دروازہ
ہے اخرج الترمذی عن ام عطیۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا فیہم
علی قالت فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو رافع یدیہ یقول اللہم لا
تمتنی حتی تورینی علیا ترجمہ ذکر کیا ترمذی نے کہ بی بی ام عطیہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر کہ اوسمین علی رض بھی تھے سو مین نے سنا کہ پیغمبر خدا اپنی دونو ہاتھ اٹھائے
ہوئے کہتے تھے کہ اے اللہ مجھکو موت نہ دیجو جبتک نہ دکھائے تو میرے تئین علی کو ف یعنی علی رض کو
خیر عافیت سے پھر لائیو کہ مین اوسکو صحیح اور سالم دیکھون ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علی رض سے کمال محبت تھی اور وہ نہایت مقبول نزد اللہ کے تھے اخرج
احمد عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب علیا فقد سبنی
ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ام سلمہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جسنے برا کہا علی کو اوسنے
برا کہا مجھکو اخرج احمد عن علی رض قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیک مثل من عیسی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلعم واما نوط بعضہم
ببعض فہم ولاۃ الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ صلعم ترجمہ مشکوٰۃ کی باب مناقب ہولاء الثلثہ مین لکھا ہی کہ ابوداؤد
نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھائی دیا خواب مین آج کی رات
ایک نیک آدمی کو کہ گویا ابوبکر رض لپٹے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور لپٹے ہین عمر ابوبکر کو
اور لپٹے ہین عثمان عمر کو کہا جابر نے پھر جب ہم اوٹھ گئے رسول اللہ صلعم کے پاس سے ہمنے کہا کہ نیک
آدمی نے جو دیکھا سو خود رسول خدا صلعم ہین اور لپٹنا ایک کا دوسرے کو سو وہ لوگ سربراہ کار
ہین اوس کام کے جسواسطے بھیجا ہے اللہ نے اپنے نبی کو **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت ابابکر
صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین نبوت کے کام مین سربراہ کار اور منتظم اور دین
رواج دینے والے اخرج الشیخان عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی
انت منی بمنزلۃ ھرون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سعد
بن ابی وقاص نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو کہ تو میرا ایسا ہے
جیسے ہارون تھا موسیٰ کا مگر یہی ہے کہ نہین ہے کوئی پیغمبر بعد میرے **ف** یعنی حضرت موسے
اور حضرت ہارون کا جیسا علاقہ تھا کہ آپسمین بھائی تھے اور عالم کی ہدایت کرنے مین شریک تھے
ویسی ہی اے علی تم میرے ہو مگر تم مین اور ہارون مین اتنا فرق ہی کہ حضرت ہارون نبی تھے اور
میرے بعد کوئی نبی نہوگا اگر اور بھی کوئی پیغمبر ہوتا تو تم مین اور ہارون مین کچھ فرق نتھا اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ علی رض مین استعداد اور لیاقت پیغمبری کی بالقوۃ تھی جیسے حضرت عمر مین اس
حدیث سے کوئی شخص تقدیم وتاخیر خلافت کا مضمون نہ سمجھے اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت
موسیٰ کی وفات کے بعد خلیفہ نہین ہوئے تھے حضرت موسیٰ کی زندگی ہی مین حضرت موسیٰ کی چالیس برس
پہلے اونکی وفات ہوئی تھی اخرج مسلم عن زر بن حبیش قال قال علی رض والذی فلق الحبۃ
وبرء النسمۃ انہ لعہد النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن ولا
یبغضنی الا منافق ترجمہ مسلم نے ذکر کیا زر بن حبش نے نقل کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم اوسکی
جسنے چیرکر نکالا دانہ اور پیدا کیا خلق کو مقرر مجھسے قول کیا نبی امی نے کہ مجکو دوست وہی کہیگا جو مسلمان ہوگا اور
مجکو دشمن وہی کہیگا جو منافق ہوگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علی رض کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور بعض

اور جسکو چاہین دوزخ مین ڈالین گے اور مشکل کشا ہین اور جسکو حضرت علی رضہ سے محبت ہووے گی
ہی برے کام کرے اُس سے حساب کتاب ہوگا وہ قطعاً بہشتی ہے سو خود حضرت علی نے
فرمایا کہ دونون طرحکے شخص تباہی مین آگئے اور اُنکا ایمان تباہ ہو گیا کہ میرے مرتبہ سے
مجکو کم و زیادہ جانا اور یہ جو سچا مرتبہ تھا کہ حضرت علی رضہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے اور
اللہ کے مقبول تھے اور پیغمبر خدا صلعم کے محبوب تھے سو اس مرتبہ مین کمی بیشی کی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ خارجیون اور رافضیون دونون کا ایمان تباہ ہے اور اہل سنت کا عقیدہ خود حضرت کے
فرمودے بموجب درست ہے أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُمْ
تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى
بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلَى فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ
وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا
ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ترجمہ امام احمد نے
ذکر کیا کہ براء بن عازب اور ارقم کے بیٹے زید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب
اترے غدیر خسم مین پکڑا ہاتھ علی رضی اللہ تعالے عنہ کا پھر لوگون سے فرمایا کہ کیا
نہین جانتے ہو تم کہ مین زیادہ دوست ہون مسلمانون کا اُن کی جانون سے بولے
سچ ہے پھر فرمایا کیا نہین جانتے ہو کہ مین زیادہ دوست ہون ہر مومن کو اُسکی جان سے
بولے ہان پھر فرمایا کہ خدایا جسکا ہون مین دوست تو علی رضہ بھی اُسکا دوست ہے
الٰہی دوست رکھہ اسکو جو دوست رکھے اسکو اور دشمن رکھہ اوسکو جو عداوت رکھے
علی رضہ سے پھر ملے علی رضی اللہ تعالے سے عمر رضی اللہ تعالے عنہ بعد اسکے
تو کہا روزی ہو وے تجکو اے ابی طالب کے بیٹے کہ صبح کی تونے اور شام کی تونے
اس حال مین کہ تو دوست ہے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کو ف یہ تو حدیثین
اوپر کی مشکوٰۃ کے باب مناقب علی رضہ مین لکھی ہین اور غدیر خم ایک مکان ہے کہ وہان
پیغمبر خدا صلعم اصحابون کے ساتھ اترے بعضی منافقون نے علی رضہ کے حق مین کچھ

الیہود حتی بہتوا امہ واحبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیست لہ ثم قال
یہلک فی رجلان محب مفرط یقرظنی بما لیس فی ومبغض یحملہ شنآنی علی ان
یبہتنی ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجکو فرمایا کہ
تجمین مشابہت ہے کچہہ عیسے علیہ السلام کی کہ بغض کیا یہودیون نے انسے اسقدر کہ بہتان کیا انکی ماپر
اور دوستی رکہی انسے نصاری نے اسقدر کہ پہنچایا انکو ایسے مرتبہ تک کہ وہ مرتبہ انکا نتہا پہر فرمایا
علیؓ نے کہ تباہ ہونگے میرے مقدمہ مین دو شخص دوست رکہنے والا حد سے زیادہ کہ مدح کریگا
میری ایسی کہ وہ بات مجمین نہین اور بغض رکہنے والا کہ باعث ہوگی اوسکو عداوت میری اسپر کہ بہتان
باندہیگا مجہپر ف یعنی حضرت عیسے کا سچا مرتبہ یہی تہا کہ وہ پیغمبر تہے اور بغیر باپکے خدا کی قدرت سے
غیبی روح سے پیدا ہوئے تہے پہر انکو نصاری نے حد سے زیادہ دوست رکہا سو انکو خدا کا
بیٹا کہنے لگے اور انسے نتین مرادین مانگنے لگے اور یہودیون نے انسے عداوت رکہی اور انکی بی بی
مریم پر بہتان باندہا اور انکو جہوٹا بتایا اور انکی پیغمبری کا انکار کیا سو ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم نے علیؓ کو فرمایا کہ تمہارا اور عیسے مسیح کا اس مقدمہ مین ایک حال ہے کہ تمسے بہی بعضے
لوگ بغض و عداوت رکہینگے اور تمپر بہتان باندہینگے اور بعضی لوگ تمسے حد سے زیادہ دوستی
رکہینگے اور ایسا مرتبہ تمہارا بیان کرینگے جیسا ہے نہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک لوگون نے
حضرت علی پر بہتان باندہا کہ یہ مسلمان نہ تہے اور دنیا کے طالب تہے کہ بعد پیغمبر خدا صلعم کے
پیغمبر خدا کی بی بی حضرت عائشہ رض کی ہتک حرمت کی اور انہین نے حضرت عثمان کو شہید کروایا
اور خلیفہ برحق ابو بکر صدیق رض سے کئی مہینے تک باغی رہے اور ناحق پر مسلمانونسے فساد کئے اور
پنچایت بدکے پنچایت سے پہر گئے اور وہ تقیہ کرتے تہے اور اپنا مذہب چہپاتے تہے ظاہر مین
کچہہ اور تہے اور باطن مین کچہہ اور اور ایک لوگون نے حضرت علیؓ سے حد سے زیادہ محبت کی
اور ایسا مرتبہ انکا بیان کیا جو انہین وہ تہا مثلاً یون کہا کہ پیغمبری اللہ کی طرفسے پہلے حضرت
علی ہی کو اتری تہی مگر جبرئیل نے پیغمبر کو وحی پہنچادی بلکہ خود خدائے تعالے علیؓ کے بہیس
مین تہا اور علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ پیغمبر کے برابر ہے اور حضرت ابو بکر رض اور حضرت
عمر سے بہی زیادہ انکا مرتبہ ہے اور روز محشر کو حضرت علی جسکو چاہینگے بہشت کو بہیجینگے

کون شخص حضرت کا جانشین ہوکر مسلمانون کا بندوبست کرے اور ہر امر مین حکم کرے سو خود حضرت
سے پوچھا کہ آپکے بعد ہم کسکو امیر کرین حضرت نے تین شخص کا نام لیکر ہر ایک کا حال بیان کیا اور
فرمایا کہ اگر تم ابو بکر کو میرے بعد اپنا امیر بناؤ تو وہ امانت داری کریگا کہ لوگون کے حق واجبی
واجبی ادا کریگا اور محض دینداری کا لحاظ رکھیگا دُنیا کی طرف متوجہ نہو گا اور اپنا کچھہ فائدہ سوا
ثواب کے اور اللہ کی رضامندی کے اُسکو منظور نہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابو بکر صدیق رضؓ اپنی
خلافت کے وقت مین آپ کپڑا بیچا کرتے تھے اور لوگونکا انصاف کرتے تھے اور اس خلافت سے
اُنکو یہی مقصود تہا کہ آخرت مین ثواب زیادہ ملے پھر فرمایا کہ اگر عمر کو تم اپنا امیر بناؤ میری بعد تو وہ
مضبوط اور زبردست اور قوی ہے کہ ہر نیک کام مین مبادرت اور دست اندازی کریگا اور
دل پر اُسکے خوف نہ آویگا اور امانت دار ہے کہ امت کے حقوق واجبی ادا کریگا اور ایسا دیندار
آدمی ہے کہ اللہ کے کام مین کسیکے بُرا کہنے سے نہین ڈرتا کوئی کچھہ کہا کرے وہ اللہ کے کام
مین کسیکے بُرا ماننے کا اور اپنی ہجو و مذمت کا لحاظ نہین کرتا چنانچہ فی الحقیقت ایسا ہی ظاہر ہوا
کہ عمر کے وقت مین کسی کا خوف نہ رہا اور سیکڑون ملک فتح ہوئے اور اسلام رائج ہوا
اور حقوق سب مسلمانون کے واجبی ادا ہوئے۔ پھر فرمایا کہ اگر علی رضؓ کو تم اپنا امیر بناؤ تو وہ
ایسا مرد ہے کہ سیدہی راہ پر ہے۔ اور تم سب کو سیدہی راہ پر چلاویگا اور سیدہی راہ بتاویگا
مگر مجکو نہین معلوم ہوتا کہ تم میرے بعد علیؓ کو اپنا امیر بناؤ شاید یہ اسواسطے فرمایا کہ علی
کی عمر بہ نسبت ابو بکرؓ و عمرؓ کے کم تہی اور دستور ہے کہ لوگ زیادہ عمر والے کو اکثر اپنا امیر اور
حاکم بناتے ہین چنانچہ جس روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اُس روز علی رضؓ
کی عمر تینتیس ۳۳ برس کی تہی اور حضرت ابو بکر رضؓ کی اکسٹھہ برس کی اور حضرت عمرؓ کی پچاس برس
کی یا حضرت کو وحی سے معلوم ہوا ہو کہ لوگ میرے بعد علی کو حاکم اور امیر اپنا بلا فصل نبناوینگے
یا یہ سبب ہو کہ علیؓ کو تالیف قلوب کی نہو غرضکہ اس حدیث سے بھی ابو بکرؓ و عمرؓ و علیؓ کے
مدح اور خوبیان صاف بخوبی معلوم ہوتی ہین أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ
وَصَحِبَنِي فِي الْغَارِ وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا

تجھہ میرا بیان مشہور کہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی حضرت نے سبکو جمع کرکے کہڑے ہوکر خطبہ
فرمایا اور علی کا ہاتھ پکڑکر لوگون سے فرمایا کہ بموجب آیت اَلنَّبِیُّ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ کے کیا
سب مسلمانون کی جان سے زیادہ مین اُنکا دوست نہین ہون اصحابون نے عرض کیا کہ ہان سچ ہے کہ تم
سب مسلمانونکی جانسے زیادہ دوست ہو پہر خاص کرکے فرمایا کہ مین ہر مومن کو اُن کی جان سے زیادہ
دوست نہین ہون اصحابون نے عرض کیا کہ ہان سچ ہے جب سب نے اس بات کا اقرار کیا تب
حضرت نے اللہ سے دعا کی کہ خدایا جیسا میری دوستی کا مسلمانون کو حکم کیا ویسا ہی ہر مسلمان
علی کو بہی دوست رکھے اور جو علی سے دوستی رکہی اُسسے تو بہی دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی رکہے اُس
تو بہی دشمنی رکہہ بعد اس خطبہ کے جب علی سے ملے تب علی کو مبارکباد دی اور فرمایا ای علی
تیری محبت شان ہی کہ ہمیشہ ہر مسلمان کو خواہ مرد ہو خواہ عورت سب پر واجب ہوگیا کہ تیری دوستی
رکہین اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو جیسی پیغمبر کی دوستی اپنی جان سی زیادہ چاہیے یعنی
پیغمبر کے حکم بجالانے کو اپنی جان پر زیادہ مقدم سمجھے ویسی علی کی دوستی اپنی جانسے زیادہ مقدم سمجھے اور
کبہی اس محبت مین فرق نہ آوے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ علی کی سچی تعریف اور مدح سے تو خوش ہو
جیسے عمر خوش ہوئے تھے اور علی رضی اللہ عنہ کو مبارکباد دی تہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جو علی سے
محبت رکہی وہ خدا کا دوست ہے اور جو علی سے عداوت رکہی وہ خدا کا دشمن ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ
عَلِیٍّ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا
اَبَا بَکْرٍ تَجِدُوْہُ اَمِیْنًا زَاھِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْہُ قَوِیًّا
اَمِیْنًا لَا یَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِیًّا وَلَا اَرٰىكُمْ فَاعِلِیْنَ تَجِدُوْہُ
ھَادِیًا مَھْدِیًّا یَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِیْقَ الْمُسْتَقِیْمَ ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا
کہ لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ کسکو ہم امیر کرین تمہاری بعد فرمایا اگر تم حاکم کرو ابوبکر کو پاؤگے اُس کو
امانت دار متوجہ نہونیوالا دنیا مین اور رغبت رکہتا ہو آخرت مین اور اگر امیر کرو تم عمر کو پاؤگے تم
اُسکو زبردست امانت دار کہ نہین ڈرتا اللہ کے کام مین برا کہنے سے کسی برا کہنے والے کے اگر
حاکم کرو علی کو مگر نہین دیکھتا تمکو کہ تم کرو تو پاؤگے اُسکو سیدہی راہ بتانے والا سیدہی راہ پر چلاوی
تمکو سیدہی مضبوط راہ پر ف اصحابون کو تردد ہوا کہ بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

٩٨

حق والبی ہووے اور جدہر وہ متوجہ ہو اسی جانب حق کو متوجہ کردی اَخرَجَ التِّرمِذیُّ عَن جَابِرٍ
قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَلحَۃَ بنِ عُبَیدِ اللّٰہِ قَالَ مَن سَرَّہٗ اَن
یَّنظُرَ اِلٰی شَہِیدٍ یَمشِی عَلٰی وَجہِ الاَرضِ فَلیَنظُر اِلٰی طَلحَۃَ بنِ عُبَیدِ اللّٰہِ ترجمہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے طلحہ بن عبید اللہ کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ جو شخص دیکھا چاہے
زمین پر چلتی شہید کیطرف تو دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو ف شہید اسکو کہتے ہین جو اللہ کا نہایت
عاشق و شتاق ہو اور اپنا آپا اللہ کی راہ مین فدا کردی ور اللہ کی راہ مین جان دینی سہل جانے بلکہ آرزو
کرے سو حضرت طلحہ کا یہی حال تھا سو حضرت نے فرمایا کہ یہ جیتا شہید ہے یعنی ظاہر مین اگرچہ یہ زمین پر چلتا پھرتا
ہے مگر حقیقت مین یہ اللہ کی راہ مین جان دیے ہوئے ہی سو ایسا ہی ظاہر مین بھی ہوا کہ طلحہ رض شہید ہوئے
اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ
نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیرُ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے صاف باطن مخلص دوست ہوتے ہین اور میرا
صاف باطن دوست زبیر ہے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن عَلِیٍّ رض قَالَ سَمِعَت اُذُنِی مِن فِی
رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ طَلحَۃُ وَالزُّبَیرُ جَارَایَ فِی الجَنَّۃِ ترجمہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم سے میرے کان نے سنا کہ اپنے منہ سے فرمایا
تھا کہ طلحہ اور زبیر دونوں میرے ہمسایہ ہونگے بہشت مین اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ
رض اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلعَم کَانَ عَلٰی حِرَآءٍ وَاَبُوبَکرٍ وَعُمَرُ وَعُثمَانُ وَ
عَلِیٌّ وَطَلحَۃُ وَزُبَیرُ فَتَحَرَّکَتِ الصَّخرَۃُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلعَم اِھدَئ فَمَا عَلَیکَ
اِلَّا نَبِیٌّ اَو صِدِّیقٌ اَو شَہِیدٌ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رض نے نقل کیا کہ رسول
خدا صلعم تھے حرا پہاڑ پر اور ابوبکر و عمر و عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر سو ہلا پتھر تو فرمایا پیغمبر خدا صلعم
نے کہ ٹھیر رہ تجھپر تو نبی یا صدیق یا شہید مین ف نبی فرمایا اپنے تئین اور صدیق فرمایا ابوبکر کو اور
شہید فرمایا عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر کو اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلعَم لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِینٌ وَاَمِینُ ھٰذِہِ الاُمَّۃِ اَبُو عُبَیدَۃَ بنُ الجَرَّاحِ ترجمہ بخاری اور مسلم نے
ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ ہر امت مین امین ہوتا ہی اور امین اس امت مین ابو عبیدہ بن الجراح

تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ مِنْ صِدِيقٍ حَمِيمٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا
اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رضی نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا رحمت کری ابو بکر پر کہ اُنہنے نکاح کر دی اپنی بیٹی مجکو اور سوار کر لیگیا مجکو ہجرت کے گہر
تک اور ساتھ رہا میرے غار مین اور آزاد کیا بلال کو مول لیکر اپنے مال سے خدا رحمت کرے عمر پر
کہ بولتا ہی سچ اگرچہ کڑوا ہے چھوڑا اُسکو حق گوئی نے کہ کوئی نہین اُسکا دوست خدا رحمت کرے
عثمان پر شرماتے ہین اُس سے فرشتے خدا رحمت کرے علی پر خدایا پھیر تو حق کو اُسکے ساتھ جدہر
وہ پھیرے ف ابو بکر رض نے اللہ رسول کے کام مین اپنی آبرو اور جان و مال سے دریغ نکیا
چنانچہ بی بی عائشہ اپنی بیٹی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ سلم کو دی صرف پیغمبری کے لحاظ سی اور مال کا
لحاظ نکیا اور جب مکہ کے کافرون نے زور باندہا اور حضرت رض صحابون کو ایذا دینی لگے اللہ تعالے
کے حکم بموجب چھپکر مدینہ کو چلے کچھ دور ابو بکر صدیق نے اپنی پیٹھ پر حضرت کو چڑہایا اور اپنی پاؤن
کی انگلیون کے بل لیگئے تاکہ پاؤن کا نشان زمین پر نہ پڑے اور چھپنے کے غار مین پہلے اندہیرے
مین آپ جاکر غار کو صاف کیا اُسمین ایک سوراخ تھا اُس مین اپنا انگوٹھا دیا اور حضرت کو
ساتھ لیکر وہان رہے وہان ایک سانپ نے اُس انگوٹھے مین کاٹا پھر وہان پر ایک اونٹ
موجود کیا کہ اُسپر حضرت سوار ہو کر مدینہ کو تشریف لیگئے اور بلال ایک کافر کے غلام تھے ابو بکر رض نے
دو ہزار اشرفیان اور کچھہ زیادہ اور ایک دو غلام اُسکے بدلے مین دیکر اُنکو اُس سے مول لیا اور آزاد کر دیا
وہ حضرت کی خدمت مین رہتے تھے سو حضرت نے ابو بکر رض کی یہ تعریفین بیان کین اور دعا مانگی
کہ خدا اُنپر رحم کرے پھر فرمایا کہ عمر سچ بولتا ہے باوجودیکہ سچ بولنا اکثر لوگونکو برا لگتا ہے اور کڑوا
معلوم ہوتا ہے مگر وہ اسقدر سچ بولتا ہی کہ سچ کہنے کے سبب لوگون نے اُسکو ترک کر دیا اور کوئی اُسکا
دوست نرہا اُسپر بھی اللہ ہی رحم کرے اور عثمان رض کا یہ حال ہی کہ اُسکی شرم کا حال دیکھکر فرشتے بھی
اُس سے شرماتے ہین یعنی اس مقدمہ مین فرشتون پر بھی اُنکو بزرگی ہے چنانچہ کسی نے کبھی
حضرت عثمان کا بدن کھلا ہوا ندیکھا اور خود اُنھون نے اپنا بدن ناف سے نیچے زانو تک
شرم سے ندیکھا سو حضرت رض نے فرمایا کہ اُنپر بھی خدا رحمت کرے اور علی پر خدا رحم
کرے کہ اُنکے وقت مین لوگ کسی طرح پر ہونگے سوائے اللہ جسطرف علی ہو اُسی طرف

ابو سلمہ سے کہ اللہ تیرے باپ کو جنت کی سلسبیل نہر سے پانی پلاوے اور عبد الرحمن بن عوف نے
دی ڈالا مسلمانونکی ماؤن کو ایک باغ کہ وہ بکا چالیس ہزار کو **ف** عورتون کا مقدمہ بہت نازک
ہوتا ہے خصوصًا ذرا بات مین رنجیدہ اور ناخوش ہوجاتی ہین خصوصًا پردہ نشینون کی بیون کے
واسطے ہر وقت خادم خدمتگار اور سرانجام کارگذار ہردم موجود چاہیئے بالخصوص اوس وقت مین
نہایت مشکل ہے کہ ظاہر مین کچھہ وجہ معاش کی نہو اسواسطے حضرت کو ایذا دی بیبیون کے مقدمہ
مین اندیشہ رہتا تہا کہ میرے بعد انکا کیا حال ہوگا انکی خاطرداری اور برداشت اور کام خدمت
کون کریگا مگر ہان جو شخص نہایت صبر کرنے والا ہر بات کی برداشت کرے اونچ نیچ اور شدت لینے
اوپر گوارا کرے اور سچا دیندار ہو یعنی مال کو اپنے اللہ کی راہ خرچ کرتا ہو سو ایسے حضرت کے بی بی
عائشہ نے ابو سلمہ سے کہا کہ تیرا باپ عبد الرحمن ہمارے ساتھہ سلوک سے پیش آیا اسکو
اللہ بہشت کی نہر کا پانی پلاوے کہ اسنے پیغمبر خدا صلعم کی بیبیونکے ساتھہ بڑا سلوک کیا کہ انکو
ایک باغ دیا کہ وہ چالیس ہزار کو بکا شاید چالیس ہزار اشرفی کو یا چالیس ہزار درہم کو اس کے
دس ہزار یا پانسو روپیہ ہوتے ہین اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا
الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَهُوَ عَنْهُمْ
رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ وَزُبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ
ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ فرمایا عمر رض نے کہ کوئی لیاقت دار زیادہ اس کام کا ان لوگون
سے کہ وفات پائی رسول خدا نے اور وہ انسے راضی تہے پہر نام لئے انکے کہ علی رض اور عثمان رض اور زبیر
اور طلحہ اور سعد ابن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم **ف** جب عمر رضی اللہ عنہ
کی وفات قریب ہوئی تب اونہون نے فرمایا کہ اس خلافت کی لیاقت ان لوگون سے
زیادہ کسی مین نہین کہ رسول خدا صلعم زندگی مین وفات کے وقت ان سے راضی رہے
اور وہ چھہ شخص ہین جنکے نام لئے سوا انہین مین سے کسیکو خلیفہ میری جگہ کیجو پس اس
سبب سے حضرت علی اور اصحابون نے مشورہ کرکے حضرت عثمان کو خلیفہ کیا اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ چھہ شخصون کا بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے بڑا مرتبہ تہا حضرت
کے نزدیک بہی اور اصحابون کے نزدیک بہی اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابی ملیکہ نے نقل کیا کہ مینے سنا بی بی عائشہ سے جب انسے لوگون نے پوچھا کون ایسا تہا کہ اسکو خلیفہ کرتے اپنا رسول خدا صلعم اگر خلیفہ کرتے تو فرمایا بی بی عائشہ رض نے کہ ابو بکر کو پہر پوچھا گیا کہ بعد ابو بکر کے کسکو فرمایا عمر کو پہر پوچھا گیا بعد عمر رض کے فرمایا ابو عبیدہ بن الجراح کو أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلعم جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ مینے نہ سنا کہ رسول خدا صلعم نے جمع کیا ہو اپنے ما باپ کو کسیکے واسطے مگر سعد بن مالک کیواسطے سو یون ہوا کہ مینے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم احد کے دن فرماتے تھے کہ ای سعد تیر مار صدقے تجہپر میرا باپ اور میری ما ف عرب مین دستور ہی کہ جس سے محبت ہوتی ہی تو اسکو کبھی کسی بات مین کہا کرتے ہین کہ فدا تجہہ پر میری ما سو حضرت رسول خدا صلعم جو کسی کو یہ لفظ فرماتے تہے تو فقط ایک لفظ فرماتے تہے کہ فدا تجہپر میری ما یا یون فرماتے کہ فدا تجہہ پر میرا باپ مگر سعد کے حق مین احد کی لڑائی کے دن یون فرمایا کہ ای سعد کافرون پر تیر لگا فدا تجہہ پر میرا باپ ور میری ما اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلعم سعد کو نہایت چاہتے تھے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اپنی بی بیون سے کہ البتہ تمہارا مقدمہ ایسا ہے کہ مجکو اندیشہ مین کر رکہا۔ کہ میری بعد کیا ہوگا اور ہرگز کوئی برداشت نہ کر سکے گا تمپر مگر صبر کرنیوالے سچے کہا بی بی عائشہ نے کہ اس سے حضرت کی مراد تہی کہ خرچ کرنیوالے لوگ پہر کہا بی بی عائشہ نے عبدالرحمن کے بیٹے

۱۰۲

الغرض ہو ... [illegible] ... ۱۲

اور میری دونون بیٹے یعنی حسن اور حسین اور جعفر اور حمزہ اور ابو بکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور
بلال و سلمان اور عمار اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو ذر اور مقداد **ف** جعفر حضرت علیؓ کے بھائی تھے
اور حمزہ عبد المطلب کے بیٹے تھے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اِھْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
جابر نے نقل کیا کہ مین نے سنا نبی صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ ہل گیا عرش خدا کا بہ سبب مرنے
سعد ابن معاذ کے **ف** جو لوگ اللہ کے مقبول ہوا کرتے ہین انکو سب مخلوق اللہ تعالے کی اور
شیطان کے چاہتے ہین اور سب انکی تعظیم کرتے ہین اور جبتک وہ دنیا مین ہین سب انکے واسطے دعا
کرتے ہین اور جب انکی وفات ہوتی ہے تو سب مخلوقات کو غم ہوتا ہے اور جن مکانون مین انکی روح جاکر
رہتی ہی وہ مکان اور وہانکے فرشتے خوشی کرتے ہین کہ یہ مقبول شخص ہماری پاس آیا تو جب سعد بن
معاذ کی وفات ہوئی انکی روح عرش معلی کو پہنچی تو عرش خوشی مین آیا انکی روح کا استقبال کو ہلا
اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
لِلْاَنْصَارِ لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُھُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّھُمْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ
اَبْغَضَہُ اللّٰہُ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عازب کے بیٹے براء نے نقل کیا کہ سنا مین نے رسول
خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے انصار کے حق مین کہ انکو دوست وہی رکھیگا جو مومن ہوگا اور انسے بغض وہی
رکھیگا جو دلمین اپنے کفر رکھتا ہوگا سو جو کوئی محبت رکھے انسے محبت رکھے اس سے اللہ اور جو کوئی انسے بغض رکھے
اللہ اس سے بغض رکھے **ف** حضرت نے انصار کی محبت ایمان کی نشانی بتائی اور اونکی عداوت کفر
کی علامت فرمائی اور انصار کے دوستون کو دعا دی اور جو انسے بغض رکھے اسکو بد دعا کی تو اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ انصار سے محبت رکھنے والے لوگ مومن ہین اللہ کے محبوب اور انصار سی بغض رکھنے والے
منافق ہین کہ ظاہر مین اپکو مسلمان کہتے ہین اور حقیقت مین کافر ہین خدا کے مغضوب اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْھِجْرَۃُ لَکُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا
وَسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَھَا الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ
ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نہوتی ہجرت تو مین ہوتا ایک شخص
انصار مین سے اور اگر چلین سب لوگ ایک راہ پر یا گھاٹی پر اور چلین انصار اور راہ یا گھاٹی پر

بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبدالرحمن بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر جنت مین اور عمر جنت مین اور عثمان جنت مین اور علی جنت مین اور طلحہ جنت مین اور زبیر جنت مین اور عبدالرحمن بن عوف جنت مین اور سعد بن ابی وقاص جنت مین اور سعید بن زید جنت مین اور ابو عبیدہ بن جراح جنت مین **ف** یہ بارہ حدیثین جو اوپر ہو چکین مشکوة کے باب مناقب عشرہ مین لکھی ہین یعنے یہ دسون صحاب بہشتی ہین کہ انکے بہشتی ہونے مین کچھ شک وشبہ نہین

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِیٌّ مِنْهُمْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلٰثًا وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِیْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بریدہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تبارک وتعالی نے حکم کیا مجکو چار کی دوستی رکھنے کا اور بتایا مجکو کہ وہ یعنی اللہ دوست رکھتا ہے انکو لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نام بتاؤ انکے ہمکو فرمایا علی انہین مین سے ہے یہ کہتے رہے تین بار اور ابو ذر اور مقداد اور سلیمان حکم کیا مجکو انکی دوستی کا اور ہمکو خبر دی کہ وہ دوست رکھتا ہے انکو **ف** یعنی اللہ تعالی نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مین ان چارون شخصون کو چاہتا ہون تم بہی انکی محبت اپنے دل مین رکہو سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہے کہ خود اللہ تعالے انکی محبت رکھتا ہے اور اپنے حبیب کو انکی محبت رکھنے کا حکم دیا اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلعم اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِیْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَجَعْفَرُ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْذَرٍّ وَمِقْدَادٌ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی بن ابی طالب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ہر نبی کے واسطے سات اشراف نگہبان ہوتے ہین اور مجکو ملے چودہ ہمنے عرض کیا کہ وہ کون ہین فرمایا کہ مین یعنے علے

کرتا ہون تمکو انصار کے واسطے کہ وہ میرے پیٹ یعنی رازدار ہین اور میری گٹھری یعنی
بھیدی ہین انھون نے ادا کیا جو حق اُنپر تھا اور باقی رہا جو حق اُنکا ہے سو قبول کرو اُنکی
نیکیون سے اور درگذر کرو اُنکی بدیون سے ف یعنی انصار مین سے جس شخص سے کچھ نیکی بن پڑے
اُس نیکی کو قبول کر لیو اور اُسکو قبول جانیو اور اُنمین سے اگر کسی سے کچھ بدی ہو جاوے
اور بُرا کام ہو پڑے تو معاف کر دیو اور درگذر کیجیو اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی انصاری سے
کچھ بدی ہوگئی ہو تو اُسپر طعن درست نہین اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ
ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ زید ابن ارقم نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بار خدایا
بخشدے انصار کو اور انصار کی اولاد کو اور انصار کی اولاد کی اولاد کو اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا
مَا شِئْتُمْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید اللہ تعالے خبردار ہوا بدر والون پر سو فرمایا اُنکو کہ جو چاہو سو کرو واجب ہو
ہی چکی تمہارے لئے بہشت ف یعنے جو صحابہ کہ جنگ بدر مین حضرت کے ساتھ تھے اُنکو اللہ تعالے
نے فرمایا کہ تمہارے لئے بہشت واجب ہو چکی اب جو چاہو سو کر دیجیو اب اگر کوئی گناہ بھی تمسے ہووے تو جاوے سو معاف
ہے سو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالے کو علم تھا اس بات کا کہ اُنسے گناہ ایسے نہ ہونگے کہ دوزخ کے سزاوار
یہ لوگ ہووین شاید اس سبب سے اُنکو اللہ تعالے نے یون فرما دیا غرضکہ اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بدر کی لڑائی والے صحابہ کا بڑا مرتبہ ہے کہ اُنکے گناہ معاف ہین اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ
رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صلعم قَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ
قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ
الْمَلٰئِكَةِ ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ رفاعہ بن رافع نے نقل کیا کہ جبرئیل نے پیغمبر صلعم کے
پاس آکر پوچھا کہ تم کیا جانتے بدر کی لڑائی والے اصحابون کو اپنے بیچ مین فرمایا حضرت نے کہ سب
مسلمانون سے افضل یا فرمائی ایسی بات کہا جبرئیل نے کہ اور ایسے ہی جو فرشتے حاضر ہوئے بدر
کی لڑائی مین فرشتون مین سے ف بدر کی لڑائی مین فرشتے آئے تھے اور حضرت

تو مقرر مین چلون انصار کی راہ پر اور گہاٹی پر انصار ایسے ہین جیسے بدن کی لگا ہوا کپڑا اور سارے لوگ
ایسے ہین جیسے اوپر کا کپڑا ف یعنی انصار کا یہ مرتبہ اور بزرگی ہے کہ خود حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت
نہوتی اور مین مہاجرین مین سے شمار نہوتا تو آپ کو انہین انصار مین سے گنتا اور انہین کیطرف اپنی
نسبت کرتا اور اگر ساری دنیا کی راہ اور ہو جاوے اور انصار کی اور راہ تو مین انصار ہی کے راہ کو
کو اختیار کرون اور انصار میرے ساتھ ایسے ہین جیسے استر بدن سے لگا ہوتا ہے کہ اس سے بدن کو
آرام ہوتا ہے اور ساری مخلوق میرے ساتھ ایسی ہے جیسے چادر وغیرہ اوپر کا کپڑا ہوتا ہے
پس اس سے بڑی فضیلت انصار کی پائی گئی اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلَیْکُمْ
اَلْمَحْیَا مَحْیَاکُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُکُمْ ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا انصار
کے حق مین کہ مین بندہ اللہ کا اور اسکا رسول ہون ہجرت کی مینے اللہ کیطرف متوجہ ہو کر تمہاری
طرف زندگی کی جگہہ میری زندگی کی جگہہ تمہاری ہے اور موت کی جگہ میری موت کی جگہ تمہاری
ہے ف یعنی انصار سے فرمایا کہ میرا تمہارا زیست موت کا ساتھ ہے مین تمکو چھوڑکر
علیحدہ نہونگا اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم قَالَ لِلْاَنْصَارِ اَللّٰهُمَّ
اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ ترجمہ
بخاری نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا انصار کو کہ خدا گواہ ہے کہ تم سب آدمیون
سے زیادہ دوست ہو مجکو خدا شاہد ہے کہ تم سب لوگون سے زیادہ محبوب ہو مجکو جانتا ہی کہ تم
سب آدمیون سے زیادہ دوست ہو مجکو اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ
صلعم وَقَدْ عَصَبَ عَلٰی رَاْسِهٖ حَاشِیَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ یَصْعَدْ بَعْدَ
ذٰلِکَ الْیَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ کَرِشِیْ
وَعَیْبَتِیْ قَدْ قَضَوُا الَّذِیْ عَلَیْهِمْ وَبَقِیَ الَّذِیْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ
وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِهِمْ ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ باہر نکلے
پیغمبر خدا اور اسوقت باندھے تھے اپنے سر پر ایک چادر کا کنارہ تو چڑھے منبر پر
کہ بعد اسدن کے نہ چڑھے سو حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اللہ پر پھر فرمایا کہ مین وصیت

تکونی سیدۃ نساء اہل الجنۃ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضہ نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اے فاطمہ رضہ کیا تو خوش نہو وے جو تو سردار ہووے بہشت کی سب
عورتونکی ف یعنی اے فاطمہ تو سب بہشت کی عورتونکی سردار ہے سو تو خوش ہو اخرج الترمذی
عن عائشۃ رضہ قالت کان احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ
ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضہ نے نقل کیا کہ سب آدمیون سے زیادہ دوست
تھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بی بی فاطمہ اخرج الشیخان عن البراء قال رایت النبی
صلعم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللھم انی احبہ فاحبہ ترجمہ بخاری اور مسلم
نے ذکر کیا کہ براء نے نقل کیا کہ مین نے دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور علی کے بیٹے حسن
انکے کاندھے پر تھے فرماتے تھے نبی کہ اے اللہ مین چاہتا ہون اسکو سو تو بھی دوست رکھہ
اسکو اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ رضہ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی طائفۃ من النہار حتی اتی خباء فاطمۃ فقال اثم لکع اثم لکع یعنی
حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ ترجمہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ مین نکلا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھوڑے
سے دن مین جب آئے فاطمہ کے ڈیرے مین تو فرمایا کیا یہان لڑکا ہے یعنی حسن یہ فرمایا دو بار
تو دیر نکی کہ آئے حسن دوڑتے یہانتک کہ گردن مین باہین ڈالین ہر ایک نے ان دونو مین سے اپنے
صاحب کے پھر فرمایا پیغمبر خدا نے کہ خدایا مین محبت رکھتا ہون اسسے تو تو بھی محبت رکھہ اس سے اور محبت
رکھہ اس سے جو شخص محبت رکھے اسسے اخرج البخاری عن ابی بکرۃ قال رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن بن علی الی جنبہ وھو یقبل علی الناس مرۃ
وعلیہ اخری ویقول ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین
عظیمتین من المسلمین ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابی بکرہ رضہ نے نقل کیا کہ مین نے
دیکھا رسول خدا صلعم کو اور حسن ابن علی انکے پہلو پر تھے اور رسول خدا متوجہ ہوتے تھے لوگونکی
طرف ایک دفعہ اور حسن پر دوسری بار اور فرماتے تھے کہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید یہ ہی کہ اللہ

کے ساتھ ہوکر کافرونسی لڑے تھے سو جبرئیل نے کہا کہ جیسا تم بدر والے اصحابونکو سب سے افضل جانتے ہو ویسے ہی ہم سب فرشتے فرشتون مین سے اُن فرشتون کو اچھا اور افضل جانتے ہین جو بدر مین حاضر ہوئے تھے

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی حفصہ عمر کی بیٹی پیغمبر خدا کی زوجہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو امید ہے کہ نہ داخل ہوگا آگ مین انشاء اللہ تعالی جو شخص موجود ہوا بدر اور حدیبیہ کی لڑائی مین ف بدر اور حدیبیہ مکانون کے نام ہین جہان کافرون پر جہاد ہوا تھا اور اس مقام پر کلمہ انشاء اللہ تعالی ادباً اور تبرکاً حضرت نے فرمایا

اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر رض نے نقل کیا کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز ہم ایکہزار چارسو صحاب تھے ہمکو پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ آج تم بہتر ہو سب زمین والون سے ف یہ تیرہ حدیثین جو ابھی ہو چکین مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھی ہین یعنی جتنے آدمی زمین پر ہین کسیکا ایسا مرتبہ نہین جیسا بہتر مرتبہ صحابیون کا ہے الغرض ان آیتون اور حدیثون سے جو مذکور ہوئین بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت کے سب اصحاب خواہ مہاجر خواہ انصار سب مسلمانون سے بہتر اور افضل اور اللہ تعالی کے مقبول اور پیغمبر خدا کے محبوب تھے بالکل جنات اور انسان سے انکا مرتبہ بہت بڑا ہے پھر انمین جو لوگ بدر اور احد اور حدیبیہ وغیرہ لڑائیونمین حضرت کے ساتھ جہاد مین شریک تھے انکا مرتبہ افضل ہے پھر ان سے زیادہ چارون خلیفون کا رتبہ بڑا ہے اور ان مین حضرت عبداللہ یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور عمر رض کا درجہ بڑا ہے اور ان دونون مین حضرت عبداللہ ابو بکر کا مرتبہ افضل ہے اب آگے حضرت کے اہل بیت کا مرتبہ دریافت کیا چاہیے

اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ مسور نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ ایک ٹکڑا ہے میرے بدن کا تو جسنے غصہ کیا اُسکو تو غصہ کیا مجکو بری لگتی ہے مجکو وہ چیز جو ستاوے اُسکو

اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ شہید ہونے سے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو کمال تشویش ہوئی اور گھبرا گئے اور یہاں حضرت امام پر رنج و تکلیف ہوئی اُسکا حال دریافت کرکے عالم ارواح میں حضرت کو رنج ہوا اور مغموم ہوئے تو مسلمان کو چاہیئے کہ جب امام علیہ السلام کا حال سنے تو افسوس کرے اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے اور یہ جانے کہ عبد اللہ بن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر اور خولی وغیرہ مردودوں نے باجازت یزید پلید کے حضرت امام کو رنج پہنچایا نہایت بُری حرکت کی مسلمان کو لازم ہے کہ ایسی حرکت نکرے جسمیں حضرت کو اور حضرت کے اہل بیت کو دنیا میں یا آخرت میں رنج پہنچے تو اب اس واقعہ کربلا کی ہر سال نقل کرنا گویا حضرت کے اہل بیت ہر سال رنج پہنچانا ہے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَلْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ هٰذَانِ اِبْنَایَ وَاَبْنَاءُ ابْنَتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهُمَا ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ زید کے بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے حسن اور حسین علیہما السلام کے حق میں فرمایا کہ یہ دونو میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں الٰہی میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو سو تو بھی دوست رکھ انکو اور دوست رکھ اسکو جو دوست رکھے انکو اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم هٰذَا مَلَکٌ لَمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّیْلَۃِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَ یُبَشِّرَنِیْ بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّۃِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّۃِ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فرشتہ ہے کہ نہ اترا زمین پر کبھی اس رات سے پہلے اجازت مانگی اسنے اپنے رب سے کہ مجکو سلام کرے اور خوشخبری دے اس بات کی کہ بی بی فاطمہ سردار ہیں بہشت کی سب عورتوں کی اور یہ کہ حسن اور حسینؑ دونو سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ زید بیٹے ارقم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسینؑ کے حق میں کہ میں لڑوں اس سے جو لڑے انسے اور صلح کروں اس سے جو صلح کرے انسے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ

صلح یعنی درستی کرے اسکے سبب بڑے دو جتھونمین مسلمانونکے ف چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب حضرت امام
حسنؓ نے خلافت حضرت معاویہؓ کو سپرد کی تو مسلمانونمین صلح ہوگئی اور لڑائی تھونے پائی اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ
عَن یَعلَی بنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ حُسَینٌ مِنِّی وَاَنَا مِن
حُسَینٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَن اَحَبَّ حُسَینًا حُسَینٌ سِبطٌ مِّنَ الاَسبَاطِ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا
کہ یعلی بن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ حسین مجھسے ہے اور مین حسین سے ہون دوست رکھے اللہ اسکو
جو دوست رکھے حسین کو حسین ایک سبط ہے سبطونمین ف سبط کہتے ہین اولاد کو اور اسباط حضرت
یعقوب کی اولاد کو کہتے ہین کہ وہ بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک کے بہت سی اولاد ہوئی سو فرمایا کہ حسین
کا ویسا ہی حال ہے اسمین اشارہ ہے کہ انکی بہت نسل جاری ہوگی اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن
ابنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الحَسَنِ بنِ عَلِیٍّ عَلٰی
عَاتِقِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعمَ المَرکَبُ رَکِبتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِیُّ صلعم وَنِعمَ الرَّاکِبُ ھُوَ
ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباسؓ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلعم لئے ہوئے تھے حسن ابن علیؓ کو اپنے
کاندھے پر سو کہا ایک شخص نے کہ کیا خوب سواری ہے جسپر سوار ہوا اے لڑکے تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ خوب سوار ہے وہ ف یعنی ایسا مرتبہ اور کسیکا کاہیکو ہوگا کہ محبوب خدا کے کاندھے پر سوار ہو
اَخرَجَ اَحمَدُ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّہٗ قَالَ رَاَیتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِیمَا
یَرَی النَّائِمُ ذَاتَ یَومٍ بِنِصفِ النَّہَارِ اَشعَثَ اَغبَرَ بِیَدِہٖ قَارُورَۃٌ فِیھَا دَمٌ فَقُلتُ
بِاَبِی اَنتَ وَاُمِّی مَا ھٰذَا قَالَ ھٰذَا دَمُ الحُسَینِ وَاَصحَابِہٖ لَم اَزَل اَلتَقِطُہٗ مُنذُ
الیَومِ فَاُحصِیَ ذٰلِکَ الوَقتَ فَاُجِدُ قُتِلَ ذٰلِکَ الوَقتِ ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن
عباسؓ نے نقل کیا کہ مینے دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اس حالت کے کہ دیکھتا ہے سونیوالا ایکدن دوپہر
کو بال پریشان غبار آلودہ انکے ہاتھ مین ایک شیشہ کہ اسمین خون ہے تو مینے عرض کیا کہ صدقے تجھپر
میری ماں اور میرا باپ یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ خون ہے حسینؓ کا اور انکے یارونکا چنتا ہونمین اسکو آج
کے شروع دنسے ابن عباسؓ نے کہا سو شمار کرتا ہونمین اسدن کو کہ پاؤن قتل اسدن کا ف یہ
خواب ابن عباسؓ نے کربلا کی لڑائی سے پہلے دیکھا تھا سو وہ آرزو مند تھے کہ اگر مین اسوقت
مین ہون تو مین بھی امام حسینؓ کے ساتھ شہید ہون تو اسوقت کے منتظر رہا کرتے تھے

عرض کیا کہ الٰہی یہ میرے گھر والے ہین یعنی میرے بیٹے اور گھر والے یہ ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت علی اور امام حسن ور امام حسین کو اپنا بیٹا جانتے تھے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَةَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا
وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَیْنَہُمْ تَلَاقَوْا
بِوُجُوْہٍ مُّبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِکَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی
اَحْمَرَّ وَجْہُہٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلِ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ
وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّہَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ
الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد المطلب بن ربیعہ نے نقل کیا کہ عباس آئے
رسول خدا صلعم کے پاس ناخوش کئے ہوئے اور مین ونکے پاس تھا سو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ کس چیز
نے غصہ کیا تمکو کہا یا رسول اللہ کیا ہے ہمارے ساتھ قریش کو کہ جب وہ ملتے ہین آپسمین تو ملتے ہین خوش تھے
ہوئے بشاشت پیشانی سے اور جب ملتے ہین ہمسے تو ملتے ہین بغیر اسکے تو غصہ ہوئے رسول خدا اسقدر کہ سرخ
ہوگیا اونکا چہرہ پھر فرمایا کہ قسم اوسکی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ہرگز نہ پیٹھیگا آدمی کے دلمین
ایمان جب تک دوست نرکھے تمکو اللہ کیواسطے اور اللہ کے رسول کے واسطے پھر فرمایا اے لوگو جسنے
ایذا دی میرے چچا کو تو اوسنے ایذا دی مجکو چچا آدمی کا تو برابر ہوتا ہے اُسکے باپکے ف عباس رسول
خدا کے چچا تھے اونسے بعضے لوگ خوشی سے نہ ملے تب انھون نے حضرت سے شکایت کی حضرت نے
فرمایا کہ میرے چچا اور اہل بیت سے جو کوئی دوستی اور محبت نرکھے اوسکا ایمان ہی نہین اور جو کوئی
میرے چچا کو ایذا اور رنج دے اوسنے مجکو ایذا دی اسواسطے کہ چچا ہر شخص کا اوسکی باپکے برابر کا بھائی
ہوتا ہے بھلا کوئی کسیکی تعظیم کرے اور اوسکے باپکی تعظیم نکرے تو وہ خوش ہوگا اَخْرَجَ رَزِیْنٌ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا کَانَ غَدَاةَ
الْاِثْنَیْنِ فَاْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَ لَکُمْ بِدَعْوَةٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِہَا وَوَلَدَکَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَہٗ وَاَلْبَسَنَا
کِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَةً ظَاہِرَةً وَّبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰہُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِہٖ
ترجمہ رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے عباس کو جب صبح ہو پیر کے دنکی
تو تو آئیو میرے پاس اور تیرا بیٹا تو مین دعا کرون تمہارے لئے ایسی دعا کہ اوس سے فائدہ کرے تمکو خدا تعالیٰ

عن عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود
فجاء الحسن بن علي فادخله ثم جاء الحسين فادخله ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علي
فادخله ثم قال انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا ترجمہ مسلم نے
ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ باہر آئی پیغمبر خدا صلعم صبحکو اوڑھی ہوا ایک کملی کہ اسپر سیاہ بالون کے
نقش تھے پھر آئے حسنؑ تو لیلیا انکو پھر آئے حسینؑ تو لیلیا انکو پھر آئین فاطمہؑ تو لیلیا انکو پھر آئی علی رض تو
لیلیا انکو یعنی کملی کے اندر پھر فرمایا کہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندگی ای اہل بیت اور پاک
کرے تمکو ستھرائی سے ف کلام اللہ مین اللہ تعالے نے حضرت کی بی بیون اور گھر والون کے حق مین فرمایا کہ اللہ
تعالی یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندی باتین ای گھر والو اور پاک کرے تمکو ستھرائی سے اس آیت سے یہ
معلوم ہوتا تھا کہ یہ آیت صرف حضرت کی بی بیون کے حق مین ہے سو حضرت نے امام حسن اور امام حسین اور علی
مرتضیٰ اور بی بی فاطمہؑ کو ایک کملی مین اپنی گود مین لیکر یہ آیت پڑہی تو مطلب یہ تھا کہ انکے حق مین دعا ہے
ہوجاوے اور لوگ سمجھہ لیین کہ اس آیت کے حکم مین یہ پانچون شخص بھی شامل ہین صرف بی بیان نہین
اخرج مسلم عن سعد بن ابي وقاص قال لما نزلت هذه الاية ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا و
نساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين دعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهل بيتي ترجمہ مسلم نے ذکر کیا
کہ سعد ابی وقاص نے نقل کیا کہ جب یہ آیت اتری کہ ندع ابناءنا وابناءکم الخ بلایا پیغمبر خدا صلعم نے
علی اور فاطمہ اور حسنینؑ کو پھر فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہل بیت ہین ف نصارا حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بتاتے
تھے جب خدا تعالی نے قرآن مین فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بندے ہین اور جیسے اللہ تعالے نے حضرت آدم کو بے
باپ کے صرف اپنے حکم سے پیدا کیا تھا ویسے ہی حضرت عیسی کو بھی بے باپکے پیدا کیا نصارے نے نمانا
اور پیغمبر خدا صلعم کو جانا کہ انکا مذہب غلط ہے اور اپنا مذہب سچا جانا تب یہ آیت اتری سورۂ آل عمران
مین خدا تعالی نے فرمایا کہ ای پیغمبر تو ان نصارے سے کہہ کہ ہم اپنے بیٹون کو بلاوین اور تم اپنے بیٹون
کو بلاؤ اور ہم اپنے ہان کی عورتون کو بلاوین اور تم اپنے ہان کی عورتون کو بلاؤ اور ہم آپ ہوون
اور تم آپ ہو اور سب ملکر جھوٹون پر بددعا کرین تو جب یہ آیت نازل ہوئی پیغمبر خدا نے علی مرتضےٰ
کو اور بی بی فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلا کر اپنے ساتھ لیا اور اللہ تعالے سے

يقول خير نسائها مريم ابنت عمران وخير نسائها خديجة ابنت خويلد ترجمه مشكوة كے باب مناقب
ازواج النبي صلعم مين لكها هے كه بخاري اور مسلم نے ذكر كيا كه علي نے نقل كيا كه مينے سنا رسول خدا صلے الله
عليه وسلم سے كه فرماتے تهے كه افضل سب عورتونسے اس امت مين عمران كي بيٹي بي بي مريم اور افضل
سب عورتونسے اس امت مين خويلد كي بيٹي خديجه ف بي بي مريم نام هے عيسے پيغمبر عليه السلام كي
ماكا اور بي بي خديجه نام هے همارے پيغمبر صاحب كي زوجه كا اَخرج الترمذي عن عائشة ان جبرئيل
جاء بصورتها في خرقة حرير خضراء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذا
زوجتك في الدنيا والاخرة ترجمه مشكوة كے باب مناقب ازواج النبي مين لكها هے كه ترمذي نے ذكر كيا كه
بي بي عائشه نے نقل كيا كه جبرئيل لائے صورت بي بي عائشه كي تصوير سبز ريشمي كپڑے مين پيغمبر خدا كے پاس
پهر كها كه يه زوجه تمهاري هے دنيا مين اور آخرت مين ف يعني بي بي عائشه كي تصوير حضرت جبرئيل پيغمبر خدا
كے پاس لائے اور كها كه يه بي بي دنيا مين اور بهشت مين دونو جهان مين آپكي زوجه هين اس حديث سے
معلوم هوا كه الله تعالے نے بهي دنيا اور بهشت دونو جهان مين واسطے بي بي عائشه كو پسند كركے حضرت
كي زوجه بنايا تها اَخرج الشيخان عن عائشة قالت ان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة
يبتغون بذالك مرضات رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمت ام سلمة رسول
الله صلعم ان يقول من اراد ان يهدي الى رسول الله صلعم فليهد اليه حيث كان
فقال لها لا تؤذيني في عائشة فان الوحي لم ياتني وانا في ثوب امرأة الا عائشة قالت
اتوب الى الله من اذاك يا رسول الله ثم انهن دعون فاطمة فارسلن الى رسول الله
صلعم فكلمته فقال يا بنية الا تحبين ما احب قالت بلى قال فاحبي هذه ترجمه
مشكوة كے باب مناقب ازواج النبي مين لكها هے كه بخاري اور مسلم نے ذكر كيا كه بي بي عائشه نے نقل كيا كه لوگ
قصد كرتے تهے اپنے تحفه بهيجنے كا بي بي عائشه كے دن چاهتے تهے اس سے خوشي رسول خدا صلعم كي سو بيبيون
ام سلمه رسول خدا صلعم سے كه فرما دين جو چاهے كه تحفه بهيجے رسول خدا صلعم كو تو چاهيے كه تحفه بهيجے انكو جهان كهين
وه هو وين تو فرمايا انكو پيغمبر خدا صلعم نے كه نه ايذا دے مجكو عائشه كے مقدمه مين اسواسطے كه وحي مجكو نهين آتي
هے جب مين اور عورت كے ساته سويا هون سو عائشه كے كها انهونے مين توبه مانگتي هون خدا سے تمهاري ايذا
سے پهر بلايا بيبيونے بي بي فاطمه كو اور بهيجا انكو پيغمبر خدا صلعم كے پاس سو باتين كين انهون نے

عباس کو اور اُسکے بیٹے کو بخش ظاہری و باطنی کو نچھوڑے کسی گناہ کو اور رکہہ اُسکو اُسکی اولاد مین اور کردے
خلافت باقی اُسکے پیچھے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ اِنَّ زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰی
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا کُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ
لِاٰبَائِهِمْ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا کہ زید بن حارث پیغمبر خدا کی
چھوکری کو ہم پکارا کرتے تھے زید بن محمد کہکر جب تک اُتری آیت قرآن مین کہ پکارو بیٹا ہوئے کو یون
کو انکے باپون کیطرف نسبت کرکے ف زید ایک شخص تھے کہ حضرت نے انکو بیٹا کیا تھا تو سب صحابہ
انکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہا کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جسکا بیٹا ہو اُسیکا بیٹا کہو اور
جسے بیٹا بنایا ہو اُسکا بیٹا کہنا کچھ ضرور نہین تب صحابہ نے زید ابن محمد کہنا موقوف کیا اور زید
بن حارث کہنے لگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ سب زید کو اہل بیت مین شمار کرتے تھے
اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنَحِّیَ مُخَاطَ اُسَامَةَ
قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِیْ حَتّٰی اَنَا الَّذِیْ اَفْعَلُ قَالَ یَا عَائِشَةُ اَحِبِّیْهِ فَاِنِّیْ اُحِبُّهُ
ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ ارادہ کیا نبی صلعم نے کہ خود پاک کرین لعاب بینی
اسامہ کی ناک سے عرض کیا عائشہ نے کہ چھوڑو مجھکو کہ مین کرون فرمایا ای عائشہ محبت رکھہ اس سے
کہ مین محبت رکہتا ہون اس سے ف زید حضرت کے متبنی بیٹے تھے انکے بیٹے تھے یہ اسامہ سو انکی لڑکائی
کا یہ ذکر ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ اِنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِیًّا دَخَلَا عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ اَیُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ
اِلَیْكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ
عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ نے نقل کیا کہ عباس اور علی آئے رسول خدا صلعم کے
پاس تو کہا ہم آئے ہین اے رسول خدا آپ پاس پوچھتے ہین کہ کون مرد تمہارے گھر والو نمین تمکو دوست
زیادہ ہے فرمایا مجھکو زیادہ دوست اپنی سب گھر والو نمین وہ ہے کہ اُسپر اللہ نے فضل کیا اور مینے احسان کیا اس
اسامہ زید کا بیٹا پوچھا اُسکے بعد فرمایا علی ابیطالب کا بیٹا ف یہ انیس حدیثین مشکوۃ کے باب مناقب
اہل بیت مین لکھی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو اسامہ سے کمال محبت تھی
اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ
مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا
بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ
بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعِتْرَتِيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ
وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ
تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ وَاَهْلَ بَيْتِيْ ترجمہ مشکوۃ کے
باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ کھڑے ہوئے رسول خدا
صلعم ایکدن ہمارے بیچ مین خطبہ پڑھنے کو پانی پر جسکو کہتے ہین خم کہ اور مدینہ کے بیچ مین سو تعریف کی اللہ کی
ثنا کہی اللہ پر اور نصیحت کی اور پند دی پھر فرمایا کہ بعد اسکے یہ ہے کہ خبردار ہو لوگو کہ مین تو آدمی ہی
ہون اب آویگا میرے پاس قاصد میرے رب کا یعنی ملک الموت سو مین کہا مانونگا یعنی وفات پاونگا سو
مین چھوڑتا ہون تم مین دو چیزین اول ان دونین سے کتاب ہے اللہ کی کہ وہ رسّی ہے اللہ کیطرف سے جو اسکو پکڑے
وہ نیک راہ پر اور جنے اوسکو چھوڑا تو وہ گمراہی پر ہوا سمین نیک راہ اور نور ہے تو عمل کرو اللہ کی
کتاب پر اور مضبوط پکڑو اوسکو تو چونپ دلائی اللہ کی کتاب پر اور رغبت دلائی اوس مین پھر فرمایا
اور میرے اہل بیت یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ کو اپنے اہل بیت مین یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ کو
اپنے اہل بیت مین اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا عترت میرے گھر والے میرے اور یہ ہرگز جدا
نہونگے عترت اور کتاب جب تک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر سو لحاظ رکھو کہ کیسا میرے
پیچھے تم کروگے اونکے مقدمہ مین اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا کہ اے لوگو مین نے چھوڑی ہین تم
مین دو چیز کہ اگر اختیار کروگے اوسکو تو ہرگز گمراہ نہو اللہ کی کتاب اور میرے عترت گھر والے میرے **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ کا اور اہل بیت کا ایک مرتبہ ہے جیسے اوسکی تعظیم چاہیے
ویسی ہی انکی تعظیم چاہیے اور جیسے کلام اللہ سبب ہدایت کا ہے ویسے ہی اہل بیت سبب ہدایت
کے ہین چنانچہ یہی سبب ہے کہ اولیا اللہ کے طریقے سب اہل بیت پر منتہی ہوتے ہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ
نِعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب

اونسے تو فرمایا کہ اے بیٹی کیا تو نہیں چاہتی جو مین چاہتا ہون کہا کیون نہین فرمایا تو تو محبت رکھ اس سے ف حضرت کا
دستور تھا کہ ہر ایک بی بی کے گھر باری باری سے رات کو آرام کرتے تھے اور بی بی عائشہ سے محبت زیادہ
رکھتے تھے تو کوئی شخص جو آپ کو تحفہ بھیجتا تو جس بی بی کے گھر آپ رات کو ہوتے تو وہ چیز اوسی بی بی کے
خرچ مین آتی تو جس شب کو پیغمبر صاحب بی بی عائشہ کے گھر تشریف رکھتے تو اوس رات کو لوگ اپنے اپنے تحفہ
بھیجتے تا کہ بی بی عائشہ کے خرچ مین اوے اور زیادہ حضرت خوش ہوتے یہ حال دیکھکر بی بی ام سلمہ نے
کہ وہ بھی حضرت کی زوجہ تھین حضرت سے عرض کیا کہ لوگون سے فرمادین کہ جب چاہین تحفہ آپ کو
بھیجا کرین کسی ہی بی بی کے گھر آپ ہون حضرت عائشہ کی باری کی شب کی تخصیص لوگ کیون
کرتے ہین اس بات سے حضرت ناخوش ہوے اور فرمایا کہ تم عائشہ پر رشک نکرو کہ مجھکو برا لگتا ہے
اور سوا اسکے عائشہ کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بھی زیادہ ہے کہ جب مین اور کسی بی بی کے گھر سوتا
ہون تو وحی نہین آتی مگر عائشہ کے گھر جب مین ہوتا ہون تو وحی آتی ہے یہ بات سنکر بی بیونکو
معلوم ہوا حضرت ناخوش ہوگئے تو بی بی فاطمہ کو بلایا کہ جا کر حضرت کو سمجھا دین اونھون نے
جا کر حضرت کی خدمت مین اسقدر مین کلام کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے بیٹی جو بات مین چاہتا ہون
وہی بات تجکو بھی چاہنا چاہیئے اور مین عائشہ سے کمال محبت ہون تو تو بھی اوس سے محبت رکھ
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو بی بی عائشہ سے کمال محبت تھی اور جو کوئی اون سے
محبت ایمانی رکھتا تھا وہ حضرت کو اچھا معلوم ہوتا تھا اور جو اونسے محبت کم رکھتا تھا وہ حضرت
کو بھی برا معلوم ہوتا تھا اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ
ترجمہ مشکوۃ کے باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابی موسی نے
نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ بزرگی عائشہ کی سب عورتون پر جیسے بزرگی ثرید کی سب کھانون
پر ف ثرید ایک طرح کا کھانا ہوتا ہے کہ عرب کے لوگ اوسکو کمال رغبت سے کھاتے ہین اور سب
اقسام کے کھانون سے افضل جانتے ہین اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَوْمًا فِیْنَا خَطِیْبًا بِمَاءٍ یُدْعٰی خُمًّا بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ
ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ

جو وعدہ ہوا انسے اور کہ میرے یار رہین یا رہین ایمان میری امت کے تو جب جاتے رہین میرے یار تو آوے میری امت پر وہ
جو وعدہ دیا گیا انکو اللہ تعالیٰ نے یون مقرر کیا ہے کہ جب آخر زمانہ آویگا تو بدعتین اور فساد اور
لڑائیان اور برے کام رائج ہونگے سو حضرت نے فرمایا کہ جب میرے یار نرہین گے تو امت مین
باتین جو اللہ تعالیٰ نے ٹھہرا رکھی ہین ظاہر ہونگی اور جب تک میرے اصحاب ہینگے تب تک فساد امت مین
نہونگی تو میرے اصحابون کے سبب امت پر امان ہے جیسے میرے سبب میرے اصحابون پر امان ہے اور جب مین
نہونگا تو اصحابون مین اختلاف پڑیگا تو میرے اصحاب امت کے حق مین موجب امن کا ہین جیسے آسمان کے تارے
کہ جب تارے نرہینگے تو آسمان کے نور رہجاویگا اور ٹوٹ جاویگا اور قیامت آجاویگی اَخرَجَہٗ فِی شَرحِ
السُّنَّةِ عَن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم مَثَلُ اَصحَابِی فِی اُمَّتِی کَالمِلحِ فِی
الطَّعَامِ وَلَا یَصلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالمِلحِ ترجمہ شرح السنہ مین ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مثل میرے یاروں کی میری امت مین ایسی ہے جیسے نمک کھانا نہین کھانا بے نمک کے درست
نہین ہوتا اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن عَبدِ اللّٰہِ ابنِ بُرَیدَةَ عَن اَبِیہِ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ مَا مِن اَصحَابِی یَمُوتُ بِاَرضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَھُم یَومَ القِیٰمَةِ ترجمہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ عبد اللہ بن بریدہ نے نقل کیا کہ مینے اپنے باپ سے سنا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جو میرا یار مرے زمین مین
زندہ ہوگا یعنی قیامت کو لیے جاتا ہوگا لوگونکو بہشت کیطرف اور وہ نور ہوگا واسطے لوگونکے قیامت کے
دن حضرت کے اصحاب قیامت کے دن بھی نجات کا باعث ہونگے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صلعم
قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسلِمًا رَاٰنِی اَو رَاٰی مَن رَاٰنِی ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا
پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ نچھوویگی اس مسلمانکو جسنے مجھے دیکھا یا اسکو دیکھا جسنے دیکھا مجھکو اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ اصحابونکا ایسا بڑا مرتبہ ہے کہ انکی صورت دیکھنے سے مسلمان دوزخ کی آگ سے محروم ہوا
اَخرَجَ النَّسَائِیُّ عَن عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم اَکرِمُوا اَصحَابِی فَاِنَّھُم خِیَارُکُم ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَھُم
ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَھُم ترجمہ نسائی نے ذکر کیا کہ عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ تعظیم کرو میرے یارونکی
اسواسطے کہ وہ تمسے بہتر ہین بعد انکے بہتر وہ لوگ جو انسے نزدیک یعنی تابعین بعد انکے وہ لوگ جو انسے نزدیک یعنی
تبع تابعین یعنی حضرت کے وقت سے قیامت تک جتنے لوگ پیدا ہوئے اور ہونگے ان سب سے بہتر حضرت کے صحابی ہین کہ وہ
صحابہ ایکسو دس ۱۱۰ھ تک تھے بعد انکے مرتبہ تابعین کا ہے جو صحابونکے بعد تھے وہ لوگ ایکسو ستر ۱۷۰ھ تک رہے انکے بعد

اہل بیت مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محبت
رکھو اللہ سے اسواسطے کہ وہ تمکو کھلاتا ہے اپنی نعمتین اور محبت رکھو مجھسے اللہ کی محبت کے سبب اور محبت رکھو میرے
اہل بیت سے میری محبت کے سبب اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم یَقُوْلُ اَلَا
اِنَّ مَثَلَ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَھَا نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا
ھَلَکَ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل بیت مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی ذر نے نقل کیا کہ بیشک
سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار رہو کہ مثل میری اہل بیت کی تمہارے بیچ مین ایسی ہے
جیسے ناؤ حضرت نوح کی جو سوار ہوا اسپر بچا اور چھوٹ رہا اس سے وہ ہلاک ہوا ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اہل بیت سے محبت رکھے اور انکا رویہ طریقہ اختیار کرے اور اہل بیت کے طریق مین داخل ہو وہ کفر
اور دوزخ سے نجات پاوے جیسے حضرت نوح کی کشتی مین جو لوگ سوار ہوئے تھے وہ طوفان سے بچ گئے اور جو
شخص اہل بیت سے پھرے اور مخالفت کرے اور اہل بیت کے طریق مین داخل نہووے تو ہلاکت مین پڑیگا جیسے نوح
علیہ السلام کے وقت مین جو لوگ کشتی مین سوار نہوئے وہ سب ڈوب گئے اور نوح کا بیٹا
بھی سوار نہ ہوا تھا وہ بھی ڈوب گیا اور نوح علیہ السلام کے اہل بیت مین داخل نہ ہوا
کوئی سید مخالف اہل بیت کے رویہ اور طریقہ کو اختیار کرے تو وہ بھی ہلاکت مین پڑا اور اہل
حقیقی مین شمار نہو پھر انکے ساتھ جو ہو وہ بھی ہلاک ہو اور جو شخص غیر کہ اہل بیت کے طریق کو اختیار کرے
اہل بیت مین شمار ہو نجات پاوے جیسے نوح علیہ السلام کی کشتی مین سوار ہونیوالون نے طوفان سے
نجات پائی جانا چاہیے کہ جیسے حضرت نے اہل بیت کو موجب نجات تبلایا ویسے ہی اپنے اصحابون کو
موجب امن کا فرمایا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلعم
اَلنُّجُوْمُ اَمَنَۃٌ لِّلسَّمَاۗءِ فَاِذَا ذَھَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَاۗءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا
اَمَنَۃٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَھَبْتُ اَنَا اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ
اَمَنَۃٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَھَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ
ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو بردہ نے نقل کیا کہ میرے باپ ابو موسی نے بیان کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تارے امان ہین آسمان کے توجب جاتے رہین تارے تو آسمان پر آجاوی جو وعدہ دیا گیا
اسکو اور مین امان ہون اپنے یارون کی توجب چلا جاؤن مین تو آجاوے میرے اصحابون پر

سن تو ای میخانہ ذہن کے مست
یاد ہے پہلا کہ تجھکو ارشاد الست
کرچکا تھا وان تو اقرار سے
پڑ گئی پھر تو اسے اور پیر کیا بلا
عہد توڑا تو نے اور مشرک ہوا
کی عبادت سنجانت جابجا
بنگیا تو حاجتی مخلوق کا
اور سمجھا غیر کو حاجت روا
چھوڑ کر ایسا قادر و منعم الیقم

۱۱۸

اُسکو **ف** حضرت نے اِس جگہہ تین بار اُمت کو تقید کی اور یہہ مرتبہ فرمایا کہ لوگو میرے صحابونکے مقدمہ مین کوئی بات طعن اور طنز کی اُنکی حق مین تمہاری بات سے نہ نکلی اور ایسا نہ کیجیو کہ تم میرے بعد میرے یارونکو نشانہ بناؤ اور اُنپر بولیان مارو اور طعن اُنکی طرف متوجہ کرو بلکہ اُنسے محبت رکھو سواسطے کہ وہ میرے یار ہم صحبت ہمنشین ہین میرا لحاظ کرکے اُنسے محبت اور دوستی رکھو چنانچہ قاعدہ مشہور ہے کہ اپنے دوست کا دوست اپنا بھی دوست ہوتا ہے سو میرے اصحاب میرے دوست ہین تو جس نے اُنکو دوست رکھا تو اُنکو میری ہی محبت کے سبب دوست رکھا اور اپنے دوست کا دشمن بھی اپنا دشمن ہوتا ہے اور میرے اصحاب میرے دوست ہین تو جو شخص اُنسے بغض اور دشمنی رکھی تو وہ شخص مجھسے دشمنی رکھتا ہے اور جسنے میرے صحابونکو ایذا دی اُسنے گویا مجھے کو ایذا دی اسواسطے کہ وہ میرے یار ہین اور جسنے مجھکو ایذا دی گویا اللہ ہی کو ایذا دی اسلئے کہ مین اللہ کا محبوب ہون اور جو شخص اللہ کو ایذا پہنچاوے وہ اگرچہ دنیا مین چند روز چھوٹا ہوا کافرونکی طرح آرام سے رہے مگر آخر کو اللہ اُسکو گرفتار کریگا اور سزا دیگا اور اللہ تعالے کو ایذا پہنچانا یہی ہے کہ اُسکے حکم کے خلاف کرے اور اوسکے محبوبون کو ایذا پہنچاوے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص صحابونسے محبت رکھی اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بھی محبت ہی اور جو شخص صحابونسے بغض رکھے وہ حقیقت مین پیغمبر صاحب سے بغض رکھتا ہی اگرچہ زبان سے نہ کہے سو وہ اللہ کے غضب مین گرفتار رہے افسوس ہی کہ حضرت کے بعد اُمت کے بعضے نا اہلونے حضرت کی حدیث پر عمل نکیا اور حضرت کے صحابون کو نشانہ ٹھہرالیا اور اُنپر طعن لعن کرکے اپنی عاقبت تباہ کی اور لعنت کا طورہ بنے خدا اُنکو ہدایت کرے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب دیکھو ان لوگون کو جو بُرا کہتے ہین میرے صحابونکو تو کہو لعنت خدا کی ان بُرا کہنے والونکی بدی پر **ف** اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کے صحابونکو کسیطرح بُرا کہنا اور اُنکی کسی بات پر طعن کرنا درست نہین اور جو کوئی اُنکو بُرا کہے اُسکے بُرا کہنے پر لعنت اور خدا کی طرف سے پھٹکار پڑتی ہے اگرچہ اُن صحابونسے ایسا کام ہوا ہو کہ اگر دوسرا کام

اچھا زمانہ تبع تابعین کا ہے یعنی وہ لوگ جو تابعین کے بعد ہوئے تھے کہ وہ دوسو ساٹھ ۲۶۰ھ تک باقی
تھے تو ساری امت سے زیادہ بزرگی تبع تابعین کی کرنی چاہیے اور اونسے زیادہ تابعین کی
بزرگی کیجیے اور اونسے بھی زیادہ حضرت کے صحابون کی کہ وہ سب سے بہتر تھے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ
اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر
کیا کہ ابو سعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ برا نکہو میرے صحابون کو اسواسطے اگر ایسا ہو کہ
کوئی شخص تم مین کا خرچ کرے احد پہاڑ برابر سونا تو نہ پہنچے اونکے ایک مد کے ثواب کو اور نہ اوسکی آدہی
کے برابر ف مُد ایک برتن ہوتا ہے غلہ ناپنے کا کہ اوس مین بقدر وزن ایک سیر غلہ سماوے
سو فرمایا کہ اگر کوئی احد پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ مین خیرات کرے تو اوسکو اسقدر ثواب ہوگا جسقدر
میرے اصحاب کو ایک مُد یا آدہا مد برابر اناج خیرات کرنے مین ثواب ہوگا پھر جب خدا کے نزدیک اصحابون
کا ایسا بڑا مرتبہ ٹھہرا کہ اونکو ذرا سی نیک کام مین اوروں کے پہاڑ برابر سونا خرچنے کے ثواب سے زیادہ
ثواب ہے اور انہون نے بڑے بڑے نیک کام کئے ہین تو اونکو ہرگز برا کہنا نہ چاہیے کہ تم لوگ
اونسے بہرصورت کم ہی ہو اور وہ ہر طرح تمسے افضل ہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ
اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ
وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ
اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ
ابن مغفل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے
صحابیون کے مقدمہ مین اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یارون کے مقدمہ مین اللہ سے
ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یارون کے مقدمہ مین نہ ٹھہراؤ اونکو نشانہ بعد میرے تو جسنے دوست
رکھا اونکو تو میری محبت سے دوست رکھا اونکو اور جسنے بغض کیا اون سے تو میرے بغض سے
بغض کیا اونسے اور جسنے ایذا دی اونکو تو اوسنے ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو تو
گویا اوسنے ایذا دی اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو قریب ہے کہ اللہ گرفتار کرے اوسکو

باخود ہا آپسمیں مختلف ہوں لیکن انہیں سے کسیکی راہ کو اور کچہہ ہی رویہ کو جو شخص اختیار کرے
تو وہی میرے نزدیک نیک راہ ہی تو اوسکے موجب حضرت نے ارشاد کیا کہ میرے یار ایسے ہیں جیسے آسمان
تارے جسکی راہ اختیار کرو ہدایت اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجود آپس کے اختلاف تھے ہر ایک
صحابی کی راہ اللہ کے نزدیک نیک ہے اور سبکا رویہ درست غرضکہ حضرت کے سب اصحاب خدا کے
مقبول تہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اور ایسے ہی بالکل درگاہ الہیت کے برگزیدہ اور
حضرت کے پسندیدہ ایماندار آدمی کو سب سے محبت کہنا چاہئے اور نہیں تو ایمان نہیں اور جسکو ایمان
ہوگا اوسکو حضرت سے اور حضرت کے اصحابوں سے اور رشتہ دار ایمانداروں سے بلکہ بالکل ملک عرب سے
محبت ہوگی أَخْرَجَ الْبَيْهَقِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ فَإِنِّي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ عَرَبِيٌّ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب قریش میں لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ محبت رکھو عرب سے تین سبب سے اسواسطے کہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی ہے
اور بولی بہشتیونکی عربی ہے ف دستور ہے کہ آدمی جس سے محبت رکہتا ہے تو اوسکے ملک اور
بستی اور شہر کو بھی چاہتا ہے اور دوست رکہتا ہے بلکہ وہانکا نام لینے سے اور اوسکے ذکر کرنیسے خوش
ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ مسلمانو تم عرب ملک کو اور وہانکے رہنے والونکو دوست رکہو در میں جو تمہارا
پیغمبر ہوں سو عربی ہوں اور اللہ نے جو کتاب تمہاری ہدایت کیواسطے اوتاری ہے یعنی قرآن سو وہ
بہی عربی زبان میں ہے اسمیں ایک فائدہ اور بھی ہے کہ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا
اور اسمیں عرب کی رسم دستور خوب بیان ہوئے اگر آدمی کو عرب سے محبت ہو تو عربی زبان اور عرب کا
رویہ اور پوشاک لباس خوراک رسم دستور وہاں کے دریافت کرے تو قرآن کے معنی اور مطلب
خوب بوجھے اور سمجھے اور فرمایا کہ بہشتی لوگ بھی عربی بولینگے اور بہشت کی خواہش ہر مسلمان کو
ہے تو چاہیے کہ عرب سے دوستی اور محبت رکھے کہ آخر کو بہشت میں بہی اوسی عربی سے کام پڑیگا
سبحان اللہ کیا نیک چال اور بڑا درجہ اور مرتبہ اون لوگونکا ہے کہ حضرت پیغمبر خدا سے اور اونکے
اصحابوں اور اہلبیت سے اور حضرت کے ملک سے دوستی اور محبت رکھیں اور اون کا رویہ اور طریقہ
اختیار کریں اللہ تعالی ہم کو اور ہمارے سب بہائی مسلمانوں کو یہہ محبت

۱۲۳

اور کسی سے ہو تو اسکو یہ کہیں مگر انکو برا کہنا نہیں درست ہے کار پاکان را قیاس از خود مگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر تو انکا گناہ وہ کام کرتا تہا کہ اور کی عبارت وہ کام نہیں کرتی پیغمبروں کے معجزے کافروں کو جادو معلوم ہوتے تھے اور ایمانداروں کا یقین بڑہتا تہا اصحابوں کا اختلاف امت کے حق میں رحمت ہے جیسے شریعت کے مسائل جزئی کا اختلاف وراستی اور لوگوں کا اختلاف ضلالت ہے اَخْرَجَ رَزِیْنٌ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَبِّيْ عَنْ اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلْعَمْ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ **ترجمہ** رزین نے ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ مینے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ مینے پوچھا اپنے رب سے اصحابوں کے اختلاف کا حال اپنے بعد تو وحی بہیجی اللہ نے مجہپر کہ اے محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک ایسے ہیں جیسے آسمان کے تارے بعضا خوب بعضے سے اور ہر ایک میں روشنی ہے تو جسنے اختیار کیا کچھ بھی اس روبہ کو جسپر وہ اصحاب ہیں انکے طرح طرح رویوں میں سے تو وہی میرے نزدیک نیک راہ ہے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا نے اصحاب میرے ایسے ہیں جیسے چمکتے تارے سو نہیں سے جسکے رویہ پر چلوگے نیک راہ پاؤگے

ف یہ حدیثین مشکوٰۃ کے باب مناقب صحابہ میں لکھی ہیں کہ حضرت کے اصحاب لاکھ سے زیادہ تھے بعضے کے مزاج میں نرمی زیادہ بعضے کو غصہ کسیکو قرآن پڑھنے کا شوق بہت کسیکو روزہکا ایک کہ جہاد کا ذکر دوسرے کو گوشہ نشینی کا فکر کوئی نصیحت اور وعظ اور احتسا بمیں مشغول کسیکا سکوت اور خاموشی معمول کسیکو مسایل بہت یاد کسی کو کم کسیکا گہر روم میں کسیکا شام میں کوئی مکہ کوئی مدینہ کا سو حضرت نے یہ حال دیکہکر خیال کیا کہ میرے بعد یہ سب لوگ جب متفرق ہونگے تو انمیں اختلاف پڑیگا تو امت کے لوگ کس کسکے رویہ کو اختیار کرینگے سو حضرت نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ الٰہی میرے بعد اصحابونمیں اختلاف ہوگا یا نہوگا اور اگر اختلاف ہوگا تو کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے پیغمبر تیرے اصحاب ایسے ہیں جیسے آسمان کے تارے کہ نورانی اور روشن چمکتے سب ہیں اور جہاز کشتی مسافر سب تاروں کے پیچھے چلکر منزل مقصود کو پہنچتے ہیں اگرچہ کوئی تارا بڑا ہے کوئی چھوٹا اور ایک دوسرے سے اچھا مگر جسکی طرف کی سمت باندھ لی وہی تارا اسکی راہ بتانیکو کافی ہے ویسے ہی یہ اصحاب ہیں اگرچہ

خو د اللہ کے محتاج تھے اور ہر امر مین خدا ہی کی طرف رجوع کرتے تھے اور یہی اُنمین بزرگی
تھی کہ ہر امر مین اللہ ہی کی طرف متوجہ رہتے تھے سوا خدا کے غیرون سے انکار رکھتے تھے پھر وہ کیونکر
حاجت روا اور مشکل کشا ہو گئے اور اصل ان کا مونکی یہود اور نصاریٰ سے آئی ہی کہ وہ اپنی پیغمبر
اور بزرگون سے جب وہ مرجاتے تھے تب اُنکی قبرین پکی سنگین و گچ کاری کی بنا کر اُنکے ساتھ
ایسی پرستش کے کام کرتے تھے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی
سورۂ آل عمران مین کہ تو کہہ اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے تمہارے درمیان کی کہ بندگی
نکرین ہم مگر اللہ کو اور شریک نہ ٹھیراوین اُسکا کسی چیز کو اور نہ پکڑین آپسمین ایک دوسرے
کو رب سوا اللہ کے پھر اگر وے قبول نرکھین تو کہو کہ شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہین ف یہودی
حضرت عزیر پیغمبر کو خدا کا بیٹا کہتے اور یہ جانتے کہ وہ اللہ ہان کا زندہ مختار ہین جو چاہین سو کرین
پھر اونکی روح کو پوجتے اور اُنسی منتین اور مرادین مانگتے اور جو کوئی عالم یا درویش اچھا نامی ہیر تا تو اُسکی
روح کو اور قبر کو پوجتے اور قبر پاس مسجدین بناتے اور وہان نماز پڑھنا زیادہ ثواب جانتے
اور وہان مراقب ہو کر بیٹھتے اور نصاریٰ حضرت عیسےٰ پیغمبر کو خدا کا بیٹا بتاتے اور
اپنی دانست مین حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہودیون نے جس مقام پر سولی دیا ہی اُس
مقام پر اور انطاکیہ مین حضرت عیسےٰ کے یار یوحنا کی قبر پر میلہ کرتے تھے اور جو عالم مولوی
درویش اُن مین مرتا تو اُسکی اونچی بلند پختہ قبر اور وہان مسجد بناتے اور روشنی کرتے
اور نبیون اور ولیون کی قبرون پر مراقب بیٹھتے تھے اور یہود اور نصاریٰ دونون
اپنے پیغمبرون اور بزرگون کو خدا کا زندہ مختار اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جانتے
اور اُن کے عالم مولوی درویش جو بات کہدیتے اُسکو بیچ خدا کا حکم سمجھتے اور اُسکی
تحقیق نکرتے اِن عقیدون کو اُن کے اللہ صاحب نے شرک فرمایا اور یون بتایا
کہ یہ تمہارے پیغمبر اور عالم اور درویش آدمی ہی تھے تمسے پھر تم اُن کو اپنا رب پرورش
کنندہ اصل فیض رسان کیون سمجھتے ہو اور اسی طرح اُن بزرگون کو ماننا توراۃ اور

١٢٥

نصیب کرے اور اُسی محبت کے حال مین موت دی اور رافضیون اور خارجیون اور ناصبیونکے
عقیدونسے محفوظ رکہے آمین یا رب العالمین دریافت رہے کہ اصل محبت وُہ ہی کہ جو اللہ اور
رسول کے نزدیک مقبول ہو سو ایسی محبت وہ ہی کہ اُن بزرگونکے فرمانے بموجب عمل کیجیے اور اُنکا
راہ رویہ اختیار کریے اِس زمانہ مین نادان لوگ جانتے ہین کہ بزرگونکی قبرین بلند بنانا اور مقبرے بڑے
بڑے اُٹھانا اور وہان روشنی اور عرس میلہ کرنا چادرین ہار پھول مٹھائی کہانا چڑہانا اُنسی منتین
مرادین مانگنا اُنکے نام کی سنہ نیان اور توشے اور کونڈے اور پیالہ کرنا بزرگونکی محبت ہے سو یہ محبت نہین
بلکہ اُن بزرگون کے رویہ اور مرضی کے خلاف ہے کہ اِس سے وہ بزرگ ناراض ہوتے ہین اسواسطے
ایک فصل اِس بیان مین علیحدہ لکہی جاتی ہے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِی ذِکْرِ بدعات القبور

فصل پانچوین قبرونسے متعلق بدعتون کے ذکر مین **ف** یعنی
اِس فصل مین اُن آیتون اور حدیثونکا ذکر ہے کہ جنسے اُن بدعتونکی بُرائی ثابت ہوتی ہی جو
بدعتین قبرون سے علاقہ رکھتے ہین سو سنا چاہیے کہ اصل زیارت قبر کی بے قید دن اور تاریخ
اور سال اور وقت اور اجتماع کے مرد کے واسطے جایز بلکہ مستحب بلکہ سنت ہی اِس نیت سے کہ قبرون
کے دیکھنے سے موت اور آخرت یاد آوے اور دنیا کی محبت جاوے سو اس نیت کے اور
نیت سے قبرونکی زیارت کو جانا دور دور سے سفر کرکے جانا یا دن اور وقت اور تاریخ کے
قید لگانا میلا اور اجتماع قبرون پر کرنا وہان چراغ جلانا قبر کے سبب قبرستان مین مسجد بنانا
عورت کا قبر کی زیارت کو جانا قبرون پر چادرین ڈالنا قبرون پر گنبج کرنا مردونکی تاریخین اور
کچہ آیتین وغیرہ مقبرونمین یا قبرون پر لکھدینا قبرون پر مقبرے بنانا قبر ایک بالشت سے
اونچی بنانا قبر کے پاس بہتر جانکر نماز پڑہنا قبرونکے مجاور بنکے بیٹہنا قبرون کے ساتھ وہ معاملہ کرنا
جو مسجد کے واسطے مخصوص ہی قبر کے پاس سرود اور لہو کے کام کرنا جو عیدین جائز ہین اُن مردون
کی خوشی جانکر یا ثواب جانکے کرنا یہ سب کام مکروہ حرام بالعموم بدعت ہین اور لوگ جو اِن کامونکو
کرتے ہین تو اِس سبب سے اکثر کرتے ہین کہ بزرگون کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جانتے
ہین تو اُن سے حاجتین اور مرادین مانگتے ہین سو اِن مردون کی خوشامد کے واسطے
یہ کام کرتے ہین اور حقیقت مین حاجت روا اور مشکل کشا سوا خدا کے کوئی نہین وہ بزرگ

ہم نے اوسکا حکم مانا تم بہی گواہ رہو قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ آل عمران میں کہ کسی کا کام نہیں کہ اللہ اسکو دیوے کتاب اور عقلمندی اور پیغمبری پہر کہے لوگونکو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ اللہ کو چہوڑ کر و لیکن رب کیطرف متوجہ ہو جیسے تم کتاب سکہاتے تہے اور جیسے تم پڑہتے تہے **ف** یعنی جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے عقلمندی اور پیغمبری دی اُس سے یہ ہرگز نہ ہو سکے اور اُس کا یہ کام نہیں کہ لوگونسے یہ بات کہے کہ تم اللہ کو چہوڑو اور تم میری بندگی کرو اور مجہی کو مانو میں تمہارا مشکلکشا اور حاجت روا ہوں اللہ نے مجہے مختار کر دیا ہے میری پرستش کرنے سے اللہ کی بندگی کی حاجت نہیں رہتی لیکن ہاں عقلمند او پیغمبر یہی بات کہتے ہیں لوگونسے کہ تم رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور ربانی بنجاؤ جیسے تمہاری کتاب میں لکہا ہے کہ تم لوگونکو وہ کتاب سکہاتے ہو اور خود اُس کتاب میں یہی مضمون پڑہتے ہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی عقلمند او پیغمبر کا یہ منصب حکم نہیں کہ اللہ کو چہوڑ کر پیغمبر اور بزرگوں کی پرستش مانا کیجیے اور نہ کسی عقلمند پیغمبر کا یہ مرتبہ اور مقدور ہے کہ وہ لوگونسے ایسی بات کہہ سکے کہ اللہ کے سوا میری پرستش کرو اور سب پیغمبر اور عقلمند لوگونکو یہی کہتے آئے ہیں کہ اللہ ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤ تم اُسکو اپنا مالک اور رب پرورش کنندہ حاجت برآرندہ سمجہو پہر اب اگر کوئی شخص اس مضمون کی حدیث یا کسی بزرگ کا قول نقل کرے کہ سوا خدا اور کسی بزرگ کی بہی بندگی درست ہے یعنی جو کام خدا کی عبادت ہیں انکا غیر سے کسی کام کو اور کسی کے واسطے بہی کرنا درست بتاوے سو وہ غلط ہے پیغمبر کا یا کسی عقلمند کا فرمانا خلاف حکم خدا کے ممکن نہیں اور اگر وہ الفاظ فرمانا ثابت ہو تو اُسکے معنی ہی کچہہ اور ہونگے غرضکہ یہ جو اس زمانہ میں لوگ مردے بزرگونکو سطرح سے جو مانتے ہیں کہ اپنی حاجتیں بر آنے کے لئے اُنکی منتیں مانتے ہیں اور قبر و نپر نذر و نیاز چڑہاتے ہیں اور دور دور نسے سفر کرکے قبرونکو پہنچتے جاتے ہیں اور قبرونکے گرد اگرد پہرتے ہیں اور لیتے وقت اُلٹے پاؤں پہرتے ہیں اور قبرونکو چومتے ہیں سو ان کاموں سے وہ بزرگ خوش نہیں اور اُنہوں نے یہ بات نہیں کہی۔ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ

انجیل خداکی کتابمیں لکہا ہی نہ امت پیغمبروں نے کہا ہے پہر اپنی طرفسے کیوں ایسی شرک کے کام کرتے ہو اور
اللہ تعالی نے قرآن میں بہی مسلمانوں کو یہی حکم کیا کہ سوا خدا کے کسکو نہ پوجو اور کسی سے سوا خدا کے
حاجتیں مانگو سو ہماری کتاب قرآن اور یہود و نصاری کی کتاب توارات و انجیل کا مطلب اس
مقدمہ میں ایک ہی تہا مگر یہود و نصاری اپنی کتاب کے موافق عمل نہیں کرتے تہے سو ا
اللہ تعالی نے اس آیت میں پیغمبر صاحب سے فرمایا کہ اے پیغمبر ان یہود و نصاری سے
کہہ اے کتاب والو سوا ے خدا کے اور نبی روحوں اور قبروں کا پوجنا چہوڑو اور سیدہی
بات پر آؤ جو بات ہماری کتاب قرآن اور توارات اور انجیل تمہاری کتابونکے موافق ہے
کہ ہم اور تم سواے خدا کے کسی پیر اور پیغمبر اور ولی اور درویش اور جن اور بہوت اور درخت اور
قبر وغیرہ کی بندگی نکریں اور کسی چیز کو خدا کا شریک نہ ٹہیراویں اور کوئی آدمی کسی آدمی کو اپنا رب اور
پرورش کنندہ اصل فیضرسان نہ ٹہیراوے پہر اے پیغمبر اگر یہود و نصاری اسبات کو قبول نکریں اور
پیغمبر اور بزرگوں کی روح اور قبروں اور بزرگونکی نشانیونکا پوجنا نہ چہوڑیں تو تو ان سے
کہدے کہ ہم تو خدا کا حکم مانتے ہیں تم بہی گواہ رہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ سواے
خدا کے کسی پیر اور پیغمبر کو اسطرح ماننا اور اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجہنا اور انکی قبروں
حاجت روائی کے واسطے جانا خدا کی سب کتابوں کے خلاف ہے اور کسی شریعت
میں اسکا حکم نہیں اور شرک ہے یہود اور نصارے کی ایجاد ہے کہ ایکے جاہل مسلمان بہی یہی
کام اپنے پیغمبروں اور بزرگوں کی روحوں اور قبروں کے ساتہ کرنے لگے اور اگر سمجہاؤ
کہ یہ بات قرآن کی رو سے منع ہے تو واہی واہی دلیلیں لاتے ہیں اور اپنے بعضے بزرگوں کے
کلام کو قرآن کے مقابلہ میں سند پکڑتے ہیں تو اب اونسے بہی یہی کہا چاہئے کہ جو بات ہمارے
تمہارے دونوں کے نزدیک ثابت ہے کہ سواے خدا کے کسیکی بندگی نہ چاہئے اسی باتکی طرف آجاؤ
کہ ہم اور تم دونو خدا ہی کی عبادت کریں اور سوا خدا کے کسیکو اپنا حمایتی اور مشکل کشا اور حاجت
روا نہ سمجہیں اور کسی خود بزرگ کو خدا کا شریک نہ ٹہیراویں اور سواے خدا کے کسیکو اپنا پرورش
کنندہ فیضرسان نہ جانیں پہر اگر یہ لوگ نہ مانیں تو فہو المراد اور اگر نہ مانیں اور اسی طرح
بزرگوں کا پوجنا نہ چہوڑیں تو اونسے کہا چاہئے کہ ہم تو خدا کے حکم کے تابع ہیں

۱۲۶

جانتا ہی مین آدمی ہی ہون اور جو معجزے ظاہر ہوئے تھے وہ تو ہی میرے ہاتھون کرتا تھا اور مجھکو تو وہ بھی
نہین معلوم جو تیرے جی مین ہے پھر اور کچھہ مجھسے کیا بن آوے دوسرے کی جی کی چھپی بات تو ہی جانتا ہے
اور مین نے ان لوگونسے وہی بات کہی تھی جو تو نے حکم کیا تہا کہ بندگی اللہ ہی کی کرو جو میرا اور تمہارا دونونکا
ایک رب ہے اور میرے آسمان پر جانے کے بعد ان لوگون نے مجھکو اور میری ماکو پوجا اور پرستش کی اور جبتک مین دنیا
مین انکی پاس موجود رہا تب تک انکے حال سے خبردار رہا اور انکو نیک راہ توحید کی سمجھاتا رہا پھر جبسے تو نے
مجھکو اپنی طرف پھیر لیا اور مین آسمان پر گیا پھر مجھکو خبر نہین انھون نے میرے بعد کیا کیا اسکی تجھی کو خبر ہوگی
اسواسطے کہ ہر چیز سے تو ہی خبردار ہی مجھکو کیا خبر اب اگر تو ان لوگون کو عذاب کرے تو یہ تیرے بندے ہین مجھکو
کچھہ دخل نہین مین بچا نہین سکتا اور انکی حمایت کر نہین سکتا اور باوجود اسکے تو زبردست ہی اگر تو
انکو معاف کردے تو بھی تیری کام حکمت کے ہین اس آیت سی معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر اور بزرگ کی یہ شان
اور کسیکا یہ مرتبہ نہین کہ لوگونکو کہی کہ تم میری بندگی کرو اور یہ بھی معلوم ہوکہ ان بزرگونکو خود خبر نہین ہوتی کہ لوگ
ہمارے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہین اور جب معلوم ہوگا کہ یہ لوگ ایسے معاملے کرتے تھے تو وہ بزرگ ناخوش ہونگے بلکہ
قیامت کے روز ان لوگونکے دشمن بن جاوینگے اور انسے بیزاری اپنی اللہ کے روبرو ظاہر کرینگے تو اب معلوم کیا
چاہیے کہ قبرونکا پوجنا جو اب رائج ہی اور جو لوگ بزرگونکو اپنا حاجت روا مشکل کشا سمجھتے ہین سو وہ بزرگ
روز قیامت کو انکو الزام دینگے اور اپنی بیزاری انسے ظاہر کرینگے اسواسطے کہ اسطرحسے قبرونکا پوجنا نہ قرآن مین نہ
حدیث مین نہ حضرت علیہ نے کہا نہ حضرت محی الدین جیلانی نے بتایا اور نہ کسی خدا کے مقبول نے سکھایا صرف اپنی طرف سے لوگون نے
ایجاد کیا قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّہُمْ وَلَا یَنْفَعُہُمْ
وَیَقُوْلُوْنَ ہٰؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ
سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورہ یونس مین کہ اور پوجتے ہین ورے اللہ سے
ایسی چیز کو کہ نہ کچھہ فائدہ دیوے نہ نقصان اور کہتے ہین یہ لوگ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس کہہ کیا بتاتے ہو
اللہ کو جو نہین جانتا وہ آسمانون مین اور نہ زمین مین سو وہ نرالا ہے اس سے جسے یہ شریک بتاتے ہین ف یعنے جو لوگ
تصویرین یا مورتین یا قبرین یا جھنڈے یا نشان یا مکان یا روح وغیرہ چیزین اپنے بزرگونکی پوجتے ہین
سوائے خدا کے سو حقیقت مین ان چیزونسے نہ کچھہ برا ہوسکے نہ کچھہ بھلا اور یہ بات جو کہتے ہین کہ جنکے
تصویرین یا مورتین یا قبرین یا جھنڈے یا نشان یا روحین ہم پوجتے ہین کیہ بزرگ ہمارے سفارشی ہین

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مائدہ مین اور جب کہے گا اللہ کہ ای عیسے مریم کے بیٹے کیا تونے کہا لوگونکو کہ ٹہیراؤ مجکو اور میری ماکو دو معبود سوا اللہ کے بولا تو پاک ہی مجھکو نہین بن آتا کہ کہون جو مجھکو نہین پہنچتا اگر مینے یہ کہا ہوگا تو تجھکو معلوم ہوگا تو جانتا ہی جو میرے جی مین ہے اور مین نہین جانتا جو تیرے جی مین ہے بیشک تو ہی ہے جانتا چھپی بات مین نہین کہا مینے انکو مگر جو تونے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور مین انسے خبردار رہتا تھا جبتک انمین رہا پھر جب تونے مجھے پھیر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا انکی اور تو ہر چیز سے خبردار ہی اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور اگر انکو معاف کرے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا **ف** حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپکے خدا کی قدرت سے پیدا ہوئے اور اونکی ہاتھ سے مردے زندہ ہوا اور مادرزاد اندہے آنکھونوالے اور کوڑہی چنگے ہوئے یہ معجزہ دیکھکر نصارا انکو خدا کا بیٹا اور انکی ما مریم کو خدا کی زوجہ کہنے لگے اور یہ جانا کہ یہ دونو خدا کے ہان مختار ہین جسکی واسطے جو چاہین سو کرین یہ بات سمجھکر مرادین انسے مانگنے لگے اور یہودیونے اپنے گمان مین حضرت عیسے کو سولی دیا سو یہ نصاری اس سولی کی شکل بناکر اسکی تعظیم کرنے لگے اور جانتے کہ اللہ اس بات سے خوش ہوتا ہی سو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ روز حشر کو اللہ تعالےٰ حضرت عیسے سی پوچھیگا کہ کیا تمنے نصاری سے کہا تھا کہ تم لوگ مجکو اور میری ماکو سوا خدا کے معبود مقرر کرو اور اپنی حاجتین اور مرادین مانگو تب حضرت عیسے عرض کرینگے کہ سبحان اللہ میری کیا طاقت جو تیری شان مین دخل کرون اور ایسی بات لوگونسے کہون جو میرے لایق نہین کیونکہ مین تو اسواسطے ہون کہ لوگونکو خدا کی طرف رجوع کردون نہ یہ کہ خدا کی طرف سے روکون اور اپنی طرف رجوع کردون اور اپنی پوجا کراؤن اور خود ہی معبود بنون مین تو بشر ہون اگر مینے یہ بات کہی ہوگی تو تیرے دفتر مین لکھی ہوگی اور تجکو معلوم ہوگی بلکہ میرے دل مین بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ کوئی مجکو پوجے جو میرے دل مین ہے وہ تو خوب

برخلاف ہو اگر کوئی نقل کرے تو اُسکو ہرگز نماننا چاہیئے بہت خلقت اسی گمراہی کیسی لیے کہا میرے
پیر کی قبر سے مجکو وہی فائدہ ہوتا ہے جو پیر سے ہوتا تہا یا پیر میلے قبر مین بہی مُریدونکی کیطرف متوجہ ہے
جاہلونے ایسی بات کو سند پکڑا اور زیارات قبور مین مبالغہ کیا اور مولوی بزرگونسے استمداد اور
استعانت کرنے لگے اور قبرین پوجنے لگے اور سیکڑون کام دینا اور دین کے چھوڑکر قبرونکے پوجنے کو
منزلون جانے لگے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ
الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے
ذکر کیا کہ ابی سعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نکیا جاوے مگر تین مسجدون
کیطرف مسجد الحرام یعنی کعبہ کی مسجد اور مسجد الاقصٰے یعنی بیت المقدس کی مسجد اور مسجد میری یعنی مدینہ
کی مسجد **ف** یعنی زیارت کے واسطے کسی مکان متبرک کو سفر کرکے جانا درست نہین مگر کعبہ کو اور مسجد
اقصٰے کو اور مدینہ طیبہ کے مسجد نبوی کی زیارت کے واسطے جانا درست ہے اگلی امتون کے لوگ کوہ طور اور
مرقع عیسٰے اور یوحنا کی قبر وغیرہ کو زیارت کرنے دور دور سے سفر کرکے جاتے تہے اس حدیث سے
وہ جانا منع ہوگیا کہ سوا ان تین جگہ کے اور جگہہ زیارت کیواسطے سفر کرکے جانا منع ہے اور کلیر لوگ
اور اجمیر اور بہرائچ اور بغداد اور کربلا اور نجف اشرف کو صرف قبرونکی زیارت کو سفر کرکے
جانا درست نہین اَخْرَجَ النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ
ترجمہ مشکوۃ کے باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین لکہا ہے کہ نسائی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ
نے نقل کیا کہ مینے سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تہے کہ مت بناؤ میری قبر کو عید اور درود بہیجو
مجہپر اسلیئے کہ درود تمہاری پہنچائی جاتی ہے مجکو تم کہین ہو **ف** حضرت نے جب یہود و نصارٰی کو ملاحظہ
کیا کہ اپنے بزرگونکی قبر پر سال کے بعد میلا اور رجہاو کرتے ہین اور رہو ہوتے پہر یہانتک نوبت
پہنچی کہ انسے منتین مرادین مانگنے لگے تو پیشتر سے اپنی امت کو فرمایا کہ تم میری قبر کو عیدگاہ
مت بنائیو یعنی جیسے عیدگاہ مین برسوین دن لوگ اچہی اچہی پوشاک پہنکر خوشی سے روز
وتاریخ معین مین جمع ہوا کرتے ہین سو تم میری قبر پر اسی طرح سے اجتماع نکیجیو

اللہ کے پاس یہ بات اللہ نے نہین بتائی کہ فلانا شخص فلانے کا سفارشی ہی پیغمبر ہان پہر کیا یہ لوگ اللہ سے بھی
زیادہ خبردار ہین جو اُسکو بتاتے ہین جو وہ نہین جانتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی بزرگ اور خود ایسا
سفارشی کسیکا آسمان اور زمین مین نہین کہ اُس بزرگ کی روح یا قبر کو یا جہنڈی نشان چہری کو مانیئے
تو کچہہ فائدہ ہو اور نہ مانیئے تو نقصان ہو اور انبیا اولیا کی سفارش جو ہے سو اللہ کے اختیار مین ہی
انکے اسطرح کے ماننے سے کچہہ نہین ہوتا بلکہ ان چیزون کا پوجنے والا اور انکو اس طرح ماننے
والا مشرک ہوجاتا ہی اگرچہ اُس بزرگ کو خدا نہ سمجہے خدا کی جناب مین سفارشی ہی اپنا جانے اور
پوجے تو بھی اُسپر شرک ثابت ہوتا ہے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا
فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوْا كَثِيْرًا
وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ ۝ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مائدہ مین کہ تو کہہ اے
کتاب والو مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات مین ناحق کا اور مت چلو خیال پر ایک لوگون کے جو
بہک گئی ہین آگے اور بہکا گئے بہتونکو اور بہولے سیدہی راہ سے **ف** سب دینون مین یہ بات
ثابت ہی کہ دین کے کام مین جسقدر خدا اور رسول کا حکم ہو اُسقدر وہ کام کیجے اپنی طرفسے کچہہ اور اُسمین
زیادہ بڑہا کر نہ کیجے اور نہ لکہے کہ زیادہ بات بڑہنے سے وہ کام دین کا نہین رہتا اور دین کی راہ سے
علیحدہ ہوجاتا ہی پہر جو کوئی اس کام کو کرے وہ گمراہ ہوجاتا ہی سو یہود اور نصاریٰ کے مولویون اور درویشون
نے دین کے کام مین اپنی طرفسے زیادہ باتین بہت سی نکالی تھین اور کتابون مین لکہ گئی تہے جیسے یہ بات
جو شخص فلانے بزرگ کو اسطرح سے مانے اُسکا یہ درجہ ہوگا اور فلانا مطلب فلانے بزرگ کے نام سے
یون روا ہوتا ہی اور فلانی کی قبر پر جلانے سے یون مرادین پوری ہوتی ہین اور فلانے کی قبر تریاق
مجرب اور اکسیر اعظم ہی سو پچہلے لوگ وہ لکہا ہوا دیکہکر وہ بات سچی جانتے اور اُن بزرگون کو اُسطرح
مانتے اور اُنکی قبرین اور نشانیان پوجتے تو فرمایا کہ دین کی بات کتاب اللہ سے زیادہ مت
کہو اور دین کے کام مین مبالغہ مت کرو اور اگلے اپنے مولویون اور درویشون کی لکہے
ہوئے اور کہے ہوئے پر دہوکا نہ کہاؤ کہ وہ مولوی اور درویش خود بھی گمراہ تہے اور انہون نے
بہتونکو گمراہ کردیا سو وہ لوگ اور سب لوگ برابر سیدہی راہ سے بہک گئے پہر اُنکی بات کی کیا
سند ہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عالم مولوی درویش کا ایسا کلام ہو جو قرآن حدیث کے

جنھوں نے کر لیا اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں یعنی مسجد میں نماز پڑھنا اعتکاف کرنا زیادہ ثواب ہی بلکہ مسجد
اسی واسطے ہی اور وہاں جھاڑو دینا اور فرش بچھانا لوگوں کی آرام کے واسطے پانی کا برتن رکھنا مسجد کی
عمارت اچھی بنانا اُسمیں چراغ جلانا ثواب ہی سو اگلی امت کے لوگ اپنی پیغمبروں کی قبروں پر ایسے کام
جو مسجد کے واسطے چاہیئیں کرتے تھے کہ اُن لوگوں پر نہایت سخت غضب پڑا کہ وہ خدا کی درگاہ سے راندے
گئے اسواسطے کہ ایسے کام کئے سے وہ قبر نہیں رہتی بُت ہو جاتی ہی سو ہمارے حضرت نے اللہ تعالیٰ سے
دعا مانگی کہ اے اللہ میری قبر کو بت مت کیجیو یعنی ایسا نہو وے کہ میری قبر پر لوگ ایسی حرکتیں کریں
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کے ساتھہ ایسے کام کرنا جیسی مسجد کے ساتھ چاہیئے درست نہیں اور جو
کوئی کرے اُسپر خدا کا غضب نازل ہوتا ہی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جس قبر کے ساتہ لوگ ایسے کام کریں
وہ قبر قبر نہیں رہتی بت ہو جاتی ہی جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل ورلات وغیرہ کی تصویریں
اور قبریں لوگوں کے پوجنے کے سبب بت ٹہیر گئیں تھیں اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ لَمْ یَقُمْ مِنْہُ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ
وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوۃ میں لکھا ہی کہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ عائشہ رض نے نقل کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس بیماری میں جس سے اُٹھے نہیں
فرمایا کہ لعنت کری اللہ یہود اور نصاری پر کہ انہوں نے کر لیا اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں **ف**
یعنی جب بیمار ہوئے اور وفات کا وقت قریب ہوا تب اپنی امت کے خبردار کرنے کو فرمایا کہ یہود و نصاریٰ
پر خدا لعنت کرے کہ اُنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں ٹہیرا لیا کہ جیسے مسجد میں سجدہ کرنا چاہیے
خدا کو ویسے ہی یہ قبروں کی طرف کرنے لگے اور جیسے مسجدیں پختہ پتھر کی عمارتیں بنانا چاہیے ویسے ہی
یہ قبریں اونچی اونچی بنانے لگے اور جیسے مسجد میں چراغ جلانا چاہیے ویسے ہی یہ قبروں پر روشنی
کرتے ہیں اور جیسے مسجد میں عبادت کرنا زیادہ ثواب ہے ویسی ہی یہ قبر کے پاس مقبروں
میں مراقبہ کرنا اور نماز پڑھنا زیادہ مؤثر جاننے لگے اور جیسے مسجد میں فرش بچھانا
چاہیے ویسے بلکہ اُس سے بھی زیادہ قبروں پر اور مقبروں میں فرش فروش بچھانے
لگے اور چادریں زریں قبروں پر ڈالنے لگے سبحان اللہ جس کام کے سبب حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی اور بددعا کی وہی کام بلکہ اُس سے

اور اگر تمکو اپنے واسطے اور کسیکے واسطے ثواب منظور ہی تو درود پڑہو کہ مجہکو تمکو دونوکو ثواب ملے اور درود کے لئے نزدیک ہونا قبر سے کچہ ضرور نہین بلکہ لاکہون بتر لوسے اگر درود پڑہو گے تو بہی مجہکو اللہ تعالے وہ درود تمہارا پہنچاویگا اسواسطے کہ درود پہنچانیکے لئے اللہ تعالے نے فرشتے مقرر کئے ہین اور دسرے جو سو تعالے کی دعا ہی کہ اللّٰہم صلی علی محمد یعنی ای اللہ رحمت بہیج محمد پر اور اللہ سب حال مین ہر جگہ سے سنتا ہے اس حدیث کئی مسئلہ معلوم ہوے ایک یہ کہ حضرت کے مزار شریف پر روز و تاریخ معین مین اجتماع اور جماؤ کرنا درست نہین پہر جب حضرت کی قبر شریف کے واسطے یہ بات منع ہی تو اور کسیکی قبر پر عرس اور جماؤ اور میلا کرنا اور تاریخ معین مین قبر کی زیارت کو جانا اور بہی زیادہ منع ہی دوسرے یہ کہ خوشی کی اسباب قبر کے پاس یا قبر کے سبب سے جمع کرنا درست نہین جیسے راگ وغیرہ کہ لوگ عرسون مین کرتے ہین تیسرے یہ کہ اگر مردونکو ثواب پہنچانا ہو تو دور ہی سے اُسکے واسطے اللہ سے دعا کرے یا اُسکی طرف سے کچہ خیرات کر دی اسواسطی کہ قبر کے پاس نزدیک ہونا ضرور نہین چوتھے یہ کہ حضرت نے جو یہ فرمایا کہ درود مجہکو پہنچائی جاتی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ جانتے ہین کہ جہان درود پڑہی جاوے وہان حضرت کی روح مبارک آتی ہی سو یہ بات غلط ہی پہر بعضے نادان جو کہانے وغیرہ پر فاتحہ پڑہتے ہین تو یہ جانتے ہین کہ اسوقت مُردی کی روح آتی ہے پہر اس لحاظ سے وہان عطر اور پان اور پانی بہی رکہدیتے ہین سو یہ بات لغو اور غلط ہی اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ ترجمہ مشکوۃ کے باب زیارت القبور مین لکہا ہی کہ امام احمد اور ترمذی و ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے قبرون کی زیارت کرنے والی عورتونکو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتونکو قبر کے پاس قبر کی زیارت کے واسطے جانا حرام ہے اَخْرَجَ مَالِکٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد اور مواضع الصلوۃ مین لکہا ہی کہ امام مالک نے ذکر کیا کہ عطا ابن یسار نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای اللہ مت کیجیو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے غضب ہوا اللہ کا اُن لوگون پر

اور بیٹھنا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ قبر کے اوپر بیٹھ جاوے دوسرے یہ کہ قبر کے ہورہے پر بیٹھے ہی مجاور خادم بنکر
کہ وہاں کا مکان صاف رکھے اور ہر امر کی خبر گیری کیا کرے اور جو حاجتی نذر اور وہاں جاوین انکو زیارت
کرایا کرے فاتحہ دیا کرے چراغ جلایا کرے اور اگر یون کہیے کہ لا تجلسوا علی القبور یعنی جلسہ مجلس کرو
قبرون پر تو صریح معلوم ہوتا ہے کہ عرس کی محفلین کرنی قبرون پر درست نہین اخرج مسلم
عَنْ اَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِی عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِی عَلَیْهِ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهُ
ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو الہیاج نے نقل کیا کہ مجکو علی نے کہا
کہ بھلا نہ بھیجون مین تجکو ایسے کام کو کہ بھیجا تھا مجکو رسول خدا صلعم نے اس کام پر کہ تو نہ چھوڑے کوئی مورت
مگر مٹا دے اسکو اور نہ چھوڑے کوئی قبر اونچی مگر تو برابر کر دے اسکو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
مسلمان کو چاہیے کہ بالشت سے زیادہ اونچی قبر نہ بناوے اور اگر کوئی بناوے تو مقدور چلے تو مٹا دے کہ اسواسطے
پیغمبر خدا نے حضرت علی کو مامور کیا تھا اور حضرت علی نے اپنے وقت مین ابو الہیاج کو بھی حکم دیا تھا
سو اونچی قبر بنانا گناہ ہے پھر اگر کوئی اپنے بزرگ کی ایسی قبر ہو تو اسکو زیادہ کوشش کر کے برابر
کر دے اسواسطے کہ اپنے بزرگ کے حق مین گناہ کی چیز کا گوارا کرنا اور بھی زیادہ برا ہی جیسے کہ بزرگ
کے کپڑے پر نجاست لگی ہو تو اسکو دور کرنا مقدم ہے کہ ان بزرگونکی خوشی اسمین ہے اخرج مسلم
عَنْ جَابِرٍ نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ
یُّبْنٰی عَلَیْهِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْهِ ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر
نے نقل کیا کہ منع کیا رسول خدا صلعم نے اس سے کہ گچ کیا جاوے قبر پر اور اس سے کہ عمارت بنائی جاوے
قبر پر اور اس سے کہ کوئی بیٹھے اسپر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کو گچ کرنا پختہ بنانا اور قبر پر مقبرہ
عمارت بنانا اور قبر پر اپنی حاجت مراد کیواسطے یا مراقبہ کرنیکو یا مجاور خادم بنکر بیٹھنا حرام ہی کسی ہی
کی قبر ہو اخرج الترمذی عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ — ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین
لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبرون پر گچ کرنے
سے اور قبرون پر لکھنے سے اور قبرونکو روندنے سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرون پر

ہزار چند زیادہ انھین کی امت کے جاہل اور بعضے ضدی پیرزادے اور بعضے پیر پرست کرنے لگے پھر اب یہانتک
نوبت پہنچی قبرونکو منقش بناوین اور مسجد کے موذنکو روکھی سوکھی بھی دُنی دین اور قبرونکے مجاورونکو
حلوا اور شیرینیان کھلاوین مسجد مین برتن وضو وغسل کیواسطے نہ پہنچاوین اور قبرونپر لگاکے بجاوین
مسجد مین جانماز بوریے اور کپڑے کی نہ ڈالین اور اگر ٹپکی چھت مسجد کی مرمت نکرین اور قبرونپر
چادرین زربفت کی اور زنگیری اطلس کے چڑہاوین پھر کیون نہ خدا کی لعنت برسے جب خدا کی کم تعظیم
کی اور بندونکی زیادہ یا خدا کی برابر اورونکی بھی تعظیم کی پھر سوا لعنت خدا کے اور کیا چاہیے غرضکہ
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کام مسجد کیواسطے کرنا چاہیے وہ کام اور کسی بزرگ کی قبر کے ساتھ کرنیکے
خدا کیطرف سے کرنیوالے پر لعنت پڑتی ہے اور جب سب پیرن کے پیر اور سب بزرگونکے بزرگ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنیسے بد دعا کرین اور لعنت بھیجین تو اور بزرگ
اپنی قبرونکے ساتھ معاملہ کرنیسے کب راضی ہونگے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا
یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ وَصَالِحِیْہِمْ مَسَاجِدَ فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْہَاکُمْ
عَنْ ذٰلِکَ ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جندب نے نقل کیا کہ
مینے سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار رہو کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کر لیتے تھے اپنی نبیون
اور اچھے لوگونکی قبرونکو مسجدین سو تم مت بنائیو قبرونکو مسجدین منع کرتا ہون تمکو اسکام سے ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر کی یا کسی ولی شہید کی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنا جو مسجد کے ساتھ چاہیئین درست
نہین اور اگلے کافر یہود و نصاری کی یہ رسم تھی کہ حضرت نے اس سے مسلمانون کو منع کیا
اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْہَا ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن میت مین لکھا ہے کہ مسلم نے
ذکر کیا کہ ابی مرثد غنوی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ نہ قبرونپر بیٹھو اور نہ انکیطرف نماز پڑھو ف
قبر کی طرف نماز اگر معاذ اللہ مردے کی تعظیم کیواسطے ہو تو کفر ہے اور اگر اسواسطے ہو گویا اس قبر اور
اس مقبور کو قبلہ توجہ کا کیا تو حرام ہے اور اگر یہ نیت بھی نہو تو مکروہ تحریمی ہے غرضکہ کسی نیت
سے قبر کیطرف نماز نہین درست اور قبر نظر سے غائب ہو تو درست ہی قبر پر بیٹھنا بھی درست نہین

ذکر کیا بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے جہاد کو تو مینے لیا ایک نمط یعنی کپڑا
روئی دار سو پردہ بنایا اسکو دروازہ پر پھر جب آئے حضرت تو دیکھا اس کپڑے کو تو کھینچا اسکو اسقدر کہ
پھاڑ ڈالا اسکو اسکے بعد فرمایا کہ اللہ تعالے نے نہین اجازت دی ہمکو کپڑا اڑھانیکی اینٹ اور مٹی کو ف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر چادر قبر پوش ڈالنا اور مقبرہ پر غلاف اڑھانا اور جھنڈی پر یا کسی بزرگ
نام کی چھڑی پر غلاف چڑھانا اور کپڑے کی دیوارگیریان اور چھتین لگانا نہین درست اور ایسے کام
سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ناراض اور بیزار ہوتے ہین مسلمانکو بموجب اس حدیث کے چاہیئے
کہ جہان کہین ایسا دیکھے تو حتی المقدور دور کرے اور پھاڑ ڈالے اَخرَجَ اَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرمِذِیُّ
وَالنَّسَائِیُّ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ
زَائِرَاتِ القُبُورِ وَالمُتَّخِذِینَ عَلَیہَا المَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ **ترجمہ** مشکوۃ کے
باب المساجد و مواضع الصلوۃ مین لکھا ہے کہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے ان عورتون کو جو زیارت کرین قبرونکی
اور ان لوگونکو لعنت خدا کی جو بناوین قبرونپر مسجدین اور روشن کرین قبرونپر چراغ ف قبرونپر
چراغ اور شمع جلانا اور روشنی کرنا خواہ خود کرے خواہ اسواسطے اپنا پیسا خرچ کرے موجب لعنت کا
ہے اور عقل کے بھی خلاف ہے اسواسطے کہ چراغ سے فائدہ یہ ہے کہ اندھیرے مین روشنی ہو تا کہ آدمی اپنا کام
کرے پھر جب کام سے فارغ ہو سونے لگے تو گل کر دے سو وہان مردے کو روشنی کی کیا حاجت کچھ
کام اسکو لگا نہین اور سوا اسکے اگر وہ مردہ خدا کا مقبول ہے تو اسکے واسطے خدا کی طرف سے روشنی
ہے پھر یہ روشنی فضول ہے اور اگر وہ بدکار ہے تو عذاب اور حساب مین گرفتار ہے اسکو یہ روشنی
کیا درکار ہے اور علاوہ اسکے قبر کے اوپر کی روشنی سے اندر کا اندھیرا کیونکر جاوے یہ چراغ جلانا
روشنی کرنا ایک تو اسراف ہے دوسرے شرع اور عقل کے خلاف اور جلانے والا اور جلوانیوالا دونو خدا
کی لعنت سے روسیاہ ہین اور قبر پر مسجد بنانا اگر نماز کیواسطے ہے تو جہان قبر زیر نگاہ ہو وہان نماز درست
نہین اور نماز بھی اگر مردے کی تعظیم کیواسطے ہے تو کفر ہے اور اگر وہان مسجد بنانا نام کیواسطے ہے تو حرام
ہے اور اسراف اور اگر مردے کی تعظیم کے واسطے ہے تو وہ مسجد مردے کے واسطے ٹھیری خدا
کا مکان مخلوق کیواسطے بنانا یہ شرک ہے پھر ایسی مسجد بنانیوالے پر بھی خدا کی لعنت ہے

١٣٧

گچ کرنا پختہ بنانا قبر و نپر آتیین یا حدیثین یا کچھ اور اشعار وغیرہ لکھدینا یا تختے وغیرہ پر لکھکر وہان لگانا
اور قبر و نپر پاؤن رکھکر چلنا حرام ہی پہر کسی ہی کی قبر ہو کسیکے واسطے نہین درست أَخْرَجَ
الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ
كَنِيسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا حُسْنَهَا
وَتَصَاوِيرَ فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ
مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ ترجمہ مشکوۃ
کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ جب بیمار رہے
پیغمبر خدا صلعم تو ذکر کیا بعضی بی بیون نے ایک گرجی کا جسکو ماریہ کہتے ہین اور بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ
گئی تھین حبشہ کے ملک کو سو انھون نے ذکر کین اسکی خوبیان اور اسمین کی تصویرونکا حال اٹھایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر پہر فرمایا کہ ان لوگون مین جب کوئی نیک مرد جاتا تھا تو بناتے تھے
اسکی قبر پہ مسجد پہر بناتے اسمین وہ صورتین وہ لوگ بہت برے ہین اللہ کی سب خلقت سے
ف یعنی بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ حضرت کی بی بیان حبشہ کے ملک کی طرف گئین تھین وہان
نصاریٰ کا ایک عبادت خانہ کہ ماریہ اسکا نام تھا دیکھ آئین تھین کہ اسمین تصویرین نبی ہوئی تھین
سو حضرت سے انھون نے اس مکان کا اور اسمین کی تصویرونکا ذکر کیا تو حضرت نے باوجود بیماری
کے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی نیک آدمی
مرجاتا تو اسکی قبر کے پاس ایک مسجد بنا دیتے اور اسمین اس مردے کی تصویر بنا دیتے سو
یہود اور نصاریٰ اللہ کی ساری خلقت سے برے تھے کہ ایسے کام کرتے تھے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کسی قبر کے سبب قبر کے پاس یا قبرستان مین مسجد بنانا بہت برا ہے پھر وہان
تصویرین بنانا اور بھی برا ہے اور نصاریٰ یہود کی رسم ہی سو مسلمان کو اس سے نہایت پرہیز کرنا
چاہیے اور جو بناوے وہ ساری خلق کے بدونسے برا ہے أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ
فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ
الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ ترجمہ مشکوۃ کے باب تصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے

۱۳۹

گئے اب اسجگہ اسکو خدا ہی سی کام پڑا اور کوئی کام نہ آیا پہر ایسے ہی ایکدن مجکو بہی مرنا ہی اور دنیا کے سب
بہائی برادر جورو لڑکے نوکر چاکر گہر بار مال متاع چہوٹ جائیگا اور عمل اپنا ساتہہ جائیگا اور صرف
اللہ ہی سے کام پڑیگا جب آدمی یہ خیال کریگا تو البتہ دنیا کی خواہش اور حرص کم ہوگی اور موت اور
آخرت یاد آویگی خصوصاً کوئی پرانی قبر دیکہنے سے یہ فائدہ اور بہی زیادہ ہوتا ہے تو آدمی
البتہ نیک کام کرنے لگتا ہے اور برے کام سے باز رہتا ہی تو اسواسطے اسطرح پر قبر کی زیارت کرنی
جائز اور مباح اور سنت ہے اور جس زیارت سی کہ نہ دنیا کی رغبت کم ہو اور نہ آخرت یاد آوی وہ زیارت
نہین درست پہر جو کوئی قبر کی زیارت کو اسواسطے جاوے کہ وہان نماز پڑہے اور قبر کا طواف کرے یا اسکو
بوسہ دیوے یا اپنے رخسارے اور چہاتی قبر پر ملے اور ان مردونکو پکارے اور انسے مدد مانگے روزی اولاد
بیماری کی شفا قرض سے چہٹکارا چاہے اور کچہہ حاجت مانگے یا وہان چادر شامیانہ نقارے کہانا مٹہائی
چڑہاوے یا لڑکون لڑکیون عورتونکو بیچا دے یا وہان روشنی مجلس میلا کرے یا اور کچہہ خرافات کرے سو وہ بدعت
ہے یا شرک یا مرتکب مکروہ اور فعل حرام کا سو اس زمانہ مین اکثر لوگ قبرونپر انہین کامونکے واسطے
جاتے ہین دنیا سے بے رغبتی اور آخرت یاد کرنیکو کوئی نہین جاتا بلکہ دنیا ہی کی رغبت کے سبب
جاتے ہین اور جو کوئی منع کرے تو واہی تباہی دلیلین اسکے مقابلہ مین لاتے ہین اور سبب اسکا یہ
ہے کہ بعضے مولوی دنیا طلب اور نام کے مشایخ عاقبت سلب قبرونپر جاکر مراقب ہوکر بیٹہنے لگے
عرس کرنے لگے روشنی راگ وہان ہونے لگا اور ریوڑی گٹا حلوا شیر مال چڑہنے لگا چادرین مفت کی
آنے لگین اور عورتین جوان بڑہیان جانے لگین نوبت نقارے بجنے لگے نذر نیاز کا روپیہ پیسا جمع ہونے
لگا وہ مولوی مجاور مشایخ سمجہنے لگے تب انہون نے عوام جاہلون کے خراب کرنے کو دو چار ادہر ادہر کے
قصے کہانی ان قبرون والون کی بنالین دو ایک روایتین جہوٹی سچی نکال لین دو تین حدیثین
اور جگہہ کی اپنے مطلب پر لگالین اپنی دنیا کا ناس کیا اور انکی عاقبت کو تباہ کیا بلکہ اپنا رو سیاہ
کیا پہر اب کے لوگ انکے کام اور بات کی سند پکڑنے لگے حالانکہ مسلمان کو اللہ اور رسول کے
سوا کسی کی سند پکڑنا نچاہیے اسواسطے ایک فصل علیحدہ بیان کیجاتی ہے سنا چاہیے

الفصل السادس فی رد بدعۃ التقلید

ترجمہ فصل چہٹی تقلید کی بدعت کے رد کے بیان مین

یعنی اس فصل مین ان آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے جنسے تقلید کی برائی اور تقلید کا

اور معمار بھی اسمین شریک ہی اور عورتونکو اگر خاوند مرضی سے قبر کی زیارت کو جانے دے تو اس خاوند کو بھی لعنت نصیب ہے اسواسطے کہ برا کام کرنا اور کرانا اور برے کام کی اجازت دینی برابر ہے عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَتَوَسَّدُ الْقُبُوْرَ وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا **ترجمہ** امام مالک نے نقل کیا کہ علی تکیے لگاتے تھے قبرون پر اور لیٹ جاتے تھے قبر پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پاس جاکر بیٹھ جانا یا اتفاقاً بعض وقت قبر سے تکیہ لگا لینا مضایقہ نہین منع وہی ہی جو قبر پر مجاور بنکر بیٹھے یا وہان مجلس کرے یا وہان مراقب ہو کر بیٹھے یا مردے سے استمداد و استعانت کے واسطے بیٹھے اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوۃ مین لکھا ہے کہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے ذکر کیا کہ ابوسعید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ سب زمین مسجد ہی یعنے قابل نماز کے ہے سوا قبرستان اور حمام کے **ف** یعنی قبرستان اور حمام مین نماز درست نہین اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَهْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب زیارۃ القبور مین لکھا ہی کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ منع کیا تھا مینے تمکو قبرونکی زیارت کرنے سے سو تم قبرونکی زیارت کرو اسواسطے کہ قبرونکے پاس جانا بی رغبت کرتا ہی دنیا سے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو **ف** حضرت نے پہلے قبر پاس جانیکو مطلق منع فرمایا تھا بعد اسکے یہ اجازت دی اور فرمایا کہ قبر پاس جایا کرو کہ اسمین دو فائدے ہین ایک یہ کہ دنیا کی طرف سے رغبت کم ہو دوسرا یہ کہ موت اور قیامت یاد آوے سو وہ یون ہے کہ جب آدمی اس نیت سے قبر کے پاس گیا اور اسنے خیال کیا کہ یہ مردہ کبھی دنیا مین زندہ تھا چلتا پھرتا تھا کھاتا پیتا طرح طرح کی آرزوئین اور حوصلے اور ارادے رکھتا تھا دوست آشنا کے ساتھ آپسمین مجلسین گرم کرتا تھا اور سب اسکے ہمنشین محظوظ تھے اور کیا کیا برے برے ارادے رکھتے تھے کہ آئندہ کو یون کرینگے اور ایسا ہوگا اور آج یہ شخص قبر کے اندھیرے گڑہے میدان مین بے یار و غمخوار بے زر و زور اکیلا پڑا ہے کہ اب اسکو نہ آشنا پوچھتا ہے نہ یار خبر لیتا ہے نہ جورو لڑکے کام آئے نہ بھائی برادر ساتھ

پکا اور منضبوط ہی کہ حدیث مین راویون کو بھی دخل ہی اور راوی معصوم نہین پھر اسکے بعد وہ مسئلہ ہی
جسپر صحابون نے اتفاق اور اجماع کیا ہر چند وہ لوگ حضرت کی صحبت مین رہے اور ہر کام کا حکم سنا
اور ہر فعل حضرت کا دیکھا کیے اور قرآن و حدیث کا مطلب اور اللہ اور رسول کی غرض اور انکو
ہر حکم کی وجہ دریافت ہوئی مگر پھر بھی معصوم نتھے اور اجماع کے مسئلہ مین کچھ فی الجملہ انکی عقل کو
قیاس مین دخل ہوا اسواسطے وہ مسئلہ اجماع سی صریح حکم خدا رسول کے درجہ کو نہ پہنچیگا پہر ان
تینون طرح کی مسئلہ سے ضعیف وہ مسئلہ ہی جو مجتہدون نے اپنے قیاس سے بموجب حکم آیہ فاعتبروا یا اولی
الابصار کے نکالا اسواسطے کہ قیاس مین عقل بشری کو بھی بہت دخل ہی اور جب عقل کو دخل ہوا
تو بھول چوک بھی ممکن ہے بلکہ اکثر ہو جاتی ہی چنانچہ اکثر مسئلون مین خود حضرت امام اعظم رح اور امام شافعی
وغیرہ نے رجوع کیا کہ پہلے کچھ کہا تھا پھر بعد ایک مدت کے اور طرح پر تحقیق ہوا تو اسطرح پر فرمایا پھر اور کوئی
مولوی مشایخ جو اپنی عقل کو دخل دیکر کوئی بات نکالے تو اسکا کیا ٹھکانا مگر ہان اگر اکثر عالم دیندار
متقی پرہیزگار اُس مسئلہ کو قبول کرلین تو البتہ وہ بھی معتبر ہی غرضکہ مسلمان کو چاہیئے کہ جبتک مسئلہ
قرآن و حدیث سے ثابت نہو تب تک مجتہد کی پیروی تقلید کرے اور تحقیق کے فکر مین رہے
اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کرکے نہ بیٹھ رہے پھر جب قران و حدیث سی خلاف
مجتہد کا ثابت ہو جاوے تو اسکے موافق عمل کرے پھر تقلید حرام ہی اور تقلید کے معنی یہ ہین
کہ بے دلیل کے دریافت کئے کسی کے حکم کو مان لینا اور یہ دریافت نکرنا کہ اسنے کس سبب سے
یہ حکم کیا سو اکثر لوگ جو اکثر مولویون و درویشون کے بے سند کام اور کلام کو سند پکڑتے ہین
اور اسکی تحقیق نہین کرتے گویا ان مولویون درویشون کو حاکم شرع کا جانتے ہین ایسی تقلید
بدعت اور حرام ہے قال اللہ تبارک و تعالی اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ترجمہ فرمایا اللہ
صاحب نے یعنی سورہ انعام مین کہ حکم کسیکا نہین سوا اللہ کے ف یعنے یہ کسی کی
شان نہین اور کسیکا مرتبہ نہین کہ وہ مخلوق پر اپنی طرف سے اپنا حکم جاری کرے اور خلق
پر واجب ہو کہ اسکا حکم مانے اسواسطے کہ سب مخلوق کا خالق مالک اللہ ہی ہے تو حکم
بھی اُسی کا چاہیئے اور مخلوق کو اُسی کی حکم برداری کرنا چاہیئے اس آیت سے
معلوم ہوا کہ خود کسی عالم فاضل فلان مخدوم مشایخ کا حکم خلق پر جاری نہین

رہ ثابت ہوتا ہی سو سنا چاہیئے کہ اکثر لوگ مولویون اور درویشونکے کلام اور کام کو سند پکڑتی ہین اور انکے
کلام اور کام کی پیروی کرتے ہین اور انکے حق مین یہ اعتقاد رکتے ہین کہ جو انہون نے کیا اور کہا وہی ٹھیک ہی
اور اللہ کی راہ وہی ہے پہر خواہ وہ کلام اور کام خدا اور رسول خدا کے یعنی قرآن و حدیث کے خلاف ہو
خواہ موافق اور کہین سے اسکی سند ہو یا نہو گویا اُن مولویون و درویشون کو حاکم شرع کا اور شارع جانتے
ہین پہر اگر کوئی اُن مولویون و درویشون کے قول و فعل کے خلاف آیت اور حدیث پڑہے تو اُسکا
انکار اور اُسکے مطلب مین تکرار کرنیکو موجود ہو جاتے ہین اور ایمان جاتے رہنے کا کچہ لحاظ نہین
کرتے اور اصل بات یہ ہی کہ حاکم مطلق اللہ ہی ہے اُسکے حکم کو ماننا چاہیئے اُسکے سوا اور کسیکا حکم
نہ مانیے اور رسول کا حکم ماننا بھی خدا ہی کا حکم ہے خود پیغمبر بہی حاکم نہین پہر اور کوئی مجتہد اور
فقیہ اور مولوی مفتی قاضی ملا طالب علم اور غوث قطب اور ولی اور پیر شہید پیرزادے خادم
سجادہ مرید تو کس گنتی اور شمار مین ہین مگر ہان قرآن و حدیث کی بات جو نجانتا ہو وہ اُن واقف کار
لوگون سے دریافت کرے کہ یہ بھی اللہ تعالےٰ ہی کا حکم ہے فَاسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی جو تم نجانو تو تم پوچہ لو یاد رکہنے والے لوگون سے تو اسواسطے مجتہد
اور عالم اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی سے مسئلہ شریعت کا اور غوث قطب ولی مشائخ
سے مسئلہ طریقت کا دریافت کرے مگر انکو حاکم شریعت کا نجانے اور جو مسئلہ کہ قرآن مین
مفصل مذکور نہین اُسکا حال حدیث سی دریافت کرے اور جو حدیث مین بھی صریح بیان نہو وہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابون کے اجماع سے دریافت کرکے اُس اجماع کے موافق عمل
کرے اسواسطے کہ حدیث کی رو سے صحابہ کے اجماع کی پیروی کرنیکا حکم ثابت ہے پہر
جو مسئلہ کہ اجماع سے ثابت نہو یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت مین ویسا واقع نہوا جو اُسپر وہ حکم
ٹہیرا کر اجماع کرتے تو ایسی بات پر مجتہدونکے قیاس صحیح کے موافق عمل کرے پہر وہ مجتہد بہی
ایسا ہو کہ جسکا اجتہاد امت کے اکثر عالم مسلمانون نے قبول کیا ہو جیسے امام اعظم اور امام شافعی
اور امام مالک اور امام احمد اور قیاس بہی فاسد نہو تو معلوم ہوا کہ ایک مسئلہ وہی ہے جو قرآن کی
آیت سے معلوم ہوا سو اسواسطے کہ قرآن محفوظ ہے متواتر اسکے بعد وہ مسئلہ ہے جو حدیث سی
ثابت ہوا اسواسطے کہ وہ کلام پیغمبر معصوم کا ہے مگر قرآن کا مسئلہ اس سے زیادہ

دین کی بات مین راہ نکالی ہی اپنی طرفسے کہ اُس بات کا اللہ نے حکم نہین دیا سو اُن لوگو نکو کیا لوگ اللہ کا
شریک سمجھتے ہین جو اُنکی راہ پر چلتے ہین سو وہ لوگ بڑے نا انصاف ہین اگر اللہ نے قیامت کا
دن فیصلہ کے واسطے نہ ٹہیرا دیا ہوتا تو ابہی اُنکا فیصلہ ہو کر اُنپر عذاب دردناک ہونے لگتا مگر
قیامت کو ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی طرفسے دین مین کوئی راہ نکالے پہر جو شخص اُسپر
عمل کرے وہ شرک کی راہ چلتا ہے اور قیامت کو عذاب دردناک مین گرفتار ہوگا قَالَ اللہُ
تبارک وتعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ
فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نسا مین
کہ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین سے پہر اگر جھگڑا
پڑے کسی چیز مین تو اُسکو رجوع کرو اللہ کی اور رسول کی طرف اگر تم یقین رکہتے ہو اللہ پر اور
قیامت کے دن پر یہ خوب ہی اور بہتر تحقیق کرنا ہی ف یعنی اللہ اور رسول کے حکم بموجب عمل کرو
جو مسلمان حاکم ہو اُسکے کہنے پر بھی عمل کرو اور مسلمان حاکم قاضی مفتی بادشاہ ہین پہر اگر اُس
حاکم کی اور تمہاری بات مین کچھ تنازع پڑے کہ تم کچھ کہو وہ کچھ کہے تو اُسکو اللہ رسول کیطرف
رجوع کرو پہر جو وہانسے حکم ہو وہ عمل مین لاؤ اس آیت سے بوجھا گیا کہ اختلافی مسائل مین قرآن
وحدیث کی طرف رجوع کیا چاہیئے جو اُس سے ثابت ہو وہ ماننا چاہیئے اور کوئی متاع مطلق نہین
أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ
وَمَا كَانَ سِوَى ذَٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہی کہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم تین ہین آیت محکم یعنی
قرآن یا سنت قایم یعنی حدیث یا فرض برابر کا یعنی اجماع امت کا اور جو سوا اُسکے ہو وہ فضول ہے
ف یعنی قرآن وحدیث اجماع امت ان تین اصول سے دین کی بات ثابت اور معلوم ہوتی ہی اور مسئلہ
قرار پاتا ہے اور جو دلیل کہ سوائے قرآن وحدیث اجماع امت کے ہو وہ فضول ہی لا یعنی جیسی منبر کی یا
أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ہو سکتا مگر ہان جسکی حکم برداری کا اللہ حکم دیدے تو اُسکا حکم ماننا چاہئیے تو وہ اُسکا حکم اُسی کیطرف ٹہیرا
بلکہ اللہ تعالی کا حکم ٹہیرا جیسے اللہ نے لوگونکو حکم دیا کہ پیغمبر کا حکم مانو اور رعایا کو حکم دیا کہ اپنے بادشاہ
کا حکم مانو اور عورت کو حکم کیا کہ اپنے خاوند کا حکم مانے اور اولاد کو حکم دیا کہ اپنے ماباپ کا حکم مانو اور غلام
کو حکم کیا کہ اپنے میان کا حکم مانے مگر وہ حکم جو بادشاہ اور خاوند اور ماباپ اور میان خلاف حکم خدا کے
نہ بتادین اور پیغمبر معصوم ہی وہ خلاف حکم خدا کے نہ بتاویگا البتہ جو حکم کہ پیغمبر مشورہ کی راہ سی بتادین
اُس مین آدمی کو اختیار ہی چاہے کرے چاہے نکرے پہر اور کسی بادشاہ امیر مولوی مشایخ کا حکم کیا ہی
جو باوجود مخالفت حکم خدا کے اُسکو ملنئیے اور جیسے خدا کے حکم کو مانتا ویسے ہی اور کسی مولوی
درویش کا حکم ماننا شرک ہے قَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا
وَّاحِدًا ۔۔۔ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ برات
مین کہ ٹہیرایا ہی اپنے عالمون اور درویشون کو مالک بناوے اللہ سے اور مریم کے بیٹے مسیح کو
حالانکہ انکو تو حکم یہی ہوا ہی کہ بندگی کرین ایک مالک کی کہ نہین کوئی مالک سوا اُسکے سو وہ نرالا ہے
اُنکے شریک بنانے سے ف یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہین اور اسکے چھوٹے اور مالک ٹہیراتے ہین
جیسے مسیح پیغمبر اور مولوی اور درویش کہ انکا بھی حکم اپنے اوپر واجب و فرض سمجھتے ہین جیسا اللہ کا
حکم حالانکہ اس بات کا انکو حکم نہین ہوا اور اس سے انپر شرک ثابت ہوتا ہی اور اللہ نرالا ہے
انکا کوئی شریک نہین ہو سکتا نہ چھوٹا نہ بڑا نہ جیسے مسیح پیغمبر نہ مولوی اور درویش بلکہ یہ سب اُسکے
بندے ہین خود محکوم پہر یہ کہان سے خود حاکم اور مالک ہوگئے کہ اپنی رائے سے مسئلہ بتادین اور خدا کے حکم
قرآن مین اپنے حکم کو دخل دین قال اللہ تبارک و تعالی اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا
لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَ
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ شوری کے مین کہ کیا انکے شریک ہین کہ
انہون نے راہ ڈالی ہی انکے واسطے دین کی جسکا حکم دیا نہین اللہ نے اور اگر نہوتی بات فیصلے کی تو فیصلہ
کردیا جاتا انمین اور بیشک ناانصافونکے واسطے عذاب دردناک ہے ف یعنے
یہ بڑی ناانصافی ہے کہ اللہ کی حکمت کے شان مین دخل دیجیے سو جو لوگون نے

درست کردے اَخْرَجَ الدَّارِمِیُّ عَنْ زِیَادِ بْنِ حُدَیْرٍ قَالَ قَالَ لِی عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا یَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ یَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْکِتَابِ وَحُکْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّیْنَ ؁

ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہی کہ دارمی نے ذکر کیا کہ زیاد جدیر کے بیٹے سے نقل کیا کہ مجکو عمرؓ نے کہا کہ بھلا تو جانتا ہی کہ کیا چیز دہاتی ہی مسلمانی کو مینے کہا نہ فرمایا دہاتا ہے مسلمانی کو پہسل جانا عالم کا اور جھگڑا منافق کا قرآن سے اور حکم کرنا گمراہ کرنیوالون حاکمونکا ف یعنی عالم اور مولوی جو پہلے اوپر غلطی مین پڑجاوے تو ایک عالم اُسکے پیچھے غلطی پر چلکر غلطی مین پڑجاتا ہی اور دین اسلام مین خلل آتا ہی پہر جو شخص اُس غلطی کو باوجود واقفیت کے نہ مٹاوے وہ گویا دین اور اسلام کی خلل کا مدادار ہی اور ایسے ہی جو لوگ ظاہر مین کلمہ گو مسلمان ہین اور باطن مین اسلام سے کام نہین رکہتے جب قرآن کی بعضی آیتونکو سند پکڑکے لوگونسے بحث کرنے لگتے ہین تو اور لوگ بھی انکو دیکھکر خراب ہوتے ہین سو دین اسلام مین خلل آجاتا ہی اور اسیطرح جب حاکم امیر بادشاہ قاضی خود گمراہ ہوجاوین اور لوگونکو حکم کرین تو ہزارون خلقت خوف وڈر سے جامین اکر گمراہ ہوجاتی ہی سو دین مین خلل آجاتا ہی تو دیندار کو چاہیئے کہ ایسے عالمون اور امیرون اور جھوٹے مسلمانون کی باتیں دہیان نکرین اور نمانے بلکہ رد کرے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِهَ مَا لَمْ یُؤْمَرْ بِمَعْصِیَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الامارۃ والقضا مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سننا اور حکم ماننا واجب ہے مرد مسلمان پر جبتک اُسکو حکم نہو گناہ کا پہر جب گناہ کا حکم کیا گیا پہر نہ سننا ہے نہ حکم ماننا ف یعنی حاکم اگر گناہ کو نہ کہے تو اُسکا حکم ماننا اور اُسکی بات سننا مسلمان آدمی پر فرض ہے اور اگر وہ گناہ کے کام کو کہے تو اُسمین اُسکا حکم ماننا حرام ہی مثلاً حدیث سے یہ تحقیق ہوگیا قبر پر گچ کرنا اور چراغ جلانا وغیرہ حرکات حرام ہین پہر اُسکے خلاف اگر کوئی حاکم اور مفتی یا مولوی مشایخ جائز کہے یا کسی کتاب مین کسی کا قول و فعل لکھا ہو تو اُسکا ماننا حرام ہے ایسے ہی اور مسئلون کا حال ہی اَخْرَجَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ

لعنت اب اُسکے گلے کا ہار ہے

لطف تیرا کم نہین بسیار ہے

اللّٰہ علیہ وسلم یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین و تاویل الجاھلین ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابراہیم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیکھتے ہین اس علم شرع کو پچھلے لوگو نمین سے جو عادل ہین مٹاتی ہین اسسے بگاڑنا مبالغہ کرنیوالونکا اور جھوٹھہ باندھنا جھوٹونکا اور کل ٹھہلانا دانونکا یعنی آیندہ کو کچہ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن وحدیث کی مطلب مین مبالغہ کرکے اسکے معنے بگاڑ دینگے اور کچہ لوگ قرآن وحدیث کے لفظونمین کچہ لفظین یا معنونمین کچہ معنے اپنی طرفسے لگا دینگے اور کچہ نادان لوگ ایسے ہونگے جو قرآن وحدیث کے مشکل مقامونکی معنی درست کرینگے اور ان معنونکی کل ٹھہلائینگے پھر ایک لوگ عادل منصف لیاقت والے ایسے ہونگے کہ اپنے اگلی لوگون سے اس قرآن وحدیث کے علم کو سیکہ کر اصل مطلب قرآن وحدیث کا بیان کرینگے اور جو مبالغہ کرنیوالون نے بگاڑا تھا اسکو مٹا دینگے اور جھوٹون کا جھوٹھہ باندھا ہوا دور کرینگے اور نادانونکی تاویل کی ہوئی کو مٹا دینگے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علماء دیندار کو مناسب ہی کہ دین کے مسائل مین جو غالیون نے تحریف کردی اور مبطلین نے جو جھوٹی باتین بنالین اور جاہلون نے جو تاویلین نکالی ہین اسکو مٹا دین اور سوا قرآن وحدیث کے ایسے لوگونکی بات کی پیروی نکرین یہ عجب حیرت کی بات ہے کہ آپ صرف ونحو ولغت ومنطق بیان معنی اصول تفسیر وحدیث سب علم پڑہکر حقیقت کی دریافت نکرین کہ یہ مسئلہ کس آیت اور کس حدیث سے نکلا ہی اور کہانسے لکھا ہی اور بنا اس مسئلہ کی کس بات پر ہی اسکی مثال ایسی ہی جیسے کوئی اپنی آنکھین بہیچ کے بند کرے اور اندہی کیطرح اور ونکی آواز کے پیچھے چلے مسائل فقہی انہین لوگونکے واسطے ہین جو قرآن وحدیث کا مطلب سمجھ نہین سکتے اور جو عالم اصول اور تفسیر و حدیث ولغت ونحو جانتا ہو اسکو یہی چاہئے کہ ہر مسئلہ کو اصول کے موافق قرآن وحدیث سے مقابل کرے اگر موافق پاوے تو عمل کرے اور اگر مخالف پاوے تو قواعد اصول کی موافق اسکی تاویل صحیح مین فکر کرے پھر اگر صریح مخالف پاوے تو اسکو رد کردے اور نمانے پھر کسیکا قول ہو خواہ امام کا خواہ مشایخ کا کیا تعجب ہی کہ اس امام ومشایخ کو غلطی ہو گئی ہو اسواسطے کہ سوائے پیغمبر کے کوئی معصوم نہین اہل سنت کا یہی عقیدہ ہی کہ المجتہد یخطی یعنے مجتہد کبھی خطا بھی کرجاتا ہے تو واقف کار پر فرض ہے کہ اس خطا کو مٹا کر

پیا اور مرسلین کو صبح و شام
فخر ہی تری غلامی سے مدام
اولیا غوث و قطب و ابدال تمام
ہین تری درگاہ والا کے غلام

کیا بلند عالی تری سرکار ہے

کیا گدا ہے شاہ وکیا سردار ہے

ناصحش تلوار ہے یادار ہے

مالک اسکے ملک کا مختار ہے

قرآن کو مقدم رکھے جسکی تابعداری کا قرآن مین حکم ہوا اُسکی تابعداری کرے اور کہا مانے اور قرآن کے خلاف
کسی مولوی مشایخ کا کلام نمانے الله سب مسلمانون کو یہی توفیق دے اور انہی نیک راہ پر لگا دے اور یہ
جو بات لوگونمین رائج ہو گئی کہ الله و رسول کے کلام کو دریافت نہین کرتے کوئی قصے بزرگون کے
دیکھتا ہے کوئی تواریخ مین مشغول ہے کوئی کلام بزرگون کے جمع کر رہا ہے تو اُسکا سبب یہ ہوا
کہ ان لوگون نے اپنے باپ دادے کو اسی رویہ پر دیکھا پھر ہوتے ہوتے یہ رسم پڑ گئی اور اسکی
قباحت نظر سے چھپ گئی اسواسطے اسمقام پر رسوم کی قباحت بیان کرنا مناسب معلوم ہوا
اور ایک فصل اس باب مین بھی علیحدہ لکھی جاتی ہے

اَلفَصلُ السَّابِعُ فِی ذِکرِ رَدِّ الرُّسُوم

ترجمہ ساتوین فصل رسمونکے رد کے ذکر مین ف جو چیز خواص و عوام اکثر لوگونمین رائج ہو اور وہ لوگ اُسکو
برا نہ سمجھین اگرچہ اُسکا کرنا ثواب یا نکرنا عذاب نجانین مگر اسکے کرنیوالے کو کوئی اُن مین مطعون
نہ کرے بلکہ نکرنیوالا مطعون ہو اور لوگ اُسپر تعجب کرین پھر خواہ وہ کام شرع کے رو سے جائز
اور مباح ہو خواہ مکروہ حرام ہو اس بات کا کچھ اسمین لحاظ نہو صرف زمانہ کی رواج کا لحاظ ہو ایسے
کام کو رسم کہتے ہین پھر ایسے کام اصل شرع کی رو سے اگرچہ جائز اور مباح ہون مگر جب ان کامونکو
شرعی کامون کیطرح لوگ کرنے لگین اور کرنیوالے کی تعریف اور مدح اور نکرنیوالے کی ہجو اور مذمت
ہونے لگی اور ایسے بعض کامونمین ہوتے ہوتے آخر کو یہ نوبت پہنچی کہ مکروہ اور حرام بلکہ کفر و شرک
اُس کام کے سبب ہونے لگے تو ایسے سب کام کبھی بدعت کبھی مکروہ کبھی حرام کبھی شرک کبھی کفر مین
شمار ہو کر شرع کی رو سے منع ہو جاتے ہین رسم کی مثال یہ ہے کہ مثلاً قربانی کرنا دسوین اور گیارہوین
اور بارہوین ان تینون تاریخونمین ذی الحجہ کی شرع سے جائز ہے پھر اکثر لوگ جانور اُسی روز اگرچہ گران
قیمت اور مشکل سے تلاش ملے اور دوست آشنائون فقیرون محتاجون کو اُس روز گوشت کے
احتیاج نہین ہوتی اور ہر چند عید کی نماز مین دیر ہو حالانکہ دو روز تک اور بھی قربانی کا وقت ہے
مگر اکثر لوگ صرف رسم و رواج کے لحاظ سے مخصوص عید کے روز قربانی کرتے ہین یا مثلاً جس روز
کوئی مر جاوے اگرچہ اُس روز غم و الم سے فرصت نہو اور محتاجی بھی ہو اور موسم برسات کا ہو اور
گھر والون مین کوئی بیمار بھی ہو اور پڑھنے پڑھانے مین خلل آتا ہو یا سفر ضروری موقوف ہوتا ہو
اور عبادت اطمینان سے نہو سکے اور جماعت یا جمعہ کی نماز فوت ہو اور رکھنا

ذات اُنکی مطلع انوار ہے
دین و دنیا مین وہ موذی خوار ہو
147
نام اسکا جارق الاسرار ہے
مجموعہ احوال اور اخبار ہے

ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الامارۃ والقضا مین لکھا ہی کہ شرح السنۃ مین ذکر کیا کہ نواس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تابعداری نہین چاہیئے کسی مخلوق کی جس امر مین نافرمانی ہو خالق کی ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ قرآن کے خلاف کوئی کہے اور کیسی ہی تقریر بنائے نمانیئے بلکہ اگر تمام مخلوق دنیا
کی کہے تو بھی خلاف قرآن کے نمانیئے اور جس بات مین خدا کا امر ہوچکا اسکو کوئی منع کرے خیال
مین نلائے اور جو بات قرآن کی روسے منع ہوچکی اسکو کوئی کرنیکو کہے نمانیئے اور جو مانے وہ گویا
خالق سے مخلوق کو بڑا جانتا ہی أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ
عَنْكَ الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْبَرَاءَةِ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا
مِنْ دُونِ اللهِ وَقَالَ إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ اسْتَحَلُّوا
عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ ترجمہ عدی بن حاتم نے نقل کیا کہ مین آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرے گلے مین
سونے کی چلیپا تھی تو فرمایا کہ اے عدی پھینکدی اپنے پاس سے بت کو اور مینے سنا حضرت کو کہ پڑہتے
تھے یہ آیت سورہ برات مین اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ الخ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ ٹھہرالیا ہی اپنے مولوی
اور درویشون کو رب اپنا اللہ سے ورے اور فرمایا حضرت نے کہ وہ لوگ پوجتے نہین تھے انکو لیکن
حلال جانتے تھے وہ لوگ جو وہ حلال بتاتے تھے اور حرام جانتے تھے جو چیز وہ حرام کہدیتے
تھے ف یہودیون نے اپنی دانست مین عیسیٰ پیغمبر کو سولی دیا سو اس سولی کی شکل نصاریٰ بناکر
تعظیم کرتے ہین اور اسکو چلیپا کہتے ہین اور سونے چاندی کی بناکر گلے مین بطور تعویذ کے ڈالتے
ہین سو وہ چلیپا سونے کی عدی کے گلے مین تھی سو حضرت نے اسکو بت فرمایا اور اسکا پھیکنا ارشاد
فرمایا اور کلام اللہ کی آیت پڑھ کر اسکا مطلب بیان کیا کہ یہود و نصاریٰ اپنے مولویون
درویشونسے جو کام حلال سنتے وہ کرنے لگتے اور حلال جانتے اور جو حرام سنتے وہ حرام جانتے اور
اللہ کی کتاب تورات اور انجیل سے اسکو تحقیق نکرتے سو انکو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انھون نے
اپنے مولویون اور درویشون کو گویا اپنا رب مالک ٹھیرالیا کہ انھون کے حکم کو مانتے ہین خواہ وہ
کتاب اللہ سے موافق ہو خواہ مخالف سو یہ شرک ہے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہیئے
کہ یہود و نصاریٰ کے راہ روِیہ اختیار نہ کرے اور اصل حاکم اور شارع اللہ ہی کو جانے اور

صدقہ نہ ہا پہر اگر کوئی نقد یا کپڑا خیرات کرکے یا اور طرحسے مُردونکو ثواب پہنچاوے اور رسم کی طور پر کہانا
نکری تو اسقدر مطعون ہوگا اگر کبہی نکری تو اسقدر مطعون نہوا اسیطرح کہانے پر فاتحہ پڑہنا اور شادی اور
غمی وغیرہ سب امور مین یہین رائج ہوگئین کہ وہی بات اگر اور طرح پر ہو تو لوگ نمانین اور تعجب کرین بلکہ برا کہین
اور اگرچہ برا ہی کام ہو مگر جب رسم ہوگیا پہر نہ کوئی تعجب کرتا ہی نہ انکار رکہتا ہی مثلاً اگر کوئی فرنگی یا چمار
یا بہنگی کے گہر کا کہانا کہاوے یا پانی پیوے تو مطعون ہو اور ہندؤنکے گہر کا کہانا پانی کوئی برا نہین سمجہتا
سبب یہی کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی مسلمان دُوندا کا
کنہیا کا جنم کرے تو مطعون ہو اور مسلمان کہلاتے ہین اور دیوالی ہولی اپنے گہر کرتے ہین کوئی برا نہین
سمجہتا سبب یہی کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی اپنے لڑکے
کو جنیو پہناوے تو مطعون ہو اور لڑکونکی چوٹیان رکہتے اور بدہیان پہناتے ہین کوئی برا نہین سمجہتا
سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین اُسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی حضرت
عیسیٰؑ کے تولد کے بڑے دن کی محفل کرے تو مطعون ہو اور مولود شریف کی محفلین کرتے ہین اور برا
نہین سمجہتے سبب یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی
خچر گدہے پر چڑہے تو مطعون ہو اور چہوٹے ٹٹو پر سوار ہو کوئی برا نہ سمجہے سبب یہی ہے کہ اُسکا رواج نہین
اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی کسی مرد کے واسطے ایک کسی علحدہ مکان مین بلاوے
تو بہڑوا ٹہیرے اور مطعون ہو اور یہ جو لوگ ہزارون مردونکے واسطے طایفے کے طایفے ایک
مکان مین جمع کر دیتے ہین اُنکو کوئی برا نہین سمجہتا سبب یہی ہے کہ اسکا رواج نہین اُسکی رسم
پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی عورت کسی مرد کو زنا کروانیکے لئے نوکر رکہے تو تعجب
آوے اور وہ مطعون ہو اور اگر کوئی مرد کسیکو زنا کے لئے نوکر رکہتے تو کوئی ویسا برا نہ سمجہے سبب
یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی عورت
اپنا سر منڈاوے تو تعجب آوے اور وہ مطعون ہو اور مرد ڈاڑہی منڈاوے تو اُتنا تعجب نہ
آوے اور کوئی اسقدر برا نہ سمجہے سبب یہی ہی کہ اُسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت
مین دونو ایک ہین یا اگر عورت گہوڑے پر سوار ہو ہتیار باندہے تو ایک انگشت نما اور
مطعون ہو اور مرد جو مہندی مسی لگاوے سُرخ کپڑے انگوٹہی چہلے پہنے تو کوئی

برسات مین خراب ہوتا ہے اور نوبت سودی لینے یا قرض یا بہیک مانگنے کی پہنچے گر موت کے دن یا تیجے دن یا
ساتوین دن یا چالیسوین دن یا چہ ماہی یا برسی کے روز ضرور ہی اُس میت کے سبب کہانا پکے اور بٹتا جاوے
حالانکہ اور روز بہی کہانا پکا نا مرد کی طرف سے خیرات کرنا جائز اور مباح ہے مگر لوگ صرف رسم
و رواج کے سبب انہین دنون مین کرتے ہین اور نہ کرین تو مطعون ہون یا مثلاً جب عورت کا شوہر
مرجاوے باوجودیکہ اُسکو مرد کی خواہش ہو اور بے وارثی کے سبب محتاجگی بہی ہو اور کوئی باہر کے کام کرنی والا
اُسکا نہو اور اکیلے گہر مین اُداس بیٹہی رہے اور شرع کے رُو سے دوسرا نکاح جائز بہی جانتی ہو
مگر وہ صرف رسم و رواج کے سبب اور خاوند نکریگی تو لوگ اُسکو اچہا کہینگے اور کرے تو اُسپر طعن
کرین یا مثلاً نکاح اور ختنے اور بسم اللہ وغیرہ مین باوجود فقیری اور محتاجی کے اگرچہ سودی قرض لینا
یا بہیک مانگنا پڑے مگر چہٹی معمولی اور برادری کا کہانا اور کپڑے وغیرہ رسمین خاندانی بلکہ اور خرافاتیں
ناچ راگ رنگ ضروری ہون اگرچہ وہ لوگ ان رسمونکو فرض واجب سنت مستحب نہ جانین مگر رسم
و رواج کے سبب کرتے ہین نکرین تو مطعون ہون اور کرین تو تعریف ہو سو ایسی باتونکا جو رسم ٹہر گئی
ہین اس فصل مین رد ہے تو اب معلوم کیا چاہیئے کہ بعضے اگلے نیک لوگون نے بعضے مباح کام اُسوقتمین
کچہ مصلحت سمجہ کر کسی فائدہ کیواسطے کرنے تجویز کیے پہر لوگ اُس فائدہ کے سبب اُن کامونکو کرنے
لگے پہر ہوتے ہوتے خواص و عوام مین وہ کام رائج اور جاری ہوگئے اور عوام کے نزدیک اُس فائدہ کا
لحاظ نرہا اور وہ کام باقی رہے اور بسبب رواج کے رسم پڑ گئی اُسکے کرنیوالی کی تعریف اور نکرنے
والے کی مذمت ہونے لگی پہر یہانتک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی شخص اُس سے بہتر طریقہ اسی کام مین زیادہ فائدہ کا
نکالے تو اُسکو کوئی نمانے مثلاً اگلے عقلمندون نے مُردونکو ثواب پہنچانیکے واسطے کہانا پکا کر خیرات کرنا
مقرر کیا تہا اور بموجب مسئلہ کے صدقہ خیرات رشتہ مند محتاجونکو پہلے دینا چاہیے وہ لوگ رشتہ مند
محتاجونکو وہ خیرات کا کہانا اول دیا کرتے تہے پہر ہوتے ہوتے اب یہ نوبت پہنچی کہ اُس کہانی مین
اب خیرات اور ثواب کا لحاظ مطلق نرہا لوگ صرف رسم و رواج کے سبب کہانا پکا کر رشتہ مندون
مین حصے مقرر کرکے تقسیم کرتے ہین اور وہ رشتہ دار اگرچہ غنی دولت مند ہون مگر
کہانے کا حصہ نہ پہنچے تو شکوہ کرین پہر اگر کوئی خیرات صدقہ کا نام لے تو بعضے خیرات
والے رشتہ مند قبول نکرین اور وہ کہانا نہ لین تو اب یہ رسم ٹہر گئی خیرات

رواج نہین اسکی رسم پر گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین اگر کوئی نجوم وانگریزی پڑہے تو مطعون ہو اور ریاضی منطق ہیئت پڑہتے ہین اور برا نہین سمجتے سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین اسکی رسم پر گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین غرضکہ اسیطرح کی ہزارون رسمون مین لوگ گرفتار ہین اور بسبب رواج کے اسکی برائی خیال مین نہین آتی اور اگر کوئی سمجہائے تو اب لوگ وہی جواب دیتے ہین جو اگلے کافر کہتے تہے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ؁ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ بقر مین اور جو انکو کہیے چلو اسپر جو نازل کیا اللہ نے کہین نہین ہم چلینگے اسپر جسپر دیکہا اپنے باپ دادون کو اور بہلا اگرچہ انکے باپ دادے نہ عقل رکہتے ہون اور نہ راہ کی خبر ف جب کافرونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سمجہاتے کہ شرک وبدعت کی رسمین جو تم مین رائج ہین چہوڑو اور اللہ نے جو قرآن اتارا ہے اُسپر چلو تو وہ کہتے کہ اگر ہم اس قرآن موافق چلین تو باپ دادون کی راہ چہوٹتی سو ہم اسپر نہین چلین گے بلکہ اُن رسمون پر چلین گے جسپر اپنے باپ دادون کو ہمنے دیکہا اگر یہ راہ ورسم بری ہوتی تو ہمارے باپ دادے کیون اسپر چلتے سو اللہ تعالی نے اسکے جواب مین فرمایا کہ یہ عجب احمق لوگ ہین اگر انکے باپ دادے مطلق بے عقل اور محض بے شعور اور بیوقوف ہون اور انکو نیک راہ کی کچہہ خبر بہی نہو یعنی اُن مین اگر اپنی عقل بہی نہو اور کتاب کا علم بہی نہو تو بہی یہ لوگ کیا انہین احمق جاہل باپ دادونکی راہ ورسم پر چلینگے آخر بے عقلی بے علمی کے کامون مین باپ دادے کی راہ نہ چلینگے مثلاً کسی نے ایک بار کپڑے کی سوداگری کی اور اُس مین نقصان پڑا تو وہ راہ اُسکی اولاد نہ اختیار کرے گی یا کسی کا باپ بے دریافت کیے راہ چلا تو بہک گیا تو اُسکا بیٹا وہ راہ نہ چلے گا تو جس مقام پر دنیا کا نقصان ہو اُس مقام پر آدمی باپ دادے کی راہ چہوڑ دے تو دین کے نقصان مین تو چاہیے اُور بہی زیادہ اُسکو چہوڑدے عجب مسلمان ہین کہ خدا ورسول کی راہ ورسم کو چہوڑ کر باپ دادے کی راہ ورسم کو مقدم کرتے ہین اگرچہ باپ دادے کی رسم بیعقلی اور گمراہی کی ہو مگر کبہی نہ چہوڑین اور اُسکے مقابلہ مین اللہ ورسول کی راہ کو کہ دنیا ودین دونون جہان کے فائدہ کے معقول ہدایت کی ہو لیکن نہ اختیار کرین اور پہر دعوی مسلمانی کا کیسے بجا دین اور یہان تک تو بات نہیچا دین کہ اگر باپ دادے کچہہ عقلمندی کی بات کچہہ فائدہ سوچکر لاے اور اب اُس مین

برا نسمجھے سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین اور اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی سو
یا کتا یا گدہا کہاوے تو مطعون ہوا اور لوگ شراب اور سود اور رشوت کہاتی ہین کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہی ہی
کہ اسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا اگر مسلمان آپکو پنڈت اور دیوتا مہر
کہلاوے تو مطعون ہوا اور ٹہاکر اور کنور کہلاتے ہین کوئی برا نہین سمجھتے سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین اسکی
رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا اگر کوئی آدمی کی چرکین سے گہر لیپے تو مطعون ہو اور جانورونکی
چرکین سی مکان لیپتے ہین بلکہ روٹی پکاتے ہین اور برا نہین سمجھتے سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین اور
اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا اگر کوئی شخص کوٹہری مین سوتا ہو اور کوئی اوس کوٹہری
کی چہت پر بیٹہکر اسکو راگ سناوے اور اس سے عرض معروض کرے اور جانے کہ وہ سوتا ہی سنتا ہی تو لوگ احمق
بتاوین اور مطعون کرین اور مردونکی قبرونپر گاتے ہین اور مردونسے عرض معروض کرتے ہین کوئی برا نہین
سمجھتا سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی کسی مسجد
بیت المقدس قرآن کہے تو مطعون ہوا اور کعبہ قبلہ کہتے ہین اور برا نہین سمجھتے سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین
اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی سلام کی جگہ عبادت یا پوجا کہے تو تعجب آوے
اور مطعون ہوا اور بندگی کہتے ہین اور برا نہین سمجھتے سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی
اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی لکڑی یا کپڑے پر فاتحہ دلاوے تو مطعون ہو اور کہانی پر فاتحہ دلاتے
ہین اور برا نہین سمجھتے سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک
ہین یا اگر کوئی غیر آدمی کسیکے گہر مین چلا آوے اور پردہ نشین عورت سامنے ہو تو مطعون ہو اور
دیور جیٹہ اور خاوند کے بہانجے بہتیجے جوان گہرونمین بے پردہ جاتے ہین اور عورتین ان کے سامنے
ہوتی ہین اور کوئی برا نہین سمجہتا سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین
دونون ایک ہین یا اگر کوئی کسی فرنگی کو اپنی بیٹی دے تو مطعون ہوا اور رافضیونکو بیٹیان دیتے ہین اور برا
نہین سمجھتے سبب یہی ہی کہ اسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی
کسی انگریز کی نوکری کرے تو مطعون ہوا اور ہندوونکی نوکری کرتے ہین اور برا نہین سمجھتے سبب یہی
کہ اسکا رواج نہین اور اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا بعضے ملکونمین اگر کوئی ہندونکی
نوکری کرے تو مطعون ہوا اور نصاریٰ کی نوکری کرتے ہین اور برا نہین سمجھتے سبب یہی ہی کہ اسکا

یہ حدیث اور روایت اخبار ہی

آسمان پر اب وہ خوش گردار ہی

دل مین سوچو یہ اسی کا کار ہی

ایسی تکلیفون مین الله یار ہی

جھٹلا نیوالو نکا ف یعنی اللہ کیطرف سے جتنے پیغمبر آئے سب سے یہی معاملہ ہوا کہ آسودہ لوگ کہنے لگے کہ جس راہ پر
ہمنے اپنے باپ دادے کو دیکھا اُسی راہ اور اُنہیں کے قدم بقدم چلینگے پھر وہ پیغمبر جب اُنسے یون کہتے کہ بھلا
اگر تمہاری باپ دادے کی راہ سے زیادہ سوجھ کی راہ اور بہتر طریق ہم تمکو بتادین تو بھی کیا تم باپ
دادے ہی کی راہ پر چلوگے تب اُنکو کچھ جواب نہ بنتا تو عاجز ہوکر آخر کو کہتے کہ جو علم اور کتاب تمہاری
معرفت اللہ نے بھیجا سو اُسکے ہم منکر ہین وہ ہم نمانینگے اگرچہ ہمارے باپ دادے کی راہ سے
بہتر ہو جب یہانتک اُن کافرونکی جہالت اور شرارت پہنچی تب اللہ تعالی نے اُس شرارت کا اُنسے
بدلا لیا پھر کسی کافرون کی قوم پر پتھر برسائے اور کسی پر آگ برسی اور ہوا سے ہلاک ہوا اور کوئی
زمین مین دھس گیا اور کسی قوم کو دریا مین ڈبو دیا اور کسی کو زمین ہلا کر ہلاک کر دیا سو دیکھو جن
لوگون نے ہمارا حکم جھٹلایا اور اپنے باپ دادے کی رسم و راہ مقدم کی اُسکا انجام کیسا ہوا کہ وہ تو اپنے
باپ دادے کی رسم قایم رکھا چاہتے تھے اللہ تعالی نے اُسکے بدلے اُنہین کو نیست و نابود
کر دیا پھر کسیکا پتا بھی نہ لگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر پیغمبر کی اُمت کے بڑے لوگ اسیطرح کہتے چلے
آئے ہین اور اپنے باپ دادے کے رسومات کو چھوڑنا اُنکو ازبس دشوار و ناگوار تھا تو مسلمان کو
چاہیے کہ باپ دادے کی رسوم کو اُٹھا دین اور اپنے پیغمبر کے فرمودے موافق خدا کے حکم پر عمل کرین
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ آسودہ کھاتے پیتے ہوتے ہین وہ ہی اکثر باپ دادے کے رسومات کو
سند پکڑتے ہین اور اُنہین کو رسومات کا چھوڑنا بہت مشکل اور گران ہوتا ہے اور بیچارے خوار محتاج آدمی خدا
و رسول کی بات جلدی مان لیتے ہین تو آسودہ مسلمانونکو مقدم چاہیے کہ پہلے آپ رسوم کو ترک کرین
اور لوگون کو ترغیب دین کہ باپ دادے کی رسوم کو چھوڑ دین پھر محتاج لوگ خود بخود دیکھا دیکھی وہ بھی چھوڑ دینگے
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب آدمی باپ دادے کی رسومات مین گرفتار ہوتا ہے اور باپ دادے کی راہ پر اڑ
جاتا ہے تو کسیکا سمجھانا اُسکے خیال مین نہین آتا اور معقول بات بھی نہین مانتا تو غضب الٰہی اُسپر نازل ہوتا ہے
پھر اُسکا نام و نشان باقی نہین رہتا تو مسلمان کو چاہیے کہ خدا کے غضب سے ڈرے اور باپ دادے کی
رسم پر اڑا نہ رہے اور سبکو ترک کرے اور اللہ و رسول کی راہ کو چھوڑ کر شیطان کی باتونکے پیچھے نہ لگے
قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ
شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰی

وہ فائدہ نرہا تو بھی اُس کام کو کیئے جاتے ہین مثلاً باپ کسیکا مرید ہوا تو بیٹا بھی اُسی خاندان کا مُرید ہوگا اگر
باپ کا پیر اچھا اور نیک خدا آگاہ اور عارف باللہ تہا اور اُسکی اولاد دریا کار تہگ ہوگئی مگر اُسی خاندان کا
مرید ہوگا یا مثلاً باپ دادے سے اتفاقی ایکبار کوئی کام بیہوشی مین ہوگیا تو اولاد اُس کام کو اپنی
اوپر واجب جانکر کریگی چنانچہ ایک بزرگ دریا سے پانی کا گھڑا بہرے اپنے گہر کو لاتے تہے اتفاقاً بسنت
کا روز تہا راستے مین اُن بزرگ کو ہندو گاوتے بجاتے ملے اُن بزرگ کو حال گمراہی کا دیکھکر شاید خدا
کا خوف اور قیامت یاد آئی تو اُنکو حال آیا اور بیخود ہوکر مستی کی حالت مین گہر تک آئے اب اُنکی اولاد
نے یہ رسم ٹہیرائی کہ بسنت کے روز بہت سے مُرید اُنکو ساتہ لیکر دریا سے پانیکا گھڑا بہر کر سر پر رکہکے
اپنے گہر تک ناچتے چلے آتے ہین اور کوئی منع کرے تو باپ دادے کی سند لاتے ہین پہر بعضون مین یہانتک
جہالت کی نوبت پہنچی کہ لڑکیون کو قرآن اور مسائل نہین سکہاتے کہ ہمارے بزرگون سے یونہین چلا آتا ہے
کہ عورتونکو کچہ پڑہاتے نہین یہ بات بعینہ ہندوٗون کی ہے کہ اُنکے ہان بھی عورتون کو مسائل پڑہانا
منع ہے اور بعضے یون کہتے ہین کہ ہمارے خاندان مین کسی پر مسجد بنانا نہین پڑتا سبحان اللہ پہلے
منہ پہر دعویٰ مسلمانی کا کرتے ہین مسلمانکو چاہیئے کہ کافرون کیطرح باپ دادے کی رسوم کو سند نہ
پکڑے جو حکم خدا کا ہو اُسپر چلے اور باپ دادے کی اگر نیک راہ قرآن و حدیث کے موافق ہو تو اُسپر اللہ و
رسول کی راہ سمجہ کر چلے نہ باپ دادے کی رسوم کو اختیار کرنا غرض کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باپ دادے
کی رسوم کو اختیار رکہنا اور قرآن و حدیث کے مقابلہ مین سند پکڑنا کفر کی بات ہے جبہی اللہ تعالیٰ نے
اگلے کافرونکو الزام دیا قال اللّٰہ تبارک و تعالیٰ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ
قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ
مُّقْتَدُوْنَ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ
اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ زخرف مین کہ اور اسیطرح جو بہیجا ہمنے تجہسے پہلے ڈرانیوالا کسی
گاؤن مین سو کہنے لگے وہانکے آسودہ لوگ ہمنے پائے باپ دادا ایک راہ پر اور ہم اُنہین کے قدمون پر
چلتے ہین وہ بولا اور مین جو لادون تمکو اُس سے زیادہ سوجہ کی راہ جسپر تمنے پائے اپنے باپ
دادے کو بھی کہنے لگے ہمکو تمہارے ہاتہ بہیجا نہ ماننا پہر ہمنے اُنسے بدلا لیا سو دیکہہ آخر کیا ہوا

شادی مین کچھ لطف ہی نہین اور جس شادی مین راگ باجا نہو اور شادی موافق سنت کی ہو تو بعضے مرد کہتے ہین
کہ یہ گویا غمی کی محفل ہی یہان چنے لا کر اسپر کلمہ پڑہو تو اس سنت پر طعن کیا اور اپنے ایمان کا لحاظ نکیا
کہ وہ جاتا رہا اور بعضے شخص اس راگ کو عبادت سمجھنے لگے اور قبرون پر بزرگون کے گانے بجانے
ناچنے لگے اور حالانکہ قرآن و حدیث سے راگ باجے کی برائی اور گانے ناچنے والے کی برائی
مذمت ثابت ہی قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ لقمان مین کہ اور ایک لوگ ہین کہ خریدار ہین کہیل کی باتون کے
تا کہ بچلا دین اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹہیرا دین اسکو ہنسی وہ جو ہین انکو ذلت کی مار ہی **ف** کہیل کی باتون
یہان فرمایا راگ کو کہ بعضے ناسمجھ آدمی اسپر پیسا خرچتے ہین اور قوالون اور سرود یون ڈہرون ون
بہانڈ بہگتیون رنڈیون کو روپے دیتے ہین سو اس راگ کے سبب سننے والے بھی اللہ کی راہ کے
کام سے بچل جاتے ہین کہ کسیکی نماز جاتی رہتی ہی اور کسیکو وقت تنگ ہوتا ہی اور کسیکا دل عین نماز
مین اس راگ کی طرف متوجہ ہوتا ہی اور کسیکو زنا یاد آتا ہی اور کوئی اسمین بیخود اور بیہوش ہو جاتا ہی
اور کوئی اچہلنے کودنے لگتا ہے اور آپ پر لوگون کو ہنساتا ہے اور روپیہ پیسا جو اللہ کی راہ مین خرچنا
تہا مفت برباد جاتا ہی پہر ہوتے ہوتے اسکے نزدیک شریعت کی بات ہنسی ٹہیر جاتی ہے اور وہ گانے
بجانے والے بھی اللہ کی راہ سے بچل جاتے ہین کہ نماز روزہ دینی امور کے مسائل نہیں سیکھتے
ابتدا سے راگ تال سر راگنیان دریافت کرتے ہین اور راگ کے شغل مین روزہ نماز سے باز رہتے ہین
اسمین جو پیسا پاتے ہین وہ بھی برے کامو مین اڑاتے ہین اور مسائل دینی کو کہیل سمجھتے ہین سو فرمایا
کہ ایسے لوگونکو ذلت کا عذاب ہوگا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ
مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ
وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ اسرا مین اور
گہبرا لے انمین سے جسکو گہبرا سکے اپنی آواز سے اور پکار لا انپر اپنے سوار اور پیادے اور ساجہا کر انسے مال
مین اور اولاد مین اور وعدے دے انکو اور کچھ نہین وعدہ دیتا انکو شیطان مگر دغا بازی **ف** جب
شیطان اللہ کی درگاہ سے راندہ گیا تب اسنے دعا مانگی مجکو قیامت تک زندہ رکہ تو مین

155

منتون سے اولیا بیزار ہے
گرم اسمجا کفر کا بازار ہے
مہیکہ انکی بی شبہ مردار ہی

حَلَّ اَبُ السَّعِيْرِ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حج مین کہ اور بعضا شخص ہی جو جھگڑتا ہی اللہ کی راہ مین
بنجبر اور ساتھہ پکڑتا ہی ہر شیطان سرکش کا جسکی قسمت مین لکھا ہی کہ جو کوئی اُسکا دوست ہووے اُسکو بہکاوی
اور لیجاوے عذاب مین دوزخکے ف یعنی بعضے آدمی ایسے بھی ہین کہ اللہ کا حکم سنکر اُسمین گفتگو اور چون و چرا
کرتے ہین اور حجت اور تکرار اُٹھاتے ہین حالانکہ اُنکو اپنی بات کی خبر نہین کہ ہم کہانسے کہتے ہین اور
کیا کہتے ہین سو وہ لوگ شیطان کا ساتھ پکڑ رہے ہین کہ شیطان کی سکھائی ہوئی رسمون اور باتونکو
سند پکڑ رہے ہین سو انکا انجام دنیا مین گمراہی ہی اور مرنیکے بعد دوزخ ہی اسواسطے کہ یہ لوگ شیطان
کی سکھائی ہوئی بات پر چلتے ہین تو شیطان کے دوست ہین اور شیطان کی قسمت مین اللہ تعالے
نے لکھدیا ہی کہ جو شخص اُسکی دوستی اختیار کرے اُسکو یہ بہکاوے اور گمراہ کردے اور دوزخ مین پہنچاوے
اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ مین جو بعضے لوگ چون و چرا کرتے ہین اور شیطان کی سکھائی ہوئی
رسمونکو دلیل ٹہیراتے ہین سو شیطان کے دوست ہین اور شیطان کے بہکائے ہوئے ہین کہ انجام
اُسکا دوزخ ہی ان آیتون سے معلوم ہوا کہ باپ دادے کی رسم کو اختیار کرنا باوجود مخالفت قرآن
و حدیث کے ترک نہ کرنا کفر کی رسم ہی کہ اسی بات پر اللہ تعالے نے کافرونکو الزام دیا اور گمراہ
فرمایا اور انجام اُنکا دوزخ فرمایا تو مسلمان کو چاہیئے کہ بالکل رسم و رسوم کو اُٹھادین اور کافرونکی سی
راہ نہ اختیار کرین اور برادری کے لوگونکے بُرا ماننے اور طعن کرنیکا لحاظ نہ کرین کہ اللہ و رسول کی
طرفسے شاباشی ملیگی اور اگر برادری چھوٹ گئی تو اللہ اور رسول کا ساتھ ہوگا ہرچند رسمین بہت سے لوگونمین
رائج ہین سبکا حال بیان کرنا مفصل خصوصاً اس چہوٹی سی کتاب مین مشکل اور دشوار ہی مگر چند
رسمونکی قباحت بیان کرنا ضرور ہوا کہ وہ رسمین اکثر خواص لوگون مین بھی رائج ہین اور انکا چھوڑنا
خواص و عوام سے مشکل اور دشوار ہی سو وہ سات چیزین ہین اوّل راگ باجا سُننا دوسرے اپنی نسب پر
فخر کرنا تیسرے آپسمین ایک دوسرے کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا چوتھے مہر بڑی مقرر کرنا اور شادیونمین
بیجا خرچ کرنا پانچوین بیوہ عورت کا دوسرا نکاح نکرنا چھٹے مصیبت مین چلانا اور زیادہ سوگ مین
بیٹہنا ساتوین زینت بہت سی کرنا **رسم پہلی** سماع الغنا والمعازف ہے یعنی راگ باجا سُننا اب سنا
چاہیئے کہ راگ سُننا اس زمانہ مین اکثر رائج ہو گیا کہ شادیون مین اور عرسون مین اور محفلون
مجلسون مین خواہ نخواہ مقرر کرتے ہین پھر بعضے جاہل کہتے ہین کہ اسکے بغیر

ایسا مالک چھوڑ کر جو روز و شب
مدعا قربت کے کرتے ہین طلب
پیر فقیرون کو پکڑتے ہین سبب
فاسقو نامردو مشرکین ہین یہ سب
جائے اُنکی بے شبہ فی النار ہے

ہر برس ایک میدنی طیار ہے

پہلی رسم سماع الغنا والمعازف مین ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع ترجمہ

مشکوۃ کے باب البیان والشعر مین لکھا ہی کہ بیہقی نے شعب الایمان مین ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راگ اگاتا ہی نفاق دل مین جیسے اگاتا ہی پانی کھیتی ف نفاق اسکو کہتے
ہین کہ آدمی ظاہر مین دعوی مسلمانی کا کرے روزہ نماز بجالاوے اور دلمین اسکو خدا اور رسول سے کچھ کلام
نہو سو فرمایا کہ جیسے کھیتی پانی دینے سے جمتی اور زیادہ ہوتی ہے ویسے ہی راگ سننے سے نفاق دلمین
پیدا اور زیادہ ہوتا ہی جو سچا مسلمان ہو اسکو راگ سننے سے نفاق پیدا ہوتا ہی اور جسکے دل مین کچھ بھی
نفاق ہو تو وہ زیادہ ہو پہر شوق الٰہی پیدا ہونیکا یا زیادہ ہونیکا تو کیا امکان ہی اور جو شخص یہ دعوی
کرے وہ جھوٹا ہی جسکو پیغمبر نے نفاق فرمایا اسکو شوق الٰہی کہانسے آوے اخرج احمد وابوداود
عن نافع قال کنت مع ابن عمر فی طریق فسمع مزمارا فوضع اصبعیہ فی اذنیہ وناء
عن الطریق الی الجانب الاخری ثم قال لی بعد ان بعد یا نافع ھل تسمع شیئا
قلت لا فرفع اصبعیہ عن اذنیہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فسمع صوت یراع فصنع مثل ما صنعت قال نافع رضی اللہ تعالی عنہ وکنت اذ ذاک صغیرا
ترجمہ مشکوۃ کے باب البیان والشعر مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابوداود نے ذکر کیا کہ نافع رضی اللہ عنہ
نے نقل کیا کہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا ایک راہ مین سو سنا انہون نے ایک باجا تو ڈالدین انہی
دونو انگلیان اپنے دونو کانو مین اور چلے گئے اس راہ سے دوسری طرف کو اور جب دور نکل گئے
مجھے کہا اے نافع بھلا تو کچھ سنتا ہی مینے کہا نہ تب اٹھائین دونو انگلیان دونو کانونسے اور کہا مین
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو سنی انہونے آواز بانسلی کی تو ایسا کیا جیسا مینے کیا نافع نے
کہا مین اسوقت مین لڑکا تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلعم اور اونکے صحابو نکا یہی
عمل تھا کہ باجا سننے سے اسقدر پرہیز کرتے تھے کہ راہ چلتے مین بھی اگر کہین باجے کی آواز کانمین پڑجاتی
تو اپنے کان بند کر لیتے تھے پہر معاذ اللہ باجا سننا یا راگ کی محفل اپنے گھر کرنا یا راگ کی محفل مین
جانا اور اسمین سرور آنا اور اسکو موجب شوق الٰہی کا سمجھنا تو کیا امکان تھا اخرج البیہقی
فی شعب الایمان عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
اللہ تعالی حرم الخمر والمیسر والکوبۃ وقال کل مسکر حرام ترجمہ

وہ بڑا ٹھگ ہے بڑا مکار ہے

دین احمد مین یہ بیشک خار ہے

۱۵۷

یاد رکہ یہ نکتہ اسرار ہے

بت پرستی صاف انکا کار ہے

لوگونکو بہکاوین تو اللہ تعالیٰ نے اُسکی دعا قبول کی اور فرمایا کہ جا جو شخص تیری تابعداری کریگا اُسکا اور تیرا دوزخ کا
ٹہکانا دوزخ ہی اب جس آدمی پر تیرا بس چلے اُسکو اپنی آواز یعنی راگ سنا کر اور راگ باجے کا مزا اُسکے
دل مین ڈالکر اور اپنے سوار و پیادے جیسے جن و پری و برے لوگ ناچنے گانیوالے رنڈیان اور بہانڈ بہگتیے
قوال سروے ڈنگر ڈفالی بنگالی عورتین مرد اور جنکے سبب سے آدمی برائیکی طرف متوجہ ہو وہ اُنپر جمع
کر دے کہ لوگ اُنکی طرف متوجہ ہو کر برے کام مین لگجاوین اور مال مین لوگون کے ساجہا کریو
کہ تیری راہ پر بھی مال خرچین کہ تیرے ان سوار و پیادونکو دیوین کہ کبھی شیخ سدو اور کبھی زین خان
اور کبھی سرور اور بالے میان اور کبھی بی بی اوتا ولی اور لعل پری کے نام کی نیاز ٹہیراوین
اور کبھی ظاہر مین بعضے بزرگونکا نام ٹہیرا کر حقیقت مین تیرے واسطے نذر بدکر مال خرچین اور
اُنکی اولاد مین بھی اپنا ساجہا کرے کہ اللہ کی بخشی ہوئی اولاد کو تیری طرف نسبت کرین اور تیری
کام مین لگادین کہ کوئی بہونی بخش اور کوئی گنگا بخش نام رکھے اور کوئی مدار بخش اور سالار بخش
ٹہیرا ئے پہر اُس اولاد کو کوئی گانا بجانا سکہاوے اور کوئی ناچنا نقلین تعلیم کرے اور کوئی شراب بنانا
بتاوے پہر اُن لوگون کو ترغیب کر اور وعدہ دے کہ ایسا کروگے تو ایسا ہوگا اور یون کروگے تو یون ہوگا
راگ سنوگے تو شوق الٰہی اور سرور قلبی ہوگا اور اچھی صورت دیکھوگے تو قدرت خدا یاد آویگی اور
فلانی جگہ مال خرچوگے تو نام زیادہ ہوگا اور فلانے کی نیاز اور چنگلی نکالوگے تو مال مین برکت ہوگی
اور اولاد کو فلانا فلانا کسب سکہاؤگے تو کمائی خوب ہوگی اور فلانیکی طرف نسبت کروگے تو اولاد
کی عمر زیادہ ہوگی سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب شیطانکے وعدے دغا بازی کے ہین اُنکا مونسیے یہ باتین
جو شیطان سمجہاتا ہی نہین ہوتین جو اللہ و رسول کی راہ موافق آدمی کام کرے تو البتہ ہوتی ہین غرضکہ
راگ باجا شیطانکی آواز ہی اور گانے ناچنے والے جو لوگ راگ کی ترغیب دیتے ہین یہ شیطانکے سوار پیادے ہین
کہ نیکی کی راہ مارتے ہین اور جو لوگ اسمین اپنا مال خرچتے ہین وہ مال شیطان کا حصہ ٹہر جاتا ہی اور اُنکی
اولاد کو ایسے کام مین مشغول کرتے ہین وہ اولاد شیطانکے حصہ مین پڑجاتی ہی پہر باجا راگ سنیوالونکو
جو یہ خیال آتا ہی کہ اُس سے شوق الٰہی زیادہ ہوتا ہی اور بزرگونکی روح خوش ہوتے ہے
اور اُسکے نام آوری ہوتی ہے سو یہ شیطان کا خیال ڈالا ہوا ہے دہوکے کا کام کہ اسکا
انجام افسوس ہی اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ

مہر دل پر پیا منے دیوار ہے حاشیہ متعلقہ تذکیر الاخوان لہ یعنی گت بھرنیوالے ۱۲

باب البکاء والخوف مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابی عامر اور ابی مالک اشعری نے نقل کیا کہ مینے سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے مقرر البتہ ہونگے میری امت سے کئی قوم ایسی کہ حلال کرینگے خز اور ردائی اور شراب اور باجے ف حضرت کا فرمانا سچ ہوا اور ظہور مین آیا کہ اس زمانہ مین اکثر لوگ آپ کو حضرت کی امت مین کہتے ہین مگر ریشمی کپڑے اور باجا سننا اور بجانا بطور حلال کے استعمال کرتے ہین پہر بعضے جاہل حلال بھی جانتے ہین پہر یہانتک نوبت پہنچی کہ نوبت اور نقارے اور تاشے اور مرفے اور دائرہ اور بانہ اور ڈہولک اور مجیرے اور جہانجین اور ستار اور طنبورہ اور سارنگی اور طبلہ اور بین اور رباب اور چنگ اور ارغنون اور چکارا اور دہینگا اور بانسلی اور شہنائی اور تری اور قرنائی وغیرہ باجے بیدھڑک بجواتے اور بجاتے اور گاتے اور گواتے اور سنتے اور سنواتے ہین اور کوئی محفل راگ باجے سے خالی نہین ہوتی نکاح اور ختنہ اور دعوت اور عرس کی محفل مین تو راگ باجے ناچ کو مردود واجب سے جانتے ہین اور بعضے جاہل پیرزادے اور بصورت مشایخ کے راگ سننا عبادت جانتے ہین اور راگ کی محفلین ذوق شوق سے جاتے ہین اور لوگونکو بلاتے ہین پہر بڑہتے بڑہتے تو درکنار یہانتک نوبت پہنچی کہ مردون کو بھی راگ سناتے ہین اور قرآن وحدیث سے ثابت ہوچکا کہ راگ باجا شیطانی کام ہے سو وہی شیطان کبھی ان لوگون کے خیالات مین تصرف کرتا ہے اور ذوق شوق دلاتا ہے یہ نادان اُسکو انوار آلہی تصور کرتے ہین اور اُس حال کو کمال جانتے ہین سبحان اللہ شیطانی کام مین انوار آلہی کا کیا ذکر جیل کے گہونسلے مین گوشت کی دہروڑ اگر انوار آلہی ہوتی تو نماز اور تلاوت قرآن اور سماعت حدیث مین طاری ہوتے شیطانی کام سے اور انوار آلہی سے کیا علاقہ اور جس نکاح وختنہ مین ایسے باجے راگ ناچ ہون وہان مباحات اور سعادات کا کیا ذکر مگر اتنا معلوم رہے کہ جہاد مین فوج کے خبر کرنیکو طبل بجانا درست اور نکاح مین صرف اتنے واسطے کہ نکاح کا ہونا مشہور ہوجاوے دف بجا دینا مباح ہے فرض واجب سنت مستحب وہ بھی نہین اور جس مقام پر بہت آدمی ہون اور نکاح ہونا سب کو معلوم ہو تو وہان یہ بھی ضرور نہین غرضکہ یہ سب خرافات ممنوعات ہین انسے بچنے ہی سے ایمان کامل ہوتا ہی **دوسری رسم** افتخار بالانساب ہے کہ لوگون مین خصوص شیخ سید مغل پٹہان پہران مین بالتخصیص پیرزادے مولویون مین بہت رائج اور جاری ہے اور اُسکی قباحت اور برائی کو نہین سوچتے یا وجہ دیکہ

دوسری رسم نسب کے فخر کرنے مین

دوستی کب حیدر کرار سے ہے

واہیات ایسے سے استغفار ہے

159

مشکوۃ کے باب البقا ویر مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباسؓ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
حرام کی شراب اور جوا اور کوبہ اور فرمایا کہ جو چیز نشہ کرے حرام ہی ف کوبہ اُس باجے کو کہتے ہین جو دو نو طرف
سے بجتا ہوتا ہی جیسے ڈھول ڈھولک اور دوڑ و یعنی ہڑک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے شراب اور
نشہ کی چیز جیسے بنگ بوزہ ڈر بہرہ تاڑی سیندہی جو حرام ہی ویسی ہی ڈھولک کے قسم کا باجا بجانا
اور سنا بہی حرام ہے اَخرَجَ اَحمَدُ عَن اَبِی اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اللہَ بَعَثَنِی رَحمَۃً لِّلعَالَمِینَ وَھُدًی لِّلعَالَمِینَ وَاَمَرَنِی رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ بِمَحقِ المَعَازِفِ
وَالمَزَامِیرِ وَالاَوثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمرِ الجَاھِلِیَّۃِ ترجمہ مشکوۃ
کے باب الخمر مین لکھا ہی کہ امام احمدؒ نے ذکر کیا کہ ابو امامہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کیا مجکو ساری عالمون پر رحمت کی سبب اور ہدایت کیواسطے سارے عالمونکی اور حکم کیا
مجکو میرے رب عز و جل نے تار کے باجون اور منہ کے باجونکے دفع کرنیکا اور بتون اور صلیب کے دفع کرنیکا اور
نادانی کے کامونکے دفع کرنیکا ف یعنی اللہ تعالیٰ کی جب رحمت کاملہ ساری مخلوق کی طرف متوجہ ہوئے اور
منظور ہوا کہ لوگونکو ہدایت ہووے اور بُرے کامونسے باز رہین تو اللہ تعالیٰ نے مجکو نبی کیا اور مجکو حکم کیا کہ جو باجے
تارونسے بنتے ہین جیسے ستار اور طنبورہ اور سرود اور سارنگی اور چکارا اور بین اور رباب وغیرہ ان
سب کو دفع کرون اور جو باجے منہ کی قسم سے ہوتی ہین جیسے بانسلی اور الغوزہ اور شہنائی اور ترنائی
اور قرنائی اور ترئی وغیرہ ان سب کو دفع کرون اور بتونکو دفع کرون اور چلیپا کو دفع کرون اور کفر کی رسمین
جو لوگونمین رائج اور جاری ہین انکو دفع کرون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا جیسے حضرت
کو بتون کی اور چلیپا اور ایام جہالت کی رسمونکے مٹانیکا حکم تہا ویسا ہی باجون کے دفع کرنے اور
مٹانیکا حکم تہا کہ لوگونکو باجے کی چیزین بنانے اور بیچنے اور رکہنے اور بجانے اور سننے سے منع کرین اور
جو کوئی خوشی سی نمانے تو توڑ ڈالین کہ ایسی چیزونکا دفع ہونا موجب رحمت الٰہی کا اور موجود ہونا
باعث غضب الٰہی کا ہی اور فی الحقیقت جن کام کے مٹانیکو اللہ کی طرفسے رسول آوے وہ کام البتہ غضب
الٰہی کا موجب ہوگا پہر اسمین شوق الٰہی پیدا ہونا تو کیا امکان ہی اَخرَجَ البُخَارِیُّ عَن اَبِی
عَامِرٍ وَاَبِی مَالِکٍ الاَشعَرِیِّ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ
لَیَکُونَنَّ مِن اُمَّتِی اَقوَامٌ یَستَحِلُّونَ الخَزَّ وَالحَرِیرَ وَالخَمرَ وَالمَعَازِفَ ترجمہ مشکوۃ کے

ناصحونسے جنگ کو طیار ہی

سر بسر وہ جھوٹ کا طومار ہی

ہو کے ابلیس کا دلدار ہی

رسومات اللہ کو مگر در کار ہی

جنت اعلیٰ مین ہی روح حسین • پہر بہلا کسواسطے یہ غم کا بین
رزق پاتے ہین وہان کرتے ہین چیز • کرتے ہین ناپاک ماتم شور وشین

مقتدا اور پیشوا ٹہہراویں حالانکہ اُن بزرگونکی بزرگی اس سببسے تہی کہ اُن مین وہ بزرگی کی بات تہی اور اُنمین
وہ بات نہین ہے انکو اُنسے کچہ نہین نسبت ذرا • ہین یہ ایسے جیسے بیٹا نوح کا • پہر اب کوی باپ دادی کی
پیغمبری پر فخر کرتا ہی اور کوئی اپنے بزرگون کی ولایت اور کرامت پر غرور رکہتا ہی اور کوئی باپ دادی
کی حکومت پر مغرور اور کوئی اگلونکی دولتمندی پر مسرور اور ہر ایک اسی سببسے دوسرے کو ذلیل جانتا ہی کوئی
دوسرا اس سے افضل ہو مثلاً سید گو کہ خود بدکار ہو مگر اور کسی ذات والے سے اگرچہ وہ متقی اور پرہیزگار ہو وہ
سید آپ کو اُس سے افضل جانیگا کہ ہم پیغمبر کی اولاد ہین حالانکہ اُسے انکو اُنسے کچہ نہین نسبت ذرا ا
نور سے جیسے دہوان پیدا ہوا • اور شیخ اُنکو قریش اور صدیق اکبر یا عمر فاروق یا عثمان ذی النورین کی
اولاد خیال کرکے اوروں سے افضل جانتے ہین اگرچہ خود اُن بزرگونکی راہ پر نہین چلتے پہر بہی اُنپر فخر کرتے
ہین اور پٹہان جانتے ہین کہ ہم بنی اسرائیل ہین کہ ہزارون پیغمبر اور ہزارون بادشاہ اس قوم مین گزرے
اور شجاعت اور دلیری اسی قوم سے اکثر ہوتی آئی ہی اور اکثر ولی اور قطب انمین سے ہوئے چنانچہ خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی کا مزار شاہجہان آباد مین موجود و مشہور ہی تو ان باتونسے پٹہان اور سب پر فخر کرنے
لگے اگرچہ خود بدکار و مفلس نامرد ہی ہون اور مغلون نے جانا کہ مدت سی بادشاہت اور حکومت ہمارے
ہی ہان چلی آتی ہی تو اس سببسے وہ فخر کرتے ہین اگرچہ خود بہیک مانگتے ہون پہر اب یہانتک
نوبت پہنچی کہ اور قوم کے مفلس مسلمانکو اپنی برابر نہین بیٹہنے دیتے اور اگر کوئی دہنیا جولاہا سلام
علیک کرے تو مردود و ناخوش ہوتے ہین کہ اسنے ہمکو اپنے برابر جانا اور یہ نجانا کہ وہ بہی بہائی
ہے ایک آدم و حوا کی اولاد سو یہ فخر کرنا اور اپنی ذات بہانت کی بڑائی طمطراق سے بیان کرنا
اور اپنے آپ کو بڑا جانتا اگلے کافرونکی رسم اور قرآن و حدیث سی ممنوع ہی مگر ہان جو شخص
کسی بزرگ کی اولاد مین ہو جیسے سید تو لوگون کو چاہیے کہ اُسکے بزرگونکے لحاظ سے
اُسکی تعظیم و تکریم کرین پہر اگر وہ نیک ہو تو سبحان اللہ اُسکی تعظیم اور زیادہ چاہیے
اور اگر بدکار گنہگار ہو تو اُسکو خیرخواہی سے نصیحت کرین اور اُسکو ایسا جانین جیسی قرآن کی آیت
منسوخ اور اگر اُس سے کفر کے کام و کلام ہوتے ہون تو اوسکے کفر مین اور کافرونکے کفر مین کچہ فرق نہین دنیا
مین تو آخرت مین جب یہ معلوم ہو چکا تو اب سنا چاہیے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

راحتِ حسنین سے انکار ہے
حال ہیہات بیکانہ انہی عیان
جب وہ بیان نہیں پہنچے ذرہ غم بیان
سب کہے جو انکا ہو وہ ہم سے بیان
رہ نہ کہ بیمار ہو دعا کی
جہل مین بدبخت خود بیمار ہی
نیک وہ ہو
بیعت وہ جو نیک ہو
نصیحت سے ہو وہ ابرار ہو
نصیحت بیمار ہی سے دل آزار ہو
141
یعنی اُنپر مہربان غفار ہو
نسل کو اعمال کر دینا چاہیے
اور انکو بہین چہوڑنا چاہیے
یاد پیرانی بلکہ ہونا چاہیے
جان تک اس غم مین کہونا چاہیے
یعنی اُنکا پیشوا فی النار ہے

یہ عیب کو معلوم ہی کہ سید شیخ مغل پٹھان شینے جلاہے تکاری فروش قصاب موچی تیلی تنبولی چوڑہے چمار
دولتمند مفلس پیغمبر ولی غوث قطب نیک و بد کافر مسلمان غرضکہ سب آدمی حضرت آدم اور حضرت حوا
ایک ماباپ کی اولاد مین کوئی نیک ہوا کوئی بد ہوا کسی نے پیشہ سپہ گری کا کیا کسی نے متصدی گری کا کسی نے
ردولی پکانیکا کسی نے کھیتی کرنیکا کسی نے کپڑا بننے کا اور کسی نے سینے کا کسی نے دہونیکا کسی نے جوتا بنانے کا کسی نے
لہاریکا کسی نے سناریکا کسی نے معماریکا اور کسی نے گل کاریکا اختیار کیا چنانچہ خود حضرت آدم کپڑا بنتے تھے اور
کھیتی کرتے تھے اور حضرت ادریس کپڑا سیتے تھے اور حضرت نوح بڑہی کا کام کرتے تھے اور حضرت ابرہیم
اور حضرت لوط کھیتی کرتے تھے اور حضرت صالح اور حضرت ہود تجارت کرتے تھے اور حضرت داؤد لہاری
کرتے زرہ بناتے اور حضرت سلیمان پنکھے نتے بوریے ڈلیا بناتے اور حضرت شعیب بکریان بہیرین پالتے
اس سے اپنی گذران کرتے اور حضرت ابوبکر صدیق بزازی کرتے یعنی کپڑا بیچتے اور حضرت عمر فاروق
خشت پزی کرتے تھے اسیطرح بڑے چھوٹے سب لوگ اپنی گذران کیواسطے کچھ پیشہ کر لیتے تھے مگر
اصل مین ایک ہی ماباپ کی اولاد تھے پھر جب حضرت آدم کی اولاد ملک ملک مین پھیلی تو ہر کنبہ کے
لوگ اپنے اپنے بزرگ کے نام سے مشہور ہوگئے پھر اب وہی انکی ذات ٹھہر گئی چنانچہ حضرت یعقوب
پیغمبر کا نام اسرائیل تھا انکی اولاد بنی اسرائیل اور حضرت اسمعیل کی اولاد بنی اسمعیل کہلائی اور ہمارے
حضرت کا لقب سید تھا آپکی اولاد سید مشہور ہوئی اور حضرت ابوبکر کا لقب صدیق تھا انکی اولاد شیخ صدیقی
کہلائی اور حضرت عمر کا لقب فاروق تھا انکی اولاد شیخ فاروقی ٹھہری پھر انمین بھی جس شخص نے
کسی بزرگ کو اپنا وسیلہ ٹھیرایا وہ اس بزرگ کی طرف منسوب ہوا جو عبدالقادر جیلانی رح کا مرید
ہوا وہ قادری کہلایا اور جو بہاؤالدین نقشبند رح کا مرید ہوا وہ نقشبندی ٹھیرا اور جو شہاب الدین
سہروردی کا مرید ہوا وہ سہروردی مشہور ہوا پھر اسیطرح حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی اور امامیہ
وغیرہ فرقے ہوگئے پھر انمین سی جب نادان لوگون نے معلوم کیا کہ ہمارے لوگ ایسے تھے کہ لوگ انکی
تعظیم و توقیر کرتے تھے اور انکو بڑا سمجھتے تھے اور انکے کہنے پر چلتے تھے اور ہمارا کوئی ویسی تعظیم نہین
کرتا اور نہ کوئی ہمکو ویسا بڑا سمجھتا اور نہ کوئی ہمارے کہنے پر چلتا ہی اور اپنے آپ کو بھی لوگونکا
مقتدا بنانا چاہا تو لوگونکے سامنے اپنے بزرگون کی بزرگیان اور بڑائیان کرکے اُسپر فخر کرنے لگے
کہ ہمارے بزرگ ایسے تھے اور ویسے تھے تاکہ لوگ ہمارے بھی ویسی تعظیم کرین اور ہمکو بھی

ابر لعنت اسپہ بار رہے

ورنہ یہ شیطان کا اشرار ہے

یعنی قرآن میں علمانے یوں لکھا ۔ بے عمل جتنی کتا بیں وہ پڑہا
اسطرحکا مولوی ہے گا گدہا ۔ مثل خرکے بوجہ سے وہ لد چکا

جملہ گمراہ ہونگا وہ مردار ہے

ذات پات کا علاقہ جاتا رہیگا تو نسب اور ذات پر فخر کرنا محض نادانی ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ والنجم میں کہ بس کہو اپنی ستہرائیاں ف یعنے محض بے عیب ذات خدا کی ہی ہر آدمی میں کچھ کچھ عیب تہوڑا یا بہت لگا ہی پھر اپنی تعریفیں اور بڑائیاں کرنا کہ ہم ایسے ہیں اور ایسے ہیں ہمارا باپ ایسا تہا اور دادا ایسا تہا بیجا ہی قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ والنجم میں کہ اٹہاوی گا نہیں اٹہانا کوئی اٹہانیوالا بوجہ دوسرے کا اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہی جو خود کمایا اور یہ کہ اسکی کمائی اب اسکو دکہائی جاویگی پہر اسکو بدلا دیا جاویگا بدلا اسکو پورا ف یعنی کوئی کسیکا بوجہ نہ اٹہاوےگا جیسے دنیا میں تقصیروار کے بدلے دوسرے کو سزا نہیں ہوتی ہر شخص جو کمائی کریگا وہی اسکو ملےگا جیسے کرنی ویسی بہرنی جو بونے سے گیہوں نہیں جمتے اور آدمی جیسے کام کرےگا وہی اسکے سامنے آوینگے اپنا کیا آگے آتا ہی جب وہ جانیگا کہ یہ کام کیسے کئے ہوئے ہیں تب اسکو اسکے موافق پورا پورا کرم کا ست بدلا ملیگا تو معلوم ہوا کہ جیسے دنیا میں جو چوری کرے وہی سزا پاتا ہی کسی شیخ سید کے بدلے کوئی چمار چوڑہا نہیں مارا جاتا اولاد کے قصور سے ماباپ کو سزا نہیں ہوتی ماباپ کی روٹی کہانیسے اولاد کا پیٹ نہیں بہرتا ماباپ پیر استاد کے کپڑا پہننے سے اولاد کا یا مرید شاگرد کا گرمی جاڑا نہیں جاتا یا باپ یا پیر کے مولوی درویش ہونے سے اولاد اور مرید اور شاگرد عالم درویش نہیں ہوجاتے ویسے ہی عاقبت میں کسیکے گناہ ماباپ پیر شاگرد اور مریدکے گناہ پیر استاد پر نہ ڈالے جائینگے اور جیسے دنیا میں کمائی کی ہوگی ویسے ہر ایک آدمی اپنا کیا بہگتےگا تو دنیا میں اس بات پر بہروسا کرنا اور فخر کرنا کہ میرا دادا یا باپ چچا یا نانا استاد یا پیر استاد یا پیر ایسا عالم تہا اور ایسا درویش کامل تہا اور انسے فلانی فلانی کرامتیں ظاہر ہوئیں محض بیجا اور نادانی ہے اپنا عمل اچھا چاہیئے ؎ حسن تیلا و اگر یا کا دو چند ۔ زشت رو نازیبا کب ہو پسند اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب العلم میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکا عمل دیر کریگا اسکا نسب جلدی نکریگا ف یعنی

کاٹنے کہانے کو وہ سگ تیار ہے

۱۶۳

ہے ہر پہ وہ چیز جو مردار ہے

جو بچا انسے وہ برخوردار ہے

اتقٰکم ان اللہ علیم خبیر ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حجرات مین کہ اے لوگو ہمنے تمکو پیدا
کیا ایک مرد اور ایک عورت سے اور بنائین تمہاری ذاتین اور گوتین تاکہ آپسمین پہچان ہو مقرر بزرگی
اللہ کے ہان اُسکی بڑی ہی جو پرہیزگار بڑا ہی اللہ سب جانتا ہی خبردار ف یعنی ذات بڑی ہونیسے کچھہ
آدمی مین بڑائی اور بزرگی نہین آجاتی ذاتین صرف پہچاننے اور تعارف کیواسطے ہین بزرگی
اور بڑائی اللہ کے نزدیک تقوی کی ہی تقوے بہت جسکو ہو وہ اللہ کے نزدیک بزرگ ہے اگرچہ
کم ذات ہوا اور جسکو تقوی نہین وہ اللہ کے ہان بزرگ ہی نہین اگرچہ ذات کا بڑا ہو موچی دُہنیا جولاہا
پرہیزگار شیخ سید مغل پٹھان فاسق بدکار سے اچھا ہی پھر بڑی ذات پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض
حماقت اور نادانی ہی اس مقام پر بعضے یون شبہ کرتے ہین کہ ذات پات کا کچھہ مرتبہ اگر نہین ہے تو شریعت
مین غیر کفو سے نکاح کیون منع ہوا اور بڑی ذات والی کم ذاتونسے کیون نہین رشتہ ناتا کرتی سو یہ
شبہ غلط ہی کہ کفو کا اعتبار صرف اسواسطے ہی کہ مرد اور عورت مین موافقت رہے اور گہر مین فساد
نہ پڑے اور اگر کسی اور رشتہ مند نے یا غیر شخص نے کسی کی نابالغ لڑکی کا نکاح اُسکے باپ وغیرہ قریب کے
غیبت مین کسی فاسق بدکار یا نخوار محتاج یا رزیل پیشہ والیکے ساتہ کردیا پھر اُسکے باپ یا قریب کو خبر
ہوا اسکو اختیار ہے کہ اُس عورت کا نکاح فسخ کردے اور اگر عورت بالغہ اپنا نکاح کسی غیر کفو سے آپ
کرے تو اسپر کسیکو اختیار نہین کہ فسخ کرے تو اس سے کچھہ ذات کی بڑائی نہین ثابت ہوتی ہی اور کفو مین
جیسا لحاظ ذات کا ہی ویسا ہی لحاظ دینداری کا بھی ہی اور سوا اسکے ذات کا لحاظ مسئلہ کی روسے
صرف عرب کے لوگون کیواسطے ہی سوا عرب کے اور کسی کے واسطے نہین اور اس مقام پر مقصود یہ ہے کہ کوئی
اپنی ذات پات کی بڑائی اور بزرگی پر فخر نکرے کہ یہ ذات پات محض نکمی چیز ہے قال اللہ تعالیٰ
فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
سورۂ مومنون مین کہ پھر جب پھونکا جاے صور نہ ذاتین ہین اُسدن آپسمین نہ پوچھنا ف یعنی قیامت کے روز
کسیکے نسب اور ذات پات کا لحاظ نکیا جاویگا اور نہ کوئی کسیکو پوچھیگا پھر یہ جو لوگ جانتے ہین کہ ہم سید اور شیخ
اور فلانے فلانے بزرگونکی اولاد ہین روز قیامت کو ہماری بڑی عزت ہوگی ہمارے بزرگونکے
سبب اور جو ہمارے گناہ ہونگے وہ ہمارے باپ دادے بخشالینگے پھر ہم اپنے مریدون شاگردون
کو بھی دوزخ سے بچالینگے سو یہ بات غلط ہی دیان نسب کا لحاظ ہے نہو گا اور نسب

بند کرتے ہین وہ مسلینونکی راہ ۔ ناچ کرواتے ہین اشتہار و سیاہ
ہین بلاتے فاسقونکو کرکے جاہ ۔ ناسوا اسکے بہت کار تباہ
دین کا بدخواہ اب مردار ہی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ قَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ
هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ
اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِّيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرہ مین لکھا ہی کہ
بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہؓ نے نقل کیا کہ پوچھا گیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کون
آدمی زیادہ بزرگ ہی فرمایا کہ سب سے بزرگ اللہ کے نزدیک زیادہ وہ ہی جو لوگون نے عرض کیا ہم یہ بات آپ سے نہین
پوچھتے فرمایا جو سب آدمیون سے زیادہ بزرگ ہی یوسف ہی اللہ کا نبی بیٹا اللہ کے نبی یعنی یعقوب بیٹے اللہ نبی یعنی
اسحاق بیٹے اللہ نبی خلیل اللہ یعنی ابراہیم کے عرض کیا ہم یہ بھی نہین پوچھتے تو فرمایا کہ عرب کی خبر کا حال
پوچھتے ہو عرض کیا ہان فرمایا کہ جو شخص کفر کی حالتمین اچھا تھا وہ اسلام کی بھی حالتمین اچھا ہی جب واقف
ہوجاوے مسئلونکا ف یعنی آدمی مین بڑائی یہی ہی یا آدمی متقی پرہیزگار ہو یا پیغمبر ہو خصوصاً پیغمبر بیٹے پیغمبر
جیسے حضرت یوسف کہ خود پیغمبر حضرت یعقوب انکے باپ پیغمبر حضرت اسحق انکے باپ پیغمبر حضرت ابراہیم
خلیل اللہ انکے باپ پیغمبر یا آدمی اپنے عادات و اخلاق مین نیک ہو مسائل کا عالم غرضکہ بڑائی
آدمی مین علم کی اور پرہیزگاری کی اور نبوت پیغمبری کی ہی اسکے سوا اور نسب خاندان بزرگی پر مغرور ہونا اور فخر
کرنا محض نادانی ہی اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ
اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرہ مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عیاض نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے حکم کیا مجکو کہ غریبی عاجزی کرو اسقدر کہ فخر نکرے کوئی کسی
اور نہ بڑائی کرے ایک ایک پر ف یعنی آدمی ایک ہی ماباپ سے پیدا ہوے پھر مرکر آخر سبکو خاک مین ملنا ہی اور
اصل مین بھی خاک سے ہی پیدا ہوے پھر ایک دوسرے پر فخر اور اپنے باپ دادے کی اور اپنی قوم کی بڑائی کرنا
عبث ہی بلکہ عجز و انکسار جس قدر ہو سکے اسقدر بہتر ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ
الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ
يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ

صاف وہ مردار بے تکرار ہی

145

چور اور قزاق گرچہ یار

دنیا و آخرت مین آدمی کا عمل کام آتا ہی ذات پات کام نہین آتی کیسی ہی ذات پات کا بڑا ہو عالی خاندان
اور کام بُرے ہون وہ کسی کام کا نہین اور کیسا ہی کم ذات ہو مگر ذو فنون ہر بابی کار گذار ہو سبکو عزیز
حضرت بلالؓ باوجودیکہ غلام تہے مگر کام کے سبب اللہ کے ہان مقبول ٹہیرے اور ابو جہل باوجودیکہ قوم مین نجیب
تہا مگر ناکارگی کے سبب بُرا ٹہیرا بلالؓ کی کمذاتی نے اثر نکیا اور ابو جہل نجابت و شرافت بیشی گئی ابو جہل نے نیک کام
مین دیر کی تو اسکے نسب نے اسکی نجات کیواسطے جلدی نکی تو معلوم ہوا کہ ذات بہانت محض زائد چیز ہے بیکار
کہ نہ دنیا مین اسسے کچہ کام نکلے اور نہ آخرت مین پہر اسپر فخر کرنا محض نادانی ہے بلکہ بری ذات بہانت کو
موجب غرور تکبر کا سمجہ کر کبہی اسکا خیال بہی نہ کیا چاہیے مسلمانکو مسلمان ہونا کیا تہوڑا فخر ہے جو اور
فخر چاہیے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِي اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ
فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکہا ہے
کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مالک اشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزین میری اُمت
مین جاہلیت کے کامونمین سے ہین کہ نہ چھوڑینگے انکو بڑائیان کرنے اپنے خاندان کی خوبیون کی اور باتین مارنا
لوگون کی ذاتون پر اور پانی مانگنا نچہترونسے اور مردے پر آواز سے رونا ف یعنے کفر کی یہ چار
رسمین مسلمانونمین بہی جاری ہین کہ لوگ انکو نہین چہوڑتے ایک یہ کہ اپنے بزرگونکے کامونپر اور
اپنی امیری دولتمندی کے مالون پر فخر کرنا کہ ہمارے فلانے بزرگ ایسے تہے کہ اُنسے یون ہوا اور ایسا ہوا
اور فلانے ہمارے ایسے سپاہی شجاع تہے کہ انہون نے یون کیا اور فلانے ہمارے ایسے بڑے امیر تہے
دولتمند کہ فلانا فلانا کام کیا دوسرے یہ کہ اورون کی نسب ذات پر طعن کرنا اور حقارت اور برائی بیان
کرنا کہ فلانے کا پردادا غلام تہا اور فلانے کی نانی فلانیکے گہر کی اصیل تہی یا لونڈی تہی یا باہر سے
آئی تہی تیسرے تارون سے پانی مانگنا یعنی یون سمجہنا کہ فلانا نچہتر جب فلانی جگہہ پر آویگا تب ہی پانی برسے
گا اور یون کہنا کہ میگہا پانی دی چوتہے مردے پر چلا کر رونا اور اُس مردے کے بیان کرنا کہ ایسا تہا اور
ویسا تہا سو یہ چارون رسمین اگلے کافرون کی تہین کہ مسلمانونمین بہی ہین لوگ بسبب جہالت کے انکو نہین
چہوڑتے تو مسلمانکو چاہیے کہ ان باتونکو بالکل ترک کرے بڑی غیرت کی بات ہے کہ مسلمان ہوکر آدمی
کفر کی رسم اختیار کرے اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

164

جو خدا تجھکو کرے گردن بلند ٭ مت تکبر کر جو ہے تو عقلمند ٭ قادر مطلق کو استغفار رہے

یا تجھے دی شل سے قوت دوچند ٭ خلق سے عاجز رہا کر مستمند

عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنسَابُکُم ھٰذِہٖ لَیسَت بِمَسَبَّۃٍ عَلیٰ اَحَدٍ کُلُّکُم بَنُو اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَم تَملَؤُہُ لَیسَ لِاَحَدٍ فَضلٌ اِلَّا بِالدِّینِ وَتَقوٰی کَفیٰ بِالرَّجُلِ اَن یَّکُونَ بَذِیًّا فَاحِشًا بَخِیلًا ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہر کہ امام احمد اور بیہقی نے ذکر کیا کہ عقبہ بن عامر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ذاتین تمہاری اسواسطے نہین ہین کہ اونکو برا کہے تم سب اولاد ہو آدم کی نقصان مین ایکدوسرے کے برابر کسیکو دوسرے پر برائی نہین مگر دینداری و پرہیزگاری کی کفایت کرتا ہی آدمیکو بیہودہ بدزبان بخیل ہونا ف یعنی کسیکا نسب برا نہین جو اسپر طعن کیجئے اور کسیکا نسب افضل نہین جو وہ اپنے آپ کو افضل اور برا جانی سب حضرت آدم کی اولاد ہین اگر ایک مین کچھ نقصان ہی تو دوسرے مین بھی وہی نقصان ہی مگر ہان جو لوگ دیندار پرہیزگار ہین وہ البتہ اچھے ہین اور جو لوگ بدزبان بخیل ہین وہ البتہ برے ہین پھر کسی قوم مین ہو اس مقام پر یاد رہے کہ لوگ دو باتو پر اکثر طعن کرتے ہین ایک کسیکی اگلی پشت مین اگر کوی غلام تھا یا کسی کی نانی دادی اگر لونڈی تھی تو اسپر طعن کرتے ہین اور ذلیل و حقیر جانتے ہین اور اپنا فخر کرتے ہین سو یہ بات محض بیہودہ ہے اسلوسطے کہ ایک مرتبہ حضرت یوسف کو لوگون نے بیچا تو وہ ایک کافر کے غلام تھے اور پھر ایکبار انہین کے وقت مین قحط پڑا سات برس تک اسوقت مین ساری مخلوق ایک دوسرے کے ہاتھ بک گئی تھی اور ایک دوسرے کا غلام ہو گیا تھا اسکے دادے سکڑ دادے غلام ہو چکے ہین اور علاوہ اسکے حضرت اسمعیل پیغمبر کی ماں بی بی ہاجرہ باندی تھین انہین کی اولاد مین تمام قریش ہین اور بی بی شہربانو بھی حضرت امام حسینؑ کی زوجہ ایسی ہی آئین تھین جہاد مین پکڑی ہوئی پھر جو کوئی کسیکے غلام لونڈی ہونے پر طعن کرے وہ گویا اپنے بزرگون پر طعن کرتا ہی اور دوسرے طعن کا سبب پیشہ ہوتا ہی کہ بعضے پیشہ والو نپر لوگ طعن کرتے ہین اور پہلے معلوم ہو چکا کہ حضرت آدم علیہ السلام کپڑا بنتے کھیتی کرتے تھے تو اب جو کوئی کسی پر کپڑا بننے کے سبب طعن کرے اور جولاہے کے پیشہ کو حقیر سمجھے وہ گویا حضرت آدم کے پیشہ کو حقیر بتاتا ہے اور جو کوئی تجارت کے پیشہ کو حقیر جانے وہ گویا حضرت ہود و صالح کے پیشہ کو حقیر جانتا ہی اور جو کوئی درزی کے پیشہ کو حقیر جانے وہ گویا حضرت ادریس کے پیشہ کو حقیر جانتا ہی غرضکہ اسیطرح بڑھئی اور لہار اور خشت پزی اور کھیتی وغیرہ اکثر پیشہ انبیا اولیا سے ہین ان پیشون کو حقیر سمجھنا گویا معاذ اللہ انبیا اولیا کو حقیر

غیر سے مرنے کا یہ آثار ہر

اب ثواب اسباب کا لبسیار

١٤٧

اک زیارت احمد مختار ہر

اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ
مین لکھا ہی کہ ترمذی اور ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ
لوگونکو چاہیے کہ باز آوین فخر کرنے سے اپنے باپ دادون پر کہ وہ تو کوئلے تہے دوزخ کے یا ہوجاوینگے
نا کارے زیادہ اللہ کے نزدیک گبرورے سے جو لیڈ کاتا ہی گوبر اپنی ناک سے اللہ نے تو دور کی نخوت
تمہے کفر کے وقت کی اور دور کیا باپ دادون پر فخر کرنا آدمی یا تو مومن متقی پرہیزگار ہوگا یا گنہگار
بدکردار ہوگا سب آدم کی اولاد ہین اور آدم ہی مٹی سے پیدا ف یعنی اصل مین سب آدمی مٹی سے
پیدا ہوئے ہین پہر انکو غرور تکبر کیون چاہیے اور علاوہ اسکے سب کے سب ایک باپ حضرت آدم کی اولاد
ہین برابہ کے بہائی پہر ایک کو دوسرے پر فخر کرنا بیجا ہے اور اس بات پر فخر کرنا کہ ہمارا باپ ایسا تہا
یہ بہی بیہودہ ہے اسواسطے کہ باپ دادو نمین کچہ لوگ اگلے کافر بہی گذرے کہ وہ دوزخ کے کوئلے تہے
پہر ایسے باپ دادون پر فخر کرنا حماقت ہی بلکہ ایسے باپ دادونکا نام لینا موجب ہتک اور عار کا ہی سو
حضرت نے فرمایا کہ لوگونکو چاہیے کہ اس فخر کرنے سے باز آوین اور نہین تو اللہ کے نزدیک ایسے حقیر بیقدر
ہوجاوینگے جیسے گوبر کا کیڑا کہ گوبر کو اپنی ناک سے لڑہکاتا پہرتا ہی سو لوگ جانتے ہین کہ ہم اپنے
بڑائی کرنے سے کچہ بڑے ہوتے ہین مگر حقیقت مین اللہ کے نزدیک نہایت بیقدر اور ذلیل ہوجاتے
ہین اور اپنے بزرگون پر فخر کرنا اگلے کافرونکی رسم ہے کہ اللہ نے اس دین سے اسکو دور کیا اور مسلمانکو
اس سے منع کیا اب دو ہی باتین باقی ہین کہ یا تو آدمی مومن ہوگا پرہیزگار یا کمبخت ہوگا گنہگار سو
مومن کے واسطے پرہیزگاری کا فخر کافی ہی اور گنہگار کو بیے کاری کی کمبختی بس ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ
وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکہا ہی کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ
سمرہ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مال ٹہرا اور کرم تقوی ہی ف یعنی
کرم اور بزرگی جو ہی سو تقوے ہے اور پرہیزگاری ہے جو پرہیزگار ہو سو بزرگ ہی کسی ذات کا ہو اور جسمین
تقوی نہین وہ بزرگ و بڑا نہین کسی ذات کا ہو اور حسب جو ہی سو مال ہی اگر آدمی مالدار ہو پہر اسکی
کوئی ذات پات نہین پوچہتا اور محتاج مین عیب نکالتے ہین اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

دے زکوٰۃ ہووے جو تیرے پاس مال ✤ دل سے تو اپنے بخیلی کو نکال
تو نہ دیوے مال پر تیرے زوال ✤ دوست رکھتا ہے سخی کو ذو الجلال

نفل خفیہ اور فرض اظہار سے

ہونا اور کسی کو مالک الملک شاہنشاہ کہنا یا لکھنا اور کسی کو بندگی کہنا غریب پرور عادل زمان روشن ضمیر کہنا یا لکھنا یا مثلاً آپکو کسیکا بندہ پرستار کہنا اور کسی کو خداوند خدایگان قبلہ وکعبہ دو جہان کہنا خدا کی بے ادبی ہے پھر ابتو یہانتک نوبت پہنچی کہ لوگ کافرون کو اور فاسقون کو ایسے الفاظ کہنے لگے اور لکھنے لگے اور نہایت جھک جھک کر سلام کرنے لگے یا مثلاً یون سمجھنا کہ چھوٹے آکر بڑون سے السلام علیکم کہین تو بے ادبی ہے تو رسول خدا صلعم کی جناب مین بے ادبی ہوئی اسواسطے کہ السلام علیکم کہنا اُنکی سنت ہے تو اس سنت کو معاذ اللہ بے ادبی سمجھنا تو اس سے ایمان ہی سلامت نرہا پھر اسی طرح اور ہزارون باتین رائج ہین جیسے کسی کو لکھنا کہ بعد ادائے آداب عبودیت و بندگی یا آپکا خط کالوحی من السماء یا حکم قضا توام آیا یا آپ ضمیر آگاہ مین آپ پر سب کچھ روشن ہے اور تم مالک ہو چاہو سو کرو اور مین غلامان غلام ہون فدوی خیرخواہ ہون یا کسی کو دیکھکر اُٹھ کھڑے ہونا یا کسی کے پاؤن پر گر پڑنا یا پاؤن چومنا قدم چھونا نظم و نثر مین کسی کی جھوٹی جھوٹی تعریفین لکھنا یہ سب باتین بیہودہ ہین قران و حدیث سے ممنوع مسلمان کو چاہیے کہ ان سب باتون کو ترک کرے سیدھا سچا رویہ اختیار کرے اور جو شخص جس مرتبہ کا ہو اُس مرتبہ سے زیادہ اُسکو نہ بڑھاوے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ برات مین کہ پھر اگر توبہ کرین اور قایم کرین نماز اور دیتے رہین زکوٰۃ تو تمہارے بھائی ہین حکم شرع مین **ف** اس آیت مین مسلمانون کو حکم ہے کہ جو آدمی بُرے کامون سے توبہ کرے اور باز آوے اور نماز پر قایم ہو اور زکوٰۃ دیتا ہو اُسکو اپنا بھائی جانو یعنے اُسکے ساتھ ایسا معاملہ کرو جیسے بھائیون سے معاملہ کرتے ہین نہایت یہ کہ اگر وہ نہایت متقی و پرہیزگار ہو تو اُسکو ایسا جانے کہ جیسا بڑا بھائی اور بھائیون سے ایسا معاملہ ہوا کرتا ہے کہ اُنکو نہ کوئی سجدہ کرے نہ ہاتھ باندہ کر اُن کے سامنے کھڑا ہو نہ کوئی رکوع کرے نہ مالک الملک شاہنشاہ قبلہ عالم جہان پناہ غریب پرور کہے اور نہ آپکو اُسکا بندہ اور فدوی کہے اور نہ اُسکے واسطے بندگی چاہیئے بلکہ السلام علیکم کہنا چاہیے اور رہے تو مصافحہ کرے اور اگر کہین سفر سے آیا ہو تو معانقہ کرے پیر قدم چھونا اور پانون پر گرنا اِسکے خلاف ہے اور یہ بھی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص گناہ کرتا ہو یا تارک نماز ہو یا زکوٰۃ نہ دیتا ہو تو اُسکو اپنے بھائی برابر بھی نہ جاننا چاہیئے گو کہ حقیقی بھائی ہو کافر و فاسق کے واسطے

زندگی کو اپنی تو نعمت سمجھ
سن کے یہ باتین اگر چاہے نجات
یہ شہادت کی ہے جی مین سمجھ
سنکہ ورون سے جب جہاد ہوئی
جا و ہان تو بھی نکل
فتح تیری کافرون کی ہار ہے

۱۶۹

جلد آفات و بلا سے وہ ہیا
گور مین اُسکو خدا کی مار ہے
ہر گھڑی حق کا انہین دیدار ہے

سمجھتا ہی اور طرفہ بات یہ ہی کہ لوگ غلام لونڈی ہونیکو اور اہل پیشہ کو حقیر تو سمجھتے ہین مگر جب غلام لونڈی یا دہنئے
جولاہے چوڑہے چمار غرضکہ کوئی قوم ہو اُسکے پاس جب روپیہ پیسا بہت ہو جاوے یا حکومت کہیں کی ملجاوے
پہر نہ کوئی اُسکے غلام ہونے پر طعن کرتا ہی نہ کوئی اُسکے باپ دادے کے پیشہ کو بُرا کہتا ہی اور مفلس ہو تو
اُسمین ہزارون عیب نکالنے کو موجود ہو جاتے ہین حالانکہ جتنے دنیا مین آدمی ہین میان اور غلام
اور آقا اور نوکر اور حاکم اور محکوم اور رعایا اور زمیندار اور چوہڑے اور چمار سب ایک باپ حضرت آدم اور
ایک ما حضرت حوا کی اولاد ہین پہر ایک کو دوسرے پر ذات پات کی بڑائی اور شیخی کاہیکی لگی اور آدمی اگر آپ
بزرگونکی وضع کے خلاف ہو پہر بزرگونکا ذکر کرے اور اُن بزرگونپر فخر کرے تو از بس بیغیرت
اور بیحیا ہی چنانچہ اس مضمون کو ایک بزرگ نے کیا خوب بیان کیا **مثنوی**

آپ تو فضل و ہنر سے ہین بری نام لین اجداد کا پہر ہر گہری
فخر سے کرتا ہی کوئی یون بیان تہے مرے دادا جو حضرت ہی فلان
کوئی کہتا پیرزادہ ہون قدیم خواجہ زادہ ہون کوئی کہتا لئیم
قاضی زادہ کوئی کہتا آپکو صدق کی پر بو نہین اسمین ذرا
کوئی فاروقی پہ ہی نازان بشر باطل و حق مین نہین فارق مگر
مو کو صاحب کے تبرک سے ہی مشہور عام کوئی کہتا ہی چچا میر کا نام
کوئی کرتا شیخ صدیقی بیان کوئی تبلاتا ہے متقی باپ کو
کوئی ذی النورین پر مغرور ہے خود سخا و حلم سے بی دور ہے
کوئی لیتا حیدر و زہرا کا نام زہد و تقوے سے نہین کچہ اُسکو کام
ہی کسیکو قادری ہونے پہ خبط گو کہ اُسکو کچہ نہین قادر سے ربط
خود معین الدین نہین بے نماز پر معین الدین چشتی پر ہی ناز
نقشبند پر ہی کوئی نقشبند ہے نقش کا پر خود پسند
ہی عوارف سے نہ کچہ عارف مگر نازکرتا سہروردی نام پر
نام سے انکے فقط تو شاد ہین صورت و سیرت سے گو آزاد ہین
باپ کیا جاہل کا ہو فاضل بھلا فضل سے اُسکے اُسے پہر کیا ملا
زشت رو نازک سے ہو یہ پسند حسن تبلا وے اگر ماکا دو چند
آتش و دشمن کا ہی یہ دود ننگ گرچہ ہی آتش سے پیدا بیدرنگ

ہر چند اسکی جزئیات بہت ہین مگر خوف ملال طبع سامعین طوالت
سے مانع ہی لہذا اسیقدر پر کفایت کی عقلمند کو اسقدر ہی سمجہ کیواسطے کافی ہی اب معلوم کیا چاہئے کہ تیسری رسم
افراط التعظیم ہی یعنی آپسمین ایکدوسریکی تعظیم زیادہ کرنی کہ یہ رسم نہایت کثرت سے رائج ہی اور اُسکی برائی خیال
نہین آتی حالانکہ بعضی تعظیمین ایسی ہین انکے کرنے سے خدا کی بے ادبی ہوتی ہی یا پیغمبر صلعم کی ہوتی ہی مثلاً سجدہ خدا کیواسطے مقرر ہے
پہر اور کسیکو سجدہ کرنا خدا کی بے ادبی ہی یا مثلاً رکوع کرنا اور ہاتہ باندہکر چپ چاپ کہڑے رہنا نماز مین خدا کیواسطے مقرر ہی
سو انکا پیدا کرنیوالا بادشاہونکا بادشاہ ہی بندگی عبادت کرنا اُسیکو چاہئیے اور غیرونکا پاؤن لینے سے یا سر کا
حق حق انصاف کرنیوالا عالم غیب کا وہی ہی پہر اور کسیکے سلام مین جہکنا یا اُسکے سامنے ہاتہ باندہ کہڑے

کوچ ہی کر دی اگر زر دار ہی
تجکو جانا کیا دہان دشوار ہی
کاہلی مت کر جو تو دیندار ہی

168

تیسری رسم بہت زیادہ تعظیم کرنے کے بیان مین —

دن جمعہ کے غسل کر رہو با صفا ✤ جب تلک جیتا رہے مت کر قضا
کر نماز اُسکی ادا مسجد مین جا ✤ ہے یہی قرآن مین حکم خدا

جو نماز نے نطفہ فجار ہے

کھڑے ہونا رہنا ہنین دُرست پھر کافر اور منافق کیواسطے تو بدرجہ اولےٰ یہ کام منع ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ و
عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلْعَمْ وَکَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ
یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاهَتِهٖ لِذٰلِكَ ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہے
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ نہ تھا کوئی شخص محبوب زیادہ پیغمبر خدا صلعم سے اصحابون کے
نزدیک اور اصحاب جب دیکھتے تھے حضرت کو تو کھڑے نہین ہوجاتے تھے اِسواسطے کہ سمجھتے تھے ناخوشی
حضرت کی اسمین ف اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کسی کی تعظیم کیواسطے کھڑے ہوجانے سے
ناخوش ہوتے تھے تو یہی بات سمجھکر اصحاب بھی حضرت کو آتے ہوئے دیکھکر کھڑے نہیں ہوجاتے تھے
پھر جو بات حضرت کو بُری لگتی ہو اُس بات کو اور مسلمان کیون پسند کرے اور برخلاف عادت
اصحاب کے کیون رسم جاری کرے مگر ہان جگہ خالی کرنے کیواسطے یا کسی بزرگ کے استقبال کے لئے
اُٹھنا اور بات ہے صرف اُٹھ کھڑے ہونے کو تعظیم سمجھنا اور بات ہے، اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلْعَمْ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّءْ
مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہے کہ ترمذی اور ابوداود نے ذکر کیا کہ معاویہ نے
نقل کیا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کیطرح کھڑے رہین اُسکے روبرو
سو ٹھیرا وے اپنا ٹھکانا دوزخ مین ف یعنی جو شخص چاہے کہ اُسکے روبرو لوگ ہاتھ باندھ کر
ادب سے کھڑے رہین نہ ہلین نہ چلین نہ اودھر اودھر دیکھین بلکہ تصویر کیطرح بنجاوین تو وہ شخص دوزخی ہے تو معلوم
ہوا کہ کسی کی محض تعظیم کیواسطے اُسکے روبرو ادب سے کھڑے رہنا درست نہین اور جسکو یہ پسندیدہ ہو وہ دوزخی ہے
اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مُتَّکِئًا عَلٰی عَصًا فَقُمْنَا لَهٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا کَمَا تَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ باہر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم ٹیکی لگائے ہوئے لاٹھی پر تو ہم کھڑے ہوگئے اُنکی تعظیم کے لئے سو فرمایا نہ کھڑے ہوجایا کرو جیسے کھڑے
ہوجاتے ہین عجمی لوگ تعظیم دیتا ہے بعضا بعضے کو ف عجمی لوگ بڑے آدمیون کو دیکھکر اُنکی تعظیم کو
اُٹھ کھڑے ہوتے ہین چنانچہ اب بھی اُن ملکون مین یہی معمول ہے سو حضرت نے اس کھڑے ہوجانے سے
منع فرمایا جیسا پہلے ترمذی کی حدیث سے کسی کی محبت کے سبب تعظیم کو کھڑے ہوجانا منع معلوم ہوا

سے جو جمعہ کو جو ورت
سیکھ اس کے نہ ہو نشان
یہ بھی ایمان ہے ایمان
ہر جمعہ سب کا بیان
سورہ جمعہ کا

لیکہ بارہ شرط کی نکرار ہے
سنیے جو ہے بیان
جو بار ہوا
یہ جمعہ کے ساتھ
سب کا بیان

۱۷۱

نوجی بھی جو کر کہ ہو اور قضا
ظہر بھی پڑھئے تو بہتر کار ہے
جان نفس ہے یہ ورثہ ابنا
نوح اور یونس کا ورثہ یار ہے

تو کچھ بھی تعظیم نچاہیے بلکہ اُسکی تحقیر اور اہانت چاہیے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ برات مین کہ ایمان والے
مرد اور عورتین ایک دوسرے کے مددگار ہین ف اگر کسی مسلمان کو کسی مسلمان سے کچھ فائدہ پہنچے
تو اُسکو یون سمجھے کہ اصل فائدہ پہنچانیوالا اللہ ہے یہ مسلمان صرف مددگار رہا دوستی کے سبب
دوستی کے اُس نے بھی مدد کی پھر اُسکو خداوند خدائیگان فیاض زمان مالک اصل فیض رسان غریب نواز
سمجھنا یا کہنا اُسکی شکرگزاری مین سر جھکا کر اُسکو سلام مجرا کرنا تو کیا ذکر ہے پھر خواہ وہ حاکم وقت ہو
خواہ زمیندار خواہ آقا ہو یا میان ہو کسی کیواسطے درست نہین پھر جب مسلمان حاکم اور مسلمان زمیندار
اور مسلمان آقا اور مسلمان میان کیواسطے ایسے کام درست نہون اور اُسکا درجہ مددگار سے
زیادہ بڑھانا نچاہیے تو کافر حاکم اور کافر زمیندار اور کافر آقا اور کافر میان سے محکوم اور رعایا اور
نوکر اور غلام کو تو ایسا معاملہ کرنا اور بھی برا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حجرات مین کہ مسلمان تو سب بھائی ہین ف
تو جو شخص مسلمانی کے کامونمین بڑا ہے وہ ایسا ہے جیسا بڑا بھائی اور جو مسلمانی کے کامونمین چھوٹا ہے
وہ ایسا ہے جیسا چھوٹا بھائی اور جو مسلمان نہین وہ بھائی نہین پھر خواہ بادشاہ ہو خواہ امیر خواہ
حاکم ہو خواہ وزیر خواہ مولوی مفتی ہو خواہ مشایخ و پیر خواہ دنیادار ہو خواہ فقیر بھائی سے زیادہ
مرتبہ کسیکا بھی نہین پھر جب مسلمان کیواسطے یہ بات ہے تو کافر کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ جیسے گدھے
کتے کو جانتے ہین یا چوڑھے چمار کو سمجھتے ہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اَلرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاهُ اَوْ صَدِیْقَهٗ اَیَنْحَنِیْ لَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَلْتَزِمُهٗ وَ
یُقَبِّلُهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَاْخُذُهٗ وَیُصَافِحُهٗ ترجمہ مشکوة کے باب المصافحہ والمعانقہ مین لکھا ہے
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ کوئی مسلمان جو ملاقات کرتا ہے
دوسرے مسلمان سے یا دوست اپنے سے کیا جھکے اُسکے لئے فرمایا نہ پوچھا کہ بھلا پھر لپٹ جاوے اُسکو
اور چوم لے اُسکو فرمایا نہ پوچھا بھلا پھر کیا پکڑے اُسکو کہ مصافحہ کرے اُس سے فرمایا ہان ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بھائی سے یا اور کسی مسلمان سے اور دوست سے جو ملاقات ہو تو
سوا مصافحہ کے اُسکو جھک کر سلام کرنا اور لپٹ جانا اور اُسکے ہاتھ کو یا پاؤن کو یا پیٹھ کو

جتنی اُنکی جھڑکیان کھاتے ہین ہم + ٹل کے اُس کوچے سے کب جاتے ہین ہم + ایک مانہ ہم ہی گو بیزار ہے
لذتین ہر طعن مین پاتے ہین ہم + سر کو کب تبرون پہ ٹکراتے ہین ہم +

یہ جو لوگ پیرون اور بزرگون اور بڑے آدمیونکی نظم و نثر مین یا گفتگو مین زیادہ تعریفین کرتے ہین سو یہ سب نصاریٰ کے رویہ پر چلتے ہین ادب کے طریقہ سے باہر اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلْعَمْ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْھِھِمُ التُّرَابَ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ مقداد نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو بہت تعریفین کرنیوالون کو تو بھر دو اُنکے مونہو مین خاک
ف یعنی جو لوگ بزرگون اور امیرون کی تعریفون مین خوشامد سے مبالغہ کرتے ہین تو خود بھی دیدہ و دانستہ جھوٹ بولتے ہین اور جسکی تعریف کرتے ہین وہ بھی مغرور ہو جاتا ہے پھر ایسے شخص کو کچھ دینا نہ چاہیے بلکہ ایسے شخص کے مُنہ مین خاک بھر دے تاکہ پھر ایسی حرکت نکرے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اُحِبُّ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یَرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابی بکرۃ نے نقل کیا کہ تعریف کی ایک شخص نے دوسرے شخص کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو تین دفعہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی تیری تو نے گردن کاٹی اپنے بھائی کی جسکو تم مین سے کسی کی تعریف کرنا ہو خواہ مخواہ تو چاہیے کہ اتنا کہے کہ مین محبت رکھتا ہون فلانے سے اور اللہ اُسکا حال خوب جانتا ہی اگر خیال کرے کہ وہ شخص ایسا ہے اور تعریف نکرے اللہ پر کسی کی ف یعنی حقیقت ہر ایک کی اللہ ہی کو خوب معلوم ہے کہ یہ شخص برا ہے یا اچھا ہے یا جیسا اُسکا ظاہر ہے ویسا ہی باطن بھی ہے یا ظاہر اور ہے اور باطن اور ہے یا انجام اسکا نیک ہے یا بد ہے پھر آدمی تو ظاہر ہی کا حال دیکھتا ہے سو اُسکے بموجب اُسکی تعریف کرتا ہے پھر اگر کسی کی تعریف کی کہ فلانا شخص بہت خوب بڑا عابد زاہد جواد سخی ہے اور حقیقت مین وہ شخص اللہ کے نزدیک ایسا نہ تھا تو اُس تعریف کرنیوالے نے گویا اللہ کے علم کے برخلاف حکم کیا کہ جسکو اللہ برا جانتا تھا اُس نے اُسکو اچھا ٹھیرایا سو حضرت نے فرمایا کہ جسکو آدمی اپنی دانست مین نیک جانتا ہو اور اُسکی تعریف کرنی منظور ہو تو اُسی قدر کہے کہ مین فلانے شخص کو دوست رکھتا ہون اصل حقیقت اُسکی اللہ ہی جانے پھر جو شخص بغیر جانے کسی کے تعریف کرے یا تعریف مین مبالغہ کرے تو گویا

۱۷۳

اِس حدیث سے کسی بڑے آدمی کیواسطے کھڑا ہونا منع معلوم ہوتا ہے اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ مُطَرِّفِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ هُوَ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَّاَعْظَمُنَا
طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ترجمہ مشکوۃ کے
باب المفاخرۃ مین لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ مطرف نے نقل کیا کہ مین آیا بنی عامر کے ایلچیون
کے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ہمنے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو تو فرمایا کہ سردار تو اللہ ہی ہے
پھر ہمنے کہا کہ تم ہمارے بڑے ہو بزرگی مین اور بڑے سخی ہو کر فرمایا کہ خیر اسطرح کا کلام کہو یا اس سے
بھی تھوڑا کلام کرو اور تم کو کہین بے ادب نکرو دے شیطان **ف** یعنی کسی بزرگ کی تعریف مین
زبان بہکا کر بولا کرو اور جو بشر کی سی تعریف ہو اور سچی ہو تو اُسکا مضائقہ نہین مگر اسمین بھی اختصار ہی
کرو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ بزرگون کی یا بڑے آدمیونکی تعریف مین کہا کرتے ہین
کہ تم ہمارے مالک ہو زمانہ کے سوار ہو جہان پناہ ہو معاذ اللہ داتا ہو معبود ہو غریب پرور ہو قاضی
القضات ہو تو ایسی لفظین کسی کیواسطے کہنا درست نہین اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا
عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے
ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو حد سے زیادہ مت بڑھاؤ
جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کو نصاریٰ نے بڑھایا سو مین تو اُسکا بندہ ہون سو یہی کہو اللہ کا بندہ اور اُسکا رسول
ف یعنی جو خوبیان اور کمالات اللہ نے مجھکو بخشے ہین سو بیان کرو سو رسول کہنے مین
سب آگئین اسواسطے کہ بشر کے حق مین پیغمبری سے بڑا کوئی مرتبہ نہین اور سارے مرتبے اس سے نیچے ہین
آدمی رسول ہو کر بھی آدمی ہی رہتا ہے اور بندہ رہتا ہے اور بندہ ہونا بھی اُسکو فخر ہے کچھ اُسمین
خدائی کی شان نہین آجاتی ہے اور خدا کی ذات مین نہین ملجاتا سو ایسی باتین کسی بندے کے حق مین کہا
چاہئے کہ نصاریٰ نے ایسی ہی باتین حضرت عیسیٰؑ کے حق مین کہکر کافر ہوگئے اور اللہ کی درگاہ سے
راندہ گئے سو اسلئے حضرت نے اپنی اُمت کو فرمایا کہ تم نصاریٰ کی چال نچلو اور اپنے پیغمبر کی
تعریف مین حد سے مت بڑھو کہ نصاریٰ کیطرح کہین مردود نہو جاؤ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

جب کوئی مرتا ہے وارث مالدار ✤ رنڈیاں روتی ہین چیخین مار مار ✤ شور و غل ہے نعرہ ہے للکار ہے
رقصی بدترین سی نابکار ✤ روتے ہین نوبت بجا کر زار زار ✤

کرنا کہے غلام اپنے میان کو مالک اپنا اسواسطے کہ مالک تمہارا اللہ ہی ہے **ف** یعنی غلام اپنے میان کو رب یا اپنا مالک نہ کہے اسواسطے کہ میان اور غلام سب کا مالک اللہ ہی ہے اور باقی سب اُسی کے بندے ہین پھر جب یہ حکم اصلی میان اور غلام کیواسطے ٹھیرا تو جھوٹ موٹ لوگون کو بندہ پرور بندہ نواز اور اپنا مالک کہنا نہایت بیجا اور محض بیہودہ ہے أَخْرَجَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ شرح السنہ مین ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یون نہ بولا کرو جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا کرو جو چاہے اللہ فقط **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی سے یون کہنا کہ آپ جیسا چاہین ویسا ہی ہوگا یا یون کہنا کہ خدا کے کرے سے ہوگا یا تمہارے کرنے سے ہوگا شرک کا کلام ہے أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدًا فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو منافق کو سردار کہ اگر اسکو سردار ٹھیرایا تو البتہ بہت ناخوش کیا تمنے اپنے رب کو **ف** یعنی جو شخص نام کا مسلمان ہو اسکو کوئی سید سردار کہے تو اللہ ناخوش ہوتا ہے پھر یہ جو لوگ کافرون کو اور نام کے جھوٹے فاسق مسلمان کو عرضیان لکھا کرتے ہین پھر اسمین اُسکو غریب پرور اور حاکم عادل منصف زمان اور فلاک رتبہ اور سلیمان جاہ اور سکندر طالع اور سردار لکھا کرتے ہین اور کہا کرتے ہین سو ایسے الفاظ اُس کیواسطے موجب نارضامندی اللہ کے ہین اللہ تعالے سب مسلمانون کو توفیق ادب کی دیوے **چوتھی رسم** مُغَالَاةٌ فِي الْمُهُورِ وَالْإِسْرَافُ فِي كُلِّ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَعْرَاسِ ہے یعنی مہر زیادہ مقرر کرنا اور بیجا خرچ کرنا شادیوین سو یہ رسم سب لوگون مین رائج ہے ہر چند نکاح سے متعلق رسمیں بہت ہین اور ہر ایک مین ہر فرقے کے جدی جدی رسمین ہین مگر کئی رسمین ایسی ہین کہ وہ اکثر ملکون مین بہت لوگون مین رائج ہین اور انکا چھوٹنا لوگون پر دشوار ہے اول یہ کہ شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرتے ہین دوسرے یہ کہ اگرچہ برات اُسی شہر مین بلکہ اُسی محلہ مین ہو مگر لڑکے کے طرف والے کھانا برادری کا اور جو لوگ

چوتھی رسم زیادہ مہر مقرر کرنے اور شادیون مین بیجا خرچ کرنیکے بیان مین ✤

اُسنے اُسکی گردن ماری کہ اسکو مغرور کر دیا اور دُنیا عاقبت دونون سے کھو دیا پھر جو خوشامدی لوگ بزرگون کے یا بڑے آدمیون کے پاس بیٹھکر اُنکی جھوٹی تعریفین کرتے چلے جاتے ہین تو وہ اُسکے دشمن ہین دوست نہین کہ جھوٹھ بولکر اپنی دنیا و آخرت خراب کرتے ہین اور اُسکو مغرور کر دیتے ہین کہ وہ احمق اپنے آپکو پھر ویسا ہی جانتا ہے اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ ترجمہ مشکوۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تعریف کیجاوے کسی بدکار کی غضب ہو جاتا ہے خدا تعالے کا اور کانپ جاتا ہے اُسکے سبب عرش ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ڈاڑھی منڈے بے نماز تارک زکوۃ حج و روزہ زناکار ریا راگ باجے کو عبادت سمجھنے والے اور قبر و ان کے پوجنے والے انکی تعریفین کرتے ہین پھر کوئی قصیدہ کہتا ہے کوئی رباعیان بناتا ہے کوئی نثر ی لکھتا ہے کوئی ویسے ہی سامنے خوشامد کرتا ہے سو یہ سب خدا کے غضب مین گرفتار ہین اور انکی ایسی تعریف کرنے سے خدا کا عرش کانپ جاتا ہے اور زلزلہ مین آجاتا ہے پھر جو کوئی کسی کافر کی تعریف و مدح کرے اُسکا تو کیا ذکر اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَغْیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَخْبَثُهٗ رَجُلٌ کَانَ یُسَمّٰی مَلِكَ الْاَمْلَاكِ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت غصہ اُس آدمی پر ہوگا اللہ تعالے کا قیامت کے دن اور نہایت خبیث ہے وہ آدمی جو کہلاتا تھا بادشاہ ہو تکا بادشاہ ف یعنی جو شخص ملک الاملاک شاہنشاہ جہان پناہ شاہجہان کہلاتا تھا وہ نہایت بڑا خبیث ہے اور خدا کا غضب اُسکے اوپر قیامت کو نہایت ہوگا پھر جو شخص اسکو یہ الفاظ کہے وہ بھی بڑا خبیث اور مغضوب الہی ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلْعَمْ لَا یَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ سَیِّدِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِهٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلٰکُمُ اللّٰهُ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہے غلام میان اپنے کو رب اپنا مگر کہے سردار اپنا اور ایک روایت یون ہے

۱۷۴

باپ یوسف کو اہی بہولا نہتا ہوگئے بیتاب اور کہا یا حسرتا

ابن یامین دوسرے جا کر چہپا - صبر دے مولا یہہ سخت آئی بلا

یہ فلک اب درپے آزار ہے

اڑانے والے بہائی ہین شیطانون کے اور شیطان اپنے رب کا ناشکر ہے **ف** یعنی مال اللہ کی نعمت ہے کہ اسکے سبب عبادت خاطر جمع سے ہوتی ہے اور مسلمانون کو فائدہ پہنچتا ہے دین کو مضبوطی ہوتی ہی سو اللہ تعالے آدمیون کو مال دیتا ہے اسواسطے کہ اللہ کی مرضی کی جگہہ خرچ ہو اور یہی مال کا شکر ہے اور شیطان چاہتا ہی کہ مال رائگان بیکار خرچ ہو تاکہ آدمی سے اللہ ناراض ہو اور مال بیجا خرچنا ناشکری ہے تو شیطان خود ناشکر ہے وہ یہی چاہتا ہے کہ آدمی بہی ناشکر ہو جاوے سو جو لوگ مال بیجا خرچتے ہین نام و نشان کے واسطے یہ سب شیطان کے بہائی ہین کہ شیطان کے کہنے موافق مال خرچتے ہین سو فرمایا کہ مال بیجا خرچ کرکے خراب کرو اور شیطان کے بہائی مت بنو تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ شادی سے پہلے کہانا کرتے ہین اور نوشہ کی پوشاک سرخ اور زری وغیرہ مین اور ناچ راگ مین نقارے تاشون مین آتشبازی آرائش پہول کہٹولی مین روشنی مین اور لڑکے والے برادری کے جوڑون مین پیسا خرچتے ہین سو یہ سب شیطان کے بہائی ہین علاوہ ناشکری کے پہر بعضون کو یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ سودی قرض لیکر ان خرافاتون مین خرچتے ہین پہر اسکا ادا کرنا مشکل پڑتا ہی اور سود لینا اور دینا دونو حرام ہین برابر یہ اور ایک حرام ہوتا ہی یک فسد دو شد اور بعضونکی یہ نوبت پہنچتی ہے کہ بیاہ برات کے واسطے لوگون سے بہیک مانگتے ہین اور سوال کرنا بیضرورت شرعی حرام ہے چنانچہ مسئلہ ہے کہ اگر آدمی بہوکا ہو مرنے کے قریب اور وہان پر مرا ہوا مردار جانور جیسے کوا یا کتا پڑا ہو تو بعضے علما نے لکہا ہے کہ اس مردار کو کہالے اور سوال نہ کرے پہر ان خرافاتون کے لیے سوال کرنا تو کیونکر جائز ہوا اور علاوہ اسکے ان خرافات سے وہ عزت حاصل نہین جو اس سوال سے ذلت ہے اور بعضون کے نزدیک ایسے مانگنے والیکو دینا بہی حرام ہے تو دینے والا اور مانگنے والا دونو گناہ مین پڑے بلکہ مانگنے والے کو ایک یہہ گناہ کہ سوال کیا دوسرا یہہ گناہ کہ اوس دینے والے کو گناہ مین پہنسایا کہ اوسنے اسکو دیا یہ اگر نہ مانگتا تو وہ اس دینے کے گناہ مین کیون پڑتا تیسرا یہہ کہ اس پیسے کو بیجا خرچ کیا تو اسکے حق مین تین حرام جمع ہوے صرف شیطان کے بہائیون کی خوشی کیواسطے اللہ کی ناخوشی اختیار کی پہر بعضے جاہل جو ایسے مقام پر خیال کرتے ہین کہ ایسی جگہہ خرچ مین بہی اور لوگون کو فائدہ ہوتا ہی تو یہ بہی ایک فیض ہے اسکا بہی کچہہ ثواب ہوگا سو یہ بات غلط ہے اس برادری کو ایسا کہانا دینے مین کسی کو ثواب کی نیت نہین ہوتی اور گناہ کے کام مین اگرچہ آدمی نیت ثواب کی کرے مگر ثواب نہین بلکہ اور عذاب ہے اور جب گناہ کے کام کو ثواب کا کام سمجہا تو کفر ہے

مرگیا سوراغ دیدار و یار ہے

جسکو دیکہو دم بخود مردار ہے

آخرش اللہ بڑا غمخوار ہے

نکاح مین جمع ہون اُن کیواسطے ضرور کرین تیسرے اُس شخص کی پوشاک نارنجی یا سرخ یا زری یا ریشم یا دو
کی ہو چوتھے یہ کہ ناچ راگ مع باجے کے ہو پانچوین نقار روشن چوکی تاشے ڈھول ہون چھٹے آتشبازی
ہو انار ہوائیان وغیرہ ساتوین آرایش پھول کسُوٹی منگیان گھڑے وغیرہ آٹھوین روشنی بہت سی اور چراغ
اور مشعلین اور نوین لڑکی کیطرف سے جوڑے بہت سے شوہر کیطرف والے رشتہ مندونکو واسطے دسوین آ
کر شادی کی شب مین اُس مرد کا لڑکی کے گھر مین جانا پھر وہان جلوہ اور آرسی مصحف اور ٹوٹکے وغیرہ
ضرور ہون گیارہوین مہر کا زیادہ مقرر ہونا بارہوین شادی کے چوتھے روز شوہر کا اُس عورت کے
گھر جانا اور چوتھی کھیلنا تیرہوین بعضون کے ہان کنگنا باندھنا ہاتھ مین مرد عورت دونوکے چودہوین
سہرا باندھنا پھر اِن رسومنین بعضی کفر کی رسمین ہین کہ لوگون نے ہندؤن سے سیکھی ہین مثلاً
کنگنا باندھنا اور سہرا بجائے سورکے اور بعضی رسمین ہنسے حرام ہین کہ جو اُسکو اچھا جانے اور اُس سے خوش
ہو وہ کافر ہے مسلمان نہین جیسے ناچ اور بعضی حرام و مکروہ تحریمی ہین جیسے مرد کی پوشاک سرخ و
زری وغیرہ کی اور نقارے ڈھول اور تاشے اور آتشبازی اور مرد کا گھر مین بیگانی عورتون مین جانا
کہ وہ اُن عورتونکو دیکھتا ہے اور وہ عورتین اُسکو دیکھتی ہین پھر اُن عورتونکے ساتھ کھیلنا اور بھی
زیادہ حرام ہے اور بعضی کام خلاف سُنّت ہین بدعت جیسے برادری کا شادی سے پہلے کھانا کرنا اور
آرایش وغیرہ اور چوتھی اور مہر کا زیادہ مقرر کرنا پھر ان سب رسمونکو لوگ لوازمات نکاح سے سمجھتے ہین
کہ بغیر ان رسوم کے نکاح بے حقیقت اِنکی دانست مین ہوتا ہے حالانکہ نکاح مین صرف دو
گواہون کے سامنے ایجاب قبول اور کچھ تقرر مہر کا چاہیے سوا اِسکے سوا اِن لوگون نے یہ رسوم بھی
نکاح مین داخل کین تو اس راہ سے یہ سب رسمین نہایت قبیح بدعت ہین کہ لوگون نے مفت مین
بدعت کو سُنّت مین ملا کر ایک ٹھیرا لیا اور علاوہ اِسکے اِن رسمون میں مال خرچنا ہوتا ہے
محض بیجا ہے کہ اِس سے دین کا فائدہ تو کیا ہوتا ہے دنیا کا فائدہ بھی کچھ نہین اور مال بیجا خرچنا حرام ہے
سو بدعتونکا حال اور رسمون کی بُرائیونکا حال پہلے معلوم ہو چکا اب اِس مقام پر بیجا خرچ کرنے
اور مہر زیادہ مقرر کرنے اور برادری کے کھانا دینے کا حال سُنا چاہیے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ
کَفُوْرًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ زمر مین کہ اور بیجا مت خرچ کرو بکھیر کر مقرر بیجا

باپ تہا دادو دا انکا بادشاہ ۔ اس مشقت پر نظر کرنا نگاہ
قوت تہا انکا نہ رہ سازی کی راہ ۔ کیا مقام خوف ہے دنیا مین آہ

کیا یہان تقدیر سے تکرار ہے

فرمایا آدہا اوقیہ تو یہ پانچ سو درم ہوے یہان کے حساب سے ایک سو چالیس روپے کچہہ کم و بیش ہوتے ہین تو اور
مسلمانون کی عورتون کا تو چاہیے انسے کم ہو اور نہین تو اسقدر سے زیادہ مہر کا مقرر کرنا باوجود بے
مقدوری کے فضول ہے اور زیادہ مہر مقرر کرنے مین اگر کچہہ بہتر اور ثواب ہوتا تو حضرت اپنی ازواج
کا اور بیٹیون کا البتہ زیادہ مہر مقرر کیا ہوتا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَ
اِبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا
لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلٰكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صلعم مَا
عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهٖ وَلَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهٖ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ
اِثْنَتَيْ عَشَرَةَ اُوْقِيَّةً **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب الصداق مین لکہا ہے کہ امام احمد اور ترمذی اور
ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ذکر کیا کہ عمر رض خطاب کے بیٹے نے فرمایا کہ خبردار ہو زیادہ نہ باندہو
مہر عورتون کا اسواسطے کہ اگر اسمین بزرگی ہوتی دنیا مین اور پرہیزگاری ہوتی اللہ کے نزدیک
تو البتہ زیادہ لایق تہے اسکے پیغمبر خدا صلعم مجکو نہین معلوم کہ نکاح کیا ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنی ازواج مین سے کسیکا اور نہ اپنی بیٹیون مین سے کسیکا بارہ اوقیہ سے زیادہ پر ف
پیغمبر دنیا مین بہی سب سے زیادہ شریف ہوتے ہین اور اللہ کے نزدیک بہی پرہیزگاری مین اور خوبی
مین سب سے زیادہ انکا مرتبہ تہا ہے بالخصوص ہمارے حضرت سب سے خوبیون مین افضل تہے سو حضرت
عمر رض نے فرمایا کہ اگر زیادہ مہر مقرر کرنے مین کچہہ دنیا مین بزرگی ہوتی یا اللہ کے نزدیک کچہہ خوبی
ہوتی تو حضرت رسول خدا صلعم اپنی ازواج اور اپنی بیٹیون کا زیادہ مہر ضرور ہی مقرر کرتے کہ وہ سارے
جہان سے زیادہ دنیا مین بہی بزرگ تہے اور اللہ کے نزدیک بہی بڑے متقی و پرہیزگار تہے سو انہون نے تو
بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر کیا ہی نہین ہے اور لوگ تو نہ ایسے دنیا کی راہ سے بزرگ ہین اور نہ اللہ کے نزدیک
ویسے متقی ہین تو انکو تو چاہیے انسے کم کرین اور بارہ اوقیہ کے وہی ایک سو چالیس روپیہ سے
کچہہ کم ہوتے ہین اور حضرت فاطمہ رض کا مہر چار سو درہم تہا کہ اسکے ایک سو پندرہ روپے کم و بیش
ہوتے ہین ہے اور کسیکی عورتین حضرت کی ازواج سے اور کسیکی بیٹیان حضرت کی بیٹیون سے
افضل نہین نہ دنیا کی راہ سے نہ آخرت کی راہ سے جو انکا مہر ان سے زیادہ ہو اور حضرت
امام حبیبہ ابوسفیان کے بیٹے حضرت معاویہ کی بہن پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

کنت ظالم انکی استغفار ہے

۱۷۹

انکا ویران آج تک گہر بار ہے

بچ گئے مر من خدا غفار ہے

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انعام مین اور بیجا نہ اڑاؤ اسکو خوش نہین اڑانیوالے **ف** مال کا بیجا خرچنا حرام ہی اور جو شخص بیجا خرچ کرے وہ اللہ کو برا معلوم ہوتا ہی پہر اُس کام کو قبول کرنا یا اُسمین ثواب ملنا یا اُس کام مین برکت ہونا تو کیا امکان ہی تو اس سے معلوم ہوا کہ جس شادی مین کہ بیجا خرچ ہو بہانڈ بہگتیون نٹدیون نہرودن کو ملے تاشہ نواز نقارچیون کو دیا جاوے اور سہر زری کے جوڑی آتشبازی آرایش مین خرچ ہو وہ کام اور وہ لوگ اللہ کو پسند نہین آتے اور اللہ کے مخالفون مین شمار ہوجاتے ہین پہر اُس کام مین مبارکی نہین ہوتی بلکہ نحوست آجاتی ہے پہر اُس نکاح سے جو اولاد پیدا ہوتی ہی وہ بھی اکثر بری ہوتی ہے اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صلعم اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهٗ مُؤْنَةً **ترجمہ** مشکوۃ کے باب النکاح مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بڑی برکت والا وہ نکاح ہے جو سہل ہو تکلیف مین عنا یعنی جس نکاح مین اسباب جمع کرنے مین تکلیف نہو اور عورت تہوڑے مہر پر راضی ہوجاوے اُس نکاح مین برکت ہوتی ہی توجسقدر تکلف اسباب کی زیادہ اُسی قدر برکت کم اور جو بالکل تکلف ہی تکلیف ہو تو برکت ہی نہین بلکہ نحوست ہی اور ایک اور کمبختی ہی کہ لوگ مہر ادا نہین کرتے تو اس سبب سے مہر کی زیادتی اور کمی کا لحاظ نہین کرتے حالانکہ اگر مہر ادا کرین تو بہتر ہی اور اگر ادا نہو تو جیسے اور قرض ہین ویسا ہی یہ بھی قرض ہی کچھ فرق نہین بلکہ عورت کے رشتہ دار واسے اسی لحاظ سے مہر زیادہ مقرر کرتے ہین کہ زندگی مین تو یہ ادا نکریگا مرنیکے بعد اسکے ترکہ سے لین گے تو وہ مرنا اسکا پہلے جیت لیتے ہین اور پہر مرنے کے بعد ترکہ سب اُسکے مہر مین جاتا ہی اور رشتہ مند محروم رہتے ہین تو میراث و فرائض کا باب بالکل مسدود رہجاتا ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ صلعم قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهٗ اَزْوَاجِهٖ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ اُوْقِيَةً وَنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِيْ مَا النَّشُّ قَالَ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِيَةٍ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الصداق مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سلمہ نے نقل کیا کہ مینے پوچھا بی بی عائشہ رضہ سے کہ کتنا تہا مہر نبی صلعم کا فرمایا کہ مہر انکی بیویون کا تہا بارہ اوقیہ اور ایک نش پوچھا تو جانتا ہے کیا ہوتا ہے نش کہا نہین

بعد عیسیٰ کے نبی آخر زمان — یہ مگر دنیا نہین جائے امان

تہے سدا کفار سے ہجرت کنان — دوستون کا ہے مقام امتحان

ہر چمن مین پاس گل کے خار ہے

رسم بیہودہ ہے جسقدر بے تکلف میسر ہو اسقدر کسی قسم کا کہانا ہو حلوا ہو خواہ گوشت ہو دو چار دوست آشنا
کو کہلا دیجے اور تکلفات سارے بیہودہ ہین اخرج البخاری عن صفیۃ بنت شیبۃ قالت
اولم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض نسائہ بمدین من شعیر ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الولیمہ مین لکہا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی صفیہ نے نقل کیا کہ کہانا دیا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعضی ازواج کے نکاح مین دو مدجو کا **ف** دو مدجو کے ستو بقدر دو سیر کی
تخمیناً ہوئے تو اسیقدر کبہی کہلا دیا غرضکہ اُسوقت بے تکلف جو میسر ہوا کہلا دیا - یہ پلاؤ اور زردہ اور متنجن شیرمال
فیرنی وغیرہ تکلفات کا بکہیڑا کرنا اور رسم مین پڑنا لاحاصل ہے سُنی مسلمان کو سنت کی پیروی کرنا چاہئے
چار جاہل خوش ہوئے تو کیا اور ناخوش ہوئے تو کیا وہی کہانا آگے دیا تو کیا اور پیچہے دیا تو کیا کہانا دینے مین
دونو باتین برابر ہین اتنا فرق ہے کہ شادی سے پہلے کہانا دینا بیہودہ اور خلاف سنت
اور خلاف عقل ہے اور بعد شادی کے خدا و رسول کی مرضی موافق ہے اور عقل بہی یہی حکم
کرتی ہے کہ شادی کی خوشی کا کہانا بعد شادی کے ہو - اور شادی ابہی ہوئی نہین کہانا پہلے
سے کیون چاہیے اور شادی کے بعد بہی جو بعضے لوگ مہینے مہینے بلکہ دو دو مہینے بلکہ برس
برس روز کے بعد کہانا کرتے ہین دوسرے کا عوض پورا کرنے کو یا نام کے واسطے یہ
بہی بیہودہ ہے اخرج الترمذی عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث
سمعۃ ومن سمع سمع اللہ بہ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الولیمہ مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ
ابن مسعودؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہانا دینا پہلے دن کا حق ہے اور دوسرے
دن کا دستور ہے اور تیسرے دن کا مشہور ہونے کو ہے اور جس نے مشہور کرنا چاہا آپکو رسوا کریگا اسکو اللہ
ف یعنی جب نکاح کرلاوے تو اُس روز دوستون بہائیون کو کہانا واجبی ہے یعنی واجب یا سنت
مؤکدہ ہے پہر اوسکو دوسرے دن کہانا کہلانا یہ بہی دستور ہے یعنی سنت یا مستحب ہی بعد اسکے تیسرے
دن اگر کوئی کہانا کہلاوے تو معلوم کیا چاہئے کہ یہ فقط نام کیواسطے ہی تاکہ لوگ سنین اور مشہور کرین تو ایسے
ویسے شخص کو اللہ تعالی رسوا کرتا ہے پہر شادی سے پہلے کہانا کرنا اور بہی بیہودہ ہو کہ نہ اسمین نہ اسمین محض نام کے
واسطے جسکا انجام زیادہ تر رسوائی ہے پہر ایسا کہانا کہانا درست نہین اخرج احمد عن ابی ہریرۃ قال قال رسول

ربح یہنا سنت ابراہیم ہے

۱۸۱

پہر گیا جو مرد نا ہنجار ہے

مرد کون کی ادریہ گفتار ہے

زوجہ تہین اُنکا مہر جو چار ہزار درم تہا سو حضرت نے خود مقرر نہین کیا تہا حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اپنی طرف سے مقرر کیا تہا اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ وَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صلعم وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب صداق مین لکہا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ام حبیبہ نے نقل کیا کہ مین تہی عبد اللہ بن جحش کے نکاح مین سو وہ مر گیا حبشہ کے ملک مین تو نکاح کیا بی بی ام حبیبہ کا نبی صلعم سے نجاشی نے اور مہر ٹہیرایا انکا چار ہزار درم **ف** چار ہزار درم کے کم و بیش ایک ہزار ایک سو روپیہ ہوتے ہین بادشاہ نے اسقدر مہر ٹہیرایا پہر اور لوگ جو پانچ پانچ دس دس ہزار بلکہ لاکہہ لاکہہ کروڑ کروڑ مہر مقرر کیا کرتے ہین محض فخر اور ریا اور خلاف سنت ہے اور اگر آدمی کے ذمہ پر مہر قرض رہا اور مر گیا تو جبتک قرض والے کو راضی نہ کریگا بہشت کو نجاویگا۔ مہر اور قرض کے بیچ کچہہ فرق نہین ہے پہر زیادہ قرض لینے پر جرأت کرنا دینداری سے بعید ہے اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب ولیمہ مین لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے فرمایا کہ نہ کہانا دیا پیغمبر خدا صلعم نے اپنی کسی عورت پر جسقدر کہانا دیا بی بی زینب پر کہ کہانا دیا ایک بکری کا۔ **ف** یعنی ایک بکری کا گوشت پکا کر اُنکے نکاح کے بعد کہانا لوگون کو کہلایا اس سے زیادہ اور کسی بی بی کے نکاح مین کہانا نہ دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ بے تکلف اور بے تلاش اس قدر اگر میسر ہوا اور دوست آشنا برادری کو کہلاوے تو بہتر ہے اور ولیمہ اُسی کہانے کو کہتے ہین جو نکاح کے بعد ہو پہر نکاح سے پہلے کہانا کرنا لغو اور اسراف ہے سنت کے خلاف اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب ولیمہ مین لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کر لیا اُن سے اور ٹہیرایا انکا آزاد کرنا مہر انکا اور کہانا دیا اُن پر حیس **ف** حیس کہانا ہوتا ہے جیسے ملدا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو دستور ہے کہ کہانا بہت کہلائے جب سب برادری کے لائق ہو اور نہین تو نہین سو یہہ

یعنی تم فاسق ہوئے ہو سب کے سب   آیتوں نسے کردیا ثابت یہ آب
کرتے ہو انکار سن آیات رب   بدعت ہی اور شرک ہی یہ کام سب
پہر یہ ہی کس بات کی تکرار ہے

عورت خاوند پاس رہے اُسکو زیادہ خواہش مرد کی ہوتی ہی اسواسطے کہ وہ اس بات سے خوب واقف ہو جاتی ہی پہر جس عورت کو شوہر نے طلاق دی یا شوہر مرگیا تو وہ عورت اگر بدلحاظ ہی تو حرام کریگی اور اگر لحاظ والی ہی تو بد کام سے شاید بچے تو مرد کا خیال تو البتہ اُسکے دل مین رہتا ہے اور مرد و نکی آواز سنا اور صورتین دیکہنا اُسکو خوش آتا ہی اور اسکا علاج یہی ہی کہ دوسرا نکاح کرے بڑے تعجب کی بات ہے کہ جب عورت مرجاے تو مرد دوسرے عورت سے نکاح کرے اور مطعون نہو اور اگر عورت بے شوہر ہجاوی تو دوسرا شوہر کرنیسے مطعون ہو اور طرفہ یہ کہ کواری لڑکی کے نکاح مین دیر ہونا معیوب سمجہین اور جوان عورت کا بیوہ رہنا قباحت نجانین حالانکہ جو قباحت اُسمین ہی وہی قباحت بلکہ اُس سے زیادہ اسمین ہے سبحان اللہ مینہ سے بہاگنا اور پرنالے کے نیچے کہڑے ہونا ایسے ہی عقلمندون کا کام ہی چہ نسبت اگر کچہہ عقل ہوتی تو خدا اور رسول کے فرمانیکو کیون نہ لحاظ کرتے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ بقر مین اور جب طلاق دی تمنے عورتونکو پہر پہنچ چکین اپنی عدت تک تو اب نہ روکو انکو کہ نکاح کرین اپنے خاوندونسے جب راضی ہوجاوین موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے اُسکو جو کوئی تم مین اللہ پر یقین رکہتا ہے اور قیامت کے دن پر اسمین صفائی زیادہ ہی تمہارے لئے اور ستہرائی بہت اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے ف عدت مقرر ہی تین حیض یا تین مہینے تک سو جس عورت کو شوہر طلاق دی وہ عورت اگر عدت کے بعد کسی شرع کے دستور موافق نکاح کرنا چاہے تو اُسکے والیون کو یہ حکم ہی کہ اوسکو دوسرے نکاح سے نہ روکین اگر وہ خدا پر اور قیامت پر یقین رکہتے ہین اسواسطے کہ یہ خدا کا حکم ہے اگر اسکے برخلاف کرینگے تو قیامت کو سزا پاوینگے بعد عدت کے اس دوسرے نکاح مین صفائی زیادہ ہے کہ وہ زنا سے بچے اور ستہرائی بہت ہی کہ برے خیالون سے دل بہی ستہرا ہے اور اسمین اور بہت خوبیان ہین کہ اللہ تعالی جانتا ہی اور تم نہین جانتے اس آیت مین اللہ صاحب نے کئی طرح سے دوسرے نکاح کا

نبی کے ہمسرے بچے نہین زبون و زبیل
سیدی ہین نہین تری شان و ذلیل
ایک پہر ہی نہی ہے بھلا رد و زبیل
حشر کے دن تجہسے وہ بیزار ہے

نبی کے مین نہین سے بیبیاں رکو ذلیل
ہین جب سمجہو بیبیاں و ذلیل

۱۸۳

ہو فخر اور نہو کی تم مذاق
اور نگاہ کسبیان تلوار ہے

راکہو زانی سرم کرو اور زنا
دن کو ناچین ہزن فرا دیا
خوب تحفہ پیر جی کو یہ ملا
کیا کرامت کا گرو فر کہلا
فاسقون کا گرم اک بازار ہے

اَلْمُتَبَارِیَانِ لَا یُجَابَانِ وَلَا یُؤْکَلُ طَعَامُھُمَا ترجمہ مشکوۃ کے باب ولیمہ مین لکھاہی کہ احمد نے ذکر کیا کہ
ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کہ بڑے پن اور نام کے لئے کہانا کرین تو انکا کہانا
قبول نہ کیجیو اور نہ وہ انکا کہانا کہاؤ ف اس زمانہ مین یہی دستور ہو رہا ہی کہ لوگ نام کے واسطے
اور ایک دوسرے کے مقابلہ پر شادیون مین اور غمیون مین کہانا کرتے ہین کہ فلانے نے ایسا کیا تو ہم بھی
ویسا ہی کرین بلکہ اُس سے بھی زیادہ کرین تاکہ ہمارا بھی ویسا ہی نام ہو پہر اس لحاظ کے سبب کوئی
اپنا باغ بیچتا ہی کوئی مکان گرو رکہتا ہی کوئی ویسے ہی قرض لیتا ہی کوئی بہیک مانگتا ہے اور دنیا
و دین دونو جہان کی آفت مین لوگ پہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ ایسے لوگ کہانے کو
بلاوین تو نہ جاؤ اور نہ انکا وہ کہانا کہاؤ پہر جب وہ کہانا کہانا حرام ٹہیرا تو ایسا کہانا کہ ایا بدرجہ
اولےٰ حرام ہوا پہر حرام کام پر اپنا پیسا خرچنا شیطان کے
برادری مین اپنے آپ کو داخل کرنا ہے پہر بہتر طریق
کا آدمی کیون نہ اختیار کرے اللہم وفقنا پانچوین رسم مُمَانِعَةُ النِّسَاءِ
عَنِ النِّکَاحِ الثَّانِیْ یعنی بیوہ عورت کو دوسرے نکاح سے باز رکہنا کہ جب کوئی شخص
مرجاتا ہی تو اُسکے خویش و اقارب اُس عورت کو کنایہ اشارہ سے دوسرے نکاح سے باز رکہتے
ہین پہر یہانتک نوبت پہنچی کہ زن و مرد سب دوسرا نکاح کرنا عیب جانتے ہین اور اگر کوئی
عورت کرے تو اُسپر طعن کرتے ہین بلکہ دوسرا نکاح کرنا عیب جانتے ہین اور اگر کوئی عورت
کری تو اُسپر طعن کرتے ہین بلکہ دوسرا نکاح کرنا شرافت کی خلاف جانتے ہین پہر اگر جوان عورت کا شوہر
مرجاوے اور اُسکا کوئی خبرگیران نہو اور وہ نہایت مفلس محتاج ہوجاوے اور جی اُسکا نکاح کو چاہی تو وہ بیچاری
لوگونکے طعن کے ڈر سے نہین کرتی اور اصل اس رسم کی ہندؤن سے ہی کہ ہندونکے مذہب مین عورت کا
دوسرا نکاح کرنا جائز نہین سو وہی رسم نام کی ان مسلمانون نے اپنی ہان جاری کرلی اور نہ سمجھے کہ شرافت
کسکی یہان مسلمانی ہی جاتی ہی حالانکہ یہ رسم عقل اور شرع دونو کے برخلاف ہی جسطرح اللہ تعالےٰ نے کہانا پینا سونا جاگنا
پیشاب پاخانہ ضرور کی حاجت آدمی کے واسطے بنائی ہی ویسی ہی مرد کے واسطے عورت کی خواہش اور عورت کے لیئے
مرد کی حاجت لگائی اسیواسطے دستور ہی کہ کواری عورت اور نوجوان مرد کے نکاح کی فکر وارثون کو جلدی اور مقدم
ہوتی ہی کہ یہ جوان مرد اور کواری عورت بُرے کام کی طرف نہ متوجہ ہوجاوے تو رسوائی ہو پہر جو

راگ سے آویگا حال صوفیان — فرش پر لوٹین گے جیسے مچھلیان — دم بخود ہے عقل حیران کار ہے
کون مین شیطان کریگا انگلیان — واہ واہو گی بجین گے تالیان

کی رحمت اُسکی طرف متوجہ ہوتی ہے کہ محتاج عورت غنی ہو جاتی ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ باوجود فقر وغیرہ مانع کی بہی توکلا علی اللہ نکاح ثانی کر دیا چاہیئے اور یہ جو فرمایا کہ غنی کریگا اللہ اپنے فضل سے تو اس سے دریافت ہوا کہ نکاح کرنے والے پر خاص رحمت الٰہی اِس واسطے پیغمبر صاحب نے بہی بیوہ کے دوسرے نکاح کی تقید کی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رض اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْھَا اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدَتْ لَھَا کُفُوًا **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب تعجیل الصلوٰۃ مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تین کام مین دیر کیجیو نماز مین جب وقت آجاوے اور دیر کیجیو جنازہ کی نماز مین جب جنازہ موجود ہو جاوے اور دیر کیجیو بیوہ عورت کے نکاح کرنے مین جب اُسکا جوڑ ملجاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت قابل نکاح کے بیوہ ہو جاوے اور کوئی اُسکے میل موافق مرد نکاح کے واسطے ملجاوے تو ایماندار آدمی کو چاہیئے کہ اُسکا نکاح کر دینے مین ہرگز دیر نہ کرے اور دیر کرنا ایسا بُرا جانے کہ جیسے جنازہ پڑا رکھنا یا نماز مین دیر کرنا معیوب ہے اور مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے اوپر اس بات کو لازم کر لے جہان کہین کوئی عورت بیوہ ہو تو جسطرح ہو سکے اُسکا نکاح کرا دے اسواسطے کہ خدا اور رسول کے نزدیک بہی یون ہی ہے اور عقل صحیح مین بہی اسی طرح آتا ہے اور سب مسلمانون کی ولایتون مین اب بہی یہی جاری ہے کہ بیوہ عورتون کا نکاح جلدی کرتے ہین اور آگے بہی یہی رویہ جاری تہا اگلی سب بیبیان پیغمبر زادیان اسیطرح کرتے آئے ہین چنانچہ حضرت رقیہ پیغمبر خدا صلعم کی بیٹی ابولہب کے بیٹے عتبہ کے نکاح مین تہین اُسکے بعد حضرت عثمان رض سے اُن بی بی کا نکاح ہوا اور حضرت اُم کلثوم دوسری بیٹی پیغمبر خدا صلعم کے پہلے ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ کے نکاح مین تہین اُسکے بعد دوسرا نکاح اُنکا حضرت عثمان سے ہوا اور حضرت فاطمہ رضی کی بیٹی ام کلثوم پیغمبر خدا صلعم کی نواسی پہلے حضرت عمر رض کے نکاح مین تہین جب اُنکی وفات ہوئے تب حضرت کلثوم نے حضرت جعفر رض کے ایک بیٹے عون سے نکاح کیا جب عون مرے تب جعفر کے دوسرے بیٹے محمد نے اُنسے نکاح کیا جب وہ بہی مر گئے تب حضرت جعفر کے تیسرے بیٹے عبداللہ نے اُن سے نکاح کیا اور بی بی امامہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت زینب کی بیٹی کہ حضرت فاطمہ رض کے بعد حضرت علی رض کے نکاح مین تہین بعد حضرت علی رض کی وفات کے اُنہون نے حضرت

آپ بر صدقہ مرا گھر بار ہے

۱۸۵

زندگی اس بن مجھ دشوار ہے

تقید کیا اوّل یہ کہ والی وارثوں کو فرمایا کہ دوسرے نکاح سے نہ روکو تو والیوں کو چاہئے کہ اُسکو اور ترغیب دلادین
دوسری یہ فرمایا کہ یہ نصیحت ہو اُسکے واسطے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اس سے معلوم
ہوا کہ جو شخص اس نصیحت کو نمانے اور بُرا جانے تو وہ اللہ پر اور قیامت پر یقین نہین رکہتا ہے یعنی
مسلمان ہی نہین اور نصیحت ماننے کے یہی معنی ہین کہ اُس نصیحت کے موافق کرنے لگے تیسرے یہ فرمایا
کہ اسمین ستہرائی ہے جو شخص اسکو عیب جانے وہ گویا گندہ ناپاک ہے کہ ستہرائی چہوڑکر ناپاکی کی طرف
جاتا ہی چوتہے یہ فرمایا کہ اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے تو جو شخص یون جانے کہ دوسرے نکاح کرنے مین
بڑی بڑی قباحتین ہین تو وہ شخص گویا آپکو اللہ سے زیادہ دانا جانتا ہے پہر معاذ اللہ اسکے ایمان کا کیا
ٹہکانا۔ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ تَعَالٰى وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نور مین اور بیاہ دو رانڈون کو اپنے اندر اور جو نیک ہون تمہارے غلام
اور لونڈیان اگر وہ مفلس ہونگے اللہ اونکو غنی کریگا اپنے فضل سے اور اللہ سمائی والا ہے سب جانتا۔
ف یعنی جو عورتین تمہارے اندر برادری مین رشتہ ناتی مین بیوہ ہو جاوین اور خاوند مرجاوے
تو اونکو اپسمین برادری مین بیاہ دو اور جو غلام لونڈی نیک ہون کہ بیاہ دیے سے مغرور نہو جاوین تمہارا
کام نچہوڑین انکا بہی نکاح ایک دوسرے سے کر دو اور جب تم اُن رانڈون کو بیاہ دوگے تو اللہ اُنکو
اپنے فضل سے غنی کر دیگا محتاجی اور افلاس اُنکا جاتا رہیگا اللہ کے یہان کچہہ کمی نہین وہ بڑا سمائی
والا ہے اور وہ سب کا حال جانتا ہے کہ فلانے کو محتاجی اور افلاس ہے اور فلانے کا بہی نکاح کو چاہتا ہی
اور فلانے کا نہین چاہتا اس آیت مین بہی کئی طرح پر تقید دوسرے نکاح کا بیوہ کے واسطے ثابت ہوتا ہے
اوّل یہ کہ بیوہ کے والیون کو حکم دیا کہ تم بیاہ دو اپنی رشتہ مند ہم قوم رانڈونکو تو اسسے معلوم ہوا کہ یہ ضرور
نہین کہ جب بیوہ خود درخواست کرے تب اُسکا دوسرا نکاح کیا چاہیے کہ خود اُسکے نکاح کی تدبیر کرے
موافق شریعت کے اُس کی اجازت لے لین اس واسطے کہ وہ عورت خصوصاً اس ملک مین
بسبب رسم کے یا شرم کے ہرگز اپنے آپ سے درخواست دوسرے نکاح کی نہ کرے گی دوسرے یہ کہ فرمایا
کہ محتاج بیوہ عورت کو اللہ تعالی دوسرا نکاح کرنے سے غنی کر دیگا تو معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح
بیوہ عورت کو کرنا اللہ تعالی کے نزدیک نہایت پسند ہے کہ اُس کے سبب اللہ تعالی نے

رافضی ان بدعتون کے ہین امام — اہل سنت سے نہین ہوتا یہ کام — انکی بدعت مین خوشی دشوار ہر

مقتدی ہین تعزیے والے تمام — کیونکہ ہین بیزار اس سے اامام

اگر کوئی اور بھی اپنے آپ کو ایسا سمجھے اور اپنی جورو بیٹی بہنون کا دوسرا نکاح ہونا عیب جانے تو وہ گویا آپ کو پیغمبر کی برابر جانتا ہی اور در پردہ دعوی پیغمبری کا رکھتا ہی استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ خدا جہالت سے سب مسلمانونکو پناہ مین رکھے چھٹی رسم فی النوحۃ والاحداد ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو لوگ خصوصًا اُسکے رشتہ مند چلا کر روتے ہین اور عورتین پیٹتی چلاتی ہین پھر جو عورت ماتم پرسی کو آتی ہے وہ بھی اُنکے پیٹنے چلانے مین شریک ہوتی ہے پھر کسیکے ہان تین دن کسیکے ہان سات دن کسیکے ہان دس دن کسیکے ہان چالیس دن کسیکے ہان چھہ چھہ مہینے تک یہی معمول رہتا ہی کہ عورتین حلقہ باندھکر کھڑی ہوتی ہین اور ایک عورت اُس مردہ کے بیان کرتی جاتی ہے کہ فلانا ایسا اور ایسا تھا تو وہ سب عورتین اپنے زانو اور منہ پر تماچے مارتی ہین اور ہائے ہائے کرتی جاتی ہین اور بعضونکے ہان صرف اسیقدر ہوتا ہی کہ ہر صبح و شام عورتین اکٹھا بیٹھکر چلا کر روتی ہین پھر کسیکے ہان چالیس دن اور کسیکے ہان چھہ مہینے تک کسیکے ہان برس روز تک کسیکے ہان دو برس تک یہی بات جاری رہتی ہی جتنے دنون جس قدر یہ نوحہ زیادہ ہو اُسیقدر اُسمین اُن لوگون کی تعریف ہو اور اگر نہو تو بعضے خاندان کی عورتین طعن کرتی ہین کہ فلانے کے ہان فلانے کی موت کی کچھہ قدر نہوئی اور کچھہ غم نہ ہوا اور بموجب حکم خدا اور رسول کے نوحہ کرنا یعنی چلا کر رونا اور پیٹنا اور مردے کے اوصاف اسیطرح بیان کرنا حرام ہے اور احداد کہتے ہین سوگ مین بیٹھنے کو یعنی اچھے کپڑے نہ پہننا اور خوشبو نہ لگانا سرمہ نہ لگانا کسی کی شادی مین شریک نہونا اپنے مکانو نمین بیٹھے رہنا سو شریعت کی رو سے جس عورت کا خاوند مرجاوے تو اُسکو چاہیے کہ چار مہینے اور دس دن تک اپنا سنگار نہ کرے بعد اُسکے اُسکو منع نہین اور اُسکے گھر کی ناتے رشتہ والی عورتین اگر تین دن تک اپنا سنگار نکرین تو مضائقہ نہین تین دنسے زیادہ اُنکو سوگ مین بیٹھنا منع ہی سو اسکے برخلاف اب رسم یون ہی کہ جب کوئی مرجاتا تو اُس گھر کے سب لوگ سوگ مین رہتے ہین اور جس عورت کا شوہر مرے پھر وہ کبھی رنگین سرخ کپڑے اور نتھہ وغیرہ زیور جو سوہر والی عورتین پہنتی ہین وہ نہین پہنتی اور خوشبو نہین لگاتی اور اُس گھر مین بوریا فرش وغیرہ بچھا کر عورتین اُسی پر رہا کرتی ہین پھر بعضون کے ہان چالیس دن تک اور بعضون کے ہان چھہ مہینے تک اور بعضونکے ہان برس روز تک وہ فرش بچھا رہتا ہی گویا اُسکو سوگ اور غم

خوب تنخواہ کیا تیار رہے

اک دجال خر بردار رہے

وائے اُس دانش پہ اور سمجھ

۱۸۷

چھٹی رسم نوحہ اور تعزیت کے بیان مین

علیؓ کی وصیت کے بموجب مغیرہ بن نوفل سے نکاح کیا اور سوا حضرت عائشہ صدیقہ کے سب بیبیان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی تھین کہ کسیکا ایک خاوند مر چکا تھا کسیکا دوسرا خاوند بھی مر چکا تھا اور کسیکا تیسرا بھی اسکے بعد حضرت سے نکاح ہوا تھا یہ حال ہی حضرت کی بیبیون اور نواسیون اور بی بیون سیدانیون کا اور انکے ایک بی بی ام رومان تھین پیغمبر خدا صلعم کی پاس کہ پہلے عبد اللہ بن منجرہ کے نکاح مین تھین پہر دوسرا نکاح انھون نے حضرت ابوبکر صدیق سے کیا کہ انسے بی بی عائشہ صدیقہ اور عبدالرحمن پیدا ہوئی اور بی بی اسما بنت عمیس کہ پہلے جعفر ابن ابیطالب کے نکاح مین تھین انکے بعد حضرت ابوبکر سے نکاح ہوا کہ محمد بن ابی بکر پیدا ہوئی بعد حضرت ابوبکرؓ کے حضرت علیؓ سے اُن بی بی سنے نکاح کیا یہ حال ہی بزرگ شیخا نیونکا جنسے شرافت کی بنیاد ہی پہر جو کوئی انکے کام اور رسم اور عادات کو برا جانے اسکے ایمان مین نقصان ہی اور اشراف نہین وہ کمینہ ہی اسواسطے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر کسیکی عزت اور آبرو نہین اور انسے زیادہ غیرت کسیکو نہین اور حضرت کی بیٹیون اور نواسیون کا اور حضرت کے یارونکی عورتونکا یہی دستور رہا کہ جب خاوند مرا تب اور کر لیا اگر یہ بات معاذ اللہ بے عزتی کی ہوتی تو خدا اور رسول کیون منظور اور دستور کرتے تو اب جو شخص بیوہ کے دوسرے نکاح کو عیب جانے اور بے عزتی سمجھے وہ مسلمان نہین دو وجہ کا فر ہی جو بات پیغمبر خدا نے اپنے گہر مین گوارا کی اسکو یہ بے عزتی بتاتا ہی گویا اپنی بیٹیون بہنون اور عورتونکو حضرت کی بیٹیون اور بیبیونسے اچھا جانتا ہی تو ایسے شخص کو چاہیے کہ اپنے آپ کو شیخ سید شرافت قوم سے شمار نکرے بلکہ اپکو راجپوت رانگھڑ کہلا دی اسواسطے کہ مسلمانونکے بزرگونکے ہان اور مسلمانونکے ملک مین اور مسلمانونکی کتاب قرآن و حدیث کی رو سے یہ رسم جاری ہی پہر جو کوئی اسکو برا جانے گویا وہ خدا اور رسول کے حکم کو اور آنکے صحابون کو جنسے شرافت پائی بد جانتا ہی اور ہندونکی رسم کو نیک جانتا اور اختیار کرتا ہی پہر وہ مسلمان کاہیکا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیون نے جو اور کسی سے نکاح نکیا تو اسکا یہ سبب تھا کہ آدمی دو طرح پر ہین ایک مسلمان دوسرا کافر سو مسلمان کو اللہ تعالی نے یہ فرمایا کہ ازواجہ امہاتہم یعنی بیبیان پیغمبر کی مائین ہین مسلمانونکی اور ماکا نکاح بیٹے کے ساتہ درست نہین اسواسطے کسی مسلمان سے انکا نکاح نہ ہوا باقی رہے کافر سو کافر سے مسلمان عورتونکا نکاح نہین جائز اسواسطے یہ بات حضرت کی ازواج کے واسطے مخصوص تھی پہر

١٨٦

رافضی مکہ مین جب جاتا ہے شوم　　مذہب اپنا وہ چھپا لیتا ہے بوم
طوہر کرتا ہے مثال اہل روم　　جو گیا کہل تو عجب مچتی ہے دہوم

ہر طرف سے ضربت بیزار ہے

قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحبنے یعنی سورہ بقر مین اور خوشی سُنا آن صبر والون کو کہ جب اونکو پہنچے کچہ مصیبت کہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہم کو اوسکی طرف پہر جانا ہے ایسے لوگ اونہین پر شاباشین ہین اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر ف یعنی جو لوگ مصیبت مین یہ بات کہین کہ ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اُسی نے پیدا کیا اور وہی کہانے پینے کو دیتا ہے اُسی کو ہمپر اختیار ہے جو چاہے سو کرے اُسکے کام مین ہمکو دم مارنے کی مجال نہین اور ایک روز آخر ہم سب اُسی کی طرف پہر جاوینگے کہ مرینگے اور حشر ونشر ہوگا سو ایسے لوگون کو اے پیغمبر خوشخبری سُنا کہ اللہ اس بات پر ان کو شاباشی دیتا ہے اور اللہ کی مہربانی اُنپر ہے اور وہی لوگ نیک راہ پر ہین پہر جو شخص برخلاف اس کے مصیبت مین صبر نکرے اور پیٹے چلاوے ہائے ہائے کرے اور کہے کہ ہائے فلانے کی موت ابہی سے آگئی اور اوسنے کچہہ دنیے کا فائدہ نہ اوٹہایا اور کیا خدا کو اُسی کو مارنا تہا اور ہم کو خدا نے رنج مین پہنسایا غرضکہ ایسی ہی خرافاتین بکے اور بیصبری کے کام کرے تو اُسکے واسطے برخلاف شاباشی کے پہٹکار اور برخلاف رحمت کے غضب چاہئے کہ وہ نیک راہ پر نہین بلکہ بہکا ہوا ہے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ترجمہ فرمایا اللہ صاحبنے سورہ حدید مین کہ کوئی مصیبت ہین نہین پڑی ملک مین اور نہ آپ تم مین جو نہین لکہی ایک کتاب مین اس سے پہلے کہ پیدا کرین ہم اُسکو دنیا مین بیشک یہ اللہ پر آسان ہے تاکہ تم افسوس نہ کرو اوسپر جو فوت ہوا تم سے اور نہ ریجہو اس پر جو تم کو اُسنے دیا اور اللہ نہین چاہتا کسی اتراتے بڑائی مارنے کو ف یعنے جتنی خوشی اور غم کے اسباب ہین سب کا حال اُنکے دنیا مین پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ کے ہان کتاب مین لکہا ہے پہر جسکو کچہہ آفت پہنچے وہ آفت عام ہو جیسے وبا اور قحط وغیرہ خواہ آفت خاص ہو جیسے کسی کا کوئی مرگیا اور کچہہ آفت پہنچی تو وہ سب سے پہلے تقدیر کی کتاب مین لکہی ہتی ٹلنے والی نہ تہی پہر جو مصیبت پہنچے تو آدمی کو غم کرنا نچاہیے اور جو کچہہ مل گیا اور خوشی ہوئی تو اوس پر ریجہنا نہ چاہیے کہ ہم ایسے ہین کہ ہم کو یہ ملا اور ہمارے واسطے ایسا ہوا اسواسطے

کی علامت مقرر کیا ہے پہر یہانتک نوبت پہنچی ان دنون مین کسی کا نکاح یا ختنہ نہین کرتے اور دوست آشنا رشتہ نالتے کے مرد اور عورتین اُسکے ہان جمع ہوا کرتی ہین اور مدت تک اُسکی ماتمپرسی کیا کرتی ہین اور ماتم پُرسی کی حقیقت اتنی ہی کہ جب کسی کا کوئی مر جاوے تو اُسکے دوست آشناؤن رشتہ مندونکو چاہیئے کہ اُسکے پس ماندون کو تسلی اور دلاسا دین اور سمجہا دین کہ صبر کرو سو اس کے برخلاف عورتین جو کسی کے گہر عورتون پاس ماتم پُرسی کو جاتی ہین تو اونکو بہی رولاتی پیٹاتی ہین اور آپ بہی روتی پیٹتی ہین اور مرد جو جاتے ہین تو صرف دستور رواج کی موافق اُن لوگون کے دکہلانے کو کچہہ فاتحہ وغیرہ پڑہتے ہین اور اُس فاتحہ سے اُنکو مردے کے واسطے ثواب منظور نہین ہوتا صرف اسکے پس ماندون رشتہ مندونکی خوشی منظور ہوتی ہی اگر ثواب منظور ہوتا تو کبہی اپنے گہر یا اکیلے تنہائی مین بیٹہہ کر کے بہی اسکو ثواب بخشتے اور اب اگر کوئی اکیلے اپنے گہر بیٹہکر اُس مردیکو قرآن کا ثواب بخشے مگر اُسکے رشتہ مندونکے پاس جاکر فاتحہ مرسومہ نہ پڑہے تو وہ رشتہ مند ناخوش ہوتے ہین تو اب صرف یہ رسم ٹہیر گئی کچہہ ثواب منظور نہ رہا غرضکہ ماتم پرسی کا مضمون برہم ہوگیا اور فاتحہ مقصود اصلی ہوگئی اور ماتم پرسی بہی مرنیسے تین روز بعد حرکت لغو اور بیہودہ ہے اور اب دستور یون پڑ گیا کہ مہینے مہینے اور برس برس روز کے بعد بہی لوگ ماتم پرسی کو جاتے ہین اور خوشی مین غم یاد دلاتے ہین سو یہ رسم سب بیہودہ ہین اور اس طرح رونا اور مطلق پیٹنا اور ایسے سوگ مین بیٹہنا خدا اور رسول کے حکم کے خلاف ہے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ بقر مین کہ اے مسلمانون قوت پکڑو صبر سے اور نماز سے بیشک اللہ ساتہہ ہے صبر کرنیوالون کے ف جب کوئی خویش و قریب مرجاتا ہے یا اور کچہہ مصیبت پڑتی ہے تو آدمی گہبرا جاتا ہے رونا چلانا بے صبری کے کام کرنے لگتا ہے سو فرمایا کہ جب کچہہ مصیبت پڑے تو صبر سے قوت پکڑے اور اللہ کی تقدیر پر شاکر رہو اور فرمایا کہ واویلا نہ کرو کہ اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور نماز مین مشغول ہوجاؤ تاکہ اللہ کی رحمت تم پر نازل ہو اس واسطے کہ جو لوگ صبر کرتے ہین اللہ اُنکے ساتہہ ہے پہر لاحاصل رونا پیٹنا سوگ مین بیٹہنا اللہ کا ساتہہ چہوڑنا ایمانداری سے بعید ہے اور ایماندارون کی یہ بات ہی کہ مصیبت مین صبر کرنا اور نماز کی طرف دہیان لگانا قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ

پیشوا ابلیس سا مکار ہے

۱۸۸

اس سوا جو راہ ہے پرخار ہے

ظاہر اور باطن برابر چاہیئے ‏ پھر تجھے اے رافضی در چاہیئے
دین کا مصحف نہ اپنا چاہیئے + ‏ تو ہری بنا مقرر چاہیئے

دلمین کچھ ظاہر مین کچھ اقرار ہے

وسلم نے فرمایا کہ نہین ہی ہمارے گروہ مین جو تماچے ماری اور گریبان پھاڑے اور چلاوے جاہلیت کا سا چلانا **ف** ہمارے حضرت سے پہلے جاہلیت کا وقت تھا اسوقت مین کافرونکا دستور تہا کہ کوئی مرتا تو عورتین چلاکر رویا کرتین تھین اور پیٹتی تھین اور مردے کے بیان کرتی تہین سو فرمایا کہ جو ایسے کام کرے وہ ہماری گروہ مین نہین یعنی مسلمانونمین داخل نہین اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْئٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب البکار علی المیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابی بردہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اُس سے جو سر کے بال مونڈی اور چلا کر روے اور گریبان پھاڑے **ف** یعنی کسیکو غم اور مصیبت مین جو کوئی اپنے سر کے بال نوچے اور آواز سے روے اور کپڑے پھاڑ ڈالے اُس سے مین بیزار ہون پھر جس سے پیغمبر بیزار ہون وہ مسلمان کاہی کا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُكُوْنَهُنَّ فَذَكَرَ مِنْهَا النِّیَاحَةَ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ ـ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب البکار علی المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مالک اشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتین میری امت مین کفر کی باتونمین سے ہین لوگ انکو نہین چھوڑتے سو ذکر کیا انمین چلاکر رونے کو اور فرمایا کہ چلاکر رونے والی عورت نے جو توبہ نکی اپنی مرنیسے پہلے تو کھڑی کیجاویگی قیامت کے دن اور اُسکا پیراہن ہوگا جیرہ کے تیل کا اور زرہی خارش کی **ف** یعنی جو عورت دنیا مین مردونپر نوحہ کیا کرتی تھی اور اُس نے اُس سے توبہ نکی اور مرگئی تو روز قیامت کو اللہ تعالی اُسکو خارشی کریگا اور جیرہ کے تیل کا پیراہن اُسکو اُڑہایا جائیگا تاکہ دوزخ مین خوب جلے اور خارش کے سبب سے ایذا زیادہ پاوے معاذ اللہ جس کام مین کچھ فائدہ نہین بلکہ اُس سے مردے کو عذاب ہو اور قیامت کے روز اُسکو عذاب ہو کیا برا کام ہی کے سبب یا میرا اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْہِ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب البکار علی المیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ مغیرہ بن شعبہ نے

کربلا کا تو بڑا از دار ہے
اور باتون کا تو کیا ذکار ہے
دین تقوی کیا تجھے درکار ہے

191

کہ اللہ تعالی کو اترانیوالی اور برائیان مارنے والی خوش نہیں آتے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے اس آیت سے
معلوم ہوا کہ جب کوئی مرجاوے تو یہ جانے کہ اسکی تقدیر مین اتنی ہی عمر تھی اب افسوس کچھ اور چلانے پیٹنے سے کیا
کیا ہوتا ہے وہ مردہ تو مرگیا ہرگز جئیے گا نہیں اور پہر اُس رونے پیٹنے چلانے سوگ کرنے پر فخر کرنا اللہ کی درگاہ
سے مغضوب ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اترانے والے فخر کرنیوالے کو دوست نہیں رکھتا
اَخرَجَ اَبُو دَاوُدَ عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلعَمَ النَّائِحَۃَ
وَالْمُسْتَمِعَۃَ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری نے نقل
کیا کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چلا نیوالی عورت پر اور سننے والی پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نوحہ
کرنیوالی عورت اور سننے والی دونون ملعون ہین اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنْ عَبدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلعَمَ اَلَا تَسْمَعُونَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا
بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ اَوْ یَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَیِّتَ
لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے
ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ اللہ تعالی
عذاب نہین کرتا آنکھ سے آنسو نکلنے پر اور نہ دل کے غم پر مگر عذاب کرتا ہے اسکے سبب اور اشارہ
اپنی زبان کی طرف کیا یا رحم کرتا ہے اور مقرر عذاب ہوتا ہے اُسکے گھر والون کے رونے سے اسپر
ف یعنی دلمین غم ہونا اور آنکھ سے آنسو نکلنا یہ آدمی کے اختیار مین نہین پھر اگر کوئی شخص
مرگیا اور کسیکو غم ہوا اور آنکھ سے آنسو نکلے تو کچھ مضائقہ نہین مگر ان زبان سے اگر کچھ اللہ کی شکایت
کی اور اُس مردے کے بیان کئے تو البتہ عذاب ہوگا اور اگر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور صبر کیا تو
اللہ رحم کرے گا اور مردے کے بیان کرنے اور اُسکے اوصاف بیان کرنیسے صرف ان لوگون ہی
پہ عذاب نہین بلکہ اُس مردے پر بھی عذاب ہوتا ہے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ بیان کرکے
پیٹنے چلانے والیان اور وہ مردہ دونو عذاب مین گرفتار ہوتے ہین اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن
عَبدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ
وَشَقَّ الْجُیُوبَ وَدَعٰی بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا
ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

اور کہا کرتے تھے رو کر یا خدا — یعنے مجھکو ڈر ہے حشر و نار کا — مین ہون عاجز اور تو قہار ہے
مجکو تو نے کس لیئے پیدا کیا — تھر تھراتا ہے جگر اور دل مرا

نہین سو یہ بات اللہ کیطرف سے رحمت ہے مگر ہاتھ سے پیٹنا اور زبان سے بیان کرنا اور چلانا یہ شیطان کے بہکانے سے ہے کہ شیطان یہ بات دل مین ڈالتا ہے اور چلا کر رونے کی آواز شیطانی آواز ہے اس سے مسلمان کو بچنا چاہیئے پھر کوئی مردہ ہو کسی کیواسطے ایسے کام کرنا درست نہین خواہ پیغمبر زادہ ہو یا امام یا امام زادہ ہو یا عوام مسلمانون سے ہو اور جو کوئی چلا کر روے یا پیٹے یا بیان کرے وہ شیطان کے پھندے مین پھنسا ہے اُسکو باز رکھنا چاہیئے اگر کہنے سے نہ مانے تو مقدور چلے تو مارنا چاہیئے اور مقدور نہ چلے تو ایسی جگہہ جانا نہ چاہیئے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتَّبَعَ جَنَازَۃٌ مَعَھَا رَانَّۃٌ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس جنازے کے ساتھ جانے سے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو **ف** یعنے جنازہ کے ساتھ جانا دفن کرنے کو سنت ہے لیکن اُس جنازہ کے ساتھ جانا منع ہے جسکے ساتھ پیٹنے والی عورت ہو جیسے دعوت کھانے کو جانا سنت ہے مگر جس دعوت مین راگ باجا ہو وہان جانا منع ہے اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ النَّوَائِحَ یُجْعَلْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَفَّیْنِ فِیْ جَھَنَّمَ صَفٌّ عَنْ یَّمِیْنِھِمْ وَصَفٌّ عَنْ یَّسَارِھِمْ فَیَنْبَحْنَ عَلٰی اَھْلِ النَّارِ کَمَا تَنْبَحُ الْکِلَابُ ترجمہ طبرانی نے ذکر کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پیٹنے والیان بنائی جاوینگی دو قطارین دوزخ مین ایک قطار دہنی طرف اور ایک قطار بائین طرف تو نوحہ کرین گی دوزخیون پر جیسے روتے ہین کتے **ف** یعنے یہ عورتین دوزخ مین جاوینگی اور اُنکی آواز کتون کی سی ہو جاویگی اور جیسے دنیا مین یہ مردون پر پیٹا چلایا کرتی تھین وہان دوزخیون کے واسطے پیٹین گی ادھر اُدھر اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رض ضَرَبَتْ اِمْرَاَتُہُ الْقُبَّۃَ عَلٰی قَبْرِہٖ سَنَۃً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا یَقُوْلُ اَلَا ھَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَہُ اٰخَرُ بَلْ یَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ جب مرے حسن حضرت علی کے پوتے یعنی حسن مثنی تو کھڑا کیا اُن کے

193

(حاشیہ:)
بامحمد ... — [illegible]
... کام ... [illegible]
بیٹ کر رونے ...
تار ہے گرچہ تو ہشیار ہے
... [illegible]
جب مرا ... جا وے ... تھا گدھا جو خبر اجبار ہے
اُس گدھے کی ... شیطان ... ذکر ... [illegible]
... خوب دیکھا ... [illegible]

نقل کیا سنا مینے پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ جس مردہ پر کہ نوحہ ہوا عذاب کیا جائیگا اوسے
بات پر اس مردہ کو قیامت کے دن **ف** یعنی جو بات بیان کرکے عورتین چلاتی پیٹتی ہین وہی
بات قیامت کے روز فرشتے کہہ کہہ کر عذاب کرینگے کہ ایسا تہا ایسا تہا اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن اَبِی
مُوسیٰ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَا مِن مَیِّتٍ یَمُوتُ
فَیَقُومُ بَاکِیهِم فَیَقُولُ وَاجَبَلَاہُ وَاسَیِّدَاہُ وَنَحوَ ذٰلِکَ اِلَّا وُکِّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکَینِ
یَلهَزَانِہٖ وَیَقُولَانِ اَهٰکَذَا کُنتَ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب البکا علے المیت مین لکہا ہے کہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ مینے سنا پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرماتے تہے کہ جو مردہ مرے پر کہڑا
ہووے اُنہین کوئی رونیوالا سو کہے کہ ہائے میری پہاڑ اور ای میرے سردار اور اسیطرح کے
باتین کہین تو متعین کرتا ہے اللہ دو فرشتے اُسکے لئے کہ وہ اس مرد کی چہاتی پر گہونسے مارتے ہین اور
کہتے ہین کہ کیا تو ایسا تہا **ف** یعنی جو بیان کرکے عورتین یہان پیٹتی ہین وہی بات کہہ کر فرشتے
اُس مُردے پر عذاب کرتے ہین تو ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے مردونکو عذاب سے بچاوین اور اوسکو
پیٹنے چلانے بیان کرنے ندین اور اپنے واسطے بہی وصیت کر دین کہ ہماری موت مین کوئی ایسی حرکت
نکرین اَخرَجَ اَحمَدُ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَتْ مَاتَتْ زَینَبُ بِنتُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَبَکَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ یَضرِبُهُنَّ بِسَوطِهٖ فَاَخَّرَہٗ رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ مَهلًا یَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اِیَّاکُنَّ وَنَعِیقَ الشَّیطَانِ
ثُمَّ قَالَ اِنَّہٗ مَهمَا کَانَ مِنَ العَینِ وَمِنَ القَلبِ فَمِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحمَةِ
وَمَا کَانَ مِنَ الیَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّیطَانِ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب البکاء
علی المیت مین لکہا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ مرین بی بی زینب پیغمبر
خدا صلعم کی بیٹی تو روئین عورتین چلا کر تو حضرت عمرؓ انکو مارنے لگے اپنے کوڑے سے تو علیحدہ کر دیا
انکو پیغمبر خدا صلعم نے اپنے ہاتہ سے اور فرمایا کہ رہ ای عمر پہر فرمایا عورتون کو کہ بچو شیطانی آواز سے
پہر فرمایا کہ جو کچہ ہووے آنکہہ سے اور دل سے سو وہ اللہ عز و جل کیطرف سے ہے اور رحمت کی قسم سے ہے
اور جو کچہ ہووے ہاتہ سے اور زبان سے سو شیطان کی طرف سے ہے **ف** یعنی اگر دل سے غم
ہو اور آنکہون سے آنسو نکلین تو اس کا مضائقہ نہین بلکہ اوس کا اختیار ہے

192

لوگ جانتے ہیں یہ بیٹا ناخلف + آبرو میں اُسکے آجائے حرف +
ترک کر بیٹھا یہ سب رسم خلف + پیرجی صاحب سے جو ہو منحرف +
قوم کی آنکھوں میں ناہموار ہے

اور پکوان نہ پکے اور چالیس روز تک گوشت نہ پکے یا کوئی چارپائی پر نہ سووے یا برس روز تک گھر میں سر کے کا اچار نہ پڑے بڑیاں سویاں نہ بنیں سو یہ سب حرام ہے مسلمان کو چاہئے کہ ان سب رسوم کو اپنے گھر سے دُور کرے اور یہ بھی معلوم ہوا اگرچہ حاجت خوشبو کی اور سنگار کی نہو مگر عورت کو چاہئے کہ تین روز کے بعد اور جس عورت کا شوہر مرا ہو وہ چار مہینے دس دن کے بعد سوگ موقوف کردے اور خوشبو لگاوے اور سنگار کرے اور سرخ کپڑے پہنے تاکہ یہ رسم اُٹھ جاوے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ ۔ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھا ہے کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمران اور ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ ہم باہر نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ کے پیچھے سو دیکھا ایک لوگوں کو کہ اُتار ڈالیں تھیں اُنہوں نے اپنی چادریں چلے جاتے تھے پیراہن پہنے تو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ کیا جاہلیت کے کام کو اختیار کرتے ہو یا جاہلیت کی رسم کے مشابہت کرتے ہو البتہ میں نے تو قصد کیا کہ بد دعا کروں تمپر کہ تم اُلٹ جاؤ اپنی اور صورت میں سو کہا پھر لیں اُنھوں نے اپنی چادریں اور نہ عادت کی اس رسم کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا مصیبت میں لباس کو ترک کرنا اور سر ننگے کرنا اور پاؤں ننگے کرنا درست نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفر کی کوئی رسم اختیار کرنا مسلمان کو نچاہئے کہ اگلے کافروں کی یہ عادت تھی کہ جنازہ کے ساتھ جو جاتے تھے تو چادریں اُتار ڈالتے تھے یہ بات کچھ مسلمانوں نے بھی ناواقفیت سے کی تو حضرت اسقدر ناخوش ہوئے کہ اُنکے واسطے بد دعا کرنیکا ارادہ کیا پھر جب آپنے سمجھایا تو اُنہوں نے اپنی اپنی چادریں لے لیں اگر نہ لیتے تو حضرت بد دعا کرتے تو وہ لوگ مسخ ہو کر آدمی سے سؤر یا بندر یا اور کچھ جانور کی صورت ہو جاتے تو مسلمان کو چاہئے کہ کافروں کی رسمیں اپنے ہاں سے دُور کرے جیسے موت کے سبب چوڑیاں نہ پہننا اور کپڑا نہ سینا یا چارپائی پر نہ سونا یا بڑیاں سویاں پکوان نہ پکانا کہ یہ بہت رسمیں ہندوؤں سے سیکھی ہیں اور تیجا دسواں چالیسواں

195

عورت نے خیمہ اُسکی قبر پاس ایک سال بھر بھر اُٹھایا تو سنا ایک پکارنے والا کہتا ہے کہ سن لو کیا بھلا پایا جو کھویا تھا
پھر جواب دیا اُسکو دوسرے نے کہ نہ پایا بلکہ نا اُمید ہو کر لوٹ گئے ف یعنی غیب سے آواز آئی کہ جس مردے
کے غم مین برس روز اُسکی قبر پاس بیٹھی رہی اُسکو تو پایا ہی نہین آخر کو اس سے نا اُمید ہو کر
گھر کو پھر گئی اسیطرح اگر ہزار برس تک اُسکے غم مین ہو تو وہ مردہ تو پھر آنیکا نہین زیادہ سوگ مین
بیٹھنا اور بہت غم مین رہنا لاحاصل ہے اِسقدر آدمی خدا ہی کی عبادت کرے رائگان غم کرنا بیفائدہ ہے

أَخْرَجَ السِّتَّةُ عَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةُ خَلُوقٍ
أَوْ غَيْرِهِ فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِي
بِالطِّيبِ مِنَ الْحَاجَةِ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ
فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۞

ترجمہ بی بی زینب نے نقل کیا کہ مین گئی بی بی اُم حبیبہ پیغمبر خدا صلعم کی زوجہ پاس جب مر گئے تھے ابو سفیان
اُن بی بی کا باپ تو اُنہون نے منگائی خوشبو کہ اُسمین زردی زعفران کی تھی یا اور کچھ سو ملی اپنے منہ
پر پھر فرمایا کہ قسم خدا کی مجھکو کچھ خوشبو کی حاجت نہین سوا اسکے کہ مین نے سُنا پیغمبر خدا صلعم سے
کہ فرماتے تھے کہ حلال نہین اُس عورت پر جو ایمان رکھے خدا پر اور قیامت کے دن پر کہ سوگ مین
بیٹھے کسی مردے کے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن ف
اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ سوگ مین رہنا بھائی کے باپ کے چچا کے
ماموں کے بھانجے بھتیجے کے کسی کیواسطے ہو حرام ہے مگر ہان اپنے شوہر کیواسطے چار مہینے دس دن
درست ہے اُسکے بعد پھر حرام ہے اور مرد کیواسطے سوگ مین رہنا کہین سے درست نہین پھر یہ
جو عورتین اور مرد مدتہا تک سوگ مین رہا کرتے ہین کہ کوئی سُرخ کپڑا نہ پہنے سر منہ لگا وے
پان نہ کھاوے خوشبو نہ لگاوے چوڑیان نہ پہنے کپڑا نہ سئے گھر مین یا رشتہ دارو مین کسیکی شادی نہوے
یا بعض خرافات وہ ہین جو سوگ سے بھی علاقہ نہین رکھتے صرف لوگون نے حماقت کی
راہ سے سوگ مین ٹھہرا لئے ہین کہ جب کوئی مرجاوے تو اُس گھر مین کڑھائی نہ چڑھے

گر پڑے توپون پہ غازی پہلوان | تیغ پھر چلنے لگی آتش فشان | توپ اور بندوق کی بوچھاڑ ہے
باڑھ اور پتھر مین جھونکی اپنی جان | تیر اور نیزہ تبر اور برچھیان

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ آل عمران مین کہ رجھایا ہے لوگون کو مزے کی محبت پر عورتون اور بیٹون اور ڈھیر جوڑے ہوئے سونے کے اور روپے کے اور گھوڑے پلے ہوئے اور مواشی اور کھیتی سے یہ برتنا ہے دنیا کی زندگانی کا اور اللہ جو ہے اسی پاس ہے اچھا ٹھکانا **ف** یعنی لوگونکو عورتونکی اور بیٹونکی اور بہت سی اشرفیون اور روپے کی اور اچھے گھوڑونکی اور گائے بھینس اونٹ بیل بھیڑ بکری وغیرہ جانورونکی اور کھیتی کی خواہش ہے اور اسمین انکو مزا ہے سوان چیزونکی محبت مین ریجھ رہے اور مشغول ہو رہے ہین رات دن اسکی فکر مین لگے رہتے ہین اور انہین چیزون مین اپنی عزت اور زینت سمجھتے ہین جسقدر اشرفی روپیہ اور بیٹے زیادہ ہون اور گھوڑے موٹے موٹے پلے ہوئے بہت ہون اور گائے بھینس اونٹ کثرت سے ہون اور کھیتی گاؤن علاقہ بہت ہون اسی قدر زیادہ عزت اور زینت سمجھتے ہین پھر اس اشرفی روپیہ سے بڑے بڑے اونچے سنگین وسیع گلکاریون کے مکان بنانا پھر اسمین چھتین اور دیوارگیریان اور جھاڑ اور فانوسین اور تصویرین اور آئینے لگانا اور پردے باناتی لگانا اور تخت چوکیان کرسیان مشجر سی منڈھی ہوئی بچھانا اور فرش طرح طرح کے اور قالین اور غالیچے تصویرون کے بچھانا اور پلنگ اور مسہریان موقع موقع سے وہان بچھانا اور اوچھے تکئے اور پلنگ پوش اقسام اقسام کے لگانا اور خاصدان اور پاندان عطردان اور رکابیان اور آبخورے اور گلاس چاندی سونے کے رکھنا اور استعمال کرنا اور کمخواب اطلس اور تمامی اور بادلہ اور تاش اور کتان اور دارائی اور تن زیب اور خاصہ اور ململ پہننا اور بہت سے گھوڑے جلو مین رکھنا اور ہاتھیون اور بگھیون پر سوار ہونا اور چوبدار اور نقیب اور نوبت نقارہ ماہی مراتب رکھنا اور محل مین بہت سی عورتین ہونا اور خزانہ بہت ہونا اور ملک بہت ہونا اپنا فخر سمجھتے ہین حالانکہ یہ جتنا اسباب دنیا کا ہے اول تو ملتا نہین اسکی تلاش مین کیا کیا محنتین مشقتین اٹھاتے ہین اور ادنی ادنی کی خوشامد مین صبح سے شام اور شام سے صبح کرتے ہین اور سیکڑون طرح کے جھوٹ اور فریب کرتے ہین پھر اگر کسی کو یہ دنیا ہاتھ لگے تو رات دن اسی کی محافظت مین اور اسی کی افزایش مین بسر کرتے ہین اور ایک دوسرے سے حسد اور بغض اور دشمنی پیدا کرتے ہین اور انجام اسکا یہ ہے کہ بعضے اسکی تلاش مین اور بعضے حاصل ہونے کے بعد مر جاتے ہین اور یہ کارخانہ یونہین پڑا رہتا ہے اسکے چھوٹنے کا افسوس ہاتھ لگتا ہے اور وہ عورتین بیٹھی اور

197

خون فشاں ہر چہرہ گلنار ہے

ایک تن کا دو دو کا چارہ ہے

سید احمد سپہ سالار ہے

چھ ماہی برسی اور عید اور شب برات کے روز مُردوں کا غم کرنا یہ سب ہندوؤں کی رسمین ہین کہ وہ بھی تیجا دسوان چالیسوان برسی کناگت کرتے ہین اور ہولی وغیرہ تیوہارون مین اگلے مردون کے بھی غم یاد دلاتے ہین خدا جہالت سے پناہ مین رکھے **ساتوین رسم اِفراط فی التزئین** ہے یعنے زینت زیادہ کرنا اور سادی سیدھی وضع کو معیوب جاننا۔ سو معلوم کیا چاہیے کہ بہتر کپڑا قیمتی پہننا یا بہتر قیمتی برتن مین اچھا کھانا یا بہتر مکان مین رہنا اور بہتر سواری پر سوار ہونا بشرطیکہ وہ کپڑا یا کھانا یا برتن اور سواری حلال کی قسم ہو اور جسقدر جائز ہے اُسقدر زینت کرنا منع نہین بلکہ اگر شکر کے واسطے ہو تو بہتر ہے مگر نام اور نمود کے واسطے یا تکبر اور اترانے کی راہ سے ہو تو وہ مکروہ و حرام ہے پھر اگر نمود اور نام کے لئے یا تکبر اور اترانے کی راہ سے نہو مگر اُسمین کافرون یا فاسقون یا بدعتیون سے مشابہت ہو تو وہ کام بھی منع ہو جاتا ہے اگرچہ کرنیوالے کو مشابہت مقصود نہو اس زمانہ مین خصوصاً ہندوستان مین لوگ جو مکان اور پوشاک اور سواری اور اسباب خانہ داری مین تکلف اور زینت زیادہ کرتے ہین صرف اسواسطے کہ نمود ہو اور ہمجنسون مین ہمقوم برادری مین نام اور بڑائی ہو پھر یہانتک نوبت پہنچی کہ جائز ناجائز حرام اور حلال کی تمیز بھی نہین رہی چنانچہ بعضی چیزین خود بنفسہ حرام ہین جیسے مکانون مین تصویرین لگانا اور فرش تکئے شجر دریائی کمخواب اطلس کے مرد کے حق مین اور ایسے ہی کمخواب اور اطلس اور تمامی اور طاش یا دلادارائی اور ٹھپا اور بہت سا گوٹا اور سُرخ کسنبی یا زرد زعفرانی کپڑا یا ناٹ باقی جوتا انگوٹھیان چھلے سونے کے مرد کو پہننا اور عطردان خاصدان اور پنکھے اور رکابیان اور کٹورے اور آبخورے چاندی سونے کے استعمال کرنا اور عورت کو نہایت باریک کپڑا پہننا اور بعضی چیزین زینت کی کافرون فاسقون کی مشابہت کے سبب سے حرام ہین اور بعض اس سبب سے کہ اُنکے سبب تکبر اور غرور ہوتا ہے اور نمود داری اور نام کے واسطے آدمی کرتا ہے اور جب ایسے کامون مین آدمی پھنس جاتا ہے تو دُنیا ہی کی طرف رجوع رہتا ہے اور اللہ سے اور عاقبت سے غافل ہو جاتا ہے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ

توپ پر شمشیر بازی جا کے کی ٭ سیکڑوں کو وہان شہادت ہے ملی ٭
ایک سے پھر دوسری چلنے لگی ٭ اور شکست کافران فاحش ہوئی ٭

مار ڈالا فوج کا سردار ہے

علاج مہیا ہون اور خزانہ قارون کا پاس ہو ممکن نہین جو موت ایک لحظہ ٹل جاوے اور زندگی
معلوم نہین کہ کتنی ہی اور موت یقینی اور عمر آدمی کی ہر ہر لحظہ کم ہوتی جاتی ہے لوگ جانتے ہین کہ زیادہ
ہوتی ہی اور حال اسکا ایسا ہے جیسے برف بیچنے والا کہ ہردم اسکا برف پگلتا کم ہوتا جاتا ہے
پگلنا یقینی اور بکنا موہوم پھر مرنے کے بعد وہ کارخانہ اسباب پڑا رہجاتا ہے اور اسکے چھوٹنے کا غم
اور اپنی کم عمری کا الم ساتھ جاتا ہے اور گھر والون دوست آشناؤن کو افسوس باقی رہ جاتا ہے
یہ بیان اسکے واسطے ہی جسکو دھیان ہے اور بیوقوف ضدی کو سمجھانا اور اندھے کے آگے آئینہ
رکھنا بیفائدہ ہے پھر اسقدر زندگی کے لئے اسباب اور تجمل بہت سا اکٹھا کرنا اور اپنا بہت سا بناؤ
سنگھار بنانا اور طرح طرح داریان اور وضعین نکالنا ہوشمندی سے بعید ہے بلکہ مسلمان کو
یون جاننا چاہیئے کہ دنیا کا عیش وآرام مخصوص کافرون کے واسطے ہے اور آخرت کی
نعمت اور بہشت ہمارے لئے ہے پھر مسلمان دنیا کی لذتون مین کیون پھنس جاوے
قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَلَوْلَآ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّکْفُرُ
بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ وَلِبُیُوْتِهِمْ
اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّکِئُوْنَ وَزُخْرُفًا ط وَاِنْ کُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا
مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے
یعنی سورۂ زخرف مین کہ اور اگر یہ لحاظ نہوتا کہ لوگ ہو جاوینگے ایک گروہ تو ہم کر دیتے انکو جو منکر ہین
رحمن سے انکے گھرون کی چھتین چاندی کی اور سیڑھیان جنپر چڑھین اور ان کے گھرون کے
دروازے اور تخت جس پر تکیہ لگا بیٹھین اور سونے کی یہ سب کچھ نہین مگر دنیا کے جیتے اور
آخرت تیرے رب کے ہان انہین کو ہے جو پرہیزگار ہین **ف** یعنے کافرون کو آخرت مین
عذاب ہوتا ہے دنیا مین تو کچھ آرام وعیش کرلین مگر لحاظ یہ ہے کہ اور لوگ بھی کافرون کو زیادہ
عیش وآرام مین دیکھکر انہین کی راہ اختیار کرکے سب ایک ہی گروہ ہوجاوینگے اس
سبب سے کافرون کو زیادہ عیش دنیا مین ندیا اور نہین تو دنیا مین کافرون کو اسقدر
آسودگی ہوتی کہ ان کے مکانون کی چھتین اور بالاخانہ کی سیڑھیان چاندی کی ہوتین
سفید چمکتی ہوئی اور بڑے بڑے دروازے سونے کے عالی شان ہوتے جھلکتے ہوئے

شل گرگ طوسنا فزار آئے
مرگیا آخر بحال زار ہے
سر سے تا پا خون مین سرشار ہے

[illegible]

مال اور گھوڑے اور جانور اور کھیتی کچھ کام نہین آتا ہے پھر ایسی چیز کی محبت مین کیون مشغول رہے جو نیز تھوڑی
محنت سے تو ملے اور ہمیشہ باقی رہے اور عیش و آرام اُسمین زیادہ ہو کیون نہ حاصل کیجے کہ وہ اللہ کے ہان ٹھکانا ہے
نیک ٭ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰۤی اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ
زُخْرُفَهَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَآ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَیْلًا
اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ٭ كَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ یونس مین دُنیا کا جینا
وہی کہاوت ہے جیسے ہمنے پانی اتارا آسمان سے پھر رلا مل نکلا اُسمین سے سبزہ زمین کا جو کھاتے ہین آدمی اور
جانور یہانتک کہ جب پکڑی زمین نے چمک اور سنگھار پر آئی اور اٹکلا زمین والون نے کہ یہ ہمارے ہاتھ
لگے پہنچا اُسپر ہمارا حکم رات کو یا دن کو پھر کر ڈالا اسکو کاٹ کر ڈھیر گویا کل کو یہان نہ تھے بستے
اسی طرح ہم کھولتے ہین پتے اُن لوگون پاس جنکو دہیان ہے ف یعنی خشک زمین پر جیسے
پانی آسمان سے برستا ہے تو زمین سے سبزہ کھیت مین جمتا ہے کہ اُسمین سے غلہ اور ساگ وغیرہ آدمیون کے
کھانے کا ہوتا ہے اور گھانس پھوس جانورون کے کام آتا ہے تو اُن کھیتون اور سبزہ کے سبب
زمین کو رونق اور چمک ہو جاتی ہے کہ کوسون تک سبزہ اور گلزار نظر آتا ہے پھر جب زمین اسیطرح
سنگھار پر آتی ہے تو کھیتی والے اور رکھانیوالے جانتے ہین کہ یہ اب ہمارے کام آویگی اسکو
دیکھ کر خوش ہوتے ہین پھر یکایک کوئی فوج آن پڑی اُس نے اُس کھیتی اور سبزہ کو
کاٹ کر ڈھیر کر دیا یا کوئی ہوا ایسی چلی یا کوئی کیڑا لگا یا دھوپ ایسی پڑی کہ وہ کھیتی اور سبزہ
خشک ہو گیا گویا پچھلے دن مین وہان تھا ہی نہین اور وہ لوگ افسوس مین رہ گئے ایسے ہی دنیا
مین آدمی کی زندگی کا حال ہے کہ آدمی پہلے نہ تھا پھر بنا تو روح آسمان سے آئی بدن مین ملکر
قوت پکڑی اور انسانی حیوانی کام کرنے لگا اور ہنر اور عقل اور سلیقہ مین پورا ہوا پھر طرح طرح کی
چیزین جمع کرنے لگا گھر والون نے جانا اب ہمارے نصیب جاگے اور اس سے گھر خوب درست ہو کر رونق
پکڑیگا ناگاہ حکم الہی آیا رات کو یا دن کو پھر ترت وہ مر گیا اور اُسکو خاک مین برابر کر دیا گویا
پیدا ہی نہوا تھا اگر ہزار طبیب مسیح وقت اور لاکھ حکیم لقمان ثانی موجود اور بالکل جہان کے

[illegible]

پیرہن خون سے بھری تلوار ہے

۱۹۸

کیا عجب چالاکی بہار ہے

وہ رحیم مومنین غفار ہے

حق نے اسمعیل کی عزت یہ کی — پردۂ رحمت میں اپنے ڈھانک لے
لاش کو کفار سے ذلت نہ دی — کی تلاش ہرچند نہ ہرگز ملے

کھیت ڈھونڈا اگرچہ سو سو بار ہے

اللہ جوڑا بزرگی کا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ
عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا
مَا لَمْ یُخَالِطْہُ اِسْرَافٌ وَّلَا مَخِیْلَةٌ ترجمہ امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمرو بن
شعیب نے نقل کیا کہ میرا باپ دادی سے سنی ہوئی کہتا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کھاؤ اور پیو اور خیرات کرو اور پہنو اس قدر کہ نہ لیجاوے بیجا خرچ کرنے میں اور اترانے میں ف
یعنی جو کھانا اور پینا اور خیرات بیجا خرچ کے طور پر ہو کہ کسی کا حق تلف ہوتا ہو یا دنیا دین کا کچھ
فائدہ نکلتا نہو وہ نہیں درست اور جس میں اترانا پن نکلتا ہو وہ کھانا پینا پوشاک بھی نہیں درست
اَخْرَجَ اَبُوْ دَاؤدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ مَالِیْ
اَرَاکَ شَعِثًا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاہِ قَالَ
مَالِیْ لَا اَرٰی عَلَیْکَ حِذَاءً قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اَنْ نَحْتَفِیَ اَحْیَانًا
ترجمہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن بریدہ نے نقل کیا ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے
کہا کہ میں کیوں تجھکو دیکھتا ہوں پریشان حال کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے
ہم کو بہت سے رفاہ سے کہا میں کیوں نہیں دیکھتا تیرے پاس جوتیاں کہا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو فرماتے تھے کہ رہا کریں ننگے پانوں کبھی کبھی ف بہت سا مرفہ حال اور
آسودہ وضع خواہ مخواہ مقطع بنا حضرت کو خوش نہیں آتا تھا سو فرمایا کہ مقید تکلف کے نرہو کبھی
اگر بالوں میں کنگھی نہیں کی خوشبو نہیں لگائی سفید تکلف کے کپڑے نہیں ہیں تو نہیں سہی بلکہ کبھی
کبھی ننگے پانوں بھی پھر لیا کرو تاکہ تکلف کی عادت جاتی رہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ
عَنْ سَفِیْنَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ
عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاَی الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِیْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ
فَتَبِعَتْهُ فَاطِمَةُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَدَّکَ قَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ
اَوْ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا ترجمہ مشکوۃ کے باب
الولیمہ میں لکھا ہے کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی سفینہ نے نقل کیا کہ بی بی
فاطمہ نے کھانا کھلانے کو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سوا سے —

دوست کی ذلت سے جنکو عار ہے

ایک بھی شاید نہ اس قابل ہوا
دوستدار احمد کرار ہے
کیوں نہ انکی ذات پر آیا اثر
چھوڑ نیکو سر کو وہ آتا سے

اور وہان تکیہ دار تخت سونے کے بچھے ہوئے ہوتے اور اُن پر یہ کافر بیٹھے ہوئے ہوتے اور یہ
عیش و آسودگی اُنکو فقط دُنیا ہی مین تھی چند روز مین یہ سب چھوڑ کر مرجاتے وہان دوزخ کے
عذاب مین گرفتار ہوتے جیتے ہی جی تک یہ سب کچھ رہتا پھر آخر کو یہ سب فانی تھا باقی ہمیشگی کیواسطے وہی
آخرت کا گھر ہے کہ وہان پرہیزگارون کو عیش و آرام دائمی ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ دُنیا کی
عیش و عشرت اور سُنہری روپہلی چیزین اور بڑے بڑے عالیشان مکان ور دروازے کافرون کے
ہی واسطے ہین بلکہ کافر اس سے بھی زیادہ دُنیا کی عیش آسودگی کے لایق ہین متقی مسلمان کو یہان
صرف گذران کرلینا چاہئے آخر کو بہشت مین عیش و عشرت نصیب ہوگی اور یہ بھی دریافت ہوا
متقی مسلمان کو چاہئے کہ دُنیا کے عیش و عشرت سے پرہیز کرے اور جسقدر عیش و عشرت مین
کافرونکو دیکھے جانے کہ یہ اسکے واسطے کم ہے اِس سے بھی زیادہ کے لایق یہ تھا اور بعضے مسلمان کو
جو کچھ بادشاہت اور حکومت اور امیری دُنیا کی ملی تو اُن کو اپنا عیش و عشرت مقصود نہ تھا
خلق اللہ کا فائدہ منظور تھا اُنکے حق مین وہ دنیاداری اور فقیری برابر تھی أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ
أَبِي أُمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ
مِنَ الْإِيمَانِ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ **ترجمہ** ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو پُرانے کپڑے پہننا اور بہت زینت نکرنا ایمان کی بات
ہے اور پُرانے کپڑے پہننا اور زیادہ بناؤ نکرنا ایمان کے کامون مین سے ہے **ف** یعنی
جسکو آخرت کی نعمتون کی خواہش ہوتی ہے اور دُنیا کی زیب و زینت خیال مین نہین آتی
ہے تو دُنیا کے بہت تکلف کو وہ بیفائدہ جانتا ہے پھر اگر میلا کپڑا ہے تو کچھ پرواہ نہین اور اگر
پھٹا پُرانا پیوند لگا ہے تو کچھ خیال نہین أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ
مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ
ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ سوید بن وہب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
اصحابون کے بیٹون مین سے ایک شخص اپنے باپ سے سُنی ہوئی کہتا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے چھوڑ دیا زینت کا کپڑا پہننا عجز و انکسار کے لئے پہناویگا اُسکو

جن مسلمانوں کو ہے دوق [illegible] کا اور وست میں [illegible] ایک دن مرنا او سے ناچار ہے
وہ مسلمان بھی نہیں نزد خدا ✤ حشر تک جیتا رہا تو کیا ہوا

سعلوم کیا چاہیے کہ زینت کے کرنیسے کبھی کفار سے مشابہت ہو جاتی ہے کبھی آدمی دارآریشمی کپڑا
پہنے لگتا ہے کبھی کسی کپڑا استعمال کرتا ہے کبھی مکانیں تصویریں لگاتا ہے کبھی تصویروں کا کپڑا پہنتا ہے
کبھی پاپیجامہ ٹخنوں سے نیچا اور لمبی لمبی آستینیں اور نیچے نیچے انگرکھے قبائیں پہنتا ہے کبھی ایسا کپڑا پہنتا
ہے جس سے مشہور ہو کر یہ ملّان ہے یہ مشائخ ہے یہ فقیر ہے کبھی نہایت باریک کپڑے پہنتا ہے کبھی
سونی کی انگوٹھیاں چھلے پہنتا ہے اور کوئی چاندی سونیکے برتن استعمال کرتا ہے اور کوئی اپنی قمنع
عورتونکی سی بناتا ہے کوئی ہتیارونکی بہت زینت کرتا ہے کوئی سواریکا بہت اہتمام کرتا ہے کوئی مکانکی
بہت زیب و زینت کرتا ہے کوئی خوشبو میں بہت مصروف رہتا ہے کوئی اپنے بالونکا سنگہار کرتا ہے
اور بعضی زینتیں ایسی ہیں کہ عورتونکو بھی نہیں درست سو ان سب زینتوں سے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے منع کیا مجمل و مفصل سو مجمل یہ ہے اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدُ وَالنِّسَآئِیُّ عَنْ اَبِیْ رَیْحَانَۃَ
قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ
وَعَنْ مُکَامَعَۃِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُکَامَعَۃِ الْمَرْاَۃِ الْمَرْاَۃَ بِغَیْرِ
شِعَارٍ وَاَنْ یَّجْعَلَ الرَّجُلُ فِیْ اَسْفَلِ ثِیَابِہٖ حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ یَجْعَلَ عَلٰی
مَنْکِبَیْہِ حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّھْبٰی وَعَنْ رُکُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ
اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ **ترجمہ** ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابوریحانہ نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر
خدا صلعم نے دس باتوں سے عورت کو دانت باریک کرنے سے اور نیلا گودنے سے اور بال
اکھاڑنیسے یعنی ڈاڑھی کا یا ماتھے کا اور دو مردوں کے ساتھ سونے سے بے لباس اور دو عورتوں کا
ساتھ سونا بے لباس اور اس سے کہ لگا دے مرد اپنے کپڑوں کے نیچے ریشمی عجمیوں کیطرح اور
اس سے کہ لگاوے اپنے مونڈھوں پر ریشمی عجمیوں کی طرح اور منع فرمایا لوٹنے سے اور چیتے کی کھال
پر سوار ہونیسے اور انگوٹھی پہننے سے مگر حکومت والیکو **ف** بعضے لوگ نمود ارشان کیواسطے موٹھونپر
قبا اور لبادے اور فرغل وغیرہ کے ریشمین کپڑا دارائی وغیرہ لگاتے ہیں جیسے یہاں لوگ
سمور لگاتے ہیں اور بعضے آرام کے واسطے یا شان و شوکت کے لئے کپڑونکا استر دارائی
اور اطلس وغیرہ ریشمی کا لگاتے ہیں یا نیچے کا کپڑا جیسے فتوحی وغیرہ ریشمی بناتے
ہیں اور بعضے لوگ چیتے کے چمڑے کا زین پوش بناتے ہیں

رحم ہے یا قہر ہے یا پیار ہے

۲۰۳

اس سے کیا زیادہ تجھ کو درکار ہے

کیا گا بیتار زن مکار ہے

نور کھدے اپنے دونو ہاتھ دروازے کے دونوں بازو پر سو دیکھا پردہ کہ لگا ہوا ہے گھر کے کونے میں تو لوٹے
حضرت تو چلیں انکے پیچھے بی بی فاطمہ اور کہا کہ یا رسول اللہ کس چیز نے لوٹایا تمکو فرمایا کہ مجکو یا کسی نبی کو نہیں لایق
ہے کہ بیٹھے منقش و مزین گھر میں **ف** سبحان اللہ حضرت سید المرسلین اپنی بیٹی محبوبہ سیدۃ النساء بی بی فاطمہ کے
گھر میں صرف اس سبب سے کہ وہاں گوشہ میں ایک پردہ لگا ہوا تھا اندر تشریف نہ لیگئے اور پھر آئے اور
فرمایا کہ پیغمبر کی شان سے بعید ہے اور پیغمبر کو لایق نہیں کہ ایسے گھر میں داخل ہو تو اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مکانیں دیوارگیریاں لگانا اور آئینہ بندی کرنا اور جھاڑ فانوسیں لٹکانا زیب و زینت
کیواسطے یا گلکاری کرنا درست نہیں اور پیغمبر کی پیروی مسلمان کو چاہیئے کہ ایسے مکان میں
نہ جاوے پھر کوئی مکان ہو دیوان خاص ہو یا دیوان عام شب باشی کا مکان ہو یا دن میں
نشست کا زنانہ کا مکان ہو یا مردانہ کا برج ہو یا مقبرہ چلہ ہو یا درگاہ ہو امیر کا ہو یا فقیر کا فاسق کا
ہو یا متقی کا ہو مگر ہاں جو دینی کچھ ضرورت ہو وہ بات جدی ہے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنْ أَرَدْتِ
اللُّحُوقَ بِي فَيَكْفِيكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ
الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِفِي ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيهِ - **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ
بی بی عائشہ صدیقہ نے نقل کیا کہ مجھ سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تو چاہے
مجھ سے ملے رہنا تو البتہ تجکو کافی ہے دنیا سے اسقدر جیسے مسافر سوار کا توشہ اور بچیو پاس بیٹھنے سے
بڑے آدمیوں کے اور اپنے کپڑے کو پرانا مت جانیو جبتک پیوند لگا وے **ف** یعنی کپڑے کو
جب پہننے لگیں تب جانیو کہ پرانا ہوا تب تک اوسکا پہننا چھوڑیو اور بڑے آدمیوں کے پاس
نہ بیٹھیو نہ انکو اپنے پاس بٹھلائیو اور دنیا کے اسباب سے اسیقدر فائدہ اٹھائیو اور اسیقدر اسباب کو
کافی جانیو جسقدر سوار اپنے رستہ کیواسطے توشہ لیتا ہے اور سوار بسبب تیز روی کے توشہ تھوڑا لیتا ہے
بہ نسبت پیادے کے یعنی جسقدر کم ہو سکے اسقدر دنیا کے اسباب پر کفایت کیجیو تو دنیا اور آخرت میں
میرا تیرا ساتھ رہیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کا اسباب بہت سا جمع کرنا اور پرانے
پھٹے کپڑے کو برا جاننا اور نہ پہننا اور بڑے آدمیوں کے پاس نشست برخاست کرنا اچھا نہیں
خصوصاً علما او مشایخ کے حق میں پھر بہت اپنی زینت کرنا اور صفتیں نکالنا تو کاہیکو چاہیے اب

جان کندن کا نہیں غازی کو ڈر ٭ داخل جنت کی دیتا ہے خبر ٭ مستفیض رحمت غفار ہے
مثل خادم منکر نکیر اوسکو آن کر ٭ روح لیجاتا ہے اوسکی عرش پر

کام اپنے دین کی رو سے وہ کافر کرنے لگے تو وہ کام اوس ملک والے مسلمانوں کو فرنگی مشابہت کے سبب منع ہو جاتے ہیں اور جو کام ہمارے دین میں فرض واجب ہے اگر وہی کام کافر بھی کرنے لگیں تو وہ کام ہمکو چھوڑنا نچاہیے اور جو کام مقتضائے بشریت اور آدمیت کا ہے اوس کام میں بھی کافرونکی مشابہت کا لحاظ نچاہیے جیسے کہانا پینا سونا جاگنا نکاح کرنا مگر ہاں ان کاموں میں کافر کوئی وضع مخصوص اپنی نکالیں تو وہ وضع مخصوص البتہ مسلمان کو منع ہو جاویگی غرضکہ مشابہت کفار کی بہر حال نچاہیے خواہ لباس پوشاک میں ہو خواہ چال ڈہال وضع میں خواہ مکان و سواری میں ہو یا رسوم و عادات میں ہو یا اعیاد اور عبادات میں ہو اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ **ترجمہ** امام احمد اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جسنے اپنے آپ کو مشابہ کیا کسی قوم سے تو وہ انہیں میں ہے **ف** یعنی جو شخص جس قوم کے ساتھ مشابہت کرے پہر وہ قوم خواہ نصاری ہو خواہ مجوس خواہ ہنود ہوں خواہ فساق خواہ مرد ہوں خواہ عورتیں تو وہ شخص انہیں لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے پہر اگر بالکل مشابہت اختیار کی تو بالکل جو احکام اس قوم کے حق میں جاری ہوتے ہیں وہی اوس پر بھی جاری ہونگے اور اگر تھوڑی مشابہت اختیار کی تو اسیقدر احکام اوس قوم کے اسپر جاری ہوں گے مثلاً کوئی کافر اگر کسی مسلمان کی وضع بالکل عبادات اور معاملات اور عادات اور رسوم کی اختیار کرے اور اپنے کام چھوڑ دے تو اوسکو مسلمان کہا جائیگا اور مسلمانوں کے ساتھ جیسے معاملات کئے جاتے ہیں ویسی ہی اُسکے ساتھ بھی کئے جاوینگے پہر اگر وہ دل سے بھی مسلمان ہوگا تو آخرت میں بھی مسلمانوں کے ساتھ بہشت میں ہوگا اور اگر صرف ظاہر داری کیواسطے مسلمان ہے تو دنیا ہی میں اُسکو مسلمان جانینگے اسیطرح جو مسلمان کافرونکی وضع اختیار کرے تو اُسکو بھی اُنہیں میں شمار کرینگے اگر نصاری کی وضع اختیار کی تو نصرانی ہے اور اگر مجوسی کی وضع اختیار کی تو مجوسی ہے اور ہنود کی وضع اختیار کی تو ہنود ہے مسلمان نہیں اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ رُکَانَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ رکانہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرق ہمارے اور مشرکوں کے درمیان یہ ہے کہ پگڑیاں ٹوپیوں پر **ف** یعنی مکہ کے مشرک صرف پگڑی باندھا کرتے تھے

۲۰۵

اور کوئی ایسے ہی چیتے یا شیر وغیرہ کی کھال پہنا کرتا ہے اور اکثر لوگ سفید بال ڈاڑھی کے اکھاڑتے ہین
اور بعضی عورتیں ماتھے کے بال اُکھاڑتی ہیں اور بعض عورتیں نیلا گودتی ہیں اور بعضی عورتیں اپنے بڑے
موٹے دانت کو ریت کر باریک اور برابر کرتی ہیں اور اکثر لوگ پھر انگوٹھی زینت کے واسطے بلا حاجت پہنے رہتے
ہیں اور بعضے مرد مرد کیساتھ ننگے ہو کر سوتے ہیں اور بعضی عورتیں ننگی ہو کر عورت کیساتھ سوتی ہیں
اور بعضے لوگ کسیکا مال لوٹ کر کھا لیتے ہیں سو حضرت نے ان سب باتون سے منع فرمایا کہ
یہ سب کام زینت اور شان و شوکت اور غرور کے ہیں کہ دنیا کی طرف رجوع اور اللہ سے غافل کرتے
ہیں اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ الصُّفْرَۃَ یَعْنِی الْخَلُوْقَ وَتَغْیِیْرَ الشَّیْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّھَبِ
وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّیْنَۃِ لِغَیْرِ مَحَلِّھَا ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الخاتم میں لکھا ہے ابو داؤد اور نسائی نے
ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا لگتا تھا زرد یعنی سلر کا مرد کو لگانا اور سپید
بالونکا تغیر کرنا اور ازار لٹکانا اور سونیکی انگوٹھی پہننا اور بناؤ سنگھار کرنا عورت کا حرام جگہ پر دکھانیکو
ف عرب میں دستور ہے کہ لوگ زعفران وغیرہ خوشبو جمع کر کے اسکا زرد سلر گا بناتے ہیں سو اگر
کوئی مرد سلر گا لگاتا یا سفید بالوں کو سیاہ کرتا یا کوئی ٹخنے سے نیچے ازار پہنتا یا کوئی سونے کی
انگوٹھی پہنتا یا کوئی عورت سنگار کرتی غیروں کے دکھانے کے واسطے یہ کام حضرت کو برے
لگتے تھے تو مسلمان کو ان کاموں سے بچنا اور پرہیز کرنا چاہئے کہ یہ سب زینتیں بیجا ہیں جب
مجمل زینتوں کا حال معلوم ہو چکا تو اب مفصل سنا چاہئے بعضے کام ایسے ہوتے ہیں کہ آدمی
اپنی زینت کے واسطے کرتا ہے تو اوس سے کافروں کے ساتھ مشابہ ہو جاتا ہے اور مشابہت
کفار کے ساتھ کرنا منع ہے سو سنا چاہئے کہ جو کام اپنے دین کی بات جانکر کافر کریں اور وہ بات
مسلمانوں پر فرض و واجب نہو تو وہ بات مسلمان کو کرنا نچاہئے یا جو کام کافرونکا مخصوص ہو کہ
وہ علامت اور نشان انکا ٹھہر جاوے تو وہ کام بھی مسلمان کو کرنا منع ہو جاتا ہے پھر بعضے کام وہ ہوتے
ہیں کہ کافر جبتک اوس ملک میں رہیں اور وہ کام کرتے ہیں تب تک مسلمانوں کو وہ کام منع
رہتا ہے اور جب وہ کافر جاتے رہیں تب وہ کام جائز ہو جاتا ہے ۔ اور بعضے کام ایسے ہوتے
ہیں کہ مسلمانوں کو جائز ہیں اور اتفاقاً ایک ملک میں کافر غالب ہو گئے اور وہی کام

اب فتح اللہ روک اپنا قلم ✦ کہو نہ ایسی بحث میں اوقاتم ✦ عزت و ذلت کا وہ مختار ہے ✦
محتسب اللہ ہے ہر بیش و کم ✦ جسکو وہ چاہے تو ثابت قدم ✦

رہنا مکانوں کو فرش فروش جہاڑوں فانوسوں سے بہت آراستہ رکھنا چاندی سونے کے برتنونکا استعمال کرنا غم میں سیاہ کپڑا پہنا ڈاڑھی سونچھ منڈانا یہ سب نصاریٰ کی مشابہت ہے اور اپنی شان و شوکت کیواسطے سب سے اونچے ہو کر بیٹھنا ہاتھیو نپر نمود کیواسطے سوار ہونا بہت سی جلو سواری میں شان و شوکت کیواسطے رکھنا ڈنکا ماہی مراتب و رگھڑیال کہنا کوئی جھک کر سلام کرے اداب و تسلیمات بجا لاوے یا معاذ اللہ سجدہ کرے آس پاس قربان ہووے اوس سے راضی ہونا۔ زری کمخواب تاش بادلہ اطلس کا لباس پہنا چاندی سونیکے ظروف کا استعمال کرنا یہ سب قیاصرہ اور اکاسرہ اور کفار متکبرین کی مشابہت ہے سو مشابہت کو یہ امور ترک کرنا اور ان امور سے مخالفت چاہیئے اور بعضے اسباب زینت کے وہ ہیں کہ مخصوص اونکے حق میں حدیثیں آئی ہیں

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّھَبُ وَالْحَرِیْرُ لِاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُکُوْرِھَا **ترجمہ** ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابو موسیٰ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ حلال ہوا سونا اور حریر میری امت کی عورتوں پر اور حرام ہوا مردوں پر **ف** حریر اوس کپڑے کو کہتے ہیں جسکا تانا بانا بالکل سب ریشم کا ہو یا بانا ریشم کا ہو سو ایسا کپڑا مرد کے حق میں اوسکا استعمال کرنا حرام ہے خواہ بوڑھا ہو خواہ جوان خواہ لڑکا مگر لڑکا گنہگار نہیں ہوتا جو اوسکو پہناوے وہ گنہگار رہوتا ہے اور عورتوں کو جائز ہے

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اُھْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃٌ سِیَرَاءُ فَبَعَثَ بِھَا اِلَیَّ فَلَبِسْتُھَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْ بِھَا اِلَیْکَ لِتَلْبِسَھَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِھَا اِلَیْکَ لِتُشَقِّقَھَا خُمُرًا بَیْنَ النِّسَاءِ **ترجمہ** بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ کسی نے بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا کہ اسمیں ریشمین دھاریاں تہیں سو بہیجا وہ انہوں نے مجکو سو پہنا میں نے اوسکو تو دریافت کیا میں نے غصہ حضرت کے چہرہ پر تو فرمایا حضرت نے کہ میں نے نہیں بھیجا تھا تجکو اسواسطے کہ تو پہنے میں نے تو اسواسطے بہیجا تھا تیرے پاس تاکہ تو پہاڑ دے اوسکی اوڑہنیاں عورتوں میں **ف** باوجودیکہ وہ کپڑا بالکل ریشمی نہ تھا صرف اوسمیں ریشمین دھاریاں تھیں سو حضرت علی کو پیغمبر خدا پہنے ہوئے دیکھکر غصہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے اسواسطے بہیجا تھا کہ اوسکو پہاڑ کر عورتوں کے واسطے اوڑھنیاں اوس کی بنا دو تو اس سے

۲۰۷

یا خدا محتاج ہوں زر دے مجھے

زر الہ اکبر دے مجھے

اوسکے نیچے ٹوپی نہیں رکھتے تھے اور مسلمان ٹوپی پر پگڑی باندھتے تھے سو فرمایا کہ ہمارے اور اونکے
درمیان نہیں یہ فرق ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو کافروں سے لباس میں فرق کرنا چاہیے اگرچہ اونی
بات میں ہو اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبَغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ **ترجمہ** بخاری ور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ ڈاڑھیاں نہیں رنگتے سو تم مخالفت
کرو انکی یعنی رنگو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضع میں کفار سے مخالفت کرنا چاہیے تو ان تینوں
حدیثوں کا مضمون دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ کسی امر میں کفار کی مشابہت کرنا نچاہیے مثلاً ہولی کی
خوشی کرنا ہندؤں سے ہولی کی ملاقات کرنا ہولی کھیلنا اپنے آدمیونکو ہولی کا انعام دینا دیوالی میں
روشنی کرنا دیوالی کی کھیلیں مٹھائی کھلونسے آپسمیں بانٹنا لڑکوں لڑکیوں کو بھی دینا دیوالی کا انعام
نوکروں چاکروں دینا یا جیسے دیوالی میں روشنی کرتے ہیں شب برات میں بہت سی روشنی کرنا
دسہرے میں نیل کنٹھ دیکھنا مبارک سمجھنا نیل کنٹھ دکھانیوالے کو یا اپنے نوکروں چاکرونکو دسہرے کا
انعام دینا یا دیوالی دسہرے میں جانوروں کا رنگنا بسنت میں بسنتی پوشاک پہننا بسنت کے
سبب مکان بسنتی رنگنا دسہرے بسنت زہرہ اگنگا ہردوار وغیرہ میلونمیں جانا جیسے ہندو جنیو
کھنٹھی پہنتے ہیں سیلیاں کنٹھی پہننا چوٹیاں رکھنا ڈاڑھی منڈانا مونچھیں بڑی رکھنا ماتھے پر
قشقہ ٹیکا لگانا گائے گنگا پیپل وغیرہ معابد ہنود کی تعظیم کرنا گائے کا گوشت نکھانا اوسکی تعظیم کے سبب
برا سمجھنا دھوتی باندھنا عورتوں کو لہنگا پہنانا چوکا دیکر کھانا گوبر کو پاک سمجھنا اپنے آپ کو راجہ کنور ٹھاکر
کہلانا پیتل پھول کے اکثر برتنوں کا استعمال کرنا لڑکوں کو زیور پہنانا شادی میں کنگنا باندھنا چھانا
پانڈے کے طور پر اور کچھ کھڑا کرنا ریشمی پوشاک کو مرد کے حق میں مضائقہ نہ سمجھنا اور استعمال کرنا
یہ سب ہندؤں کی مشابہت اور نوروز کی خوشی کرنا یہود کی مشابہت اور کرسی میز لگا کر بیٹھنا
میز پر چھری کانٹے سے کھانا سینہ پر پیش رو گریبان رکھکر اوسمیں بوتام لگانا اور تنگ تنگ
کپڑے پہننا گلوبند لگانا گفتار رفتار میں انگریزی وضع اختیار کرنا بڑے دن کی تعظیم کرنا نصاریٰ کو
اوسکی مبارکباد دینا بڑے دن کے سلام کو جانا اوس سبب سے نذر دینا ڈالیاں گذراننا
بگھی سیج گاڑی کی سواری اختیار کرنا دم بریدہ گھوڑوں پر سوار ہونا کوٹھیوں بنگلوں میں

قہر کے خدام کا یہ مکروہ حال — بے سیاست چھوٹنا ہیگا محال — آرزو کے جام کو بھر دے مجھے

عیش کا اسباب [illegible] ہلال — کیجیو کرم کر اس طرح کا ذوالجلال

قُلْتُ اِشْتَرَیْتُھَا لِتَقْعُدَ عَلَیْھَا وَتَوَسَّدَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحٰبَ ھٰذِہِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلٰئِکَۃُ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب التصاویر میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضؓ نے نقل کیا کہ مینے خریدا ایک غالیچہ کہ اُسمیں تصویریں تھیں پھر جب اُسکو دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ پر کھڑے ہوئے رہے اور اندر نہ گئے تو پہچانی میں نے انکے چہرہ پر ناخوشی تو کہا مینے یا رسول اللہ میں توبہ کرتی ہوں اللہ رسول کے روبرو کیا گناہ کیا مینے تو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کیسا ہے یہ غالیچہ مینے کہا تمہارے لئے خریدا ہے کہ اسپر بیٹھو اور اسکا تکیہ بناؤ سو پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مقرر ان تصویروں والے عذاب میں پھنسینگے اور کہا جائیگا انکو کہ جان ڈالو نہیں جو بنایا تمنے اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اسمیں فرشتے نہیں آتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زینت کیواسطے بھی تصویر کی چیز کا مکان میں رکھنا نچاہیئے چہ جائیکہ تصویریں بالخصوص بنانا اور خریدنا اور مکان میں جا زیب و زینت کے واسطے آئینوں میں لگانا بلکہ سب تصویروں کو ناپاک سمجھکر مکان سے دور کیجے کہ پیغمبر بھی خوش ہوں اور متقی پرہیزگار رہیں اور پیغمبر اور فرشتے اُس مکان میں آویں انکے سبب مکان کی رونق اور زینت ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے مکانسے بھی مانوس ہونا نچاہیئے جسمیں تصویریں سامنے رکھی ہوں اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ قَالَ اَتَیْتُکَ الْبَارِحَۃَ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَکُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ عَلَی الْبَابِ تَمَاثِیْلُ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ کَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التَّمَاثِیْلِ الَّذِیْ عَلَی الْبَابِ الْبَیْتِ فَیُقْطَعُ فَیَصِیْرُ کَھَیْئَۃِ الشَّجَرَۃِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْیُقْطَعْ فَلْیُجْعَلْ وِسَادَتَیْنِ مَنْبُوْذَتَیْنِ تُوْطَانِ وَمُرْ بِالْکَلْبِ فَلْیُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَھَا عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلٰثَۃٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ ؕ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب التصاویر میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۰۹

تو اس سے معلوم ہوا کہ مرد کو ریشمی کپڑے سے کمال احتیاط چاہیے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا ھٰکَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِصْبَعَیْہِ الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَۃَ وَضَمَّھُمَا ٭ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہنا ریشمی کپڑے کا مگر اسقدر اور اوٹھائیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیاں بیچ کی اور شہادت کی اور ملایا اون دونوکو ف دریائی مشجر جو کپڑا بالکل ریشمی ہو دو انگلی چوڑا گوٹ سنجاف اوسکی لگا لینا درست ہے مرد کو اسقدر زینت بہت ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ ٭ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حریر وہی پہنیگا دنیا میں جسکو کچھ نصیبت نہیں آخرت میں ف یعنی جو مرد دنیا میں حریر پہنے وہ اس جہان کی نعمتوں سے محروم رہے غرضکہ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مرد کو دارائی اور جہونی اطلس اور مشجر اور گلبدن اور ریشمی مخمل وغیرہ لباس پہنا اور استعمال کرنا حرام ہے اور جو کرے وہ آخرت سے محروم ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَّعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ ترجمہ ترمذی اور ابو داؤد نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے نقل کیا کہ نکلا ایک مرد اور اوسکے بدن پر دو کپڑے سرخ تھے سو اوسنے سلام کیا پیغمبر خدا صلعم کو تو جواب ندیا حضرت نے اسکے سلام کا وعلیک السلام ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرخ کپڑا پہنا مرد کو ایسا سخت حرام ہے کہ حضرت نے سرخ کپڑا پہنے ہوئے شخص کے سلام کا جواب ندیا حالانکہ سلام کا جواب واجب ہے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ فاسق کے سلام کا کبھی جواب دینا اچھا نہیں تاکہ وہ باز آوے پھر فاسق سے دوستی محبت رکھنے کا تو کیا ذکر ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَائِشَۃَ رضؓ اَنَّھَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَۃً فِیْھَا تَصَاوِیْرُ فَلَمَّا رَاٰھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْھِہِ الْکَرَاھَۃَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذِہِ النُّمْرُقَۃِ

منہدم کفار کا بتخانہ ہو ● گنبد و سقف و نہ یہ شمیانہ ہو ●
نوش مال و قبر و لہن خانہ ہو ● شمع روشن ہو نہ وہان پروانہ ہو ●

دین دو عالم خیر سب نذر کرے مجھے

نے فرمایا کہ جو نیچے ہو ٹخنو ںسے ازار وہ دوزخ میں ہے ف ازار کہتے ہین لنگی تہمد کو اسمین شامل ہے پائجامہ سو مقدار کہ ٹخنے سے نیچا ہوا وتنا پاؤن دوزخ مین ڈالا جاویگا یعنی نیچا پہنا کام دوزخیو نکا ہے
أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ فرمایا حضرت نے کہ نیچا کپڑا کرنا پائجامہ مین اور قمیص مین اور پگڑی مین منع ہے جسنے نیچا کیا انمین کچھ اترانے سے نظر نکریگا خدا اسکی طرف قیامت کے دن ف لنگی پائجامہ آدھی پنڈلی تک بہتر ہے اور ٹخنے سے اوپر تک جائز ہے اور آستین گٹے تک چاہیے اور دامن نصف ساق تک چاہیے اور عمامہ پگڑی کا شملہ آدھی پیٹھ تک و رنہ سنت ہے پھر اس زیادہ نیچا کوئی کپڑا اگر کوئی شخص کرے تو اسکی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کو نظر مہربانی کی نہ کرے گا
أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ امام احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کپڑا شہرت کا پہنا دنیا مین پہناویگا اسکو اللہ تعالیٰ کپڑا رسوائی کا قیامت کے دن ف یعنے جسنے ایسا کپڑا پہنا کہ اسکے سبب مشہور ہو کہ یہ شخص ایسا ہے مثلاً ایسا سبز عمامہ اسواسطے باندہے کہ لوگ جانین کہ یہ سید ہے یا سیاہ یا سبز لباس اسواسطے پہنے کہ لوگ حاجی جانین یا اونچی ٹوپیان تاج سر پر دہرا اور سیلیان اور کفنیان پہنا اور لنگیان باندہنا تا کہ لوگ فقیر جانین یا ایسا پہنا کہ لوگ جانین کہ یہ امیر ہے حاکم ہے کرتا جامہ غرض اسواسطے پہنے کہ لوگ جانین کہ یہ مشایخ ہے عالم ہے بزرگ ہے خواہ کپڑا اس وضع کا ہو خواہ رنگ اس وضع کا ہو سب حرام ہے اور جزا اسکی قیامت کے روز رسوائی ہے مگر یہ معلوم رہے کہ سپاہیونکی وردی اس باب سے الگ ہے اور باتین ہیں
أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ يَصْلُحْ أَنْ يُرٰى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَأَشَارَ

یا خدا ایمان کا گوہر کرے مجھے

۲۱۱

مصلحت حق دین پہ ورد کرے مجھے

نیک صحبت دل ولا ورد کرے

فرمایا کہ آئے میری پاس جبرئیل کہا کہ آیا تھا مین تمہارے پاس کل سو نہ روکا مجکو کسی نے مکان مین جانیسے مگر اس
سببے مین اندر نہ گیا کہ تھین دروازے پر تصویرین اور گھر مین تہا رنگین پردہ کہ اسمین صورتین تہین اور
گھر مین کتا تہا سو حکم کرو کہ سر دور کر جاوین اُن تصویرون کے جو دروازہ پر ہین تو ہو جاوین جیسے درخت
کی تصویر اور حکم کرو پردہ کو کہ پہاڑا جاوی تو بنائے جاوین دو تکیے پڑے رہین پاؤن کے نیچے
روندتے اور حکم کرو کتے کے واسطے کہ نکالدیا جاوے سو کیا رسول خدا نے ایساہی اور فرمایا پیغمبر خدا
صلعم نے کہ نکلیگی ایک لمبی گردن دوزخ سے قیامت کے دن اُسکی دو آنکھین ہونگی دیکھتی
اور دو کان ہونگے سنتے اور زبان ہوگی بولتی کہے گی مین متعین ہون تین شخص پر ہر مغرور
ذمیت پر اور بالکل ایسے لوگونپر جنہون نے ٹہرایا اللہ کے ساتھ اور معبود اور تصویر بنانیوالون
پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر درخت کی تصویر ہو یا ایسی تصویر ہو کہ ذلیل و خوار پاؤن
کے نیچے پڑی رہے اُسکے کچھ خوبصورتی زینت چیز کی مقصود نہو اور وہ چیز بھی نمود کی نہو بہی
پڑی رہتی ہو جیسے تکیہ وغیرہ کسی چیز کے اندر تصویر ہو کہ ظاہر مین معلوم نہوتی ہو تو مضائقہ
نہین مگر یہ زیب و زینت کے لئے مورتین تصویرین رکہنا خواہ دروازے پر ہون خواہ مکان کے
اندر ہون خواہ دیوار پر ہون خواہ کپڑے پر ہون اور دیوار گیریان لگانا اور زینت کیواسطے کتے پالنا
اور گھر مین رکہنا ایسا برا ہے کہ رحمت کے فرشتے اُس گھر مین نہین آتے اور روز قیامت کو مصور
اور کافر اور متکبر اور مغرور اور سرکشی کرنیوالے لوگ ایک ساتھ دوزخ کے عذاب مین گرفتار ہونگے اور
دوزخ کی گردن دوڑ دوڑ کر اُنکو پکڑیگی اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے لٹکایا اپنا
کپڑا اتراپن سے تو نظر نکریگا خدا تعالی اُسکی طرف قیامت کے دن ف اگر کسی کا پائجامہ یا
قبا یا تہمد وغیرہ کپڑا اتفاقاً نیچا ہوگیا تو وہ بات علحدہ ہی مگر زینت اور وضعداری کے واسطے کپڑا ٹخنے سے
نیچا کرنا حرام ہے کہ اُس شخص کی طرف اللہ تعالی مہربانی کی نظر نکریگا اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ
هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَیْنِ
مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر صلعم

اس لیئے سنت سے بہا گا تا بکار   راگ کو جائز ہے کہتا بدشعار

تا سنے ہر عرس مین طبلہ ستار   تو بجا طلقت کو ہے کردگار   قول پر اسکے نہ باور دے مجھے

فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَمَا ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتِمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهٗ وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ مشکوۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی سونے کی انگوٹھی ایک شخص کے ہاتھ مین تو نکالا اوسکو اور پھینکا پھر فرمایا کہ محتاج ہوتا ہے کوئی شخص تم مین کا آگ کی چنگاری کیطرف تو لیتا ہے اوسکو ہاتھ مین پھر لوگون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُٹھ جانے کے بعد اُس آدمی سے کہا کہ لے لے اپنی انگوٹھی کچھ فائدہ حاصل کرے اس سے اُس نے کہا نہ لونگا مین اسکو کبھی کہ پھینک دیا ہے اسکو پیغمبر خدا صلعم نے ف سبحان اللہ کامل مسلمان ایسے ہوتے ہین جیسا کہ وہ شخص تھا کہ اُس نے اپنے سونے کی انگوٹھی کو پھر نہ اُٹھا لیا اس لحاظ سے کہ جب خود حضرتؐ نے اس کو میرے ہاتھ سے نکال کر پھینک دیا پھر مین کیون کر اسکو اُٹھاؤن باوجودیکہ اصحاب نے اُس کو سمجھایا کہ اوٹھا لے اسے اور کچھ فائدہ حاصل کیجو بیچو یا عورت کو دیجیو مگر اوس نیک مرد نے نہ لی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کی انگوٹھی چھلّا مرد کو پہننا حرام ہے اور گویا دوزخ کی چنگاریان ہین اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِیْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِیْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِیْ ترجمہ مشکوۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہے کہ امام ابو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا حریر اپنے داہنے ہاتھ مین اور لیا سونا بائین ہاتھ مین پھر فرمایا کہ مقرر یہ دونون حرام ہین میری اُمت کے مردون پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو استعمال استعمال کرنا زینت کے واسطے حریر اور سونے کا حرام ہے مگر ہان کوئی غرض صحیح اگر مین ہو تو ہاتھ مین تھوڑی دیر لے لینا مضائقہ نہین جیسے حریر تانے کو یا اشرفی بیچنے کو یا کسی کو دکھلانے کو ہاتھ مین لے لینا مباح ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّطَوِّقَ حَبِيْبَهٗ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِّنْ ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّسَوِّرَ حَبِيْبَهٗ سِوَارًا مِّنْ نَّارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا

وأشار إلى وجهه وكفيه ترجمہ ابوداود نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ حضرت ابوبکر کی
بیٹی بی بی اسماء آئین پیغمبر خدا صلعم کے پاس اور اونکے بدن پر باریک کپڑے تھے سو منہ پہیر لیا اون کی
طرف سے حضرت نے اور فرمایا اے اسماء عورت جب پہنچے جوانی کو ہرگز مناسب نہین اسکو کہ دکہاوے
وے اسکا بدن سوا اسکے اور اشارہ کیا حضرت نے اپنے چہرہ اور دونو ہتیلیون کی طرف ۔ ف
یعنی ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو پہننا درست نہین اور کوئی عضو عورت کا کہلنا نہ چاہیے
مگر چہرے کا اور گٹے تک ہاتہ کا کہلا رہنا مضائقہ نہین پہر لوٹ جالی اور گاچہ اور تنزیب اور لاہی
اور باریک جہولا وغیرہ ایسا کپڑا کہ جس سے بدن نظر آوے پہننا درست نہین اور وہ عورت گویا
ننگی ہے پہر جسکے سامنے عورت کو ننگے پہرنا درست ہے اوسکے سامنے یہ بہی روا ہے أخرج
مالك عن علقمة بن أبي علقمة عن أمه قالت دخلت حفصة بنت عبد الرحمن
على عائشة وعليها خمار رقيق فشقته عائشة وكستها خمارا كثيفا :
ترجمہ امام مالک نے ذکر کیا کہ علقمہ بن ابی علقمہ نے اپنی ما سے سنا ہوا نقل کیا کہ عبد الرحمن
کی بیٹی بی بی حفصہ آئین بی بی عائشہ پاس باریک اوڑہنی اوڑہے ہوئے تو پہاڑ ڈالی بی بی عائشہ
نے وہ اوڑہنی اور اوڑہائی اونکو گاڑہی اوڑہنی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت
کو عورتونکی بہی محفل مین ایسا باریک کپڑا پہن کر جانا درست نہین پہر دیور جیٹھ خاوند کے بہانجے
بہتیجے وغیرہ مردونکا تو کیا ذکر ہے سو یہ جو اس ملک مین رسم ہے کہ عورتین دیور جیٹھ وغیرہ مردون
سے پردہ نہین کرتی ہین اور اونکے سامنے کہنیون تک ہاتہ اور گردن تک سر کہلے ہوئے بیدہڑک
پہرا کرتی ہین یہ محض حرام ہے باہر کے غیر مردون مین اور ان مردون کے پردے کے معاملہ مین کچھ
فرق نہین ہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص نے پوچہا کہ شوہر کے بہائی بہتیجون کے سامنے
ہونا عورت کا درست ہے یا نہ حضرت نے فرمایا ایسی رشتہ دار عورت کے حق مین گویا موت ہین
یعنی جیسا لوگ موت سے ڈرتے اور بچتے اور پرہیز کرتے ہین ویسا ہی خاوند کے بہائیون وغیرہ سے
عورت کو چہپنا اور پرہیز کرنا چاہیے مگر معلوم رہے کہ خاوند کے باپ سے یا بیٹے سے پردہ ضرور نہین
أخرج مسلم عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى خاتما من
ذهب في يد رجل فنزعه فطرحه فقال يعمد أحدكم إلى جمرة من نار فيجعلها في يده

ہین سی اور ہیچ مدان ہی لا احدوصا • علیم ہو صرف واقف فنون لغت •

نہ گا بیان کرتا ہون تہوڑی سی تحریر • اصولی و متکلم ادیب بے تقصیر •

لکہا ہی دارقطنی نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جسنے پیا برتن مین سونے کے یا چاندی کے یا ایسے برتن مین جسمین کچھ بہی سونا چاندی ہو سو وہ غرغر پیتا ہی اپنے پیٹ مین دوزخ کی آگ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونیکا برتن ہو یا چاندی کا یا دونوں کا ملا ہوا یا ایسے برتن پر سونے یا چاندی کا ملمع ہو یا گل بوٹے سونیکے بنے ہوئے ہون یا فقط تحریرین سونے کی یا چاندی کی ہون اسمین کہانا پینا ایسا برا ہی کہ قیامت کے روز اسکو دوزخکی آگ پلائے جائیگی

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلعم نے عورت کی وضع بنے والے مردونکو اور مرد کی وضع بنے والی عورت کو ف یعنی جو عورت عورتون کی وضع چہوڑ کر مردانی وضع اختیار کرے اور جو مرد مردانی وضع چہوڑ کر زنانی وضع اختیار کرے ان دونون پر لعنت ہی یعنی خدا کیطرف سے پہٹکار پڑتی ہے کہ وہ شخص جیسا اسکو خدانے بنایا ہی اسپر راضی نہین دوسری قسم مین اپنے آپ کو داخل کرتا ہی پہر یہ جو بعضے نام کے مرد اپنے آپ کو بہلا خوب کہ جوڑ لیتے ہین سر پر بہت بڑے بڑے بال رکہکر داڑہی منڈا کر مہندی مسی لگا کر پان کہا کر چہلے انگوٹہیان سرخ کپڑے پہنکر اپنے آپ کو عورت سا بناتے ہین وہ سب اسمین داخل ہین اور جو شخص جسقدر عورتونکی وضع اختیار کرے وہ اسقدر اسمین شامل ہی اسیطرح جو عورت گہوڑے پر سوار ہو ہتیار باندہے یا انگرکہہ قبا ٹوپی پگڑی مردانہ لباس پہنے اور مردانی گفتگو کرے غرضکہ چال ڈہال وضع مردانی اختیار کرے تو اسپر بہی لعنت ہے اور یہ بہی معلوم رہے کہ عورت کو سرمہ اور مہندی نہ لگانا خوشبو نہ ملنا اور باوجود میسر ہونیکے زیور اپنا نہ پہننا رنگین کپڑے نہ پہننا اور سوا اپنے دین کی بات کے اور لکہنا پڑہنا زیادہ ہنر سیکہنا عورت کو منع ہی

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے مشابہت کرنیوالے مردونکو عورتونسے اور مشابہت کرنیوالی عورتون کو مردون سے ف مردکو عورت سے اور عورت کو مرد سے وضع مین لباس مین گفتگو مین چال مین نشست و برخاست مین مشابہت حرام ہے کہ مشابہت

۲۱۵

مِنْ ذَهَبٍ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا ترجمہ مشکوۃ کے باب الخاتم مین لکہا ہی کہ ابوداؤد
ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جورو کو آگ کا بالا پہنانا چاہی تو
بالا پہناوے سونیکا اور جو شخص اپنی جورو کے آگ کی ہنسلی ڈالا چاہے تو اسکو چاہے کہ ہنسلی ڈالے سونے
کی اور جو کوئی چاہے کہ کڑے کنگن پہناوے اپنی جورو کو آگ کے تو کڑا یا کنگن پہناوے سونے کا مگر
جائز ہے تمپر چاندی سو کہیل تو اسکے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونیکا بالا اور میان نہہ کڑے
کنگن چوڑیان ہنسلیان عورتونکو پہنا حرام ہی مگر اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ سونا پہنا عورتونکو
جائز ہے اور مردونکو سونا چاندی دونوں استعمال کرنا حرام ہے خواہ دونو ملے ہوئے ہون
خواہ علیحدہ علیحدہ تو ان مضمونونکو یون سمجہا چاہیے کہ یا یہ مطلب ہی کہ چاندی کا زیور عورتونکو پہنا
مطلق درست ہی اور سونا اگر نرا ہو جیسے کڑے ہنسلیان بالے تہہ تو وہ نادرست ہی اور اگر اسمین
چاندی ملی ہو یا ملمع ہو یا جڑاؤ ہو تو جائز اور مباح ہے یا یہ مطلب ہی کہ سونا بہی مطلق مباح ہے
مگر استعمال اسکا اچہا نہین جیسے طلاق دینا جائز ہے پر اچہا نہین یا یہ حدیث اس زیور کی حقمین
ہے جسکی زکوۃ نہ دے لیکن اس حدیث مین یون فرمایا کہ سونیکا بالا اور ہنسلی اور کڑا گویا کہ آگ کا بالا
اور ہنسلی اور کڑا ہے یعنے پہنے والے کا وہ جسم دوزخ مین جلے گا تو مسلمانکو بہرحال ان سونے کے
زیور سے پرہیز ہی کرنا چاہیے صرف زینت کے واسطے چاندی کیا کم ہی أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ
حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم أَنْ نَشْرَبَ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ
وَأَنْ نَأْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ ترجمہ بخاری اور مسلم نے
ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع فرمایا چاندی اور سونے کے برتن مین پینے اور کہانے
سے اور حریر اور دیبا پہنے اور اسپر بیٹہنے سے ف دیبا نام ہی ایک ریشمی کپڑے کا سو دیبا اور حریر
کا پہنا اور مسندین اسکی بنانا اور سونے چاندی کے برتن مین کہانا پینا حرام ہی اور اس مین داخل ہی
چاندی کا عطردان اور پاندان خاصدان اور چمچہ وغیرہ ظروف اور آلات چاندی سونے کے ان
سب کا استعمال حرام ہے أَخْرَجَ الدَّارَقُطْنِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ إِنَاءِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا
يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاشربہ مین

۲۱۴

ہوا کہ اپنی شجاعت اور جوانمردی اور زور جتانیکے واسطے بڑے بڑے تیغے اور بڑی بڑی ڈھالیں
اور بہاری بہاری بندوقیں باندھنا اور سخت سخت کمانیں رکہنا نچاہئے شجاعت دلسے تعلق ہے
اور فتح اللہ کیطرفسے ہے ظاہری اسباب کیواسطے ہلکے ہلکے ہتیار کافی ہیں أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم تَكُونُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِينِ أَمَّا إِبِلُ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ
بِنَجِيبَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُو بَعِيرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِأَخِيهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے
باب آداب السفر میں لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ بعضے
اونٹ شیطانوں کے ہوتے ہیں سو وہ میں نے دیکھے کہ نکلتے ہیں بعضے شخص سانڈنیاں لیکر اپنے
ساتھ کہ انکو موٹا کر رکھا ہے سو وہ سوار نہیں ہوتے کسی اونٹ پر اونمیں سے اور ہو نکلتے ہیں اپنے بہائی پر
کہ وہ تھک گیا چلنے سے تو نہیں سوار کر لیتے اسکو **ف** یعنی جو لوگ شان و شوکت نام کیواسطے اونٹ
پالتے ہیں جو جلو کیواسطے سواری میں ساتھ لیکر چلتے ہیں کہ نہ خود اسپر چڑہتے ہیں نہ اور کسی مسلمان
بہائی کو اگرچہ وہ بیچارہ منزل کا مارا تھکا ہو مگر اسپر چڑہا نہیں لیتے یہ صرف شان کے لئے ان سانڈنیونکو
کھڑا کر کے موٹا کرتے ہیں سو وہ کسیکے کام آتی ہی نہیں مگر شیطانونکی ٹہیر جاتے ہیں کہ شیطان
اسبات سے خوش ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جلوکی سانڈنیاں اونٹ شیطانکا کارخانہ ہے اور
مسلمانکو چاہیے کہ اسکو شیطانی سواری سمجھکر دور کرے اور اور کام میں لگاوے اور اپنے آپکو شیطانکی ذریت
میں داخل نکرے أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْخَيْلِ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي
فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ
رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ
أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ **ترجمہ** مشکوٰۃ کے کتاب الزکوٰۃ میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا
کہ پوچھا گیا پیغمبر خدا صلعم سے حال گھوڑونکا فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک طرح کے گھوڑے آدمی کیواسطے
گناہ ہیں اور ایک گھوڑے آدمی کے حق میں موجب عیب پوشی کا ہیں اور ایک قسم کے گھوڑے آدمی کیلیے
ثواب ہیں سو وہ جو اسکے لیے گناہ ہیں سو وہ یوں ہے کہ آدمی نے گھوڑا باندھا دکھانیکو اور بڑائی کو اور چڑہائی کرنیکو
مسلمانوں پر سو یہ گھوڑے اس کیلیے گناہ اور جو اسکے لیے پردہ ہیں سو وہ یوں ہے کہ آدمی نے گھوڑا باندھا اللہ

کرنے والے پر لعنت پڑتی ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ اُوْتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ خَضَبَ یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذَا قَالُوْا یَتَشَبَّہُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِہٖ فَنُفِیَ اِلَی النَّقِیْعِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَقْتُلُہٗ فَقَالَ اِنِّیْ نُھِیْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رضہ نے نقل کیا کہ لوگ لائے پیغمبر خدا صلعم کے پاس ایک مخنث کو اُس نے رنگے تھے اپنے دونو ہاتھ اور دونو پاؤن مہندی سے سو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہے یہ شخص لوگون نے کہا اپنے آپ کو بنایا ہے عورتونکی طرح تو حکم کیا حضرت نے اُسکے لئے سو وہ نکالا گیا نقیع کیطرف پھر لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ بہلا ہم اسکو قتل نکر ڈالین فرمایا مجھکو منع ہوا ہے قتل کرنا نمازیون کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردونکو ذرا بات مین بہی عورتونکی مشابہت کرنا بُرا ہے کہ اُس شخص نے تو مہندی ہی ہاتھ پانون مین لگائی تہی سو حضرت نے اُسکو نکلوا دیا اور بستی مین اُسکا رہنا گوارا نہ کیا پھر زینت کیواسطے مرد کو پان کہانا سرمہ لگانا یا کرتہ کا گریبان آگے عورتونکی طرح رکہنا یا نیچے نیچے پائجامہ پہننا یا بڑی بڑی بال سر پر رکہنا غرضکہ جس بات مین عورتون سے مشابہت پائی جاتی ہو مرد کو بُرا ہے اور سُرمہ شب کو لگانا مرد کیواسطے سنت ہے کہ اسمین کچھ زینت نہین صرف فائدہ مقصود ہے اور یہ بہی اس حدیث سے دریافت ہوا کہ مخنث اور زنانے اور سدا سُہاگ فقیر منہ دیکہنے کے قابل نہین ہین بلکہ اگر بے نماز ہون تو قابل قتل کے ہین اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِیَّۃٌ فَرَاٰی رَجُلًا بِیَدِہٖ قَوْسٌ فَارِسِیَّۃٌ قَالَ مَا ھٰذِہٖ اَلْقِھَا وَعَلَیْکُمْ بِھٰذِہٖ وَاَشْبَاھِھَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّھَا یُؤَیِّدُ اللّٰہُ لَکُمْ بِھَا فِی الدِّیْنِ وَیُمَکِّنُ لَکُمْ فِی الْبِلَادِ ترجمہ مشکوۃ کے باب عدا و آلات الجہاد مین لکہا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ علی رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم کے ہاتھ مین تہی کمان عربی سو دیکہا ایک آدمی کو اسکے ہاتھ مین تہی کمان فارسی فرمایا کہ یہ کیا ہے پھینک دے اسکو اور اختیار کر ایسی اور اسی طرحکی اور تیر کہ اس سے مدد کریگا اللہ تمہاری دین مین اور عمل دیگا تمہارا ملک مین **ف** فارسی کمان سخت ہوتی ہے اور عربی کمان نرم ہوتی ہے سو فرمایا کہ ایسی فارسی کمان رکہنا بُرا ہے اسواسطے کہ فتح شکست اللہ کیطرف سے ہے سو عربی کمانین اور تیر بہی کافی ہین کہ اسکے سبب اللہ مدد کریگا اور دین جاری ہوگا اور ملکون مین عمل ہوگا تو اس سے معلوم

۲۱۶

بہادر و جری و تیز زبان ... فی ... بیان صحیح و مقارن ... کرم ... بیان اہل ... معروف ولی و قطب ... مجدد زمین ... مطلع حق ... امام مجتہد و مقتدای ...

عَلَيْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكٰى إِلَيْنَا صَاحِبُهَا

إِعْرَاضَكَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا أَنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِہٖ إِلَّا مَا لَا

إِلَّا مَا لَا يُغْنِي إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْہُ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الرقاق میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ انس نے نقل

کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے ایکدن اور ہم انکے ساتھ تھے تو دیکھا ایک گول بلند گھر سو فرمایا کہ

یہ کیا ہے صحابیوں نے کہا یہ فلانے آدمی کا ہے انصار میں سے تو چپ ہو رہے اور اٹھا رکھا اسبات کو اپنے

دلمیں اسوقت تک کہ وہ مالک اوسکا آیا تو سلام کیا حضرت کو لوگوں میں تو منہ پھیر لیا حضرت نے

اس سے کیا حضرت نے یہ کئی بار اسقدر کہ پہچانا اس آدمی نے غصہ اسمیں اور منہ پھیرنا اپنی طرف سے

سو شکوہ کیا اسنے اسبات کا صحابیوں سے اور کہا قسم خدا کی میں ناخوش پاتا ہوں رسول خدا

صلعم کو۔ صحابیوں نے کہا کہ آپ نکلے تھے سو تیرا گول گھر دیکھا تھا تو پہرا وہ آدمی اپنے گول گھر

کیطرف سو کھود ڈالا اسکو ایسا کہ برابر کر دیا زمین سے پھر نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ایکدن تو نہ دیکھا اس گول گھر کو سو فرمایا کیا ہوا وہ گول گھر یاروں نے عرض کیا کہ شکوہ کیا ہمارے

سامنے اسکے مالک نے آپکے منہ پھیر لینے کا سو ہمنے خبر کردی سو کھود ڈالا اسنے وہ تو فرمایا حضرت نے

کہ خبردار ہو کہ کل مکان بنانا گناہ ہے مکان والے پر مگر جو ضرور ہے اسقدر جو لابد ہے **فائدہ**

یعنے جو مکان دنکے یا راتکے بیٹھنے یا رہنے کیواسطے ضروری ہے یا اسباب رکھنے کو جانور کے

ارام کو ہوگا وسکا مضائقہ نہیں یا جس مکان کے بنانے کا خدا اور رسول کا حکم ہو۔ جیسے

مسجد سوا اسکے اور مکان بنانا یا اپنے مکان اونچے اونچے بہت بلند بنانا وبال وگناہ ہے چنانچہ

اس مرد مسلمان انصار کا گول گھر بلند بنا ہوا دیکھکر حضرت ایسے ناخوش ہوئے کہ اسکی طرف سے

منہ پھیر لیا اور باوجودیکہ اسنے کئی مرتبہ سلام کیا حضرت نے جواب یا پھر اسنے حضرت کے ناخوش ہونیکے

سبب وہ کھود ڈالا سو ہر مسلمان کو ایسا ہی چاہئے أَخْرَجَہُ أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ بُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ قَالَ

سَعِيْدٌ لَا أَرَاهَا إِلَّا هٰذِهِ الْأَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ ترجمہ مشکوۃ کے باب آداب السفر

میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ہوتے ہیں

بعضے گھر شیطانوں کے سعید نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں وہ گھر مگر یہی پنجری کہ پوشش

کی راہ میں پھر نہ بھولا حق اللہ کا اسکی سواریمیں اور نہ اُسکی گردنمیں یعنے کسیکو کبھی مانگے بھی دے اوسکی زکوٰۃ
بھی دے اور خبرگیری اُسکے کھانے پینے کی رکھے سو ایسے گھوڑے آدمی کیواسطے عیب پوشی کا ہیں کہ
اسکو کوئی محتاج نہیں جانتا اور وہ جو اوسکے لئے اجر ہیں سو وہ یوں ہے کہ آدمی نے گھوڑا باندھا اللہ کی
راہ میں مسلمانونکے واسطے یعنے اسلئے کہ تا مسلمان اسپر سوار ہو کر جہاد کریں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ نام کیواسطے اور فخر کیلئے گھوڑے رکھنا حرام ہیں پھر کوتل گھوڑے سواریونکے ساتھ رکھنا تو صرف گناہ کا
کام ہے مگر ہاں گھوڑے سواریکے لئے یا جہاد کی نیت پر باندھنا درست اور بہتر ہے سو سواری کے گھوڑونمیں
دو حق اور بھی لگے ہوئے ہین ایک یہ کہ کبھی کسی مسلمان حاجتمند کو عاریۃً بھی سوار ہونیکو دے دوسر
یہ اگر وہ گھوڑے جنگل سے چرآتے ہوں تو انکی زکوٰۃ بھی دے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَۃُ کُلُّھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا
الْبِنَاءُ فَلَا خَیْرَ فِیْہِ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الرقاق میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ خرچ سب اللہ کی راہ میں ہیں سوا مکان بنانیکے سو اُسمیں خیر نہیں **ف** اور
جتنے خرچ ہیں۔ اگرچہ اپنے خانہ داریکے امور میں ہوں اگر ان خرچوں میں نیت ثواب کی ہو تو ثواب ملتا ہے
مگر عمارت بنانے میں اگرچہ نیت ثواب کی کرے مگر ثواب نہیں ملتا اسکو مثلاً کسینے کپڑا اپنے واسطے اس
نیت پر بنایا کہ اسکو پہنکر عبادت کرونگا یا اپنے جورو لڑکوں غلاموں چھوکریونکو یا اور رشتہ داروں کو
کھانا کپڑا دیا اچھا اس نیت پر کہ یہ اللہ کے بندے ہیں اور اللہ نے انکا حق مجھپر رکھا ہے تو البتہ ثواب ملیگا
اور مکان رہنے کا اگر حاجت ضروری سے زیادہ بنایا خواہ اپنے لئے خواہ جورو لڑکونکے لئے اسمیں ثواب نہیں ملتا
پھر مکان کی بہت سی زینت کرنا وہ محض رائیگاں ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا وَنَحْنُ مَعَہٗ فَرَاٰی قُبَّۃً مُّشْرِفَۃً فَقَالَ مَا
ھٰذِہٖ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ ھٰذِہٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَکَتَ وَحَمَلَھَا فِیْ نَفْسِہٖ
حَتّٰی لَمَّا جَاءَ صَاحِبُھَا فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فِی النَّاسِ وَاَعْرَضَ عَنْہُ صَنَعَ ذٰلِکَ مِرَارًا حَتّٰی
عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِیْہِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْہُ فَشَکٰی ذٰلِکَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ وَقَالَ
وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُنْکِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰی قُبَّتَکَ فَرَجَعَ
الرَّجُلُ اِلٰی قُبَّتِہٖ فَھَدَمَھَا حَتّٰی سَوَّاھَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیب الرجال ما ظہر ریحہ وخفی لونہ و
طیب النساء ما ظہر لونہ وخفی **ترجمہ** ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشبو مردونکی وہ ہے جسکی کھلی ہوئے بو اور چھپا ہوا رنگ اور
خوشبو عورتونکی وہ جسکا ظاہر رنگ اور چھپی ہو بو اسکی **ف** یعنی مردونکو ایسی خوشبو لگانا حلال
اور بہتر ہے کہ جسکی خوشبو تو معلوم ہو اور رنگ نہ معلوم ہو جیسے عطر اور عورتونکو ایسی خوشبو لگانا چاہئے کہ
جسکا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو نزدیک سے معلوم ہو جیسے زعفران اور صندل سے رنگا کپڑا اور جو اسطرح کا
اخرج مسلم عن جابر ان رسول اللہ صلعم قال لہ فراش للرجل وفراش لامرأتہ و
الثالث للضیف والرابع للشیطان **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ
ایک بچھونا مرد کیلئے اور ایک اسکی عورت کے لئے اور ایک مہمان کے لئے اور چوتھا شیطانکو لئے
ف یہ تینوں حدیثیں مشکوٰۃ کی کتاب اللباس میں لکھی ہیں نشان کیلئے حاشیہ پر بند ہے یعنی اپنے اور
اور اپنی عورت کیواسطے ایک بچھونا اور مہمانکے واسطے ایک بچھونا زیادہ چاہئے پھر جسکے ہاں مہمان اکثر
آیا کرتے ہوں اسقدر اسکو مضائقہ نہیں مگر اس تین قسم سے زیادہ بچھونا ہوگا وہ بچھونا شیطان کیلئے
ہوگا یعنی وہ دیا اور اسراف و تکبر کے اسباب میں داخل ہے شیطانی کام تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
یہ جو لوگ کسی جگہ پلنگ اور مسہریاں اور کوچیں طیار بچھونے بچھے ہوئے مکانیں زینت کیواسطے لگا رکھتے ہیں
اور ہر مکانیں فرش بچھے رکھتے ہیں سو یہ سب سامان شیطانی ہیں اخرج الشیخان عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلعم خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا
کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مخالفت کرو مشرکوں سے بڑی بڑی کرو ڈاڑھیاں اور کم کرو مونچھیں
ف کافروں کے ملک اکثر نصاریٰ مونچھیں منڈواتے ہیں اور سکھ ڈاڑھی مونچھ دونوں رکھتے ہیں اور
ہندو اکثر ڈاڑھی منڈواتے اور بڑی بڑی مونچھیں رکھتے ہیں اور بعضے گل مچھے رکھتے ہیں اور
بعضے خوبصورتی کیواسطے ڈاڑھی رکھکر بیچ میں سے چیر کر کانو پر باندھتے ہیں اور مسلمانونکو کافروں سے
مخالفت چاہئے اور ڈاڑھی مونچھ آدمی کے چہرے پر ہوتی ہے اور پہلے چہرے ہی پر خیال جاتا ہے سو
فرمایا کہ ڈاڑھی مونچھ اسیطرح جیسے رکھو کہ کسیطرح کافروں سے مشابہ نہو کہ صورت ہی دیکھنے سے معلوم ہوجاوے کہ
یہ شخص مسلمان ہے سو ڈاڑھیاں بڑی بڑی کرو یعنی ایسی کہ جسجگہ سے یہ معلوم ہو کہ یہ آدمی ہے دین

اسکی کرتے ہیں لوگ بیاہ سے یعنی ریشمیں **ف** یعنی یہ جو لوگ بعضی حویلی مکان کو آراستہ کرتے ہیں کہ اسمیں ریشمین دیوارگیریاں اور چھتیں اور پردہ لگاتے ہیں یا عماریوںمیں اور پالکیوںمیں یا لکیونمیں سیانوں میں حریر وغیرہ لگا کر مزین کرتے ہیں سو یہی مکان شیطانی گھر ہیں المقصود مکان حاجت سے زیادہ یا بہت اونچا بنانا یا مکانکو بہت آراستہ چھتونپر دونوں دیوارگیرلگا کے کرنا یہ سب شیطانی امور ہیں کہ ان سے مسلمانکو پرہیز کرنا چاہیے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانیسے مردکو **ف** یعنی مردکو خوشبو کیواسطے زینت لیلئے اپنے بدن میں یا بالونمیں یا ہاتھ پاؤنمیں زعفران یعنی کیسر لگانیسے منع فرمایا سو مردکو اسطرح زعفران کا استعمال کرنا حرام ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ یَعْلٰی بْنِ مُرَّۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلَیْہِ خَلُوْقًا فَقَالَ اَلَکَ امْرَاَۃٌ قَالَ لَا قَالَ اغْسِلْہُ ثُمَّ اغْسِلْہُ ثُمَّ اغْسِلْہُ ثُمَّ لَا تَعُدْ **ترجمہ** ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ یعلی بن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا خلوق اسکو لگا ہوا فرمایا کیا تیری عورت ہے شاید عورت کے بدن سے اسکے خلوق لگ گیا اسنے کہا کہ نہ فرمایا اسکو دہو پہر دہو پھر دھو پھر ایسا نہ کیجو **ف** عرب کی عورتیں کیسر وغیرہ کئی چیزیں خوشبو کی ملا کر اسکی خوشبو بناتی ہیں جیسے ہندوستان میں عطر کا سو وہ مردکو لگانا حرام ہے سو حضرت نے یعلی پر لگا ہوئے دیکھا تو تین بار دہلوایا اور آیندہ کو منع فرمایا اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلْعَمْ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ رَجُلٍ فِیْ جَسَدِہٖ شَیْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ **ترجمہ** ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابی موسیٰ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا نماز اس شخص کی جسکے بدنمیں کچھ بھی خلوق ہو اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی اَھْلِیْ لَیْلًا وَقَدْ تَشَقَّقَتْ یَدَایَ فَخَلَّقُوْنِیْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ وَقَالَ اذْھَبْ فَاغْسِلْ ھٰذَا عَنْکَ **ترجمہ** ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عمار نے نقل کیا کہ میں آیا تہا اپنے گھر سفر سے اور پھٹ گئے تھے میرے ہاتھ سو گھر والوں نے میرے خلوق لگایا زعفران کا سو صبح کو میں آیا رسول خدا کے پاس تو سلام کیا میں نے تو نہ جواب دیا مجھکو اور فرمایا کہ جا دہو ڈال اسکو بدن سے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ

برائیونکا ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی صَبِیًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِہٖ وَتُرِکَ بَعْضُہٗ فَنَہَاہُمْ عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَ احْلِقُوْا کُلَّہٗ اَوْ اتْرُکُوْا کُلَّہٗ **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکے کو مونڈا ہوا تہا تھوڑا سا سر اُسکا اور چھوٹا ہوا تہا تھوڑا سا سو منع کیا اُسکے وارثوں کو اس سے اور فرمایا کہ مونڈو سب سر اوسکا یا چھوڑو سب سر اوسکا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھجو یا بہری یا چندوا یا کاکلیں یا قلمیں یا چوٹیاں لڑکونکے سر پر رکہنا درست نہیں باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف ہیں مگر اس سے اُنکے وارثو نپر گناہ ہوتا ہے سو انکو چاہئے کہ اسکا سر منڈا دیں یا سب سر پر بال رکھیں اور جب لڑکے غیر مکلف کو اسطرح بال رکھنا نچاہئے تو بڑونکو تو بدرجہ اول نچاہئے بلکہ ہر مسلمان کو مناسب ہے کہ جس مسلمان جوان یا لڑکیکو اسطرح پر بال رکھے ہوئے دیکھے تو سنت کی پیروی کر کے منع کر دے اَخْرَجَ اَبُوْ دَاؤُدَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فَحَدَّثَتْنِیْ اُخْتِیَ الْمُغِیْرَۃُ قَالَتْ وَاَنْتَ یَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَکَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَکَ وَبَرَّکَ عَلَیْکَ وَقَالَ احْلِقُوْا ھٰذَیْنِ اَوْ قُصُّوْھُمَا فَاِنَّ ھٰذَا زِیُّ الْیَھُوْدِ **ترجمہ** ابوداؤد نے ذکر کیا کہ حجاج ابن حسانؓ نے نقل کیا کہ ہم گئے تھے انس بن مالکؓ پاس سو مجھسے ذکر کیا کہ میری بہن مغیرہ نے کہا کہ اُن دنوں تو لڑکا تہا اور تیری دو کاکلیں کندھے پر پڑی ہوئی تھیں یا کہا کہ دو چوٹیاں تھیں سو انس نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور بارک اللہ کہا تجکو اور فرمایا کہ منڈواں کو یا کترواؤں انکو اسلئے کہ یہ وضع یہود کی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کاکلیں چوٹیاں پٹھے رکہنا یہود کی علامت اور رسم ہے مسلمانوں کو نچاہئے کہ اپنی اولاد کو کافرونکی سی اولاد بناوے اور اگر کسی نے بیخبری سے ایسے بال رکھے ہوں تو دور کر دے منڈوا ڈالے یا کتروا ڈالے ایسے کہ اوربالوں میں ملجاویں اور حضرت کے صحاب جو بڑی بزرگ تھے جب وہ کاکل اور چوٹی رکہنے سے ناراض ہوتے تھے تو اور بزرگ چوٹیاں اور کاکلیں رکہنے سے کب خوش ہونگے. بزرگونکے نام کی چوٹیا اور کاکلیں رکہنا اور زیادہ حماقت اور نادانی ہے بزرگونکو بالوںسے کیا مطلب اَخْرَجَ اَبُوْ دَاؤُدَ عَنْ اَبِی الْحَنْظَلِیَّۃِ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلْعَمْ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَیْمُ الْاَسَدِیُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِہٖ وَاِسْبَالُ اِزَارِہٖ فَبَلَغَ ذٰلِکَ خُرَیْمًا فَاَخَذَ شَفْرَۃً فَقَطَعَ بِہَا جُمَّتَہٗ اِلٰی اُذُنَیْہِ

اسکے ساتھ یہہ بھی معلوم ہو کہ اُسکے منہ پر ڈاڑہی بھی ہے سیاہی یا جو منہ پر نہیں لگا اور موچھیں
کم کرو یعنے جیسے ہوویں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑی ڈاڑھی گویا علامت اور نشانی دین اسلام کی
ہے بلکہ مسلمانوں کی وردی کے قائممقام ہے اور ایک سنت سے ڈاڑہی یا موچھیں بڑی بڑی کرنا علامت
کفر کی ہے اور ڈاڑھی منڈانا یا ٹھوڑی پر کم اور چپ و راست زیادہ رکھنا یہ علامت اور نشانی شرک کی ہے
اور شعار اسلام سے بعید اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ
مُغَفَّلٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا **ترجمہ** ترمذی اور ابوداؤد اور
نسائی نے ذکر کیا کہ عبداللہ ابن مغفل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے منع کیا کنگھی کرنیسے مگر کبھی کبھی **فائدہ**
یعنی ہر روز کنگھی کرنا سر کے بالوں میں مرد کو یا ڈاڑھی یہ تکلف ہے اور محض زینت اور سنگار کیواسطے ہے
سو یہ منع ہے ہاں کبھی کبھی ایک روز یا دو روز یا تین روز یا ہفتہ کے بعد کر لیا کرے تاکہ بال خراب نہو جاویں
اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صلعم لَا تَنْتِفُوا الشَّیْبَ فَاِنَّہٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا
حَسَنَۃً وَکَفَّرَ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً وَرَفَعَہٗ بِھَا دَرَجَۃً **ترجمہ** ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عمرو ابن شعیب نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مت اکھاڑو سفید بال اس لئے کہ یہہ نور ہے مسلمان کا جسکا سفید ہوا
بال مسلمانی کی حالت میں لکھتا ہے خدا اسکے لئے اس سفیدی کے سبب نیکی اور معاف کرتا ہے اس سے
اسکا گناہ اور بلند کرتا ہے اس سے اسکا مرتبہ **فائدہ** معلوم ہوا کہ سفید بال ہونے سے مسلمان پر
اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے کہ ایک بال سفید ہونیسے اللہ تعالی کیطرفسے نور آتا ہے اور ایک نیکی کا
ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک درجہ اللہ کے ہاں اسکا بلند ہوتا ہے تو جون
جون اسکے بال سفید ہوتے جاتے ہیں اتنا ہی نور بڑھتا جاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے جاتے ہیں
اور درجہ بلند ہوتے جاتے ہیں اور نیکیاں زیادہ ہوتی جاتی ہیں سبحان اللہ جسکو حاجت توبہ کی ہو
اسکے واسطے بال سفید ہونا خود بخود توبہ ہے کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور عابدوں کے لئے خود بخود
بے مشقت عبادت ہے کہ ثواب زیادہ ہوتا جاتا ہے اور درجے بلند ہوتے جاتے ہیں اور نور
بڑھتا جاتا ہے پھر جسکو سفید بال ڈاڑھی کا یا اپنے سر کا برا لگے اور وہ اوکھاڑے تو وہ شخص
اپنے گناہوں کی معافی یا اپنا بلند درجہ اور زیادہ ثواب اور خدا کا نور نہیں چاہتا بلکہ طالب

اور جو اپنے ہاتھ سے گودے اُسپر بھی لعنت ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ
ترجمہ. بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ ابن مسعودؓ نے نقل کیا کہ لعنت کی اللہ
نے اُن عورتوں پر جو نیلا گودیں اور جو اپنے نیلا گوداویں اور ماتھے کے بال اُکھاڑنے
والیاں اور جو خوبصورتی کے لئے اپنے دانت الگ الگ کریں کہ یہ بدل ڈالنے والیاں
ہیں اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو **ف** بعضی عورتوں کے دانت بڑے بڑے ہوتے
ہیں سو وہ ریت کر چھوٹے چھوٹے الگ کرتی ہیں خوبصورتی کے لئے اور بعض عورتونکی
سر کے بال ماتھے تک ہوتے ہیں تو وہ اپنا ماتھا بڑا کرنے کو وہ بال اُکھاڑتی ہیں اور
بعضی عورتیں نیلا گودتی اور گوداتی ہیں سو یہ سب خدا کی لعنت میں گرفتار ہیں کہ
اللہ کی بنائی ہوئی صورت بدل ڈالتی ہیں اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَ لَعَنَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم الرَّاجِلَۃَ مِنَ النِّسَاءِ **ترجمہ** ابوداود نے ذکر کیا کہ
بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ لعنت فرمائی پیغمبر خدا صلعم نے مرد بننے والی عورت پر +
۲۲۵
ف یہ بیس حدیثیں مشکوۃ کے باب الترجل میں لکھی ہیں نشان اُسکا ترجمہ پر ہندسہ ہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت مردوں کا لباس پہنے یعنی قبا انگرکھا جوتا مردونکا
سا پہنے پگڑی منڈاسا ہتیار باندھے گھوڑے پر سوار ہووے مردونکی سی گفتگو کرے مردونکی
طرح پائجامہ پہنے یا اور باتیں مردونکی سی کرے تو اُسپر خدا کی لعنت پڑتی ہے پھر عورت کو
اپنی زینت اور سنگھار کرنا یعنی مہندی سرمہ لگانا یہ بھی گویا مردونکی وضع اختیار کرنا ہے
ہر چند زینت کے متعلق اور بہت باتیں ممنوع ہیں کہ لوگوں میں رائج ہیں مگر بسبب
خوف طول ہونے کتاب کے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قدر پر کفایت کی۔ اِس
خاکسار ہیچمدان مترجم نے بھی اِسی لحاظ سے راہ اختصار کی اختیار کی + الحمد للہ
ثم الحمد للہ والصلوۃ والسلام علےٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وعترتہ وعلی کل
من اتخذ سبیلہ وحبل القرآن ولیلہ کہ یہ ترجمہ اتمام کو پہنچا اللہ تعالےٰ محض اپنے کرم سے
قبول کرے اور اِس گنہگار کو اور سب بھائی مسلمانوں کو توفیق دے کہ عقیدہ توحید کا

وَرَفَعَ اِزَارَہٗ اِلٰی اِنْصَافِ سَاقَیْہِ **ترجمہ** ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا صلعم کے
اصحابوں میں سے کہا کہ ابن حنظلہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کیا خوب آدمی ہے خریم اسدی
اگر بڑی نہ ہوتی اسکی چوٹی اور نہ لٹکتی ہوتی اُسکی ازار سو پہنچی یہ خبر خریم کو تو لی اُسنے چھری پھر کاٹی
چوٹی دونوں کانوں تک اور اونچی کرلی ازار پنڈلیوں کے ادھ بیچ تک **ف** یعنی خریم اسدی
ایک اصحاب تھے انکے حق میں حضرت نے فرمایا کہ اس میں سب خوبیاں اور بہت اچھا آدمی ہے
مگر یہ دو نقصان ہیں ایک تو یہ کہ اسکے بال سر کے بہت لنبے لنبے ہیں دوسرے یہ کہ اسکی ازار
نیچی ہے سو یہ خبر حضرت خریم کو پہنچی کہ حضرت نے میرے حقمیں یوں فرمایا تو انہوں نے فوراً اپنے
سر کے بال کاٹ کر دونوں کانوں تک رکھے اور ازار اونچی کرکے باندھی کہ پنڈلی کے درمیان
میں رکھی زانو سے نیچے ٹخنے سے اوپر زانو اور ٹخنے کے درمیان میں تو اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سر کے بال زیادہ لنبے رکھنا اور ازار یعنی تہمد یا پائجامہ نیچا رکھنا ممنوع ہے بہتر یوں ہی ہے
جیسا حضرت خریم نے کیا اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صلعم
قَالَ یَکُوْنُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ یَخْضِبُوْنَ بِھٰذَا السَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا یَجِدُوْنَ رَائِحَۃَ
الْجَنَّۃِ **ترجمہ** ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلعم
نے کہ ہوگی ایک قوم اخیر زمانہ میں کہ خضاب کریں گے اس سیاہی سے جیسے سینہ کبوتر کا وہ
نہ پاویں گے خوشبو بہشت کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب کرنا چکتا ہوا
جیسے کبوتر کا سینہ حرام ہے اور کرنیوالے کو بو بھی بہشت کی نہ نصیب ہوگی مگر ہاں سرخ یا زرد خضاب
جہاد میں اگر مسلمان کرلے تاکہ کافر اسکو بوڑھا نہ جانیں تو درست ہے سیاہ وہاں بھی درست نہیں اور اپنی
زینت کیواسطے کیسا ہی خضاب ہو نہ کرنا چاہیے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللہُ الْوَاصِلَۃَ وَالْمُسْتَوْصِلَۃَ وَالْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ
ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
لعنت کی اللہ نے بالوں میں جوڑ ملانے والے پر اور ملوانے والے پر اور نیلا گودنیوالے
اور گدوانے والے **ف** یعنی خدا کی لعنت پڑتی ہے جسکے بال جوڑے جاویں اس عورت پر
اور جو عورت اپنے ہاتھ سے جوڑے اسپر بھی اور جو اپنے بدن پر نیلا گودے اسپر بھی

فہرست کتب حکمت موجودہ دکان نراین داس جنگلی مل تاجر کتب دہلی دریبہ کلاں

(۱) **مخزن مفردات و مرکبات** معروف به **خواص الادویہ** - اگرچہ آجتک بہت سی مخزنیں چھپی ہیں لیکن ایسی کوئی طبع نہیں ہوئی جس میں اُردو - فارسی - یونانی - ہندی - انگریزی زبانوں میں ادویہ کے نام متعدد جدولوں میں ایک دوسرے کے مقابل بترتیب حروف تہجی درج ہوں اور ہر دوا کی شناخت کے لئے اُسکی ماہیت خاصیت - رنگ - ذائقہ اور استعمال کے واسطے قدر خوراک اور اُسکا بدل اُسکی اصلاح اُسکے افعال و خواص نہایت تحقیق کے ساتھ درج کئے گئے ہوں - اس کتاب کے آخر میں مرکبات کے عمدہ مجربات نسخے اور ادویہ کو مغسول کرنے - کشتے بنانے اور ہر قسم کے پانی تیار کرنے کی ترکیبیں مع خواص تحریر کی ہیں - یہ مخزن علاوہ طبیبوں عطاروں حکیموں - ڈاکٹروں کے مہوسوں کے لئے بھی نہایت ہی مفید ہے - علاوہ ازیں یونانی اور ہندی وزنوں کی کیفیت اور سب قسم کی مشترکہ اور ہم جنس ادویہ کے نام علیحدہ علیحدہ لکھدیے ہیں - کوئی اصطلاح مروجہ طب ایسی نہیں جو اسمیں نہو - عرقیات معجونات - خمیرہ جات اور شربتوں کے خواص اور اُنکے بنانے اور پکانے کی ترکیبیں ایسی عمدگی و صحت کے ساتھ لکھی گئی ہیں جو آجتک کسی کتاب میں دیکھنے میں نہیں آئیں اس کتاب کی جسقدر تعریف کی جائے کم ہے خوبی دیکھنے سے ظاہر ہوگی - شائقین ضرور ملاحظہ فرمائیں قیمت فی جلد عہ مقرر ہے +

(۲) **طب یوسفی اُردو** - علم طب کے حاصل کرنیوالے کہاں ہیں اِدھر آئیں اور دیکھیں یہ اُسی طب یوسفی کا ترجمہ ہے جس کا پڑھنا دشوار تھا - اسمیں اول ہر بیماری کا بیان مع علامات و اسباب درج کیا ہے اور اسکے بعد وہ عمدہ مجرب نسخے ہر مرض کے تحریر کئے ہیں جس سے مطب کرنے کی اچھی لیاقت حاصل ہوسکتی ہے اور کتاب کے شروع میں جملہ مضامین کی فہرست دیدی ہے تاکہ جس مرض کا نسخہ نکالنا منظور ہو وہ فوراً فہرست کے دیکھنے سے ملجائے - علاوہ اسکے اسمیں سات رسالے جداگانہ درج ہیں جو اپنی خوبیوں کے آپ ہی نظیر ہیں قیمت صرف ۶ر مقرر ہے +

(۳) **تریاق اسمنا اُردو** - یہ کتاب نامردوں مجلوقوں سستی والوں کے لئے خاصیت اکسیر رکھتی ہے - اسمیں ایسے ایسے طلا اور معجون خمیرے اور ضماد و پٹیاں وغیرہ درج ہیں جو حکما اپنے سینوں میں پوشیدہ رکھتے تھے اور جنکے لئے ہزاروں روپے صرف کرنے پڑتے تھے - اگر مریضان ناقدر بے خبر اب بھی اس طرف توجہ نکرینگے تو بجز کف افسوس ملنے کے اور کیا ہاتھ آئیگا - یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ فروخت ہورہی ہے - بہت کم جلدیں رہگئی ہیں - ناظرین اس شفا کے دفتر کو جلد خرید کر ملاحظہ کریں باوجود اس خوبی کے قیمت صرف ۴ر مقرر ہے +

(۴) **رسالہ جنین اُردو** - اسمیں اول دائیوں کی اُن غفلتوں کا بیان کیا ہے جنکے باعث وہ زچہ اور بچہ کو ہلاک کرتی ہیں - اسکے بعد بچہ کے پیٹ میں رہنے کا بیان مع اُنکی اشکال کے ایسے صاف اور عمدہ طور پر تصویریں کھینچکر دکھلایا گیا ہے کہ جو ایک نظر دیکھنے سے اچھی طرح سمجھ میں آسکتا ہے - ازاں بعد زچہ و بچہ کے متعلق تمام تدبیریں اور دوائیں تحریر کی ہیں اور آخر میں ایک رسالہ جسکے اندر صرف بچوں کے امراض و اُنکے معالجات مرقوم ہیں شامل کتاب ہے قیمت ۲ر فی جلد +

(۵) **تشریح منصوری اُردو** - اے شائقان طبابت و اے طالبان حکمت دیکھو! یہ شیخ کی وہ تشریح ہے جسکو تمام حکما مانتے ہیں - ڈاکٹروں نے بھی اسے پسند کیا ہے - یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ تاوقتیکہ علم تشریح سے واقفیت نہو مرض کی شناخت اور ہر عضو کی ماہیت اور علاج کرتے وقت اُسکی قوت و ضعف کا سمجھنا محال ہے لہذا اس کتاب میں تمام اعصاب - وریدین - شرائین وغیرہ جو کچھ متعلق علم تشریح ہے ہر ایک کی اشکال اُنکے بیانات کے ساتھ لگا دیگئی ہیں تاکہ ادنے تامل کے ساتھ معلوم ہوجائے کہ فلاں عضو فلاں مقام پر ہے اور اسکے متعلق کونسی کونسی وریدیں اور شرائین وغیرہ ہیں اور اسکی محافظت اور قوت پہنچانے کی کیا کیا تدبیریں کرنی چاہئیں اور مدار علم طب کا اسی پر منحصر ہے قیمت فی جلد ۲ر ہے +

علاوہ کتب مندرجہ بالا ہر قسم کی کتابیں صرف پوسٹ کارڈ آنے پر بذریعہ ویلیو پے ایبل بکفایت ملتی ہیں

خوب دُرست کریں اور جمیع انواع شرک سے بچیں اور سنت رسول کریم کو اختیار کریں
اور بدعات سے اجتناب رکھیں اور تقدیر پر ایمان مضبوط کرکے ایمان اپنا ٹھیک کریں
توکل اللہ پر کریں اور حضرت کے اصحاب اور اہلبیت بلکہ جمیع متوسلوں سے محبت رکھیں
اور اُنکے رویہ کو اختیار کریں اور بدعات قبور اور بدعات تقلید بدعات رسوم سے توبہ
کریں اور راگ باجا سننا اور اپنے نسب پر فخر کرنا اور شادیوں میں بیجا خرچ کرنا اور
بہت سی زینت دُنیا کی اُمور میں کرنا ترک کرکے پاک باطن اور صاف ظاہر ترے مسلمان
ہوجاویں اللھم آمین ثم آمین وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ
والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وازواجہ واصحابہ واتباعہ اجمعین فقط فقط ۔

فہرست مضامین



الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان سعادت اقتران کتاب ہدایت انتساب نسخہ
تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان و برحاشیہ راہ سنت وحارق الاشرار
بصحت تمام و بہ تنقیح مالا کلام مطبع افتخار دہلی میں
بحسن زیبائش مقبول
اہل ایمان و ایقان ہوئی بنذ وکرم فقط
بماہ رجب المرجب ۱۳۱۱ ہجری نبوی ﷺ

عجیب و غریب جدید الطبع قابل دید کتابیں دیکھو

مندرجہ ذیل اور نیز ہر قسم کی کتابیں نرائن داس جنگلی مل تاجر کتب دہلی سے ملتی ہیں

(۱) **ظفر جلیل شرح حصن حصین** - اے متبعان دین محمدی! اے پیروان شریعت احمدی! دوڑو کہ یہ نعمت [illegible] کوڑیوں کے مول لٹ رہی ہے - یہ وہی کتاب ہے جسکے باعث دنیا میں نیکنامی اور آخرت میں شادکامی حاصل ہوتی ہے - وہی کتاب ہے جو دنیا و دین کی آفتوں سے نجات دیتی ہے - یہ وہی مجموعہ ہے جو راہ راست کا مسلک ہے - یہ وہی مجموعہ ہے جو دین کو کامل اور اعتقاد کو درست کرتا ہے - ریاضت کا معدن اور عبادت کے طریقوں کا مخزن ہے - شائقین ہمارے کلام کی تصدیق صرف اسی بات سے کرسکتے ہیں کہ اسکا مؤلف وہ شخص ہے جو مقلد و غیر مقلدوں کے نزدیک مسائل شرعیہ کی تحقیق میں مستند سمجھا گیا ہے یعنی جناب مولانا و مقتدانا مولوی قطب الدین خاں صاحب ہیں - اسمیں جملہ مسائل ضروریہ اور ادعیہ و خواص اسماء حسنی وغیرہا کو احادیث معتبرہ و مستندہ سے منتخب کرکے نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے قابل دید ہے ہر ایک مسلمان کو چاہئے کہ اس کتاب کو دیکھکر عمل کیا کریں قیمت فی جلد ۱۴؍ مقرر ہے +

(۲) **انیس الواعظین اردو** - کہاں ہیں تابعان احمد مجتبے اور واعظان شریعت مصطفے اور امتیان خیر الورے ادھر آئیں کہ یہ دولت بے زوال خزینۂ بے مثال شریعت محمدی سے مالامال اب اردو سلیس زبان میں علماء مستند کی سعی اور جانفشانی سے نہایت صحت و صفائی سے ترجمہ ہوکر چھپا ہے - اسمیں سنبھلے نصیحت و پند کتب احادیث و تفاسیر سے منتخب کرکے چالیس مجلسوں میں تحریر کیئے گئے ہیں - ہر مسئلہ کو آیت و حدیث سے ثابت کیا ہے - یہ کتاب علاوہ افادہ عامۂ اہل اسلام واعظوں کے لئے نہایت مفید ہے کیونکہ اسمیں ہر چیز کا بیان مجلس مجلس میں جداگانہ لکھا گیا ہے قیمت ۸؍ مقرر ہے +

(۳) **عناصر الشہادتین** - اسمیں واقعات قیامت تا یعنی ماجرائے وفات حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا و حضرت صدیق اکبر و شہادت خلفائے مصطفے اور لخت جگر علی مرتضی قوت بازو حسن مجتبی و دوش رسول زیب آغوش بتول سلطان دارین مولی الثقلین سیدنا و مولانا ابو عبد اللہ الحسین و حضرت قاسم و علی اکبر و حضرت عباس اور بیان شہادت جملہ شہدائے کربلا علیہم السلام احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے اخذ کرکے درج کیا اسکی تعریف میں یہی لکھنا کافی ہے کہ یہ وہی کتاب ہے جسکو شیعہ و سنی دونوں نے مان لیا اور بجان و دل اسکی قدردانی فرمائی باوجود اس خوبی کے قیمت صرف ۹؍ مقرر ہے +

(۴) **دفتر ماتم** شعرائے نازک خیال و مرثیہ گویان عدیم الامثال کے مرثیوں کا مجموعہ ہے جسمیں خریدیں اور ایک ایک مصرع گرامی پر دل اخلاص نثار کریں - مونس - انیس - دبیر - اوج وغیرہ سب کے مرثیے اس میں جمع ہیں قیمت صرف ۹؍ مقرر ہے - اسکی خوبی یہ ہے کہ پیدائش آنحضرت صلعم سے لیکر اہل بیت کی واپسی مدینہ منورہ تک کا بیان مرثیوں میں ترتیب وار چھاپ دیا گیا ہے اور ہر ایک استاد کے ایک مضمون کے مرثیے ایک جگہ کردیے گئے ہیں +

(۵) **(مرثیہ) جاتی ہے کس شکوہ سے رن میں خدا کی فوج** - میر انیس کی مرثیہ گوئی کا جھنڈا عرصہ سے ایسا نصب ہوا ہے کہ تا حال کسی باد مخالف سے اسکو ضرر نہیں پہنچا - یوں تو انکا ہر مرثیہ قابل داد ہے مگر ذکر القصد ایک معرکہ کی مجلس میں پڑھا گیا تھا اپنا نظیر نہیں رکھتا - بلندی معانی - شوکت الفاظ - درستی زبان ایسی خوب ہے کہ اس نے مخالفین تک کے مونہہ سے واہ واہ کہوالی - حضرت عون و محمد رضی اللہ عنہما کی یورش شمشیر کی تعریف میں جو بند لکھے گئے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ مصنف کو جواہر گرانبہا میں تول دے بسبب کثرت خواہش خریداران علیحدہ چھاپ دیا گیا ہے جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے قابل دید ہے قیمت صرف ۱؍ مقرر ہے

(۶) **مجموعہ مراثی** - یہ وہ نادر اور نایاب مجموعہ ہے جسکی عرصہ سے ایک عالم کو تمنا تھی - اسکا ہر مرثیہ دل پر نشتر زن ہے - بڑی تلاش سے اساتذہ کاملین کے مرثیوں کو فراہم کیا ہے گویا سعادت ازلی کو مول لیا ہے قیمت ۴؍ - اسکا ہر ایک حصہ بھی مل سکتا ہے

(۷) **مجموعہ نوحہ جات** - اسکے تین حصے ہیں - ہر حصہ میں نہایت عمدہ نوحے درج ہیں قیمت ۲؍ و ۳؍ +

(۸) **قلزم ماتم** - یہ کتاب امامیہ مذہب کے پیروں کو نہایت بکار آمد ہے ذاکرین کو چاہئے کہ اسکی ایک جلد لیکر ملاحظہ کریں